کتاب سیر پنجاب کامل

منقسم بدو حصہ

حصہ اول متضمن حالات آن روی ستلج مرتبہ و مصنفہ رائے کالی رائے صاحب حصہ دوم مشتمل حالات ما بین روہی ستلج مصنفہ لالہ تلسی رام صاحب برادر حقیقی مصنف حصہ اول

باہتمام سید محمود علی مہتمم و منیجر مطبع ماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ء کو

مطبع منشی نولکشور واقع انبالہ چھاونی

فہرست مضامین صفحہ وار کتاب سیر پنجاب حصہ دوم

کتاب سیر پنجاب

مولفہ و مرتبۂ رای کالی رای صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
ضلع انبالہ رئیس قصبہ سلطانپور چلکانہ
ضلع سہارنپور قوم اگروال اہتمام
سید محمود علی مہتمم و منیجر پٹیالہ اخبار سے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹیالہ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول توحید طراز ہون اوس صانع برحق کا کہ جس نے قلم قدرت سی صفحۂ غبرا
رنگارنگ گل وریحان وسبزۂ گلستان سے سبز اور شاداب بنایا
اور انسان ضعیف البنیان کو باوجودیکہ شان الانسان مرکب من الخطا والنسیان
کے اسرار عالم سے آگاہ فرمایا دوم شکرگزار و دعاپرداز ہون
آقای نعمت ہمبر سپہر مسٹر ایڈورڈ تھارنٹن صاحب بہادر کمشنر جہلم کا کہ جنھون نے
مجھ ذرۂ بےمقدار کو باین رتبہ و عزت پہونچایا جہانبان حقیقی و حاکم تحقیقی
ذات والاصفات کو بصحت و تندرستی رتبہ بالا پر پہونچاوے اور آفتاب
دولت و اقبال کو خسوف بلیات زمان اور حادثات دوران سے بچاوے

سبب تالیف کتاب

جبکہ دوآبہ باری اور ملک دوآبہ جہتا و ستلج سنہ ۱۸۴۶ء مین بعد جنگ اول پنجاب کے
بقبضۂ سرکار دولتمدار انگریزی آیا جناب نواب مستطاب معلی القاب

مسٹر طامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر آگرہ نے بنا بر پیرایہ کمالی راقم ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب کو بذریعہ حکم ۱۰ اگست ۱۸۴۶ء پیشگاہ صاحب والا مناقب ایجنٹ گورنر پنجاب برائے اجرائی و معاونت کار بندوبست جدید تفویض فرمایا اور حسب الحکم جناب کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کام بندوبست ملک این روی ستلج یعنی اضلاع انبالہ و لودیانہ و لاڈوہ و تہانیسر و فیروزپور بندہ کی سپردگی مین آیا اور میرے بہائی منشی تلسی رام بہ پرورش فرمائی مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست کی کہ انکو ارسطو فطرت سکندر صولت فلاطون زمان کہا جاوی بجا ہے سپرنٹنڈنٹ بندوبست ہوگئی انہون نے اپنا ارادہ بترتیب کتاب تواریخ اضلاع این روی ستلج یعنے اضلاع انبالہ وغیرہ مذکورہ بالا مصمم کیا چنانچہ اونہون نے ایک کتاب بیس دوآبہ کی مفصل مرتب کی اور میرا اشتیاق واسطے دریافت حال اضلاع پنجاب ہوا اگرچہ تواریخ خوش قسمت وراے ویبرلنسپ صاحب اور مری صاحب بہادر کتب مبسوط و مفصل کاشف حالات پنجاب ہین مگر مولف نے چاہا کہ مختصراً ایسا حال قلمبند ہو کہ حاوی جملہ حال ملکی و رسم و رواج و کیفیت اضلاع پنجاب موافق قسمت ہاے مقررہ حال ہو کہ پڑہنے والون کو اوستنگ ہو اور ناظرین کی طبیعت تنگ نہو چنانچہ ابتدا ً کچہ کچہ کیوف اضلاع پنجاب کی کہ بہ تحریر احباب جمع ہوئی تہی بذریعہ نیازنامہ بحضور جناب مستطاب سر ہنری میرز الیٹ صاحب سکرٹری

سیر پنجاب

اعظم گورنر جنرل کو ازبس شائق تواریخ تھے ارسال کیا جس وقت خط صاحب ممدوح جوابا کہ نقل اسکی تحت تحریر ہے وارد ہوا زیادہ تر اسکی ترتیب کا شوق ہوا

نقل خط لیپل صاحب بہادر

لیاقت پناہ اہلیت دستگاہ رای کالی رای ڈپٹی کلکٹر ضلع انبالہ بعد دعا مرحم باشند عرضی تمہاری متضمن حالات آن محالات مع قطعہ شعون عبارت پنجابی لغات اور اختلاف تکلم زبان ہندیہ این صوبہ پنجاب تیار توملفوفہ آنجواب پہنچی ملاحظہ حضور مین آئی خاطر حضور مسرور محظوظ ہوئی لازم کہ باوقات فرصت تمہاری اعنی بعد انفراغ تعمیل حکامات سرکاری درپی تحقیقات بعضے مطالب معہود فی الذہن اور تدقیقات اکثر بات مکنون البطن کہ موجب تشریح اور توضیح کوائف جدیدہ یا باعث تسطیع و تولیع حقائق نوپدیدہ ہے ہوکر بعد تصحیح با حسن الوجہ ضبط قلم کرکے زیب رقم کرتی رہنا کہ طرفہ یادداشت واسطے ناظرین متاخرین بلکہ لامحالہ موجب آگاہی اور اطلاع مردمان ناواقفان کے لیے ہے واقعی یہ ہے کہ ایسا مبصرہ موجب نور بصارت وبصیرت خوانندگان اور بینندگان اور دلالت لیاقت اور قابلیت محققان اور محرران کا ہوتا ہے اطلاعا لکھا گیا فقط تحریر فی التاریخ ہشتم ماہ جنوری ۱۸۶۷ عیسوی

دستخط میرزا لیپل صاحب سکرٹر اعظم

مع جناب سکرٹر اعظم ممدوح اور سکرٹری لارنس صاحب بہادر مقام پھلور
مین رونق افروز ہوی اور تمام سرداران این روی ستلج واسطے ملاقات کے
حاضر آہی مولف بھی مشرف بسعادت ملاقات صاحب سکرٹر اعظم ممدوح کا
ہوا اور بعد تذکار ہر طرف کے اس کتاب کا بھی ذکر ہوا چنانچہ اس کتاب کا
چٹھہ جس قدر اوس وقت تک مرتب ہو چکا تھا دو روز تک صاحب ممدوح نے
بفرصت تین تین گھنٹے کے سماعت و ملاحظہ کیا بعدہ ارشاد فرمایا کہ ایک
پرت نقل اس چٹھہ مرتب غیر مرتب کی بخط صاف ہمارے پاس بمقام کلکتہ
بھیجدو ہنوز یہ کتاب نقل نہ ہوئی تھی کہ ناگاہ خبر جانکاہ وحشت اثر وفات
صاحب ممدوح کی پہونچی بسبب فور حزن و غم و طغیانی رنج و الم یہ نسخہ ملتوی
رہا درین ولا کہ بتقریب خدمت سرکاری یعنی منصب اکسٹرا اسسٹنٹی گشت دورہ
سیر ضلع جالندھر و لاہور و گورداسپور و جھنگ کا اتفاق ہوا اور اکثر کوائف
تصدیق ہوی مجدداً شوق محرک اسکی ترتیب کا ہوا شکر ہے کہ اب بعہد حکومت و
عصر ایالت جناب سرچشمہ فیض عادل دوران قدر شناس مسٹر
جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر دام اقبالہم مین یہ نسخہ مکمل ہو گیا کہ
حاوی و مخبر اکثر حال پنجاب اور فائدہ عام کے لیے خالی از صواب نہین اور
اب کہ مدارس سرکاری جابجا باہتمام مسٹر آرنولڈ صاحب انسپکٹر پنجاب وغیرہ
قرار پائی یہ کتاب قابل داخل سکولون اس ملک کے ہے اور یہ بات ظاہر کہ

کہ اس سرزمین مین ہزارون امور عجایب و غرایب لاانتہا ہین کوئی بشر سب کو تحریر و دریافت نہین کر سکتا مگر جہانتک قابل تحریر میری ساعت و تحقیقات مین آیا لکھا ہے ناظرین سے امید ہے کہ خطا کو عفو اور فروگزاشت کو معاف فرماکر میری کوشش کی داد دین کہ میرا مدعا صرف اپنی یادگار و نفع عام سے ہے +

باب اول در بیان وجہ تسمیہ ملک و ہر دوآبہ پنجاب

مخرج ہر دریا و حال پیشوایان مذہب سکہان

بیان موقع و وجہ تسمیہ ملک پنجاب

یہ ملک مابین ڈگری یعنی درجہ زمین شرقاً غرباً ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و جنوباً شمالاً ستر سے لغایتہ اٹہتر ڈگری کے بیچ مین ہے اور اس ملک کا نام اس وجہ سے پنجاب ہے کہ دریا ہای ذیل کے مابین مین پانچ دوآبہ ہین اور نام اور مخرج ہر دریا کا یہ ہے +

نام دریا	کیفیت مخرج
ستلج	یہ دریا کوہستان ہوانی حد ملک چین سے ایک تالاب معروف مان تلای کہ اوسکا نام مان سرور بھی ہے نکلا وہ تالاب تخمیناً (۱۴) کوس کا محیط ہے اور اسی تالاب سے دریای اٹک بھی نکلا ہے اور دریای بیاس بھی اسمین شامل ہوا

نام دریا	کیفیت مخرج
ستلج	اور جب یہ بہاولپور کے نیچے پہونچا وہان سے اسکا نام گہارا مشہور ہے ۔
بیاسا	کتب سابقین مین اسکا نام بیاہ لکہتے ہین کوہستان ہوانی درمیان تالاب سے کہ اوسکا نام بیاہ کنڈ ہے نکلا اور ہری کا پتن کے قریب دریائے ستلج سے شامل ہوگیا اور منڈی سے تا ہری کا پتن (۳۲) گہات اس دریا کے ہین *
راوی	کتب ہندی مین اسکا نام ایراوتی ہے حدود کوہدرال من مضافات توابع چنبہ مین تالاب مہادیو ہے اوس سے یہ دریا نکلا اور دوتارہ اور لاہور کے نیچے اوس مین مل گئی اور پھر نیچے موضع چہامزالی تعلقہ سورکوٹ تحصیل جہنگ کے اور سرداپور علاقہ ملتان کے دریا جہلم و چناب سے مل گیا وہان سے جہلم وراوی کا نام گم ہو گیا چناب مشہور ہے *
چناب	کتب ہندی مین اسکا نام چندر بہاگا ہے اور اسکا منبع بہت دور ہے اور اصل دو دریا ملکر ایک نام ہو گیا چندر کوہ چین سے اور بہاگا حد دتبت سے نکلا اور نواحی کشتوار مین فراہم ہوے اور چندر بہاگا نام ہوا اور نواح جنگ مگہانہ مین اسکا

کیفیت مخرج	نام دریا
اسکا نام چناب مشہور ہے اور قریب رقبہ جنگ لگھانہ سے جاری اور مشہور ہے اور رقبہ موضع بیلہ جوئیان و بیلہ ناران والہ علاقہ چبوترہ تحصیل قادرپور ضلع جھنگ مین دریای جہلم سے مل گیا وہان ترمون کا پتن مشہور ہے اور ہمنی خود وقت عبور کشتی کے اس پتن پر دیکھا کہ نصف دو [?] تک جہان جہلم کا پانی چلتا ہے وہان تک پانی سی ایک طرح کی آواز آتی ہے جہان چناب کا پانی ہے آواز نہین آتی +	چناب
اسکا نام بدستہ بہت ہی چشمہ کیسر ناگ تالاب سے نکلا اور پیچھے پہاڑ کے چشمہ دیری ناگ کہ ملک کشمیر مین ہے وہان سے نکلکر شہر اسلام آباد کے نیچے صورت اجرا دریا کی اسنے پکڑی وہان سی کشتی جاری ہے اور دیگر دریا حدود تبت سے آکر اوسمین مل گئے حدود بگلی مین دریا کشن گنگ اوسسے ملا اور جہلم شہر اس کے کنارہ ہے اوس سببسے وہان جہلم کا نام پایا اور پتالی [?] ویہیرا وشاہ پور وساہی وال وقادر پور کے نیچے ہوتا ہوا اور تعلقہ چبوترہ تحصیل اوچ ضلع جھنگ کے نیچے چناب ندی اوسمین ملکر چناب نام پایا راوی اسمین ملا اور	جہلم

نام دریا	کیفیت مخرج
جہلم	حاجی پور کے نیچے قریب دریا ستلج اسمین ملا اوس مقام کا نام سہی یکرہ مشہور ہے اور آیندہ کہار مشہور رہا اور شہر مٹھن کوٹ کے نیچے دریای اٹک مین شامل ہو گیا ٭
اٹک	یہ دریا حد ملک ہندوستان و کابل مین حائل ہے اور مذہب ہنود مین اس دریا سے پار جانا نقصان ایمان ہے اسکا نکاس ولایت قلمان سے اور مخبران کی زبانی کہ آپ دیکھ آئے ہین مخرج اس دریا کا مان تلائی اوسی تالاب سے ہے کہ جس سے ستلج نکلا اور کاشغر اور تبت ملک کافرستان و کشمیر و بنگلی تھوڑ و تنک قوم یوسف زئی سے آکر قلعہ اٹک کے نیچے پہونچا اور دریاے لنڈہ سے ملکر چلا اور مٹھن کوٹ کے نیچے جملہ دریاے متعلقہ پنجاب اسمین شامل ہو گئے سندہ کے ملک مین کو پھیل کر بہت شاخ اوسکی ہو کر سمندر مین جا ملا اور جہان دہانہ سمندر ہے یہ دریا گرتا ہے اوس مقام کا نام گھوڑی تار سے مشہور ہے اور اسی دریا کو اٹک بھی کہتے ہین چنانچہ مشہور ہے کہ جب راجہ مان سنگھ جے پور والہ شاہ ہند

نام دریا	کیفیت مخرج
اٹک	کی طرف سے ولایت کو گیا اور اس دریا پر پہونچکر بادشاہ کو عرضی کی بادشاہ سے جواب آیا اوسکا دوہرہ زبان زد عوام ہے جواب بادشاہ — دوہرہ سبھی بہوم گوپال کی یا مین اٹک کہا جاکی من مین اٹک ہے سو ہی اٹک رہا اس لکہنے پر بادشاہ کے مان سنگہ اس دریاے اٹک کو پایاب اوترا اور ولایتون کو فتح کیا —

نام و وجہ تسمیہ ہر یک دوآبہ پنجاب

نام دوآبہ	نام دریا کہ جنکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
بست	بیاسا و ستلج	حرف با بیاسا ندی کی نام سے اور لفظ ست ستلج کی اول سے جمع کرکے اس دوآبہ کا نام بست رکہا ہے اور اس دوآبہ مین دو ضلع ہوشیارپور و جالندھر ہین وراہون وکپور تہلہ وفلور و پہگواڑہ کی آبادی مشہور ہے اور اس دوآبہ کی زمین پیداوار مین اچہی اور آب وہوا بہی

نام دوآبہ	نام دریا کہ جسکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
بست	بیاس و ستلج	دیس کہتی ہے اور کانگڑہ وغیرہ پہاڑ مین ہے عوام اسکو دوآبہ بولتے ہین ؛
باری	بیاس و راوی	یہ وہ دوآبہ ہے کہ جسمین شہر امرتسر و لاہور و دینانگر و بٹالہ ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہر دو دریا کا ایک حرف اول و آخر لیکر نام قائم ہوا یعنی بے اور الف بیاسا کا اور رے اور یے راوی کی اسواسطے دوآبہ باری نام ہوا آب و ہوا اس دوآبہ کی خوشگوار و اشجار میوہ جات بکثرت مگر درخت انبہ بقلت نواح لاہور کا پیداوار ہی مین بہت اچھا جا بجا پانی چاہات ہے خاص لاہور مین باغ شالامار جنت تمثال فردوس نظیر معمورہ و مغروسہ بادشاہ جہانگیر بعد ارج نشیب فراز منفصل ذیل واقع ہے یعنی اس باغ کے تین درجہ ہین اول درجہ سے دوسرا درجہ (۹) ہاتہ نشیب اور درجہ سوم چار ہاتہ نیچے ہے یہ باغ لطافت و نضارت و نزاہت

نام دوآبہ	نام دریا کہ جسکے مابین دوآبہ ہیجہ	کیفیت
باری	بیاس اور راوی	وشباہت مین تماثل وشاکل باغ پنچور کی ہے اور ملتان کا صوبہ بھی اسکا ایک جنوبی حصہ ہے اور عوام مین یہ علاقہ قصور سے پہاڑ کی طرف ماسنجہ مشہور ہے اور قصور سے دکھن کی طرف ملتان باڑ کھلاتا ہے۔
رچناب	راوی چناب	راوی کی رتی اور چناب کو ملاکر رچناب نام ہوا اور وزیرآباد وسیالکوٹ پنڈ جلال خان و جھنگ گھمانہ اسی دوآبہ مین ہے اور عوام نے اس دوآبہ کو دو حصہ مشہور کر رکھی ہین شمالی حصہ یعنے لاہور و رام نگر محاذی سی جانب شمال بنام زدوڑب مشہور ہے اور اوس سے دکھن طرف تا جھنگ سیالان نکہ کی باڑ مشہور ہے اور اسی دوآبہ مین دوللا کی باڑ یعنے جنگل بعرض چالیس کوس وطول ۱۲۵ سوا سو کوس ہے ❊

نام دوآبہ	نام دریا کہ جسکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
چجہ	چجہ	مابین جہلم و چناب ہے چناب سے چہ اور جہلم سے جہ لیکر اس دوآبہ کا نام چجہ ہوا اور جہلم وگجرات اور شاہ پور بہیانی و بہشاہی وال و پنڈدادنخان وتحصیل کوٹ قادر ضلع جہنگ اسی دوآبہ مین ہے مسلمانان بیشتر شاہ پور کے ضلع مین ہین تخت ہزارہ ہندوؤن کا گانو ہے مسمی رانجہا عاشق مساۃ ہیر کا مولد اور موطن یہی ہے اور کان نمک بہبانی کے متصل ہے اس سبب سے نون میانی اسکو کہتی ہین اور عوام مین اس دوآبہ کے دو حصہ مشہور ہین شمالی حصہ گوجری اور دکہن طرف ڈنکہ کی بار مشہور ہے ؛
سندہ ساگر	سندہ و جہلم	دریای سندہ و جہلم کے مابین یہ ملک ہے اس مین بیابان و کوہ بہت ہین رہتاس و راولپنڈی ولون پور واچہ و خوشاب مقامات مشہور ہین سیجیشن کا نو تعلقہ ماڑہی و پرگنہ اچہ کنارہ

سیر پنجاب

نام دوآبہ	نام دریا کہ جنکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
سندھ ساگر	سندھ و جہلم	دریای جہلم اور ضلع لیہا و خان گڑھ و مظفر گڑھ اِس دوآبہ مین ہے زمین سنگ آمیز ناہموار جابجا کوہ خشک کاہ ناپیدا گرمی بدرجہ غایت بیری و بکاین و فرانس کے درخت اکثر باغات میوہ دار کمتر مگر زراعت اسی زمین ناہموار اور سنگ آمیز مین اِس قدر ہوتی ہے کہ اگر ایک دفعہ خویدنہ کا ٹین بباعث بلندی کے گر پڑے فقط

اور مابین حد ضلع لیہا و جہنگ کے ایک تہل ریگستان کا کہ جسکا عرض (۴۰) کوس ہے اور طول ۱۲۵ سوا سو کوس اور یہان دریا کے مابین کے علاقہ کو کچھی بولتے ہین -

حال و نام پیشوایان سکہان

اگرچہ بہت تواریخون مین حال پیشوایان مذہب سکہان کا اور اونکے تصرف کا مفصل و مطول لکہا ہے مگر مین مختصر لکہتا ہون کہ جسکے دیکھنے سے ناظرین کو حال معلوم ہو سکہون کے مذہب کی بنیاد گورو نانک سے ہے نانک پسر کالو کہتری گوت بیدی موضع تلمندی رای بہوج علاقہ جالندھر

مین بابر شاہ کے وقت مین بیچ سمت ۱۵۲۶ کے پیدا ہوا چونکہ صاحب کمال تھا اوسنے اپنی کرامات مسمی لہنا کہتری گوت تہن کو عطا کرکے اوسکا نام انگد رکہا گورو انگد سے رشد امرداس کہتری گوت بہلہ کو پہونچا امرداس کا داماد رام داس قوم کہتری گوت سوڈہی صاحب باطن وکشف ہوا اوسکی اولاد سے پشت بہ پشت چہ گورو اور ہوسے اور سب کا نام اول سے آخر تک بقید ولدیت وتاریخ وسال ولادت و وفات و مدت خلافت ذیل مین ہے اور سوڈہی اپنے آپ کو اولاد لو پسر سیتا جی اور بیدی اپنے آپ کو اولاد کس پسر ثانی سیتارانی سری رام چندر جی کے ظاہر کرتے ہین اور یہ ہر دو پسران سیتا جی دعا فقیر سے پیدا ہوے تھے چنانچہ مشہور ہے کہ لونی لاہور اور کس نے کسور بسایا فقط

حال ہر ایک گورو کا کہ جس سے جو کام نمایان ہوے

گورونانک کا جنم تنکار شہر تلمنڈی علاقہ شیخو پور مین ہوا اوسکا بیٹا سری چند مجذوب وضع
تھا اور اوداس رہتا تھا اوداسی فقیرون کا پنتھ اوس سی ہوا لباس
رنگ ہر مجی پہننا اونکا سری چند کی وضع پر ہوا اور لہنا کہ جسکا نام انگد تھا گورونانک
سی اوسکو رشد ہوا رامداس نے تالاب امرتسر کی بنیاد ڈالی گوروارجن نے اس
تالاب کو وسعت اور رونق دی کہ (۱۲۰) گز کا مکان تالاب کے بیچ مین ڈیرہ
بناکر ہرمندر نام رکھا اور گرنتھ کی کتاب بنائی اور ارجن مذکور ہاتہ سے چندو
کہتری اہلکار جہانگیر بادشاہ سے بعقوبت تمام مقام لاہور مین مارا گیا
ہرگوبند نے کلاہ کی پوشش موقوف کرکے پگڑی باندہنا شروع کیا اور
وضع سپاہیانہ اور ہتہیار باندہنا اختیار کیا فوج بہی جمع کی اور اپنے
باپ کا بدلا چندو مذکور بالا سے لیا اور ستہرا شاہی فقیر اسی کے وقت
مین ہے تمام ملکوں وال صاحب کمال ہوا کہ اوسنے بادشاہ کو معجزہ اور کرشمہ
دکہلاکر اپنے چیلہائی ونپتھ کے واسطے فی دکان ایک فلوس ملنے کا حکم حاصل
کیا گورو ہررائی کو عالمگیر بادشاہ نے واسطے دریافت کرشمہ ومعجزہ کے
بولایا وہ آپ نہ گیا اور رام رائی اپنی کنیزک زادہ بیٹے کو بہیجدیا اوس نے بہت
کرشمہ اور معجزہ بادشاہ موصوف کو دکہلای کہ خلوچاہ پر کپڑا بچہاکے بٹہیا اور
جانور شکار شدہ کو زندہ کیا بادشاہ نے کوہستان دون مین لاکھ روپیہ کی

جاگیر اوسکو دی کہ ابتک وسکا ڈیرہ اوس ودان مین ہے ہرکشن سات برس
کی عمر مین اسی رام رای کی حسد سی عالمگیر بادشاہ نے طلب کیا اور اوس بے
بادشاہ کو مسلمان سمجہکر ملاقات نہ کی اور چیچک کی بیماری مین بمقام دہلی
بعمر ہفت سال مرگیا کہ اس مذہب والی رام رای پر طعن کرتے ہین اور تیغ بہادر
کو بہی عالمگیر نے طلب کیا مگر راجہ جے سنگہ سوائی نے اوسکو اپنی حفاظت مین رکھا
ایک شمشیر اور سپر اور خلعت گورو تیغ بہادر نے بطور تبرک جے سنگہ سوائی کو دیا
کہ وہ ابتک راجہ جیپور کے خاندان مین ہے اور اس تیغ بہادر نے بنارس مین
مکان دہرم سالہ اور پٹنہ اور ڈہاکہ مین عمارت بنائی کہ اوسکو پرستش گاہ سکہان
سمجہتے ہین اور بادشاہ نے جب معجزہ چاہا اوس نے کہا کہ یہ کرشمہ ہے کہ ہمارے
سر پر تلوار مارو اثر نہین کریگی جب تلوار بحکم بادشاہ اوسکے سر پر
لگائی سر جدا ہو گیا ایک رقعہ نوشتہ اوسکے گلے سے نکلا اوسمین یہ لکہا تہا
کہ بندہ خدا سر خود بداد و سر خود نداد گورو گوبند سنگہ کا جنم پٹنہ مین ہوا
اوسنے سکہ کا پنتہ بطور جدید چلایا زنار کہ کہتری پہنتے تہے توڑ ڈالا اور
اوستر ا بدن کو لگانے سی یعنی موتراشی منع کیا اور لباس نیلگون و زیور آہن
اور بال تمام سر پر رکہنا شمشیر و کارد و چکر و کمان وغیرہ سلاح اختیار کیا عوض
سلام کے واہ گورو فتح واہ گورو جی کی مقرر کیا پہلے نانک کا نام ہر اک کی زبان پر تہا اسنے
شبد و کال پڑہنا شروع کیا اور اپنا نام گورو گوبند سنگہ خالصہ رکہا اور اول

پانچ آدمی سکھ لینے چاہیے کئے اور پوہل کا طریق شامل ہونے والون یعنے سکھان
کے لیے اسطرح نئی طرز پر جاری کیا کہ پانی مین اپنا پیر کا انگوٹھا دہو کر
اور بتاشہ کو شیرینی اوسمین کارد سے ملا کر اور پانچ سوئیہ دوہرہ ہندی بہاکا
مین تصنیف اپنی پڑہ کر وہ شربت سب حاضرین کو پلانا اور اوس آدمی کو
کہ سکھ کرین سب کا جوٹھا پلا دین اوس شربت کو امرت بولتے ہین
چنانچہ سکھ کرنے کا رسم ابتک اسی طرح جاری ہے اور جیسا مسلمانون مین
پانچ وقت نماز جاری ہے اوسنے چہہ چوکی عبادت سبد خوانی کی مقرر کی

قبل طلوع آفتاب چوکی آسا	چار گہڑی دن چڑہے چوکی رام کلی
ڈیرہ پہر دن چڑہے چوکی بلاول	وقت دوپہر کے چوکی سارنگ
وقت شام کے چوکی رہ داس	پہر رات گئے چوکی کانڑہی کی

اور سرخ پوشاک رنگ گل عصفر کا پہننا اور دون کو سرمہ آنکہ مین ڈالنا اور
تنباکو کا استعمال ور استرا بدن کو لگانا منع کیا اور ہر قوم و ہر ذات کا آدمی
سوا مسلمان اس مذہب مین شامل ہوتا ہے چنانچہ بھنگی بھی پوہل لیتے ہین
اور وہ رنگ ریتہ سکھہ یا مذہبی سکھ کہلاتے ہین اور اس گورو کو بہت فساد اور
جنگ صوبہ داران اور نگ زیب عالمگیر بادشاہ سے رہا چنانچہ دو پسر اسکے
جوہت سنگہ و فتح سنگہ شیر خوار زندہ سرہند مین زیر دیوار سنارہ کے تعمیر کرائی گئی
اور دو پسر اسکے زور آور سنگہ بعمر اٹھارہ برس اور ججہار سنگہ بعمر (۱۴) برس

بمقام چمکور لڑائی میں ترکان میں مارے گئے اونکو شہید کہتے ہیں اور جو کوئی
سردار وہان جاتا ہے اچھا ہتھیار چڑھاتا ثواب سمجھتا ہے چنانچہ اونکی قبر پر
کہ اوسکو منجی بولتے ہین بہت ہتھیار عمدہ شمشیر و کٹار و پیش قبض اور کھانڈا
اور ڈہال اور چکر سے کیے ہوئے ہین اور کوئی بیٹا گورو گوبند کے نہین تہا وہ لاولد
رہا مگر بالکے چیلے اوسکے بہت ہین کہ (جو سوڈہی واجب التعظیم سکھان ہین) اور مشہور
ہے کہ این گورو گوبند سنگہ نے نینا دیوی کہ متصل ماکہووال ہے بہت
برہمنان و پنڈتان سے پوجا اور ہوم کرا کی دیوی کو راضی کیا اور جب
دیوی ہوم سے مع شمشیر نمودار ہوئی این گوبند کے ہاتہ مین تلوار دی یہ
اوسکی تجلی کی تاب نہ لاسکا بیہوش ہوکر گر پڑا اور دیوی غائب ہوئی اور یہ
گورو گوبند سنگہ مثل مردہ کے کہ جسکو مورچھا بولتے ہین ہو گیا برہمنوں
نے اسکا اچھا ہونا اس شرط پر تجویز کیا کہ ہوم مین دیبی کی نذر کسی کا
سر چڑہایا جاوے وہ مالک راج ہے چنانچہ برہمنان نے زوجہ گورو گوبند سنگہ
کو کہا کہ تو اپنے پسران کی سر دے تو تیرا خاوند اچھا ہو اوس نے قبول نہ کیا
جاٹان سکہہ یعنی چیلے گورو گوبند سنگہ نے اپنا سر دینا قبول کیا کہ اونکے سر چڑہائے گئے
اور گورو گوبند سنگہ اچھا ہو گیا اور آواز غیب سے ہوئی کہ اولاد جاٹان سکہان
کو راج نصیب ہوگا کہ جسنے اپنے سر کو ہوم مین دیا ہے تب سے بہت جاٹ سکہ
ہوئے اور گورو گوبند نے اپنی بی بی کو بددعا دی کہ تیرے یہ پسر ترکان کے

ہاتہ سے ماری جاوین گے اور بہت قسم کے فقیر اِس مذہب مین فرقہ ہاے علٰحدہ علٰحدہ ہوگئی کہ اونکی تفصیل مختصراً ذیل مین درج ہے -

گرہستی گرہستہ پر رہتے ہین یہ سکہ کہلاتے ہین پاہول کھانڈی کی لیتے ہین	نہنگ شمشیر برہنہ کتف پر رکہتے ہین اونکو اکالی کہتے ہین توڑا اور چکر سر پر رکہتے ہین
سکہان پاہولیہ جو ہتھیار باندہتے ہین شمشیر دہاری ہوتے ہین	رام ریہ یعنی رام راہی سی بہتہ ہوا کلاہ رکہتی ہین اور وہ پوہل رام راہی کی لیتے ہین
فتح درشنی بندہ کی سکہ ہین چرن کی پوہل نہین لیتے فقط گورو کو مانتے ہین	منّہ کی سکہ پاہول نہین لیتے گورو کو مانتے ہین
نرملہ شغل بید خوانی کا کرتے ہین ہتھیار نہین باندہتے پوہل کھانڈی کی لیتے ہین	مونہ ریش بروت کی اطلاع کرتے ہین اور پاہول نہین لیتے اور بال مونڈاتے ہین
ستھرے پاہول نہین لیتے	اوداسی فقیر چرنون کی پاہول لیتے ہین اول جب فقیر کرتے ہین سر مونڈاتے ہین بعد پاہول کی نہین مونڈاتے ہین فقط

اور بیدی اولاد گورو نانک اور سوڈہی اولاد ایک جدی گورو گوبند سنگہ مین ہین اونکو صاحبزادہ بولتے ہین اور تین قسم کی بابا اور بھی ہین ایک تہنی اولاد انگد اور بہلہ اولاد امرداس اور تیسرے جیوڑ مشہور ہین اور اونکی یہ روایت ہے کہ ایک سکہ دریا مین ڈوب کر مر گیا تہا گورو نے ہاتہ لگا کر اوسکو

زندہ کیا اوسکی اولاد جیوڑ مشہور ہے چنانچہ جگراؤن مین وسوندہ سنگہ
جیوڑ مشہور ہے بعد گورو گوبند کی بندہ نامی مشہور ہوا کہ سب سکہان
نے جانا کہ گورو گوبند سنگہ پھر اور قالب مین زندہ ہوا یہ بہادر شاہ بادشاہ کے
وقت مین تہا اوس نے فتح درشنی اپنا مذہب چلایا کہ بجای فتح واہ گورو جی کے
فتح درشنی کہتے ہین اور یہ بندہ صوبہ سرہند سے لڑا اور پسران گورو گوبند کے
استخوان مینارہ سرہند سے نکال کر اوسنے جلائی اور اس وقت سے
سکہان سرہند کی خشت کو لیکر ستلج اور جمنا مین ڈالنا ثواب جانتے ہین
اور سکہان گرو نا گروہ پہیل گئے فقط پھر بعد اوسکے کوئی اور گورو اپنے
مذہب مین نہین ہوا اور گورمکہی علم اس مذہب مین پڑہنا ثواب ہے
اور اس گورمکہی علم کے حرف ناگری شاستری حرفون سے قریب
مطابق ہین فقط

بیان اس بات کا کہ سکہ اور سنگہ اور مونہ مین کیا فرق ہے

گورو گوبند سنگہ سے پہلے جو پیشوا ہوی اونکے مرید سکہ کہلاتے ہین اور گورو گوبند کے
مرید سپاہی اور جنگ کرنے والے ہوئے سنگہ اونکی اصطلاح ہوئی کہ ہندی
مین سنگہ شیر کو کہتے ہین اور جو تفاوت اونمین ہے شرح ذیل سے معلوم
ہوگا اور مونہ وہ ہے کہ اعتقاد گورو کا رکہی مگر سر پر بال نہین رکہتا اور
پوہل نہین لیتا۔

سکہ بال سیہ پتھا بسیہ پرابتھی گوروکو مانتے ہین لیکن اپنی اصلی ذات کا دہرم رکھتے ہین اور چرن کی پوہل لیتے ہین کہ انگو شٹا شربت مین دہوکر پلاتے ہین -

سہجدھاری سنگہ کہانڈے کی پوہل لیتے ہین سرپر بال اور گلے مین ڈورہ جینو رکھتے ہین سب کچھ کہاتے ہین وہ کیس دہاڑی سنگہ کہلاتے ہین اور گر وہ سکھون مین جو ننگی ادشورہ پشت ہو جاوین اونکو بوہ بھی بولتے ہین

بہوشوبڑ کہ اصلی دہرم ہندو دہرم رکہتے بال سرپر رکہی پوہل سے اور بال مونڈ واے مگر گوروکو مانتے ہین یہ سہج دہاری سکہ کہلاتے ہین -

نام مقام پرستشگاہ سکہان

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستشگاہ	کیفیت
۱	نانک	سدہ متا	قصبہ ننانہ نکلجہتر سے دکہن کی طرف واقع ہے -
۲	" نا	نانک ڈیرہ	دریا راوی کے کنارہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ مین یہ اچھی آبادی ہے بہت قوم بیدی اولاد گورو نانک کے آباد ہین اور دولتمند ہین -
۳	"	نانک متا	پورب مین پیلے بہنیت کے متصل کہ گورو نانک سے اور سدہون سے اس مقام پر متا یعنی بحث کرامات ہوئی بطرف مشرق دس کوس کے فاصلہ پر سے کہ گورو نانک نے اور سادہو سے بحث متا کیا گوردوارہ

نمبر	نام گورو	نام مقام متبرک	کیفیت
۳	نانک	نانک متا	گنگا کے کنارہ پیپل کے درخت پر پنجہ لگایا جو پنجہ اب تک نکلتا ہے پنجہ کا نشان اوسپر ہوتا ہے۔
۴	"	پنجہ صاحب	گورو نانک کی جگہ ہے حسن ابدال ضلع راولپنڈی مین مشہور ہے کہ کسی مسلمان نے ٹیلہ پر سے پتھر چھوڑا گورو نانک نے اوسکو ہاتھ سے تھانبا اوس پتھر پہ پنجہ کا نشان ہو گیا کہ وہ اب تک ہے —
۵	انگد	کھنڈور	❁
۶	ارجن	سری ہرگوبندپور ضلع گورداسپورہ	گورو ارجن کی جگہ ہے وہان گورو رہتا تھا [illegible] بنا ہوا ہے اور ندی بیاسا کے قریب ہے۔
۷	امرداس	ترن تارن	امرتسر سے آٹھ کوس جانب شرق وہان ایک مندر سکھان کا ہے اور اوسکے متصل ایک تالاب پختہ سنگین ہے۔
۸	"	گوبندوال	بیاسا ندی کے متصل ہے۔
۹	رامداس	امرتسر مندر دربار صاحب	تیرتھ ہے مندر گورو رامداس کی جگہ ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین بہت اچھا مکان بنایا گیا۔

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۱۰	ارجن	کرتارپور	گرو ارجن سے اوسکی بنیاد ہوئی سادہو سنگہ نے اوسکو رونق دی ایک مندر بڑا اونچا اس شہر مین بنا ہوا پانچ درجہ کا ہے اور شہر کرتارپور ضلع جالندھر مین ہے کہ اس مندر کی تقیوسہ ہنی کہنچ کر ضلع جالندھر مین قائم کی ہے
۱۱	ہرگوبند	گوروسر	بہراج کے متصل مالوہ ضلع فیروزپور دوآبہ جمنا و ستلج مین ہے ـ
۱۲	باباگورودتا	کرت پور علاقہ چند ہری ضلع ہوشیارپور	باباگورودتا کی جگہ ہے پہاڑ کے اوپر گوردوارہ بنا ہوا ہے تین سو پیڑہی نیچے ہین اوس پر چڑہ کر جاتے ہین اور نیچے روپڑ نے بہی چند مکان باوڑی وغیرہ بنای ہین ـ
۱۳	ہررامی	قصبہ تہانیسر	گوردوارہ ہے ـ
۱۴	گورورام رای	ڈیرہ دون	ڈیرہ دون مین ڈیرہ ہے اور وہان ہرسال پہاگ کو دن جہنڈا چڑہتا ہے اور بہت بڑا میلہ ہوتا ہے مکانات اچہی بنے ہوئے ہین اور مہنت کی جاگیر اچہی ہے ـ

نمبر	نام گورو	نام مقام ستھان	کیفیت
۱۵	تیغ بہادر	دہلی رکاب گنج	تین مکان یہان ہین ایک رکاب گنج اوس مین گوردوارہ ہے دوسرا ڈیرہ کہ تیغ بہادر نے اپنا سر کٹوایا اور تیسرا ڈیرہ ہوی ہر کشن کا۔
۱۶		بینی متصل لاڈوہ	گوردوارہ گورو تیغ بہادر کی جاگیر ہے۔
۱۷	″	قصبہ تہانیسر	یہان تیرتہ پر گوردوارہ ہے۔
۱۸	″	پوٹا علاقہ کیتہل	گرنتہ صاحب کے مکانات ہین اور گورو تیغ بہادر کی جگہ ہے۔
۱۹	″	پٹنہ شہر معروف	تیغ بہادر کی جگہ ہے اور گورو گوبند سنگہ کی پیدایش اسی مقام مین ہوئی۔
۲۰	گوبند سنگہ	لوکا صاحب	موضع لوکا علاقہ نراین گڑہ ضلع انبالہ مین ڈیرہ ہے فقیر سکہان رہتے ہین۔
۲۱	″	مکتسر ضلع فیروزپور	مہراج کے قریب مالوہ کے ملک مین قوم براڑون مین ہے۔
۲۲	″	بونگہ صاحب جوائن امرتسر	گوبند سنگہ نے ترکان کے ساتہ یہان جنگ کیا تہا۔
۲۳	″	دمدمہ صاحب	مالوہ مین تلونڈی سنالو کی راج پٹیالہ مین ہے۔

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۲۴	گوبند سنگھ	سرہند	گوردوارہ ہی کہ پسران گورو گوبند سنگھ کو مینار مین زندہ چنوا دیا تہا اوسکی پرستش کرتے ہین۔
۲۵	"	کہاکہون متصل الہ ضلع جالندہر	یہان گوردوارہ ہی اور ہولی کے ایام مین میلہ ہوتا ہی اور گوروکا ڈیرہ بنا ہوا ہے۔
۲۶	"	گنیش گڑہ علاقہ جہنڈ ڈری	گوردوارہ ہے۔
۲۷	"	گپال موچین	متصل بلاسپور علاقہ سادہورہ ضلع انبالہ مین ہے یہان گورو گوبند نے پگڑیان سکہون کی تبدیل ہوئین یہان گوردوارہ ہی اور جہنڈا بہی ہے اور سکہان یہان آکر دیگ کرتے ہین اور سنگہ وسادو ہان کو کہلاتے ہین فقط
۲۸	"	لکہنور صاحب	گورو گوبند سنگھ لڑکپن مین اطفال کے ساتھ بازی کرتا تہا انبالہ سے چار کوس تہرہ وہ موضع موٹہری علاقہ انبالہ کے متصل ہے میلہ دیوالی و دسہرہ کو ہوتا ہے
۲۹	"	انجیل نگر	مدہیہ شہر مین گوردوارہ ہے اور دکن مین واقع ہی گورو گوبند سنگھ وہان جا کر رہا اور وہان ہی مرا۔

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
٤٠	گوبند سنگھ	جنڈ صاحب	بیڑ گورو متصل چمکور ضلع انبالہ ایک درخت جانڈ کا ہے اوسکے سایہ مین گورو گوبند سنگھ نے آرام پایا تہا اوسکو بہی سب سنگھ مانتے ہین -
٤١	״	چمکور	ایک گوروارہ ہے وہان پسران گورو گوبند سنگھ کی چہتری یعنی مڑہی سے بہت ہتہیار عمدہ وہان چڑہائی جاتے ہین اور سرداران سنگھ پٹیالہ نے اکثر مکان بنائی یہان پسران گورو گوبند سنگھ کے قتل ہوئے تہے -
٤٢	״	پانوٹا صاحب	گورو گوبند سنگھ نے اپنی طفولیت کے پانوٹے اس جگہ کہولی تہی اور یہان سے اچہ بہاری سے جنگ کیا بر لب دریا جمن کلیسر رام پور منڈی واقع کوہستان ضلع انبالہ قریب موضع خضر آباد واقع ہے -
٤٣	״	دہستان صاحب	علاقہ پٹیالہ مین ہے گوروارہ وہان ہی جب انچل نگر دکہن کو گئے تہے یہان ڈیرہ گورو گوبند سنگھ کا بنا ہوا ہے وہ پرستش کی جگہ سکہان [illegible]

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۴۴	گوبند سنگھ	نندپور ماکھووال	چندیری ضلع ہوشیارپور کے علاقہ مین ہی سوڈہیان کی بنیاد ریاست وطن یہی ہے گورو گوبند سنگ یہان رہا ہی اور ہر سال پھاگن مین بڑا میلہ سکہان کا ہوتا ہے ـ
۴۵	″	نینا دیوی	نندپور سی آٹھ کوس پر ہے یہان گورو گوبند سنگھ نے دیوی کو اپنے سے راضی کیا اور پھل پایا
۴۶	″	دونا صاحب	... دوآبہ جالندھر مین ہے کہ وہان صاحب سنگھ بیدی نامور ہوا سب سکہ اوسکے معتقد تھے اور اس اونہ مین ریاست اصل صاحب سنگ کی تہی چنانچہ اوسکا بیٹا بکرم سنگھ نے صاحبان عالیشان سے مقابلہ و سرکشی کرکے اپنی ریاست کو غارت کیا فقط

باب دوم ـ حال تسلط سکہان و غلبہ و تبدیل سلطنت رنجیت سنگھ و آمد عمل انگریزی و حال صوبہ داران و حاکمان بادشاہی فرمان روایان سابق زمین ملک پنجاب و دست برد و یورش احمد شاہ درانی والی کابل و خروج و تصرف گروہ سکہان کا پنجاب مین

جملہ کتب تواریخ خصوصاً تواریخ غلام محی الدین عرف بوٹے شاہ و تشریح وار تحقیقی
انبالہ سے ظاہر ہے کہ جب محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ عمر اخیر پہونچا اور آثار ضعف و
تنزل سلطنت شاہ دہلی ظاہر ہونے لگے معین الملک عرف میر منو صوبہ دار لاہور نے وقت آمد
سنہ ۱۱۶۰ھ دفعہ چہارم احمد شاہ درانی والی ملک کابل وغیرہ بسبب تغیر پدر خود از
منصب وزارت و بحالی ابو المظفر قاسم بمنصب نصرت و عدم معاونت شاہ دہلی
کے بدگمان ہوکر احمد شاہ درانی سے مل گیا اطاعت و اتباع اوسکی قبول کی ور
احمد شاہ نے یہ امر غنیمت سمجھکر اوسکو تسلی دی کہ تمکو ہماری طرف سے حکومت لاہور
استقلالاً تفویض ہی تا حین حیات تمہاری تمسے مزاحمت نہین ہوگی معین الملک
بی دغدغہ لاہور مین رہا مگر حسب طریقہ سرداران ہند اوسکو بھایا و ملک سے بیخبری
رہی اور حواس خور و شغل شکار پر متوجہ رہا سر رشتہ انتظام ایالت وضابطہ حکومت
و سیاست باعث بیخبری ہاتھ سے جاتا رہا ملک پنجاب مین بہت سکھ گروہا گروہ
ہوگئے اور ہر طرف سے او نہون نے سر نکالا اور غارت گری شروع کی بعد چندی
معین الملک اسپ سے گرکے سنہ ۱۸۱۱ بکرما جیت مین مرگیا اوسکے کوئی بیٹا نہ رہا تھا
بادشاہ دہلی کے کارخانہ مین سستی اور ضعیفی آگئی یہ ملک پنجاب بلا والی و
خاوند ہو گیا مابین امرای پنجاب مثل مومن خان و لکھپت رای و ادینہ بیگ خان
صورت اتحاد و اتفاق مفقود ہو آثار عناد و نفاق موجود ہوی ادینہ بیگ خان
آدمی دانا تھا چندی ریاست پنجاب اوسکو نصیب ہوئی لیکن اوسکی وقت مین

ہر یک زمیندار پنجاب اوس وقت ور و صاحب فوج ہو گئے چنانچہ دوآبہ بست یعنی جالندہر
مین راجپوتان تلون و پہگواڑہ و کپورتہلہ و افغانان علاقہ بہور وغیرہ و دوآبہ باری
مین قیصران ہند و گورداسپورہ و چہند نالہ و زمینداران رچنہ اشل مرسنگہ و کرم چند
پرگنہ بٹالہ و افغانان قصور و دوآبہ چنا سٹین زمینداران ماجوہ وہ و دوآبہ تہیہ مین
زمینداران و پنج مے نے قلعہ ہا بنالئے اور سندہ ساگر مین ککران ولوا: وغیرہ
صاحب ملک و فوج ہو گئے دفعہ ششم احمد شاہ آیا بخوف جلاوت وصولت شاہ
مذکور اونہ بیگ خان بہاگ گیا و سکہان و راجہائے کوہستان بہی مخفی ہو گئے
احمد شاہ نے تیمور شاہ اپنے بیٹے کو بریاست لاہور نامزد کیا پہر اونہ بیگ خان نے
اپنا تصرف دوآبہ جالندہر پر کر لیا سکہون نے اوسکے عہد مین بغاوت و
غارتگری شروع کی اونہ بیگ خان نے مرہٹون کو بوعدہ دینے لاکہ روپیہ
کوچ اور ... ہزار روپیہ مقام کی بولایا تیمور شاہ پسر احمد شاہ نے بلحاظ
اس شور و لولہ و فتنہ و غلغلہ کے کابل کو مراجعت کی مرہٹون نے آکر بلا مزاحم
وملوا اس ملک کو لوٹا اور تا اٹک کہین نہ اٹکی احمد شاہ داخل پنجاب ہوا مرہٹی
خبر سنکر بہاگ گئے تب لاہور مین دکہن کو چلے گئے اور جہنکو وغیرہ مرہٹہ نواح
کرنال- پانی پت مین تہے احمد شاہ کرنال تک آیا سرداران مسلمان مثل نجیب الدولہ
وحافظ رحمت خان وشجاع الدولہ وغیرہ اوس سے مل گئے اور مرہٹون کو شکست
دی احمد شاہ مطیع کرنے ہندوستان مین مصروف ہوا پنجاب پہر بہی خالی رہا

تھا

سکہان نے جہنگلون سے سر نکالا اور غلامان بادشاہ مذکور کہ لاہور مین رہے تہے
انتظام و انسداد نکر سکے سکہان نے شہرہای پنجاب مثل کلانور و جالندہر و لاہور
کو جلا دیا اور لوٹ لیا اور غلامان شاہی کی فوج نے ارادہ واپسی کابل کا کیا
اور لشکر بادشاہی مین نفاق ہوگیا بادشاہ مذکور بسبب قلت عساکر کے لشکر واپس
کابل ہوا سکہان نے نفاق لشکر کا دریافت کرکے ہر طرف تغلب شروع کیا پہر
روہیلہ پنجاب پر چڑہ آیا ادینہ بیگ خان اون پر فتحیاب ہوا اور سکہان
کی غارتگری کو بہی بند کرنا چاہا مگر نامبردہ نصف شب کو بیرون شہر بٹالہ
متصل مدرسہ رام رای و پوکر سنہ ۱۸۱۵ بکرمی مین مرگیا اوسکی نعش خانپور دوآبہ
جالندہر مین حسب وصیت اوسکے مدفون ہوئی ملک پنجاب پہر لاوارث رہ گیا
سکہان نے ہر ایک طرف سے پنجاب مین دست تغلب دراز کیا اور ایک گروہ
سکہان کا ستلج و جمنا کے دوآبہ مین اوتر پڑا اور اوسکے ساتہ اوس دوآبہ کے آدمی
متفق ہوکر ساٹہ ستر ہزار آدمی جمع ہوگیا بار دیگر سرہند مین لوٹ شروع ہوگئی احمد شاہ
نے خبر سنکر پہر بجانب پنجاب عود کیا سکہان نواحی لاہور سے بہاگ گئے بعد چند روز
احمد شاہ نے بار دیگر سرہند مین مع بارہ ہزار سوار غلامان کے نواحی مالیر کوٹلہ کے سکہان
کو گہیر کر قریب سترہ ہزار یا بقول بعضی چالیس ہزار آدمی قتل کیا پہر احمد شاہ
لاہور کو واپس گیا بحالت قیام لاہور کے مذکان سنگہ رندہاوہ والہ و مرزا یونہ محمد
و راجہ ابراہیم کپورتہلہ والا و آلا سنگہ والی پٹیالہ و کہمنڈ چند کنوچ و راجہ کوہستان جموں

وغیرہ حاضر ہوئے آلا سنگھ پٹیالہ والے کو بخطاب راجگی بعطاے خلعت ممتاز کیا کہ وہ
خلعت اس خاندان پٹیالہ مین متبرک سمجھا جاتا ہے بعد بادشاہ بہت حتی الامکان
تسلط کیا مگر ہجوم سکھان کم نہوا اور قلع و قمع اونکا کلیۃً نہ ہوسکا شاہ مذکور بعد
تفویض ریاست لاہور بہ مسمی خواجہ عبدالباقی واپس کابل ہوا خواجہ مذکور ریاست
ہمت سے عاری اور سلاح جرات و شجاعت سے خالی تھا سکھان روز بروز زور
پکڑ گئے جسے سنگھ و جسا سنگھ رام گڑھیہ سری ہرگوبندپور بٹالہ کلانور پٹہوڑ گوجر سنگھ چڑت سنگھ
نے نواحی امین آباد پہ تصرف کرکے خواجہ عبدالباقی سے لڑتے رہے سنہ ۱۷۶۱ء مین لشکر عبدالباقی
ایک شبخون سخت مارا اور سنہ ۱۷۶۲ء مین این روے ستلج مین آکر زین خان حاکم سرہند
کو مار ڈالا اور افغانان مالیرکوٹلہ و رائے کوٹ لڑکر سکھان سے زچ رہے تصرف سکھان
اکثر علاقہ پنجاب پر ہوگیا سنہ ۱۷۶۲ء مین احمد شاہ درانی دفعہ ہفتم ہندوستان مین
آیا اور چند ناتہ تک نواحی گوسواسپورہ و دابہ باری مین پہونچا اور بٹالہ کا حاکم اپنے
غلام کو سمی عرف پیر شاہ کو کیا بعد ایک ماہ ولایت کو واپس گیا بعد یک سال پھر سکھان
جوق جوق ہر طرف سے نمایان ہوے اور ہجوم مجتمع ہوکے فی الجملہ ملک پہ تصرف کرلیا
احمد شاہ پھر پنجاب مین آیا چند ماہ اقامت کرکے از انجا کہ اجتماع و تصرف سکھان
یوماً فیوماً در تزاید و آناً فاناً در تضاعف تھا لشکر شاہ کو سکھان نے لاشی سمجھا
اور کچھ ہیبت لشکر شاہ اونکو نہ آئی بلکہ بارہا حملہ بر مقدمہ لشکر شاہ پہ دست برد کی
پھر بادشاہ آزردہ ہوکر کابل کو چلا گیا سکھون نے باطمینان تمام ملک پنجاب پر کنارہ

جمنا سے تا سندھ اپنا تصرف کر لیا بعد دو سال کہ احمد شاہ بار ہشتم ۱۷۶۷ء میں پھر آیا
اور اس ملک کو اپنے سے بیگانہ سمجھکر تاخت و تاراج کر کے ہر شہر سے تاوان لیتا ہوا
حدود انبالہ تک سے مراجعت کیا لاہور میں ایک شخص ہندو کہتری چھوڑ کر آپ ولایت
کو چلا گیا اور پھر نہ آیا اہالیان سکھان کی حکومت جا بجا مستقل ہو گئی اور
کابل والوں کو سکھان نے لاہور سے نکال دیا ۱۷۷۳ء میں احمد شاہ والی کابل مر گیا
سکھان خار دشمن سے مطمئن ہو گئے اور اپنی اپنی مثلیں باندھ لی اور سرداران
اپنی اپنے گروہ کے مستقل مقرر ہو گئے اور بارہ مثلیں سکھوں کی حسب ذیل مقرر ہوئی

بھنگیان رام گڑہ کنہیا نکیا آہلو والیہ ڈلیوالیہ نشانوں والیہ
فیض اللہ پوریہ کروڑا سنگھ شہید و نہنگ کلسیہ سکر چکیان

منجملہ انکی مثل نکیا و سکر چکیان زیادہ تر پنجاب میں تھی اور باقی نو مثل دوآبہ
ستلج یعنی مابین ملک جمنا و ستلج کے پھیل گئی کہ انکا حال مفصل حالات رؤسا
ستلج میں منشی تلسی رام ہمارے بھائی نے لکھا ہے اور مثل سکر چکیان سردار چڑت سنگھ
مورث رنجیت سنگھ کا تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ بہت صاحب اقبال ہوا کہ سکھان
دیگر مثلہائے کو پنجاب سے خارج اور مغلوب کر کے اپنی ایک سلطنت تمام پنجاب میں
قائم کر دی اور بہت سرداران دیگر اقوام کو اپنے تحت میں کر لیا کہ رنجیت سنگھ
کی سلطنت کا حال مفصل آئندہ ہے —

حال سلطنت خاندان رنجیت سنگہ از ابتدای تا اختتام و تصرف سرکار انگریزی

سید منو صوبہ دار لاہور کے وقت مین رنجیت سنگہ کی مورث پہلی مانند ایک
زمیندار پنجاب وار غریب تہی چڑت سنگہ جد رنجیت سنگہ نے ٹہیکہ داری سی
کچہ سرمایہ شدہ بہم پہونچایا اور پہر بہ سبب انتقال ہوجانی میر منو و
ضعف سلطنت کے خراج دینا موقوف کیا اور صاحب جمعیت ہو گیا مہا سنگہ
رنجیت سنگہ کا باپ سردار ہوا اوسنے زیادہ طاقت بہم پہونچائی اور اکثر سکہان
کو اپنے تابع کیا یہ رنجیت سنگہ سنہ ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا اور یک چشم تہا سنہ ۱۷۹۶ء
سی اوسنے اپنا اختیار ملکی جاری کیا جب اوسکی عمر سترہ برس کی ہوئی
اوسکی ترقی روز بروز ہوتی گئی بنظر ترقی اقبال و ازدیاد حشمت و جلال
یہ سردار یعنی رنجیت سنگہ عقیل و فہیم تہا کہ تصرف مملکت مین تدبیر حیلۂ تسخیر
ولایت مین فکر ناقد اوسکو حاصل تہا اولاً زمان شاہ بادشاہ کابل سے
اوسنے سند لاہور سے حاصل کرکے اول صوبہ لاہور کے سکہون کو اپنے تابع کیا
اور سنہ ۱۸۰۲ء مین کہڑک سنگہ اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۰۴ء مین جمیع سرداران
طرفین دریائے ستلج و اٹک کو زیر کیا مظفر خان حاکم ملتان سی نذرین و تحفہ لیے
شروع سنہ ۱۸۰۵ء مین واسطی اشنان گنگاجی کے ہردوار کو گیا-۱۱- دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء
کو سردار جہنگ سے خراج لیا تہا اوسی سال مین جسونت راؤ ہلکر اور نواب میر خان

لوٹنگ والہ اس ملک مین آیا اور لارڈ لیک صاحب ونکی تعاقب مین پہونچے
اور اونکی فتنہ کو فرو کیا اور دسمبر مین صلح نامہ بشرایط المختصر ساتہ سرکار انگریزی
ہوا اور ایک عہدنامہ منضبوط اپریل ۱۸۰۹ء مین اس مضمون سے مابین سرکار
انگریزی اور رنجیت سنگہ تحریر ہوا کہ دریای ستلج حد مقرر ہے ۱۸۱۰ء مین
شاہ شجاع الملک والی کابل لاہور مین آیا رنجیت سنگہ سے اور مظفر خان صوبہ دار
ملتان سے تین لاکہ روپیہ طلب پر نسبت لڑائی ہوئی اور چہوٹی چہوٹی سردارون کو
دبا لیا ۱۸۱۱ء مین عمدہ انگریزی گاڑی لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند نے بطور
تحفہ بہیجی آخر ۱۸۱۱ء مین مثل فیض اللہ پور یعنی سکہان سنگہ پوریان کو
دوآبہ جالندہر سے تباہ کرکے خارج کیا اور سردار جودہ سنگہ کلسیہ سے بالکل ملک
پنجاب مین چہین لیا ۱۸۱۲ء مین اپنی بیٹا کہڑک سنگہ کی شادی اس دہوم دہام
سے کی کہ زر و نقد و بلا حساب خلعت فاخرہ بلا تعداد ہر صغیر و کبیر و امیر و فقیر کو
حسب منزلت و قدر لیاقت عطا کئی مارچ ۱۸۱۳ء مین کشمیر پہ فوج کشی کری
اور اوسی سال مین جواہر کوہ نور کو شجاع الملک تیرہ احمد شاہ والی کابل سے
لیا کہ یہ جواہر کوہ نور بوزن (۵ تولہ ۴ ماشہ) کا کہا جاتا ہے اوس جواہر کو
ہندوان بازوی بہورہی سر افسر فوج پانڈوان کا اور نکلنا اوسکا عہد راجہ ... تہا
مین چاہ موضع ترکا تاری علاقہ تہا تیسر سے اور ہاتہ آنا اوسکا مغلون کو بیان
کرتے ہین مگر ظاہر ہے کہ نادر شاہ اوسکو لوٹ دہلی مین لے گیا تہا اور بعد مرنے

تھا و ر شاہ کے احمد شاہ درانی کے ہاتھ آیا اور پھر رنجیت سنگھ کو ملا اور زبان زد
عوام ہی کہ رنجیت سنگہ نے شجاع الملک سی پوچھا کہ اسکے قیمت کیا ہوگی
شجاع الملک نے جواب دیا کہ اسکی قیمت جوتی ہی یعنی جسنے لیا جوتی کے زور
سی اور اسی رنجیت سنگہ نے دنیا ہی اٹک کو پایاب عبور کیا اور ۱۸۱۶ء مین
راجہ سنسار چند کانگڑہ والہ سی خراج لیا ۱۸۱۸ء مین ملتان کو فتح کیا نواب مظفر خان
زخمی ہوا اور دو بیٹے اوسکے گرفتار ہوی اور اسی سال مین راجہ دنیا پور کی وفات پر
علاقہ دیہات رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آئے اور پشاور مین بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۸۱۸ء
کو داخل ہوا یار محمد خان بہاگ گیا ۱۸۱۹ء مین کشمیر بمعرفت مصر دیوان چند کے فتح
ہوا ۱۸۲۰ء مین ڈیرہ غازی خان پر قبضہ کیا اور عہدنامہ ٹھیکہ کا بنام نواب بہاولپور
کے کیا اور اسی سال مین گلاب سنگہ قوم ڈوگرہ جموں والہ کو بجلدوی قید کرنے
کے خان راجہ بجاوری پر ملک جموں عطا کیا اور ڈیرہ اسمعیل خان ۹ نومبر ۱۸۲۱ء
مین نانک رامی سپہ سالار کے معرفت فتح ہوا اور علاقہ لیہ بھی لیا گیا اور منکیرہ کا
قلعہ بھی بہت سختی سی فتح ہوا حافظ احمد نے اس شرط پر چھوڑا کہ ایک جاگیر
واسطے پرورش اور ڈیرہ اسمعیل خان اوسکی ریاست کو مقرر ہو ۱۸۲۱ء مین نونہال سنگھ
نبیرہ رنجیت سنگہ پیدا ہوا کہ اوس سال مین کشتوار و مان کوٹ رنجیت سنگہ کے قبضہ
مین آیا اور سال ۱۸۲۲ مین ونٹورا اور الارڈ صاحب فرانسیس نوکر ہوئے
۱۸۲۳ء مین فقیر عزیز الدین کو واسطے محاصرہ کرنے کے راولپنڈی کو بہیجا اور

ور ۱۸۲۶ء مین سید احمد نے جھنڈا محمدی کہڑا کرکے پشاور کی نواح مین ہنگامہ
برپا کیا اور اوسی سال مین لارڈ ہیسٹ گورنر جنرل ہندوستان کو بہت سے
تحفہ اور ایک ڈیرہ شالی دیا اور راجہ انرودہ ویجے سنگہ راجہ کانگڑہ کو بسبب کرنے
شادی اپنی ہمشیرہ با ہیرا سنگہ پسر دہیان سنگہ ریاست سے خارج کیا ۱۸۳۰ء مین سید احمد کا
جھگڑا ختم ہوا ۱۸۳۱ء مین چار اسپ مادیہ اور ایک شہب خوشخرام شاہ انگلستان
نے ہمراہ دیا ہی آنک لفٹننٹ برنس صاحب سفیر کی ہمراہ رنجیت سنگہ کو بہیجی ۱۷ جنوری
۱۸۳۱ء بہ نذر مہاراجہ رنجیت سنگہ گذرا اور لارڈ ولیم بینٹک صاحب سے بمقام
روپڑ ۲۶ اکتوبر ۱۸۳۱ء مین بہت دہوم دہام سے ملاقات کی کہ اوس جلسے کے
دیکہنے والے کہتے ہین کہ ایسی رونق کا جلسہ کبہی چشم زمانہ نے دیکہا اور نہ
گوش روزگار نے سنا اور نہ آیندہ امید ہے اکتوبر ۱۸۳۱ء کو ایک
عہدنامہ لارڈ صاحب نے اوسکو دیا کہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ مین ہمیشہ
دوستی رہیگی اور اسی سال مین وقت مہم کابل چہ ہزار فوج زیر حکم جنرل
ونتورا صاحب کی ہمراہ فوج انگریزی کے دی غرض کہ رنجیت سنگہ کے وقت مین
کوئی رخنہ سلطنت مین نہ ہوا راجہ دہیان سنگہ جموں والہ اوسکا وزیر تہا اور
بہت سرداران عقیل و فہیم و شجاع تہی دو یا تین کروڑ کی آمدنی اوسکی وقت مین
تہی العمر (۵۷) برس (۴۳) سال ریاست کرکے ۱۸۹۶ء مطابق ۲۷ جون
۱۸۳۹ء وقت نواخت یازدہ گہنٹہ شب کے رہگرای عالم بقا ہوا اور رقم نیکنامی

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
کہڑک سنگھ	نکاین	یہ نکاین اس سبب سے ملقب ہوئی کہ اوسکا باپ ساکن علاقہ نکہ کا تہا اور شیخوپورہ نکاین کی جاگیر مین تہا اس نکاین کے بطن سے کہڑک سنگھ پیدا ہوا اور کہڑک سنگھ کی شادی فتح گڑہ مین بخانہ جیون سنگھ سردار کے چند کنور سے ہوئی تہی اور وہ بڑی رانی کہڑک سنگھ کی اسکو رہتی تہی چند کنور سے نونہال سنگھ پیدا ہوا اور نونہال سنگھ کی شادی تین بی بی سے ایک دن ہوئی تہی ایک اٹاری والہ سیام سنگھ کی بیٹی اور دو رانی اور کل والی اور بہدوڑ والی کہ اونکی باپ اٹاری مین لے گئے تہے اوسی رات تینون بی بی سے شادی ہوئی بعد مرنے نونہال سنگھ کے کلوالی رانی حاملہ تہی لیکن اوسکا حمل شیر سنگھ نے کسی طرح ڈلوا دیا تہا نکائن کی شاخ یہانتک ختم ہوگئی
شیر سنگھ و تارا سنگھ	مہتاب کنور بٹالہ والی	اس مہتاب کنور کو نطفہ رنجیت سنگھ سے اولاد نہوئی سدا کنور والدہ مہتاب کنور نے برائے نام دو لڑکے لیکر پرورش کیے کہ اون مین شیر سنگھ قوم چھیپی اور تارا سنگھ زن کشمیری کا بیٹا تہا بعد قید کرنے سدا کنور کے رنجیت سنگھ

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
شیر سنگہ و تارا سنگہ	مہتاب کنور بٹالہ والی	نے علاقہ بٹالہ کا شیر سنگہ کی جاگیر مین دیدیا اور گو کہ رنجیت سنگہ جانتا تہا کہ یہ میرے پسر نہین ہین مگر اونکو مثل فرزندان سمجہتا تہا شیر سنگہ آدمی بہادر تہا کہ آخر پر سلطنت کا قابض ہوا اور مارا گیا اوسکا بیٹا شہدیو سنگہ فرخ آباد و بنارس مین بحفاظت سرکار ہے اور دیوا سنگہ و کرم سنگہ و بخشش سنگہ تین پسر لاہور مین پنشن اونکی مقرر ہے تارا سنگہ موضع سوہہ علاقہ ضلع ہوشیارپور مین رہتا ہے چہہ ہزار روپیہ عوض جاگیر کے نقد مقرر ہو گیا۔
دلیپ سنگہ	جندا	منا سنگہ گوجرانوالہ کی بیٹی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسی منا سنگہ کو خدمت سرکاری کتون کی پرورش کی عطا کی تہی اوسکا لقب کتی ہو گیا تہا اوسکا اور جواہر سنگہ کہ جو آخر مین وزیر ہوا اور ہیرا سنگہ دو بہائی رانی جندا کے تہی اس جندا سے دلیپ سنگہ پیدا ہوا
	بہوری	لاہور مین ہے۔

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
دلیپ سنگھ	رام دیوی	لاہور مین ہے۔
	کہوہ والی چارٓ رانی ہین	کہ اونکا ڈیرہ اوپر چاہ واقع قلعہ لاہور متصل حجرہ گاہ کے ہے اسی سبب سے وہ کہوہ والی کہلاتی ہین۔
	گدنان	راجہ فتح چند سنہرہ والہ کی دو بیٹیان تہین اونسے ہی رنجیت سنگہ نے شادی کرلی مگر اونسے کچہ اولاد نہین ہوئی۔
	میدنو	کچہ اولاد اونکو نہین ہوئی۔
	بنتی	"
پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		سنا ہے کہ رنجیت سنگہ پہو پہا کی زوجیت مین علاوہ اسکے پہوپہی کے دو زوجہ اور تہی بعد مرنے اونکی خاوند کے ان ہر دو کو رنجیت سنگہ نے اپنی زوجیت مین لی تہی اون سے یہ پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ ہوئے ان ہر دو کو علاقہ سیالکوٹ و کڑیال والہ ضلع گجرات مین جاگیر تہا پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ ہر دو مسمی تیرا خاکروب کے ہاتہ سے مارے گئے بعد مرنے رنجیت سنگہ کے اوسکا بڑا بیٹا کہڑک سنگہ جانشین

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
نیشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		تخت ہوا سنہ [illegible] ماہ گہر مین بعمر [illegible] برس فوت ہوا اور نونہال سنگہ کہڑک سنگہ کا بیٹا چالاک وبہادر بہت تہا بعد مرنے کہڑک سنگہ کے مسند نشینی اوسکو نصیب ہوئی مگر وہ اوسی دن سنگ باری چرخ سنگدل سے مثل آبگینہ بے سنگ کے چکنا چور ہوگیا یعنی بعمر بیست سال سنگ دروازہ کے گرنے سے حرف انتظام لوح سلطنت سے دہو گیا تاریخ ہے نونہال چمنکدہ سلطنت کی ہے مصرع سر نونہال سنگہ بہ سنگ بلا شکست۔ شیر سنگہ بٹالہ مین اپنی نانی سدا کنور کے علاقہ مین تہا عطر سنگہ وغیرہ سندہانوالیان نے بلا صلاح راجہ دہیان سنگہ وزیر کے رانی چند کنور زوجہ کہڑک سنگہ کو ڈہائی مہینے تک مختار سلطنت رکہا مگر جملہ ارکین سلطنت واعیان مملکت نے انتظام فرمان روائی وکامرانی عورت احسن واولی نہ سمجہکر شیر سنگہ کو بٹالہ سے بلا کر بعد لڑائی پانچ روز کے ماہ ماگہ سنہ ۱۸۹۷ تخت نشین کرکے سندہانوالیون کے

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگھ و کشمیرا سنگھ		دربار سے بیدخل کیا رانی چند کنور کو تخت نشینی شیر سنگھ مین یہ گفتگو تھی کہ نونہال سنگھ کی زوجہ حاملہ ہے اگر اوسکو بیٹا ہوا تو وہ وارث سلطنت ہو کہ اصلی اولاد رنجیت سنگھ یہ ہے مگر رانی چند کنور کو اوسکے کنیزکان نے باتمام ناقصی رویہ و حاملہ ہوجانی کو بایماسے شیر سنگھ مار ڈالا اور حمل رانی زوجہ نونہال سنگھ کا بھی کسی طرح ضایع ہوگیا بعدہ شیر سنگھ نے پھر سندھانوالیون کو بلا کر دخیل دربار کیا لیکن سندھانوالیان کو مارے جانے چند کنور سے دل مین غبار و فساد رہا اور فوج بھی سرخود ہو گئی سردار اجیت سنگھ سندھانوالیہ نے بمقام شاہ بلاول واقعہ لاہور بجلوہ بہادون سدی نومین ۱۹۰۰ مہاراجہ شیر سنگھ کو بر پیٹی پر بروقت موجودات فوج کے بضرب بندوق مار ڈالا اور اوسی دن پرتاب سنگھ پسر شیر سنگھ کو لہنا سنگھ سندھانوالیہ نے مار ڈالا اور اپنا تصرف قلعہ لاہور پر کر لیا اور اوسی دن دوپہر

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		کے وقت راجہ دہیان سنگہ وزیر کو مار ڈالا اور دلیپ سنگہ کو مسند نشین کیا اجیت سنگہ وزیر ہوا ہیرا سنگہ پسر دہیان سنگہ نے امر سنگہ و گوردت سنگہ وغیرہ افسران فوج سے موافقت کرکے اور انعام کی امید زیادہ دیکر فوج کشی کرکے اور تین روز لڑکر جیت سنگہ و لہنا سنگہ وغیرہ قاتلان شیر سنگہ و پرتاب سنگہ و دہیان سنگہ کو قتل کیا دلیپ سنگہ صغیر سن تہا انتظام امور سلطنت و احکام مملکت اوس سے دشوار نظر آئی اسواسطے ہیرا سنگہ مختار راج اور مسمی اجلا برہمن ہیرا سنگہ کا مصاحب ہوا اور یہہ جلا پنڈت آدمی لئیق و منتظم نہیں تہا فوج خالصہ کو حکومت جلا کی نہایت ناگوار ہوئی فوج نے سوچیت سنگہ بہائی راجہ دہیان سنگہ کو جموں سے بعہدہ وزارت کے بولایا سوچیت سنگہ نے اگر ہیرا سنگہ سے میدان کشت و قتال و معرکہ جنگ و جدل گرم کیا انجام کار سوچیت سنگہ مارا گیا ہیرا سنگہ وزیر رہا

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		وبٹیا جتیا مصاحب وسنگہ کو ہوا چہ رانی جندا او دلیپ سنگہ کے مارڈالا رانی جندا والدہ دلیپ سنگہ بسبب صغیر سنی دلیپ سنگہ کے مختار راج ہوئی مگر خوف فوج سے کوئی وزیر نہین ہوا تہا اس رانی کی عقل ناقص و تکرار فاسد اور سکہ فوج کی سرکشی اور جواہر سنگہ اپنے بہائی کا مارا جانا ناگوار ہوا مگر وہ کچہ کر نہین سکتے تہی اور بے انتظامی فوج مین بہت ہوگئی نتیجہ خالصہ نے اپنا اختیار ایسا بڑہایا کہ اپنے آپکو آزاد سمجہکر لوٹ مار دی انتظام مطلق نہ تہا سب سرداران فوج سے ڈرنے لگے جب ایسی بدنظمی فوج سکہان مین ہوئی بہ طبق رپورٹ مسٹر جارج براڈفٹ صاحب بہادر آیجنٹ کے نواب گورنر جنرل بہادر نے دربار لاہور سے چاہا کہ جو ملک اونکا اس رو ستلج علاقہ حد کی وہ ہم کوٹ کہاولپور وغیرہ ہے اوسکو مستاجری سرکار انگریزی سپرد کردیوین تاکہ سبب آنے فوج لاہور کا اس رو ستلج ملک انگریزی مین شر یا فساد بسبب

نام وارثان	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		فوج کا کرین سرکار انگریزی کے خطوط کا جواب دربار لاہور سے نہ ملا اور سند پورا کہودالی ہین که فیمابین وہان فساد و عناد واقع تھا صاحب ایجنٹ نے ایشری داس ساکن دہلی کو امین متعین کیا اہلکاران لاہور نے بہ تحریک سوڈہیان آکر امین کو اوٹھا دیا اور سردار روپڑ که استعفا اپنے نواسی کی نسبت لیپ سنگہ سی کی تھی وہ بھی کچھ کجرو ہوا اور دیوا اندر سنگہ راجہ نابہ نے که آپکو اوتار شمار کرتا تھا حرکات نالایق کی اور راجہ جسبت سنگہ لاڈوہ والہ که اوسکو دربار لاہور سے رسوخ تھا اور ایک جد سے رنجیت سنگہ کہلاتا تھا اوسکی بھی سرکشی اور بتحریک تحریر و شرکت فوج لاہور سے پائی گئی آخرش فوج انگریزی کو واسطے حفاظت اپنی ملک کے کنارہ ستلج پہ جانا پڑا جب فوج کنارہ ستلج پہ پہونچی فوج لاہور سے [illegible] الی کو خبر دی که صاحبان انگریز کی فوج آئی اور وقت سنہ ۱۸۱۱ و ۱۸۱۲ عیسوی تک اس سلطنت سکہ کی فوج سامان جنگ خوب بنا ہوا تھا اور شمار ہی فوج یہ تھی —

راجی کو توڑ ڈالا دیا ایسی فوج سرکش و خود مختار کا مسطور تھا اوسنے کہا کہ ملک پنجاب ہمارا ہے
اگر سند کر سکو تو کرو ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء میں یکایک فوج خالصہ ملک انگریزی واقع
اِس روی ستلج میں آ گئی اوس وقت میں لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل
اور لارڈ گف صاحب بہادر لاٹ یعنی کمانڈر انچیف شامل فوج ہوئے ہرچند کہ فوج
سکھان کو مواعظ حسنہ و نصائح ملائمہ دی گئی مگر فوج سکھان بادہ غرور سے
مدہوش و نشاء نخوت سے عقل فراموش تھی نصائح سرکاری کو افسانہ بازی
سمجھی اور گوش ہوش سے کوئی بات نہ سنی اور ملک انگریزی سے واپس نہ
ہٹی آخرش گنڈا سنگھ اکالی نے فوج ظفر موج سرکاری سے اول لڑائی
کری ۱۹ دسمبر ۱۸۴۵ء کو مدکی میں بعدہ پیروشہر میں چیتر سنگھ عرف نمرنا
کہ اصلیت اوسکی قوم حجام سے تھی اور ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو بمقام الیوال
علاقہ ہٹارہ ضلع لودیانہ میں رنجور سنگھ مجیٹھیہ و اجیت سنگھ لاڈوہ والہ سے
۱۰ فروری ۱۸۴۶ء ہری کی پتن پہ کنارہ اِس روی ستلج جنگ ہوا اور اس
ہری کے پتن کی لڑائی میں شام سنگھ اٹاری والا اور گلاب سنگھ کپتان فوج
لودھی چہرہ ہون کا دھنوا سنگھ و بیلا سنگھ پنج بھیا و حکم سنگھ و فتح سنگھ و [illegible] سنگھ
عرف لوٹلی و مہتاب سنگھ مجیٹھیہ جرنیل فوج سکھان مع فوج بیشمار مارے گئے
اور اکثر افسران انگریزی نے بہت تہور و جرات و شجاعت و جلادت کی و نمود
دیگر دکھاتے پائی چنانچہ ہر اس فٹ صاحب [illegible]

کام آئی اور سکھان کو شکست فاش و فتح نصیب سرکار انگریزی ہوئی
۱۳ فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھ معہ رانی چندا مع پیشکش حاضر ہوا ۱۶ کو
لارڈ صاحب سے ملاقات کی ۱۸ فروری کو دلیپ سنگھ نے بمقام قصور ملاقات
کی ۲۰ فروری ۱۸۴۶ء کو لارڈ صاحب داخل لاہور ہوئے لارڈ صاحب نے براہ
رحم سلطنت کو دلیپ سنگھ پر بحال رکھا اور وزارت واسطے گلاب سنگھ کے تجویز کی
مگر رانی چندا کو گلاب سنگھ کا وزیر کرنا منظور نہوا اوسنے معرفت منگلا کنیزک
صاحب سے کی پیغام وزارت لعل سنگھ کا سرکار مین کیا تاریخ ۹ و ۱۲ مارچ
۱۸۴۶ء کو بمقام لاہور عہدنامجات ہر دو سرکار کے مابین تحریر ہو گئی دوابہ جالندر
و ملک ابین روے ستلج جو مقبوضہ رنجیت سنگھ تہا سرکار انگریزی نے اپنے
تصرف مین لیا اور ۳۶ توپ سکھان کہ اس جنگ مین آئی تہی وہ بہی لیکر
کلکتہ کو بہیجی گئی اور ضلع ہزارہ و کشمیر کا ڈیرہ کروڑ روپیہ خرچ جنگ مین سرکار
انگریزی سے لیکر راجہ گلاب سنگھ جموں والہ کو دیا اور اوسکو مہاراجہ بنایا گیا
عہدنامہ جدید اوس سے بہی تحریر پایا اور واسطے عظمت و جلالت سرکار انگریزی
کے دو گہوڑہ پانچ دوشالہ دس دوپٹہ اوس قسم کے کہ جسکو پشم کو دوشالہ
بطور پیشکش سرکار انگریزی بذمہ گلاب سنگھ مقرر ہوا کہ وہ سالانہ بہیجا کرے
اور کچھ فوج انگریزی واسطے حفاظت و انتظام کے لاہور مین رکھی گئی اور
بائیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ اوس فوج کا بذمہ دربار لاہور رہا اور حسب

مرضی رانی چندا کے لعل سنگہ کو وزیر کیا اس عرصہ مین ایک دفعہ شہر لاہور مین
۲۱ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو بسبب مارے جانے ایک مادہ گاو گورہ کے ہاتہ سے بلوا
عام ہوا اور صاحب اسسٹنٹ پر بازاریون نے پتہر مارے مگر وہ بلوہ تہوڑے سے
ڈرانے سے رفع ہو گیا دنگہ کرنے والون کو تدارک ہوا اور راجہ لاڈوہ اور راجہ بیا
وسردار روپڑ سرداران این روے ستلج کو جلاوطن کیا گیا چہارم حصہ ریاست
نابہہ کی ضبط ہوئی اور اوسکو بیٹا بہرپور سنگہ کو گدی نشین کیا اور سودہیان
نندپور ماکہووال کا علاقہ سب ضبط ہوا اونکو کچہ پنشن مقرر ہوئی قلعہ ومکانات
اونکی منہدم کئے گئے اور فرید کوٹ کے سردار کو کچہ دیہات کوٹ کپورہ
علاقہ آہلووالیہ سے بسبب مدد دہی سرکار کے اور تعلقہ لبہی قریب آمدنی
پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے مہاراجہ نرندر سنگہ بہادر مہندر والی پٹیالہ کو
اور پانچ ہزار روپیہ منجملہ علاقہ منضبطہ نابہہ کے سرکار جنید کو اسی جلد وہی مین
عطا ہوا اور راجہ پٹیالہ کو عزت مثل اچہے امیران کی سرکار انگریزی سے ہوئی
کہ سترہ توپ شلک سلامی اونکو ہوا اور اکتالیس پارچہ کا خلعت ملا کرے اور
نذر اونکی معاف ہوئی بعدہ سرکار انگریزی نے صاحب ہ مہاراجہ گلاب سنگہ
اور سرکار لاہور مین عملداری کی حد بندی باہتمام کپتان ایبٹ صاحب بہادر
کے کرادی کہ ہر دو سرکارین کی کمشنر اور کپتان ایبٹ صاحب جانب سرکار
انگریزی مقرر ہوئے اور گلاب سنگہ کو واسطے دخل کرنے کشمیر کے اجازت ہو گئی

لعل سنگھ نے شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر سابق قوم ککی زی عرف کھلان کو
تحریک سرکشی کی دی کہ گلاب سنگھ کو دخل نہ دے اور سرکار انگریزی کو فوج کشی
واسطے ایفای عہد گلاب سنگھ کے کرنی پڑی لیکن شیخ امام الدین حاضر ہو گیا اور
تحریک و ترغیب لعل سنگھ کی ۳- دسمبر ۱۸۴۶ء باجلاس کونسل ثابت ہوئی
لعل سنگھ بہ ثبوت اس جرم کے منصب وزارت سے موقوف ہو کر ۱۳- دسمبر
سنہ ۱۸۴۶ء مقید کیا گیا ۱۱- دسمبر ۱۸۴۶ء کو سرکار نے اپنی فوج لاہور سے اوٹھا لینا
تجویز کیا اور بموجب استدعای پنتھ خالصہ و سرداران پنجاب و دربار لاہور کے
سرکار نے اہتمام کورٹ آف وارڈس دلیپ سنگھ کا تا بالغ ہونے اوس کے
اپنے ذمہ لیا ۱۶- دسمبر ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ تحریر پایا اور تجویز ہو گیا کہ
جب دلیپ سنگھ ۱۶ برس کی عمر میں ہو وہ مختار سلطنت ہو گا اور ایک
کونسل دربار لاہور کے واسطے مقرر ہوگی کہ اوس میں دیوان دینا ناتھ و شیر سنگھ
و تیج سنگھ وغیرہ یہ آدمی امرا بھرتی ہوئے حاکم اول اوس کونسل کا ہنری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ مقرر ہوئے لارنس صاحب پھر ولایت کو تشریف لے گئے
اور سر فریڈرک صاحب ممبر کونسل ایجنٹ لاہور مقرر ہوئے رانی جنداں والدہ
دلیپ سنگھ کو بے اختیاری اپنی اور مقید ہونا لعل سنگھ کا بہت ناگوار ہوا اوس نے
بمقتضای نقصان عقل و سوء فکر و تدبیر فساد شروع کی یعنی مہاراجہ دلیپ سنگھ
کا منشی راجہ تیجا سنگھ وغیرہ ارکان سلطنت سے اذیت گوناگون و مذمت قلوب

متغیر کرنا چاہا اور یہ بات اوس وقت منکشف ہوئی کہ جب تیج سنگہ کو خطاب
راجگی اور منصب جاگیر دربار مین صاحب اجنبٹ نے دلیپ سنگہ کے ہاتہ سے
۱۷ اگست ۱۸۴۷ء قسقہ راجگی اوپر پیشانی تیج سنگہ کے دلانا چاہا اوسنے نہ دیا
اور دیگر حرکات سے بہی ترغیب رانی صاحبہ کی پائی گئی ۲۲۔ اگست ۱۸۴۷ء کو رانی
لاہور سے بسبب اعمال ناشائستہ وحرکات ناشایستہ خارج کرکے شیخوپورہ مین
بہیجی گئی تاکہ دلیپ سنگہ سے علحدہ رہے اس رانی نے شیخوپورہ مین رہکر تدبیرات
ناقصہ شروع کی کہ جس سے جملہ صاحبان انگریز کو نقصان ہو وہ راز ظاہر ہوگیا
اور رانی چندا ماہ ۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء مین بنارس کو بہیجی گئی اور بنارس مین اوسکا
رہنا تجویز ہوا اور وہان بہی اوسکا رازداری بعض سکہان سے اور تدبیرات
ظاہر ہونے لگی پہر اوسکا بہیجنا قلعہ چنار گڑہ تجویز ہوا پہر یہ رانی وہان سے
بفریب نکل گئی اور نیپال کو چلی گئی اب بہی وہان ہے بعدہٗ پنجاب مین یہ
فتنہ برپا ہوا کہ مولراج پسر دیوان ساونمل صوبہ دار ملتان نے اول استعفا
دیا اور سردار خان سنگہ صوبہ دار اوسکے ساتہ مین واسطے نیک انتظامی کے
اگنیو صاحب لفٹنٹ انڈرسن صاحب بہیجی گئی مولراج نے ان صاحبان
کو ناحق مروا ڈالا بعدہٗ اوسکا تدارک ضرور پڑا سوا ہے فوج انگریزی کچہ
فوج نواب بہاولپور کی بہیجی گئی اکتوبر ۱۸۴۸ء تک کچہ کچہ لڑائی رہی اور
سردار شیر سنگہ اٹاری والہ اراکین دربار لاہور سے مع فوج ہمراہ افواج انگریزی

مانتور ہوا اور مولراج بہت دلیری سے سرکار کی فوج کے ساتھ لڑا اور شیر سنگھ
بہی مولراج سے مل گیا اور شیر سنگھ کا باپ چتر سنگھ اٹک کی طرف سرکار کی
فرمان برداری سے یاغی ہو گیا اور اوسنے بہی فساد شروع کیا اور ایک کس
مہاراج سنگھ نامی گورو نے مفسدہ شروع کیا اور بہت سکھ اوسکو گورو
جانتے تھے اور سب سکھوں کے اعتقاد باطل و خیال ناقص مین تہا کہ جو
گورو گوبند سنگھ کا قول تہا کہ ڈہائی برس انگریزون کا راج لاہور مین ہو جائیگا
سو وہ ہو چکا اور ہر ایک زمیندار اور سکھ کو حوصلہ مقابلہ کرنے اہلکاران و
ملازمان سرکار انگریزی کا اس ملک مین ہو گیا تہا اور اس چتر سنگھ نے
دوست محمد خان والی کابل کو ملک پشاور کی امید دیکر اپنی مدد مین لیا اور اوسنے
پشاور پر تصرف کیا اور تمام ملک پنجاب سرکار انگریزی نے سرکش پایا
اور اسی عرصہ مین جب مولراج سرکشی پر تہا دوآبہ جالندہر مین بیدی
بکرم سنگھ اونہ والا اور راجہ امید سنگھ جسوان والے نے فساد کیا انبٹ کی
تحصیل کو لوٹ لیا کہ اونکو تدارک ہوا اور دوآبہ این رودی ستلج مین مفسدان
کو انتظار خبر مولراج کا رہتا تہا اوس وقت مین بہت فوج انگریزی کو
وہان جانا اور فساد کو رفع کرنا منظور ہوا آنریبل جیمس انڈرول جان ارل آف ڈلہوزی
صاحب بہادر گورنر جنرل و لارڈ گف صاحب بہادر نے اس مہم کو فتح کرکے
سب سرکشان کو زیر اطاعت کیا اول ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ء مولراج کو گرفتار

کیا پہر شیر سنگہ چتر سنگہ سے ۱۳- جنوری کو چلیان مین ۱۸- فروری کو گجرات مین
جنگ ہوا ۲۴ فروری ۱۸۴۹ء کو باقبال عدو پامال فوج ظفر موج سرکار والا
اقتدار کی بالکل فتح ہو گئی شیر سنگہ چتر سنگہ عرصہ تک لڑا ہو آخرش ۸ مارچ ۱۸۴۹ء
کو اکرم خان دوست محمد خان کا بیٹا مارا گیا اور دوست محمد خان بہاگ کر
واپس کابل کو گیا پشاور کی طرف پہیر منہ نہ کیا اور اس جنگ مین قصور
دربار لاہور ثابت ہوا سلطنت سکہ کی ختم کی گئی فقط

ملک لاہور بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۹- مارچ ۱۸۴۹ء ضبط ہو کر سرکار انگریزی
کی حکمرانی پنجاب مین شروع ہوئی دلیپ سنگہ کو مع شہدیو سنگہ شاہزادہ
خلف مہاراجہ شیر سنگہ کو مع اوسکے والدہ کے فرخ آباد مین رکہنا تجویز
کیا کہ یہ دلیپ سنگہ بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۴۹ء لاہور سے نکالا گیا ۲۵- دسمبر کو فیروزپور
اور یکم جنوری ۱۸۵۰ء انبالہ مین اور ۱۸- جنوری کو جگادہری مین آئے کو
سہارنپور ۲۷- کو میرٹھ مین قیام اوسکا ہوا اور پہر منزل بمنزل بمعیت
لوگن صاحب بہادر ڈاکٹر کے کمپ فتحگڈہ مین داخل اور کنارہ گنگا جی کے اوسکو
مقام ملا اور جواہر کوہ نور تحقیقاً واسطے نذر ملکہ معظمہ بادشاہ انگلستان کے
بذریعہ کرنیل میکسن صاحب بہادر کے ۱۸۵۰ء مین بہیجا گیا اور ۱۸۵۰ء مین
دلیپ سنگہ نے عیسائی مذہب اختیار کیا ۱۸۵۴ء سیر ولایت انگلستان
کو گیا اور انتظام انگریزی سب ملک پنجاب مین ۱۸۴۹ء سے ہو گیا تہا اور

اور ہتہیار تمام سکناے پنجاب کے سرکار انگریزی مین لیے گیے کہ بنیاد فساد رفع ہوا
تمام ملک پنجاب کے اضلاع و قسمت ہاے جس قدر تجویز ہوی تفصیل اوسکی
ذیل مین ہے اور بورڈ پنجاب کی حکومت مین ڈیڑہ کرور روپیہ آمدنی کا
تخمیناً سواے جاگیرات ہے مردم شماری تمام ضلع کا ۳۱ ماہ دسمبر ۱۸۵۴ء
مین ہوی اوسکی تعداد مردم لکہنا اس موقع مین خالی از لطف نہین ہے
وہ ہی اور ایک نقشہ فاصلہ شہرہاے نامی پنجاب کا منشی ہرسکہراے صاحب مہتمم
کوہ نور نے مرتب کیا واسطے مزید توضیح اخر جدول قسمت ہاے مین لگایا گیا
کہ وہ ہی ازبس مفید ہے وہ جدول یہ ہے ۔

نام قسمت	نام ضلع	نمبر ضلع	تعداد مردم
قسمت جالندہر	جالندہر	۶	۷۰۸۷۲۸
	ہوشیارپور	۷	۸۴۵۳۵۴
	کانگڑہ	۸	۶۹۷۰۶۴
	میزان		۲۳۵۱۶۴۶
قسمت لاہور	لاہور	۱۰	۵۹۱۶۸۳
	امرتسر	۹	۰۰۳۶۳۱
	گورداسپورہ	۱۲	۷۸۸۴۱۷
	گوجرانوالہ		۵۵۳۳۸۳
	سیالکوٹ	۱۳	۶۴۱۷۸۲
	میزان		۳۰۴۵۸۸۸۵

نام قسمت	نام ضلع	نمبر ضلع	تعداد مردم
قسمت ملتان	ملتان	۱۴	۴۱۱۳۸۶
	جھنگ	۱۵	۲۵۱۷۶۹
	گوگیرہ	۱۶	۳۰۸۰۲۰
	میزان		۹۷۱۱۷۵
قسمت راولپنڈی	جہلم	۱۷	۴۲۹۴۲۰
	راولپنڈی	۱۸	۵۵۳۷۵۰
	شاہ پورہ	۱۹	۲۶۱۶۹۲
	گجرات	۲۰	۵۱۷۶۲۶
	میزان		۱۷۶۲۴۸۸
قسمت لیا	لیا	۲۱	۳۰۹۶۹۶
	خان گڑھ	۲۲	۲۱۱۹۲۰
	ڈیرہ اسمعیل خان	۲۳	۳۶۲۰۴۱
	ڈیرہ غازیخان	۲۴	۲۳۸۹۶۴
	میزان		۱۱۲۲۶۲۱

نام قسمت	نام ضلع	نمبر ضلع	تعداد مردم
پشاور	پشاور	۲۵	۴۵۰۰۹۹
	کوہاٹ	۲۶	۱۱۱۲۳۲
	ہزارہ	۲۷	۲۹۶۲۶۴
	میزان		۸۴۷۶۹۵
	میزان کل پنجاب		۱۰۴۱۴۵۱۰

تذکرہ تقرر محکمہ بورڈ سے بہ انتظام ملک پنجاب

۱۸۴۹ء مین بعد ضبطی سلطنت سکہان جب یہ ملک بہ قبضہ سرکار انگریزی آیا ایک محکمہ عالی بنام دی بورڈ آف ایڈمنسٹریشن ممالک پنجاب مقرر ہوا اور تین صاحب ذوی الاقتدار حاکم اعلےٰ مقرر ہوی ممبر اول کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر و ممبر دوم مین سل صاحب ممبر سوم جان لارنس صاحب بہادر اور بہ تجویز صاحبان ممدوح قواعد انتظام ملکی و مالی جاری ہوی اور احکامات ہر ایک انتظام محکمہ فوجداری و دیوانی و مال اجرا پاتے رہے جولائی ۱۸۴۹ء مین ایک بڑا انتظام بذریعہ سرکلر نمبر ۱۲ مورخہ ۲ - جولائی ۱۸۴۹ء واسطے لیے جانے ہتھیارون کے اور نہ بنانے اور فروخت کرنے باروت وغیرہ اسلحہ جنگی کا ہوا اور اشتہار اول جو اس باب مین جاری ہوا اوسکی نقل ذیل

حکم اشتہار محکمہ صدر بورڈ ممالک پنجاب ۱۸۴۹ تک

دفعہ اول بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر واسطے اطلاع جملہ باشندگان
درمیان دریای سندہ ایک طرف و دریای بیاس و ستلج دوسری طرف سوای
ملک ہزارہ کے یہ اشتہار جاری ہوتا ہے کہ رکھنا باروت یا ہتھیار جنگی یا
اسباب جنگی ہر ایک قسم کا سب کو ممانعت ہی سوای شخصان جو دفعہ نوین
مین آوین گی دفعہ دوسری جنکے پاس فی الحال باروت یا ہتھیار جنگی
یا اسباب جنگی کسی قسم کا موجود ہو چاہیے کہ فوراً سپرد نوکران تھانہ جو
قریب ہو کر دین دفعہ تیسری جنکے اوپر ثابت ہوگا کہ اوسنے ہتھیار جنگی
پہنا یا باروت یا اسباب جنگی اپنے پاس رکھا بدون نوشت و دستخطی و مہری
صاحبان ڈپٹی کمشنر یا دیگر صاحبان جو بجای ڈپٹی کمشنر کے کام کرتے ہین اوسکو
سزا ملیگی دفعہ چوتھی مالکان اون دیہات یا قلعجات یا حویلی ہا یا کشتی ہا یا
مکانات ہر ایک قسم سی جنمین باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی بدون نوشت
صورت مرقومہ بالا کے برآمد ہوگا اونکو سزا ملیگی دفعہ پانچوین جو شخص
باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی بدون نوشت مرقومہ بالا بیچیگا یا بناویگا
اوسکو سزا ملیگی دفعہ چھٹی جنکے اوپر ثابت ہوگا کہ کسی طرح سی اوسنے خلاف
اس اشتہار کے عمل کیا پہلی دفعہ بہ ثبوت جرم جرمانہ اوسپر کیا جاویگا
کہ زیادہ الف سہ ہزار روپیہ نہوگا در صورت نہ ادای جرمانہ تا میعاد کہ

زیادہ چھ مہینے سے نہو بدون مشقت و بلا جولانہ قید ہوگی **دفعہ ساتوین** جسکے اوپر
ثابت ہوگا کہ اوسنے دوسری دفعہ خلاف مضمون اس اشتہار کے عمل کیا جرمانہ
زیادہ دو ہزار روپیہ سے نہوگا اوس سے لیا جاویگا اور درصورت ادا
نہونے جرمانہ کے میعاد کہ زیادہ ایک برس سے نہوگی بدون مشقت و بلا جولانہ
قید ہوگا اور سوای اسکے جو کچھ پنشن یا زمین لاخراج اوسکی پاس ہوگی قابل
ضبطی کے ہوگی اور حق حقوق اوسکا بیچ زمین یا حویلی یا کشتی یا مکان کسی
صورت کا کہ جسمین سے ہتیار جنگی یا باروت یا اسباب جنگی برآمد ہوگا قابل ضبطی
ہوگا **دفعہ آٹھوین** جو شخص مخبری کر کے ہتیار جنگی یا باروت یا اسباب
جنگی برآمد کرایگا اوسکو نصفی جرمانہ جو مجرم سے وصول ہوگا اور درصورت
نہ ادا ہونی جرمانہ جو انعام بلحاظ مخبری اوسکی مناسب معلوم ہوگا سرکار سے
ملیگا۔ **دفعہ نوین** جو شخصان مفصلۂ ذیل کو دفعات اس اشتہار
سے اونکا کچھ سروکار نہین ہے اور بالکل اس اشتہار سے بری ہین **تفصیل**
دفعہ نوین باشندگان ولایت انگلسی کہ رعایا سرکار انگریزی ہین۔
سپاہی فوج سرکار ہمراہی پلٹن اپنی کے بکار سرکار نوکران سرکار متعلق کار دیوانی
و فوجداری و مال پرسٹ ڈاک **دفعہ دسوین** صاحبان ڈپٹی کمشنر و دیگر
صاحبان کہ بجای صاحبان ڈپٹی کمشنر کام فرماتے ہین اونکو اختیار و
اجازت حاصل ہے کہ حسب شرائط جو اونکو تبلایا جاویگا نوشتہ بحکمہ دستخط

اپنی واسطی بنانے و بیچنے ہتھیار و اسباب جنگی اور واسطی بہرنے وسے کہنے باروت
و ہتھیار جنگی ان شخصون کو دین گے جو معتبر ہین و لائق نوشت پانیکے ہین
دفعہ گیارہوین لیکن کسی نوشت سے کسی حالت مین کسیکو اختیار حاصل
نہین ہوگا کہ توپ کسی قسم کا یا مصالح توپ کا بناوے یا بیچے یا اپنے پاس
رکہے جو نوشت جس شخص کے نام خاص عنایت ہوگی اوسکے واسطے وہ
کافی ہے دیگر شخص کے واسطے خواہ سپاہی اوسکا ہو خواہ چپراسی اوسکا
کافی نہین ہوگا اور وہ نوشت مرقومہ بالا تاریخ تحریر سے واسطے ایک سال کے
کافی ہوگی اور بعد ایک سال کے نئی نوشت حاصل کرنی ہوگی اور ایک نوشت فقط
واسطے اوسی قدر باروت اور ہتھیار جنگی اور اسباب جنگی کافی ہوگی کہ جو نوشت
مین تعداد مندرج ہوگی اور برخلاف اسکے جو کام ہوگا بمنزلہ نہونے نوشت کے متصور
کیا جاوے گا دفعہ بارہوین تدارک مندرجۂ دفعات اس اشتہار کا من ابتداے
یکم اکتوبر ۱۸۴۹ء سے عمل مین آوے گا لیکن بیچ ملک ہزارہ و اضلاع آنروے
دریاے سندہ یہ اشتہار جاری نہین ہوگا المرقوم دوم جولاے ۱۸۴۹ء مقام
لاہور فقط اور واضح رہے کہ نومبر ۱۸۵۱ء تک ہر سہ صاحبان بورڈ پنجاب ہے
دسمبر ۱۸۵۱ء مین جناب سی جی مین سل صاحب بہادر ایجنٹ گورنر ناگپور
کے مقرر ہو کر تشریف لے گئے اونکی جگہ جان لارنس صاحب بہادر ممبر دوم
اور بجاے اونکے رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر ممبر سوم مقرر ہو گئے اور

قواعد و قوانین ہر سہ صاحبان کی تجویز سے جاری ہوتی رہی ۱۸۵۲ع
تک یہی انتظام جاری رہا گو کہ جملہ قواعد بہ صلاح ہر سہ صاحبان ہوتا تہا مگر
کام اجنٹی جناب کرنیل لارنس صاحب بہادر کی اجلاس سے اور امور مال کا جان لارنس
صاحب سے اور امور جوڈیشیل یعنی فوجداری دیوانی رابرٹ منٹگمری صاحب کے
اجلاس سے ہوتا تہا اس عرصہ مین توجہ کرنیل صاحب بہادر کے بہت انتظام
ترقیات پنجاب کو حاصل ہوا کہ صاحب ممدوح کے وقت مین ہتیارون کا لیا جانا
اور نہرون کی تجویز اور افزائش پیداواری اجناس و گلہای انواع کی
ہوئی یہ صاحب نام آور اس ملک پنجاب کے ہوی شروع ۱۸۵۳ع مین صاحب
موصوف رزیڈنٹ راجپوتانہ کی مقرر ہو کر ۲۶ - جنوری ۱۸۵۳ع کو لاہور سے
تشریف فرما کر براہ کپورتہلہ ۲۹ جنوری کو لودیانہ مین اور ۳۰ - جنوری کو پٹیالہ مین
اور پہلی فروری کو بازید پور مین بتقریب ملاقات راجہ سروپ سنگہ جیند والہ کے
اور دوسری فروری کو انبالہ مین تیسری فروری کو انفصال مقدمات تقسیم میان
مالیرکوٹلہ کر کے ۷ - فروری کو تہانیسر مین تشریف لا کر چارج پریسیڈنسی کا بہیجدیا
اور اپنا اختیار و تعلقات چہوڑ دیا جملہ رؤسای پنجاب کو کرنیل صاحب کی علحدگی
کا پنجاب سے بڑا رنج ہوا اور سرداران پنجاب نے واسطے یادگار و پیشکش تحفہ کرنیل صاحب
چندہ زر خطیر کا کر کے دیا لیکن جان لارنس صاحب کے چیف کمشنر ہونے سے
ازبس خوشی ہوئی اور ۲۶ - جنوری کو بعد نہضت فرمائی کرنیل لارنس صاحب

سے جان لارنس صاحب نے دربار عام کیا اور روساے پنجاب کو کہ اوس مین پچا لینیز
سردار و ذوی الاقتدار یا مین حاضر تھے اور بحکم گورنر جنرل کے انتظام پنجاب کا قاعدہ جدید ہوا کہ اوسکی تصریح یہ ہے

شکستگی بورڈ پنجاب و نامزد ہونا حکام کمشنران

بعد تشریف بری کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے انتظام پنجاب کے
باب مین روایات گوناگون رہین اب جو کچھ بصدور حکم نواب معلی القاب گورنر جنرل
بہادر دام اقبالہ کے ظہور مین آیا اوسکی تفصیل یہ ہے کہ بورڈ شکست ہو کر
انتظام فرمان روائی و نظم و نسق مملکت پنجاب باختیار صرف ایک صاحب چیف کمشنر
کے رہا اور دو صاحب اونکی اعانت کے لیے قائم کئے گیے ایک کا نام جوڈیشل کمشنر
نامزد ہوا اور دوسرے کا فنانشل کمشنر معاملات دیوانی اور فوجداری جوڈیشل کمشنر
کے حضور مین طے ہونگے اور معاملات مال یعنی زر نبوا اور فنانشل کے فنانشل کمشنر
کے جلسہ مین فیصل ہونگے اور صاحب چیف کمشنر بہادر علاوہ انصرام کلی امورات
مالی اور سولی کو مہمات پولیٹکل اور جنگی بھی انجام فرماوین گے جو اختیارات
کہ ہر سہ صاحبان بورڈ کو حاصل تھی اب صرف چیف کمشنر صاحب بہادر کو
رہی یعنی دخل معاملات متعلقہ کشمیر اور ریاستہای دیگر اور افواج ارکلہ پنجاب
اور حفاظت اضلاع واقع سرحد مغربی بقبضہ اختیار اونکے ہوا اور دیوانی
کے مقدمات مین حکم صاحب کمشنر جوڈیشل قطعی ہوگا اور مقدمات فوجداری
مین بھی اونکو ہر طرح کا اختیار سزا دیا گیا بجز ایسی صورت کے کہ مقدمہ پھانسی

مین صاحب چیف کمشنر سے باستصواب ہو گا یہ وہی اختیارات ہین کہ جو صاحبان
صدر نظامت کو ہین علاوہ برین صاحب کمشنر جوڈیشل کو اہتمام پولیس اور
اخراجات لوکل فنڈ اور انتظام محبس اور عمارات سول اور امورات متعلقہ تعلیم کا
بھی رہیگا اور صاحب فنانشل کمشنر اہتمام تحصیل محاصل اراضیات اور دیگر محاصل
ہر قسم اور اسٹامپ اور امورات متعلقہ بند و بست سرسری اور مقرری اور
ادای زر پنشن اور انعام اور لاخراجیون کا رکھین گے یعنی جو اختیارات
صاحبان رنیو بورڈ کو تھے سو اونکو ہین چنانچہ عمل در آمد اس انتظام کا تاریخ
۱۲- فروری ۱۸۵۳ع سے ہو گیا اور اس انتظام مین جان لارنس صاحب بہادر
چیف کمشنر اور رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر اور مسٹر جارج فررک اڈمنسٹن
صاحب فنانشل کمشنر مقرر ہوے اور جنوری ۱۸۵۴ع مین جناب مسٹر اڈمنسٹن صاحب
بہادر بہ منصب جلیلہ سکرتری اعظم گورنر جنرل کے ہو گئی اور فنانشل کمشنر کے
منصب پر مکلوڈ صاحب مقرر ہوے کہ اب یہ ہر سہ صاحبان اجلاس فرماتے ہین
ایجنٹی کا کام اور سرداران ملکی کے سوال جواب اور ہر ایک امر کی اجرای قواعد
منظوری کل امورات باختیار جناب جان لارنس صاحب بہادر سے اور جناب منٹگمری صاحب
جوڈیشل کمشنر سے قانون فوجداری و دیوانی نہایت خوبی کے ساتھ اجرای ہوا
اور اس صاحب نے انتظام دخترکشی ایسا کیا کہ لایق تحسین ہے اور مکلوڈ صاحب
ازبسکہ عالم و انصاف فرمای کہ مال کے کام کے واسطے ایسے صاحب حلیم [?] الطبع زیبا ہی

متعلقہ صفحہ ۲ ۷

آنریبل سر جان لارنس صاحب بہادر بارٹ جی سی لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب

مکلوڈ صاحب بہادر فینانشل کمشنر پنجاب وغیرہ

اور اس تھوڑے عرصہ مین جو جو ترقیات و انتظامات ملک پنجاب کو بدولت حسن تدبیرات
ان صاحبان کی ہوئی مختصر بطور فہرست یہ ہین یعنی ہتھیارون کا لے لینا مفسدون کا
قلع و قمع باسانی کرنا دختر کشی کی رسم کا بند کرنا پلون اور سڑکون اور سرایون کا بنانا
تحصیل و پولیس و بیرون فوج سوای سڑک مجددا کا خاطر خواہ طیار ہو جانا باغات کی
سرسبزی سے ملک کا سیراب ہو جانا انواع اقسام تجارت کا ترقی ہونا ریشم اور
السی کی پیداوار کی بنا کا جمنا جمیع ایلکان رئیسان مین امن اور امان رہنا اور ہر ایک
کو اپنے حوصلہ سے آگے نہ بڑھنا علوم کی ترقی کا چرچا نہرون کا اجرای جا بجا ہونا
سے خرچ مین بہت کام نکلنا اور بندوبست قانونی کا تعمیل و دفترون کی تکمیل و امیر
دوست محمد خان کے ساتھ کس لیاقت کے ساتھ سلوک کیا اور خلعت اکبر امیر سے
کس خوبی سے ملاقات کی مہاراجہ گلاب سنگھ جمون والہ کو کیسے حسن سلوک سے
گرویدہ رکھا صاحب چیف کمشنر بہادر ہی کا کام ہے

انتظام انسداد دختر کشی

سنہ ۵۱ء سے صاحبان عالیشان منتظمان ملک پنجاب کو یہ حال سننے لگا کہ اس
ملک مین رواج قبیحہ دختر کشی کا جاری ہے اور اس گناہ کبیرہ و حرکت نالایق کو
انسداد پر توجہ جناب رابرٹ منٹ گمری صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر کی زیادہ تر
ہوئی کہ اونھون نے بہ منشاء نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر اشتہار عام
بتاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۵۳ء جاری کیا کہ جو کوئی بلا خوف خدا و حاکم کے ایسی

ہتیا مارنے لڑکیون کی کریگا تو بیشک عوض خون کے خون لیا جاویگا اور اس ہتیارکا ہونا زیادہ تر قوم بیدی اولاد گورونانک مین پایا گیا اور ہر اضلاع کے صاحبان سے کیوف طلب ہوئین ہر ایک صاحب کمشنر بہادر کا خلاصہ رپورٹ ذیل مین ہے ❖

اضلاع بین دی ستلج

انبالہ پرگنہ سوپڑا اور کہرڑ مین راجپوت دخترکشی کرتے ہین اور بعض دیہات مین راجپوتان علاقہ تہانیسر و کیتھل مین اور اقوام بڑا پرگنجات ماڑی و فریدکوٹ و ضلع فیروزپور اقوام و دیگر سواحل ستلج مین یہ رسم پائی گئی ❖

دوابہ جالندھر

ضلع ہوشیارپور و جالندھر مین سب قوم بیدی اور کانگڑہ مین بعض اقوام راجپوت لڑکیون کو مارتے ہین سبب ہی اس رسم مین گنہگار اور ڈیرہ بابا نانک گورداسپورہ مین بھی کچھ کچھ یہ رسم جاری ہے مسلمان قوم راٹھ و راجپوت خاندانی اکثر پرگنہ دینانگر دشنگرگڑہ و ضلع گورداسپورہ مین رہتے ہین اور قوم منہیالی سلہیری اور جموال و رجارک راجپوتان مین ہی طریقہ دخترکشی کا جاری ہے ❖

قسمت ملتان

اکثر کہتری اقوام کہنہ کپور ڈاٹی کہروالہ مہرورا مین و مسلمانان قوم بہلوانہ و کہ ایک شاخ سیال کی قوم خاندان شاہی سے سمجھا جاتا ہے اور ضلع گوگیرہ مین

قوم ہنود بیدی وہوند وج ماندی کھتہ کپور چوکرہ اتہاوہ سندہ وت اڑوس
اقوام مسلمانان۔ ڈوگر فتیانہ کہتیانہ کہرل بلوچی چوگی دوردی کھتہ ارڑوال
اور افغانان سدہوزی خاندان شاہی یہ رسم کرتے ہین ؁

قسمت جہلم

راولپنڈی مین سب بیدی گجرات مین خصوصاً اقوام بہالکہ جنیا کنج منہاس
اور ضلع شاہپور مین بیدی سوڈہی وہائی گھر ملوترہ۔ یہ سب کہتری ور
اقوام مسلمان بہٹی کہرل نسوان کونڈل سیال جلوتہر چرال خصوصاً قوم
کونڈل مین زیادہ تر زور ہے کیونکہ اونکی قوم مین لڑکیون کی شادی مین بہت صرف
ہوتا ہے اور ضلع ڈیرہ اسمعیل خان اور لیہ مین یہ رسم رائج نہین ڈیرہ غازیخان
مین بہت کم ہی اگر ہے تو کہتریون اور گسائیون مین ہے قسمت لیہ ضلع کانگڑہ
مین اقوام کہتری اونچی ذات کہتہ مہروترا کپور کہنہ سیٹھ نگر مین یہ
رسم بہت جاری ہے ؁

قسمت پشاور

ضلع ہزارہ و پشاور مین دختر کشی نہین ہوتی فقط اور اقوام راجپوت بسبب غرور
و افلاس کے اور بیدیون مین صرف فخر و رسمی یہ رسم جاری ہوئی ہنود مین یہ خیال ہے
کہ لڑکی کسی کو شادی مین دیکر اپنے تئین کم سمجھنا ہوتا ہے اور بیدی اس
سے کہ حکم دہرم چند بیدی نبیرہ بابا نانک کا بتلاتے ہین کہ دہرم چند نے اپنی

لڑکی کی شادی مین براتیون سے تنگ ہو کر اپنی اولاد کو یہ حکم دیا کہ آیندہ کو کوئی
بیدی اپنی لڑکی کو جیتا نہ رکھے اور اوسکا عذاب میرے ذمہ ہے یہ بیدی
تین سو برس تک یہ گناہ کرتے رہے اور یہ رسم بد بحالت بے مہری والدین
کئی طرح پر تعمیل ہوتی ہے بعضے اوقات دایہ اپنے ہاتھ سے بچہ کا دم روک
دیتی ہین بعض جاڑے مین سرد فرش پر رکھتے ہین اور گرمی مین گرم فرش
پر ڈالتے ہین اور اسی طرح ضائع ہوتا ہے اور بہت روایتین اس عذاب کی
منٹ گمری صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ مین لکھین اور اسکے انسداد کی
تدبیرات بھی کی آخر ش صاحبان عالیشان نے اول ایک محفل عظیم اس
مقام امرتسر باجتماع کل رئیسان کلان پنجاب کی اور اوسمین اقرار نامہ ترک
رسم اور تعین خرچ شادیون کا کرایا ۸۔ جولائی ۱۸۵۳ء کو نواب گورنر جنرل بہادر
نے ان تجاویز کا باجلاس کونسل ملاحظہ فرما کر نہایت مشکوری صاحبان
عہدہ داران مساعی اس کام کی کی کہ اس کوشش سے عزت سرکار انگریزی
اعیان کی زیادہ ہوئی اور لکھا کہ جملہ کمشنران قسمت کو اطلاع اور ہدایت
کرو اور اشتہارات واسطے کرنے جلسہ عام اور بند ہونے اس رسم قبیح کے
جاری فرماوین چنانچہ ایسا ہی ہر ایک ضلع وقسمت مین صاحبان
جلسہ عظیم باجتماع اکابران و رؤساے پنجاب کی کرکے اتفاق اس رسم
کا یہ تحریر اقرار ناموجات و تعین خرچ شادی لڑکیون کا کیا کہ اوس کو یہ رسم ہو جاوے

بند ہو گئی چنانچہ نتیجہ اوسکا سال حال ۱۸۵۵ء کی رپورٹ صاحب کمشنر لاہور سے
یہ نکلا کہ قبل از عملداری سرکار دولتمدار خاندان بیدیون مین گورداسپورہ کی ایک
لڑکی زندہ نرہتی تھی اب چار سو لڑکی بعمر سات سات برس دیگر قصبات مین
حسب ذیل پائی گئین ڈیرہ بابا نانک مین ۱۹۰ اور قوم بہیا اس مین ۶۳ لڑکی
اور صاحب کمشنر بہادر لاہور نے اپنی قسمت کا نقشہ پیدائش اور وفات کا
و زندہ رہنے لڑکیون کا ۱۸۵۲ء سے تا ۱۸۵۵ء بھیجا اوس سے ایک سال مین افزایش
زندہ رہنے لڑکیون کی پائی گئی تو یہ سرکار عالی وقار از بس منتظم و رحیم ہے کہ
مخلوق کو گناہ کبیرہ سے اور معصومون کو جان سے بچاتی ہے اگر ہم کسی جلسہ
کی کیفیت اور عہود کی شرح اور انتظام خرچ لکھین تو ایک طوالت عظیم ہے
مگر مختصر لکھنا ضرور پڑا کہ ایک جلسہ اعظم صاحبان کمشنر لاہور و جالندھر [illegible]
ستلج و ڈپٹی کمشنر و رؤسای ما تحت اونکی کا بمقام امرتسر سامنے میدان پیٹھ
قلعہ گوبند گڑھ کے خیمہ ایستادہ ہو کر بہ ترتیب خوش ہوا اور تمام میدان کو نمونہ
بہشت بریں کر دیا خیمہ ہای صاحبان انگریز بطور لشکر گورہ ای ایک جگہ اور اونکی
سامنے ایک بڑا خیمہ مستطیل بطول لمبے ۶۴ درعہ و عرض لمبے ۲۱ درعہ لگایا گیا
اور خیمہ ہای دیگر راجگان و سرداران اوسکے گرد و پیش بڑی شوکت سے نصب
ہوئی چنانچہ راجہ آہلو والیہ و راجہ دینا ناتھ و راجہ تیج سنگھ و دیگر راجہ ہای
کوہستان موجود تھے ۲۰ اکتوبر ۱۸۵۳ء کو صرف ملاقات باہمہ گر ہوئی ۲۱ اکتوبر

کو ہمام باغ مین سب راجون کو حکم دیا کہ بہ صلاح راجہ صاحب پٹیالہ تنقیح رسومات
بیاہ شادی اپنی اپنی قوم کی تخفیف کرو ۔ ۱۳ اکتوبر پر حصر اسکا رکھا چنانچہ
تاریخ ۱۳ ماہ مذکور کو سب صاحبان عالیشان ذوی الاقتدار و راجگان و سرداران
رتبہ برتبہ اجلاس فرما ہوے اور عوام کا ازدحام بھی از حد تھا اور چانیس صاحب
عالیشان ایستادہ ہوے اور مسٹر ایڈمنسٹین صاحب بہادر فنانشل کمشنر نے اپنی
زبان سے یہ تقریر نصیحتانہ فرمائی **نصیحت** واضح ہو کہ پنجاب مین جو مدت سے
رسم دختر کشی کی جاری ہے یقین ہے کہ تمام خلق اللہ اور تم سب لوگ بخوبی
جانتے ہو گے مگر ہم حکام کو یقین ہے کہ جب سے عملداری سرکار انگلشیہ کی ہوئی ہے
اوسمین بہت کمی ہو گئی ہے اور سابق مین جو ایک مجلس واسطے انسداد اس گناہ
کبیرہ کے جالندھر مین ہوئی تھی اوس سے اور کوشش دیگر حکام ضلاع سے
یہ رسم بہت بند ہو گئی مگر تاہم جو حق کہ اوسکی انسداد کا ہے وہ ابھی نہین
ہوا چنانچہ بنظر تحقیقات جو اوسکی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ رسم بہت سے
اقوام مین پھیلی ہوئی ہے اور سبب ارتکاب اس گناہ کبیرہ کے تین معلوم ہوے
ایک غرور دوسرا زیادتی اخراجات شادی دختران تیسرے ننگ اور بدنامی
بھاٹ بھٹ رای ووت بھانڈ بکھاری نائی میراسی وغیرہ کا سے
سوہم سب حکام نے اسکی رپورٹ بحضور نواب گورنر جنرل بہادر کے بھیجی اور
واسطے انسداد اور اصلاح اون امور کے یہ جلسہ تم صاحبون کا قائم کیا ـــ

نواب گورنر جنرل بہادر اور ہم سب حکام اس حسن اتفاق سے بہت خوش ہیں
اور نواب گورنر جنرل فرماتے ہین کہ جو لوگ اسکی انسداد مین کوشش کرینگے
اونکو خلعت اور انعام اور نام اور لقب اور خطاب عطا ہونگے اور جو لوگ
کہ مرتکب اس گناہ کبیرہ کے ہونگے اونکو مجرم خون کا کرکے بلاشک سزا خون
کی دینگے اور جو کچھ جاگیر یا پنشن سرکار سے مقرر ہوگی سب چھین لی جاویگی
چنانچہ ترجمہ چٹھی نواب گورنر جنرل بہادر کا تم سب صاحبان کو سنایا جاتا ہے
اوس وقت جناب ممدوح نے ترجمہ اوس چٹھی کا خود پڑھ کر سنایا اور بعد اوسکے
صاحب محتشم الیہ نے فرمایا کہ اب ہم سب حکام حسب منشا ہی نواب گورنر جنرل
بہادر کے ویسا ہی اقرارنامہ کہ جیسا مجلس جالندھر میں لوگوں کی طرف سے
ہو چکا ہے مضمون یہ ہے

اقرارنامہ

جملہ سرداران و روسای و رعایای سکنہ پنجاب دو آبہ جالندھر وغیرہ در بابت
انسداد رسم دختر کشی و تقریر شرائط شادی جو کہ اس ملک پنجاب میں بہ نیت
ممانعت حکام وقت کے ابتک انسداد گناہ کبیرہ دختر کشی بالکل عمل میں نہ
آیا اسواسطے اب ہم لوگ حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہٗ واسطے
بند کرنے اس امر ناجائز کے جمیع مستعد ہوکر بموجب شرائط مفصلہ ذیل کے
اقرار کرتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ مطابق اوسکے کاربند رہینگے اور اگر جو

مارنا لڑکیون کا بہ نزدیک خدا و حاکم وقت و جملہ کسان نیک بخت خدا ترس
کے نہایت برا و ناپسند ہے تو جو کوئی ہماری قوم و علاقہ و گاؤن مین
مرتکب اس امر بیجا کا ہوگا اوسکو فی الفور گرفتار کرو اگر حاکم وقت کو اطلاع
دیوینگے اگر کوئی اوسکی کوشش مین شریک نہوگا یا پہلو تہی کریگا تو
ایسی شخص کو ہم لوگ ضرور اپنی قوم و ذات سی باہر کر دیوین گے دوسری
جو ایک بری وجہ دختر کشی زیادتی خرچ شادی و جہیز و جمع ہونے مردمان
برات کی پائی جاتی ہے سو واسطی کمی خرچ مذکور جو شرائط کہ اضلاع لودہیانہ
و جالندھر و ہوشیارپور مین جاری ہین وہ جملہ شرائط یا اور شرائط اوس قسم
کی بپابندی رسوم اپنی قوم و برادری ورہبری حکام اپنے اپنے
ضلع کے اپنے اپنے کنبو مین جاری و رائج کر لیوین گے تیسری ایک وجہ بڑا
نقصان سوای خرچ مذکورہ بالا شادی و برات مین یہ ہے کہ بہاٹ و بہت
و براہمن و دوت و بہانڈ و بہکاری و نائی و میراسی وغیرہ ہجوم کرکے دہمکاتے و
گالی دیتے ہین اور اپنے بدن پر چہوری و پتہر مار کر جبراً روپیہ مانگتے ہین
اب اگر آیندہ کوئی آدمی مانگنے والا بوقت شادی و برات کو ایسے جبر و
ظلم سے پیش آویگا اوسکو فوراً گرفتار کرکے تہانہ مین پہونچا دیوین گے
اور آیندہ کو کبہی اوس شخص کو شادی و برات مین اپنی قوم و برادری کے
دخل نہین دیوینگے اور نہ ایک بڑی خیرات کی اوسکو دیوین گے اور واسطے

انتظام اس بات کے درخواست مدد کی حکام اپنے اپنے ضلع سے کرین سے نقط
پیش کرکے درخواست کرتے ہین کہ جو کل کے دن ہم سب صاحبان نے اپنی
رسمیات کی صلاح کرلی ہی اور انسداد دختر کشی مین ہم سب لوگ خوش ہین یہ بات
موجب کمال خوشنودی ہم جملہ حکام اور نواب گورنر جنرل بہادر کی ہی اس اقرار پر
اپنے اپنے دستخط کردو اوس وقت بہت سے اقرارنامجات مندرجہ بالا چھپے ہوے
سب پنچون کے سامنے سررشتہ داران اضلاع نے پیش کیے اور سب نے اونپر
دستخط کردیے اور اسی طرح چند قطعات جملہ راجگان اور سرداران کے سامنے صاحب
لوگون نے خود اوٹھہ کر پیش کیے اور سب راجگان اون پر دستخط کردیے
اور صدای جے جے کار سرکار گردون وقار بلند ہونے لگی فقط
الغرض اسی طرح سب اضلاع میں جلسہ ہی عظیم مقرر ہوکر رونق افروزی صاحبان عالیشان
جلیل القدر اجتماع راجگان و سرداران نامور امتناع رسم و راہ گناہ خون
بے گناہ دختر کشی کا تحریر اقرارنامجات و تعین خرچ و اخراجات شادی
کے ہوا کہ خلق اللہ کو عصیان سے اور دختر معصوم کو جان سے بچایا فی الواقع
ایسے ہی انصاف و انتظام حکام ذوی الاحترام کے ثمرہ کشورکشائی اور
فرمان روائی بے تیغ فتح ہای نمایان و حسنات دو جہان کے ہوئے ہین —
دیگر اضلاع پنجاب مین یہ رسم قبیحہ دختر کشی انسداد مین جلسہ عام ہوے
اور اقرارنامجات خاص و عام لکہا ہی گئے ✤

نام ضلع	تاریخ جلسہ	کیفیت
ملتان ولیہ	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۵۳ء	باجلاس صاحب کمشنر ملتان و ڈپٹی کمشنر ملتان و جھنگ و گوگیرہ و کمشنر قسمت لیہ و ڈپٹی کمشنران خانگڑھ و ڈیرہ غازی خان۔
جہلم	۳ جنوری سنہ ۱۸۵۴ء	بہ تمہید صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جہلم تحصیلداران و خاص و عام قریب تین ہزار آدمی۔
گوجرانوالہ	۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء	صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرانوالہ باجتماع رئیسان و پنچایان و سرگروہان ہر ایک اقوام۔
سیالکوٹ متعلقہ ریاست جموں	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۵۵ء	چارلس بکس صاحب کمشنر لاہور و جان انگلس بہادر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ وغیرہ تیس چالیس صاحبان و میاں رنبیر سنگھ ولی عہد مہاراجہ گلاب سنگھ و راجہ موتی سنگھ پسر دھیان سنگھ و اقوام راجپوت ہر دو ملک یعنی جموں و ملک انگریزی و دیگر ناموران
کانگڑہ	مئی سنہ ۱۸۵۴ء	اقرارنامجات مع شرائط نانہ نسبت کہ یہاں زر لیکر لڑکیاں بمنزلہ فروخت ہو جاتی تھیں تین حصہ اس ضلع کے ہو کر انتظام ہوا اول حصہ

کیفیت	تاریخ جلسہ	نام ضلع
نواح نادون باہتمام راجہ جودبیر چند صاحب حصہ دوم کانگڑہ باہتمام راجہ جسونت راے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ حصہ سوم نورپور باہتمام منشی جیشی رام تحصیلدار باجتماع جملہ زمینداران و سرگروہان کو ہوا اقرار نامجات بابت دفعات سہ گانہ مشتہرہ عمل کیے گئے۔	مئی ۱۸۶۸ء	کانگڑہ

باب سوم در بیان حالات ملکی اضلاع پنجاب بہ تصریح حال آبادی و شہرہای کلان و کثرت اقوام مختلفہ ہر ضلع و پیداوار اجناس تجارت وغیرہ

حال ضلع جالندھر و ہوشیارپور

از چٹھی خط محررہ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۶۸ء لالہ بنسی لال صاحب ڈپٹی کلکٹر ہوشیارپور و جالندھر کے واضح ہوا کہ یہ ملک مابین دوآبہ ستلج و بیاس کے ہے سواے ریاست سردار نہال سنگھ آہلووالیہ و دیگر جاگیرات کے اس دوآبہ میں دو ضلع ہیں ایک ہوشیارپور دوسرا جالندھر ہوشیارپور میں چار پرگنہ ہیں ایک پرگنہ خاص ہوشیارپور دوسرا ہریان تیسرا جسوان چوتھا گڑھ شنکر منجملہ ان

پرگنجات کے جسوان و اَنب بالکل کوہستان ہے اور دیگر پرگنجات شالی
چوتھائی گاؤن پہاڑمین ہین اور زمین بیشتر ریگ آمیز و بہوڑ و آمد سیلاب
کوہستان سے خراب سیلاب زدہ ہے اور شہر کلان خاص ہوشیارپور ہے دیگر
گاؤن چھوٹے چھوٹے اور کوہستان مین اکثر قوم راجپوت ہندو اور ایک قوم
چانگ با جیم فارسی و الف ساکن و نون غنہ و کاف فارسی قوم گہرت رہتی ہین
اور یہ قوم ممیز لڑکیان ہوتا ہے اور کوہستان والون کی بول چال علحدہ ہے
اکثر کلمہ ثقیل و ساکن بولتے ہین ملک از بس بے رونق ہے بالکل زراعت
ہوتی ہے اراضی افتادہ مطلق نہین جہانتک نظر پہنچتی ہے تختہ زراعت
کی نظر آتی ہے اور مویشی و شیر کم ہے اور گھی کی قلت ہے اطراف و جوانب
سے آیا ہوا یہ نرخ ڈیڑھ سیر و دو سیر کی فروخت ہوتا ہے اور چراگاہ بالکل
نہین پرگنہ مکیریان و جسوان مین کہ زیر دامن کوہ مضافات ہوشیارپور
ہے گیاہ و سوختہ وغیرہ بگرانی بہم پہونچتا ہے اور ایسا میوہ کہ اوسکو تحفہ
و لائق ارمغان شمار کیا جاوے نہین ہوتا لیکن میوجات انار و انگور
ولایتی و سنیتا سپاتی آمد کابل و کشمیر کے دو آبہ مین فروخت ہوتی ہین
زمین ضلع ہوشیارپور مین چاہی بکثرت اور بارانی بہت ہے بارانی مین بالکل
ربیع و خریف و ضبطی پنبہ و شکر وغیرہ کاشت ہوتی ہے پہاڑ مین پانی
چار انگل سے چار ہاتھ پر نکلتا ہے بباعث تاثیر پانی کے کوہستانیون کے

متعلقہ صفحہ ۸۵ سیر پنجاب
نقشہ دربار زیارت گاہ مہنت گوروارجن واقع کرتارپور ضلع جالندھر
ریاست گاہ سوڈھی سادھو سنگھ
باغیچہ
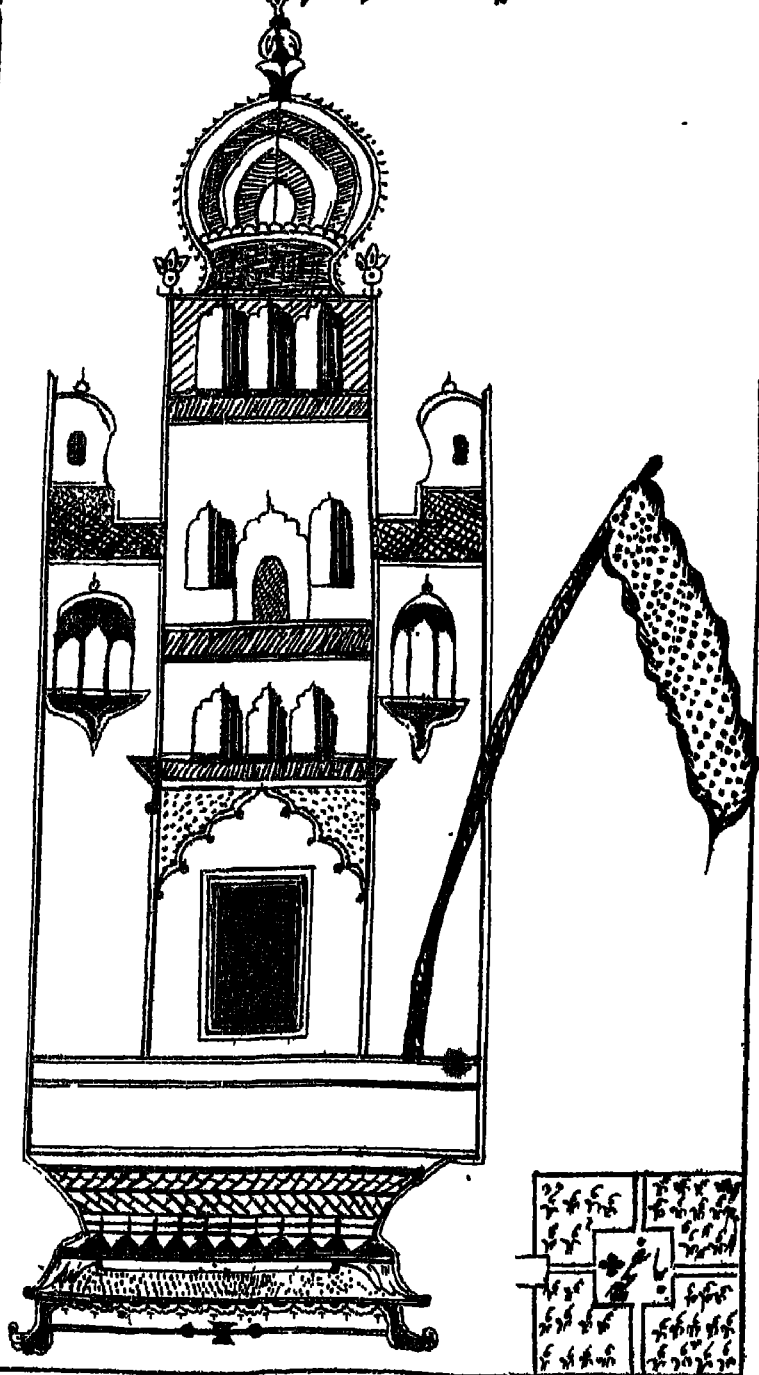
کو مین کیلئے ہوتی ہین کوہستان کی آب و ہوا خوش و خرم ہے گرمی آفتاب کی چندان
نہین ہوتی باد سموم کم چلتی ہے اور ضلع جالندھر مع تحصیل نکودر و راہون و نوہ شہر
بالکل دوابہ ہے اور زمین چاہی بکثرت زراعت کامل تر و تر قرار واقعی ہوتا ہے اور اس
ضلع مین جالندھر خاص و فلور و راہون و کرتارپور و کپورتھلہ و نور محل نامی شہر
ہین سرای بادشاہی نور محل مین اور مقام گوردوارہ کلان سکھان کرتارپور مین واقع ہے
سالتمام مین وہان میلہ ہوتا ہے اور سب سکھنیان جمع ہوتی ہین اور گورو سادہو سنگھ
لبولہری فیل بہ نہایت شان و تجمل و تکلف محلون سے برآمد ہو کر ایک تالاب کے
کنارہ بیٹھتے ہین زایران کو اپنے درشن دیکر نذر و نیاز لیتے ہین چنانچہ تاریخ
۱۰ نومبر ۱۸۵۵ء میرا اتفاق بہی کرتارپور مین ہوا یہ موضع اچھا بمنزلہ قصبہ کے آباد
اکثر عمارت پختہ بازار چوپڑ کا بدوکانات متعدد ہر ایک پیشہ کا آدمی موجود سادہو
کرتار سنگھ کے مکانات تکلف ہین خصوصاً شیش محل اور اونکی نشست کا مکان بہت
پر تکلف ہے گوردوارہ پانچ منزلہ نہایت رفیع چنانچہ اوسکا نقشہ بہی بنایا وہ اسمین شامل
ہے یہ سادہو سنگھ سوڈہی اولاد گورو ارجن سے ہے آدمی قابل علوم فارسی و طب مین کامل
چنانچہ ایک کتاب اوسنے خود تصنیف کی ہے ہر علم مین اوسکو مداخلت ہے ایسا انسان
باعلم سکہون مین کم دیکھا اور اِس قصبہ مین زیر آبادی ندی بہی واقع ہے
موسم برسات مین جب یہ ندی جاری ہوتی ہے شہر کے دروازہ آمد و رفت
سے بند ہو جاتے ہین اور اِس دوآبہ مین جاٹان بکثرت و راجپوت مسلمان آباد ہین

اور دیگر اقوام و گوجر بکثرت اور دریای ستلج اور بیاس سکے سوای دو نالے بھی اس
دوآبہ مین جاری ہین اور نسبتہ آبپاشی کمتر ہوتی ہے موسم برسات کشتی پر
سوار ہو کر پار اوترتے ہین جبین عملداری سرکار اس ملک مین ترود بکثرت ہوا اور
معاملہ سرکار گہاو پر کہ آٹھہ کنال پر مشتمل ہے مقرر ہے پہلی بہاولی و کنکوت
کرکے نصف لیتے تھی مگر حسب کہ تشخیص جمع ہو رہی گہاو ایک روپیہ دو روپیہ
ڈہائی روپیہ پٹہ کرکے دیتے ہین کہیتی بہت کامل پیدا ہوتی ہے فی گہاو پیداوار
گندم و مکی جوار وغیرہ [illegible] خام ہوتا ہے نیشکر جالندھر مین بہت ہوتا ہی
اور شالی بھی ہوتی ہے ساکنان اس ملک کے مونجی سکتے ہین اور اس ملک
مین پنبہ چیت کے مہینے مین بوتے ہین اور آجکل بات ہے تو پچیس تیس لہ تہ نکلتا ہی
اور ساکنان اس ملک کے بزبان پنجابی ساتہ ان لغات کے کہ ذیل مین درج
ہین (کل اکہدا ہی) یعنی بات کہتا ہو (کی اکہدا ہی) یعنی کیا کہتا ہے
(کیہڑا ہی) کسکا ہی (کیہڑی نیڈ وسدا ہی) (کس گانو بستا ہے) (ساڈا ہی)
(ہمارا ہی) (تساڈا ہے) (تمہارا ہے) کلام کرتے ہین باشندگان بکثرت اہل
حرفہ ہین اپنے صنائع مین ذہن رسا و فکر روشن رکھتے ہین کار ابریشمی بہت
ہوتا ہی [illegible] ابریشمی چوڑ یہ ابریشمی ہر قسم کا بڑنگ گل اناری و قرمزی
و شمو [illegible] عمدہ ہر قسم کو طیار ہوتی ہے اور سفید پارگا پڑہ
کہاٹی وغیرہ [illegible] گران فروخت ہوتا ہے اہل تجارت اور

وسادر دمان مین لیجاتے ہین اور اس دوآبہ کی آدمی علم فارسی اکثر پڑھتے ہین

بعضی شاستری بھی پڑھے ہیں اور بھی فارسی خوان ہین اور مردمان اسودہ وخوش معاش

اکثر پاجامہ وسیع و فراخ و انگرکھہ پہنتے ہین دستار قبہ دار باندہتے ہین اور چادر

اوڑہتے ہین اور زمیندار لوگ دہوتی باندہتی ہین اور کمادہ یعنی نیشکر بیلنہ سے پیڑتے ہین

کولہو نہین چلاتے چاہات پر رہٹ چوبی چلاتے ہین یہان کے لوگ خوش چہرہ

نیک سیرت نرم طبع ملائم وضع صاف مزاج سفید لباس ہین زمینداران و مزدوران

دیہات بھی سفید کپڑے پہنتے ہین و دیگر غربا و اہل حرفہ بازاریان پارچہ مستعمل

مشتمل رکہتے ہین تجارت شکر تری کی بہت ہوتی ہے اور مرد و عورت اس

ملک کے پست قد حقیر الاجسام یعنی دبلے پتلے ہین جوانان حسین شکیل کشیدہ قامت

مضبوط نہین رنگت و پیہ عورتون کا بھی کچھ بہتر نہین اور معاش سے بھی تنگ

و زمین ہموار و نشیب ہے ابنہ کمتر ہوتا ہے فقط اور نواح قصبہ اہون مین ایک

قوم وارڈک مشہور ہے سولہ سو موضع اس قوم کے زمینداری کے ہین اس

قوم کا بڑا جتہا یعنی بہت ہجوم اس نواح مین ہے اور ایک قوم راجپوت گہوڑواہہ

ایسا ہی بکثرت ہردو طرف کنارہ کنارہ دریائے ستلج کے وارپار آباد ہین ۔

تتمہ حال ضلع ہوشیارپور

علاقہ کوہی متعلقہ ضلع ہوشیارپور مین دونو پہاڑ کے اندر ایک ندی سوان

جاری ہے کہ اوس ندی کے وارپار جسقدر زمین دونو طرف پہاڑون کے

سے ہے اوسمین پیدا واری اجناس وہان کثرت سے ہوتی ہے اوسکا نام دون مشہور ہی بلکہ اسی سبب سے یہ علاقہ جسوان دون کہلاتا ہے اور پرگنہ جسوان مین دون علاقہ گنگوٹ کے اندر ایک استہان دیوی چنت پورنی کا ہے رہا پہاڑ کے اوپر کہ اوس جگہ مین ماہ چیت وساون واسوج کے نوراترون مین بڑا ہجوم میلہ کا ہوتا ہے اور ماہ ساون کی اشٹمی کو بڑا میلہ ہوتا ہے اور ایک استہان دیوی دہرم پورنی کا علاقہ دایرہ مین نوراترون مین میلہ ہوا کرتا ہے اور ایک استہان سرپہلوی علاقہ کلوہہ مین پہاڑ کے متصل ہے بلکہ اوس پہاڑ کا نام تہل پیر کا مشہور ہی اوس جگہ کا کرشمہ یہ ہے کہ اوس پہاڑ کے اوپر سے چشمہ پانی کا نکلتا ہے کہ وہ چشمہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور اوس مقام پر بھی ہجوم میلہ کا ہوتا ہی اور ایک استہان پیر نگاہہ کا قصبہ اونہ مین طرف مشرق بفاصلہ (۴) کوس واقع ہے اوس جگہ بھی ہر جمعرات کے دن میلہ ہوتا ہی گفتگو اور پوشش مردمان کوہستان اور دیس مین بھی ذرا تفاوت ہے چنانچہ پہاڑی لوگ اکثر ٹوپی سر پر رکھتے ہین اور دیس مین ٹوپی کا رواج کم ہے

کیفیت کانگڑہ

حسب تحریر لالہ تلسی رام صاحب سررشتہ دار کلکٹری مرقومہ ۲۔ ستمبر ۱۸۶۵ء دریافت ہوا کہ ضلع کانگڑہ ایک ملک ہے وسیع تخمیناً اڑہائی سو کوس طول و سوا سو کوس عرض بالکل کوہستان ہے تحصیل نورپور مین علاقہ دیس شامل ہے مگر وہ بھی

دامن کوہ ایسا مرہبت ہی خوشنما ہے کہ تحصیلداری کانگڑہ مین بالکل اور تحصیلداری
نورپور مین چند پرگنہ آبی مین نالی اور کولین جاری ہین خوب سیر و سیرابی رہتی
ہے کہ اوسکو دیکھکر طبع ناظرین و خاطر سیاحین شگفتہ و باغ باغ ہوتی ہے
سرد سرد ہوا کا چلنا اور نہایت لطافت سے پانی کا بہنا گرد کلفت دل سے دہوتا ہے
کانگڑہ کے ملک مین پانچ تحصیلین اور تین راجیہی مین تحصیل کانگڑہ تحصیل ندون
تحصیل ہری پور تحصیل نورپور تحصیل کلو راج چنبہ راج منڈی راج سکیت
راجیہی منڈی و سکیت متعلق بہ کلو ہے اور سوای ان راجیون کے تین چار
ریاستین اور بھی ہین ریاست راجہ کلیہر ریاست راجہ نادون
ریاست میان لدر چند لمبہ گراؤالہ ریاست راجہ کلو ایک پرگنہ راجہ کلو کے
جاگیر مین نسلاً بہ نسلاً معاف ہے اوسکو اختیار فوجداری بھی حاصل ہے
اور بہت سے بیسان دیگر کو جاگیرات نسلاً بعد نسلاً معاف ہین اختیارات
دیوانی کلکٹری فوجداری انکو حاصل ہین دریا و نالون کا اس ضلع مین کچھ
شمار نہین سب مین بوقت بارش باران پانی ہو جاتا ہے مگر چند ندیون
مین ہمیشہ پانی رہتا ہے بوقت بارش باران بہت ہی چڑہتی ہین اور بڑی
رو آتی ہے نام اون ندیون کے یہہ ہین

نام دریا	کیفیت
بان گنگا	نیچے آبادی کانگڑہ کے چلتی ہے

نام دریا ہی ندی بیتھر	کیفیت
	نزدیک آبادی بیجنا تھ تیسری ندی جسکی علاقہ نورپور مین۔ چوتھی ماجھو کانگڑہ سے جانب پہاڑ۔ پانچوین ندی یرال تلوکناتھ جی کے نیچے مگر دریا ہو کلان مشہور بیاس گنگا ہے کانگڑہ کے علاقہ مین جاری ہے اور حد ضلع پر ایک طرف علاقہ کے ستلج بھی ملا ہے اور ایک طرف راوی سے ملحق ہو گیا ہے۔

موسم اچھی معتدل ہے یعنی موسم گرمی کی گرمی اور سردی کی سردی اس قدر نہین ہوتی کہ ناگوار ہووی مگر بہ نسبت ہندوستان سردی کچھ زیادہ ہوتی ہے علاقہ تحصیلداری نورپور مین گرمی زیادہ سردی کم ہے اسواسطے کہ وہ علاقہ کچھ دیس اور کچھ پہاڑ مین ہے پانی بہت خوب اور صاف اور سرد ہلکا وغیرہ وار و ہاضم ہوا ہی گرم یعنی لو کسی موسم مین نہین چلتی گرد و غبار کبھی نہین اوڑتا غرض موسم و آب ہوا معتدل و موافق ہے ناموافق نہین آبادی اس ضلع مین اچھی ہے۔ رواج آبادی زمینداران مین اکثر اس طرح پر ہے کہ زمیندار حصہ دار اپنی اراضی مین اپنے اپنے گھر علیحدہ بنا لیتے ہین جیسا کہ ایک ٹہری احاطہ وسیع مین تنگلہ بناتے ہین اوسکا نام ٹیکا مشہور ہوا اور ٹکہ جس گاوں کے

رقبہ مین واقع ہوتا ہی اوسی گانون سی وہ متعلق رہتا ہے اور یہہ طریقہ یعنی علحدہ
علحدہ بنانا گہرون کا اپنی اپنی زمینون مین بہت خوب ہے کیونکہ بہت
رونق اور خاصا صورت آبادی کی نظر آتی ہے اور نامی شہر اس ضلع مین
یہہ ہین (۱) نالگڑہ و کانگڑہ خاص (۲) جوالامکہی (۳) نورپور (۴) نادون
(۵) چمبہ (۶) منڈی بہت نشیب مین درمیان پہاڑون کے اسکی نیچے دریا
جاری ہے (۷) سکیت (۸) بیڑہ سبحان پور (۹) اور دہرم سالہ بہی ایک
اچہی ٹہنڈی جگہ ہے بفاصلہ پندرہ کروہ کانگڑہ سی وہان صاحب کمشنر و آبجالندہر
نے تجویز چہاونی کی لی تہی نادون خاص نیا و دلکشا و سرور افزا مقام ہے کہ
اوسکی تعریف مین یہہ بات سب لوگون مین مشہور عام ہے کہ بنگالہ و نادون تو اپنگا کون
اور عورتین یہان کی خوبصورت ہین کہتے ہین کہ پہلے بعمد راجہ سنسار چند جس
آدمی کا وہان گذر ہو جاتا تہا اوسکو وہان کی لوگون سی ایسی وابستگی ہو جاتی
ہو جاتا تہا کہ پہر اوسکا دل ولیس مین آنے کو نہ چاہتا تہا قول بقول مصرعہ
ہر چہیل کو دوست رکہتا ہے بہ نسبت اور مقامات کے نورپور کی آبادی اوہ
ہے اور بازار بہت لمبا ہے اہل حرفہ اس شہر مین بہت رہتی ہین خصوصاً کشمیری
کار پشمینہ والی اور بیڑہ سبحان پور بہی اچہا بڑا شہر بہر سر بلندی کوہ آباد ہے
اوسکے نیچے دریای ستلج جاری ہے اور بادشاہی وقت کا ایک باغ بنفشہ دہان
واقع ہے اوسمین ایک بارہ دری اور ایک حویلی بہت اچہ خوش قطع و دیگر بنگلہ

ومکانات مقبرہ بادشاہ واقع ہین اس قصبہ مین انگشتری بہت شبک خوش اسلوب
بنتی ہے اس جگہ مین راجہ سنسار چند راجپوت بڑا گرامی نامی راجہ ہوا ہے
قبل از تسلط سکھان راجہ موصوف مابین رئیسدارون کوہستان کے فرمانروائی
کرتا تھا اور راجگان پہاڑی اوسکو بہت ممتاز سمجھتے تھے اب اوسکا بیٹا اوس مقام
مین ہے سرکار انگریزی سے جاگیر اوسکی مقرر ہے اس ملک مین رواج چاہات
کا نہین ہے باوڑی کا دستور ہے اگرچہ چاہ بھی بناتے ہین اوسکو بھی بطور
باوڑی کے بناکر زینہ لگا دیتے ہین پانی خود بخود جا بجا نکلتا ہے اور کنوا کھودنے
مین کچھ اندازہ مقرر نہین کہ کتنے ہاتھ پر پانی نکلتا ہے یہ بابت نشیب فراز
پر منحصر ہے کسی جگہ آٹھ سات ہاتھ پر پانی نکلتا ہے اور کسی جگہ پندرہ بیس ہاتھ
پر اور نورپور کے نواح مین چالیس پچاس ہاتھ پر پانی نکلتا ہے اس ملک مین
دستور گولہ گلا چاہ کا نہین جہان سیم یعنی سوت پانی کا نکل آتا ہے وہان ہی
اوپر تنگ چن دیتے ہین اور گولہ اسواسطے کہ زمین پتھرون کی ہے نہین نکل سکتا
اسی باعث سے یہان کے کوون مین سات مہینے پانی رہتا ہے گرمی کے دنون
مین بالکل خشک ہو جاتا ہے بھادون کے مہینے مین پھر پانی ہو جاتا ہے
اس پرگنہ مین کوون کا رواج زیادہ ہے چنانچہ خاص شہر نورپور مین چھ سو
کنوا ہے مگر گرمی مین کسی کوئے مین پانی نہین رہتا بلکہ موسم سرما مین بھی
اکثر تالاب کا پانی پیتے ہین منڈی کے راج مین کان آہن و کان نمک ہے یہ نمک

مٹی آمیز ہوتا ہے اسواسطے اوسکو پانی مین گھول کر صاف پانی کھانے مین [illegible] آتی ہین
غریب زمیندار لوگون کے خرچ مین آتا ہے کھانے مین اچھا ہے اور جوالکھی مین
ایک جگہ پر چھوٹی باوری سی سے بھی نمکین پانی نکلتا ہے غریب اوسکو بجای نمک
صرف مین لاتے ہین اور نیز اس پانی مین ایک اور فائدہ عظیم ہے کہ جسکا گلا
پھولنے لگتا ہے وہ اس پانی کو چالیس روز تک بقدر ایک چھٹانک پیتا ہے
تو آرام ہو جاتا ہے علاقہ راجہ چمبہ مین کان شیشہ و سرمہ و نمک سفید جسکو
لاہوری نمک کہتے ہین ہے مگر عہد راجہ سابق سے وہ کانین بند ہین کوئی نکالنے
نہین پاتا قلعہ کانگڑہ خاص مین ایک چاہ ہے اوسمین محمد شاہ جہانگیر سے
گھی یعنی روغن زرد بھرا ہوا ہے اوسکے اوپر بقدر قد آدم پانی ہے اور منہ
اس کنوی کا بند ہے مٹی اوپر پڑی ہے اوس گھی کا یہ فائدہ ہے کہ
کوئی عارضہ چشم ہو سب کو فائدہ کرتا ہے راجگان سابق کے وقت مین بایام
نوراترہ کچھ گھی اوس مین سے نکالکر بطور تحفہ دیا جاتا تھا ابتدای عملداری
سرکار انگریزی سے وہ بات موقوف ہے اور کلو کے علاقہ مین بھی کان
آہن ہے اور پرگنہ وزیری روپی مین کہ جاگیر راجہ کلو کی ہے چاندی کی
کان ہے مگر معلوم نہین ہوا کہ کب وہ کان ظاہر ہوئی تھی اور کب سے کس طرح
بند ہوگئی اور خاص کس جگہ پر ہے صناعات عجیبہ کا حال یہہ ہے کہ کانگڑہ خاص
مین ایک صنعت عجیب حرفہ غریب مشتہر بین زمان و معروف جہان [illegible]

یہ ہے کہ کٹی ہوئی ناک کو سالم بنا دیتے ہین اور یہ بنانا اس طور پر نہین کہ تازہ زخم کو
وصل کرین بلکہ کتنے ہی برسون کی کٹی ہوئی ناک کو از سر نو ایسی صفائی سے بنا دیتے
ہین کہ اصل و نقل مین کچھ تفاوت و فرق معلوم نہین ہوتا اور بڑی خوبی یہ ہے
کہ بعد درست ہو جانے کے بال وغیرہ جیسے اچھے اصلی بدن پر ہوتے ہین ویسے
ہی جمتے ہین نقل ہے کہ ایک دفعہ ان کاریگرون نے طرفہ کام کیا کہ ایک شخص
لب بریدہ کا ہونٹ بنا دیا مونچھین بھی جم آئین نقل مطابق اصل کے دکھلائی ہزارہا
کوسون سے آدمی ناک بنوانے آتے ہین اور چاندی کے زیور پر مینا کاری بہت
خوب ہوتی ہے آبخورہ نقرئی نہایت سبک و نازک و خوشنما بنتے ہین علاوہ
اور صناعات معمولی طیاری پارچہ وغیرہ یہان اچھے ہوتے ہین شہر نورپور
مین مصور بہت اچھی تصویر دلپذیر کھینچتے ہین اس صنعت مین یہ لوگ ثانی
گویا اپنے زمانہ کے بہزاد و مانی ہین اور پشمینہ کا کام یعنی رومال و دوشالہ نہایت
عمدہ طیار ہوتا ہے پارچہ پشمینہ زرباخی کار سوزن کا ایسا ہوتا ہے کہ باید و
شاید اور بٹیرہ سیجان پور کی انگشتری مشہور ہے کہ بہت خوش اسلوب
بنتی ہے زرگران جالندھر و ہوشیارپور وغیرہ مقامات کی انگشتری کے
بنانے مین وہان کے سنارون کی تعریف و توصیف کیا کرتے ہین تجارت
جیسے ولایت و ہندوستان مین ہوتی ہے ویسی اس ضلع مین نہین ہوتی
کہ یہان کچھ باربرداری خچر و گاو و قلی کے اور کچھ باربرداری نہین ملتی

کارخانہ تجارت لاکھون روپیہ کا یہان نہین مگر یہان کے آدمی اپنی اوقات بسری
کے واسطے بیچ بیوپار اجناس سب قسم کا کرتے ہین الا نورپور مین رومال و دوشالہ و
جامہ وار وغیرہ پارچہ پشمینہ مال تجارت لاکھون روپیہ کا ہوتا ہے اور لکڑی کی
تجارت اس نواح مین بہت ہے کہ براہ دریا ہو یا وہی بہا کر لکڑی نکالتے ہین
اور اور ضلعون مین لیجاتے ہین سال کی لکڑی بالکل نہین چوب چیل بکثرت ہے
اور چوب دیودار و کیلو بھی ہے مگر کمتر چوب دیودار اوپر عمارات کی استعمال مین آتی ہے
اور پشمینہ دیودار کے تختون مین رکھا جاتا ہے تو کرم سے محفوظ رہتا ہے اس ملک
مین باجرہ وچھوٹی جوار و موٹھ نہین ہوتی اور سب اجناس فصلین کی ہوتی
ہے پیداوار فصل خریف کی زیادہ تر ہوتی ہے چاول باسمتی اس ملک مین بہت
خوب کثرت سے پیدا ہوتا ہے خاص کانگڑہ مین شکر نہایت لطیف پیدا ہوتا ہے
اور قند سیاہ کانگڑہ مین اس حلاوت کا [illegible] ہے کہ شکر اوسکے مقابلہ مین
روسیاہ ہے اور نبات مصری کی کچھ بات نہین یہ چیز تحفہ اس ملک کا ہے
اکثر اضلاع مین تحفہ قند سیاہ یہان سے جاتا ہے اور دہانون کی چوکی پہاڑ
بکثرت ہوتی ہین پہاڑی چولون کو چڑوہ کہتے ہین یہان اسی چیز کا پینہا
الیسی مزیدار چولی ہندوستان مین کم ہوتی ہین میوہ جات اس ملک
مین نہین اور ملکون سے آکر بکتی ہین اور کانگڑہ مین خربزہ بھی نہین ہوتا مگر
نورپور مین خربزہ و بیدمشک بکثرت پیدا ہوتا ہے اب تجویز صاحبان انگریز

بہاؤرسکے چاء بہی اس علاقہ مین لگائی گئی ہے یہ جنس چاء جدید پیدا اوار اس
ملک کی ہے ہلیلہ کلان ع اس ملک مین بکثرت ہی بعضی ہرڑ اس قدر کلان ہوتی
ہے کہ ایک عدد کا وزن پانچ تولہ ہوتا ہے اور اوس ایک کی قیمت چالیس
روپیہ اور جو کوئی چھہ تولہ کی تحل آدہ تولے روپیہ کو بکتی ہے اور اور
ادویات بہی اس ملک مین پیدا ہوتی ہین تفصیل ونکی بہت طول ہے سو اوسکو
نہین لکھی چونکہ اس ضلع کی رعیت بکمال خوش وآسودہ ہے ادای محصول
حاکمی مین کچہ عذر اور دیر نہین کرتے وقت معینہ معمولی پر بلا طلب ادا کرتے ہین
باقی رکہنا نہین چاہتے اور محصول کے لینے کا طریق یہ ہے کہ جسکے پاس جس قدر
زمین ہے وہ بموجب شرح کیہوت پڑتہ گاؤن کے نقد روپیہ نمبردار کی معرفت
قسط سے ایک دو روز پہلے داخل خزانہ کردیتے ہین دستک ہونیکا کیا ذکر ہے اور
کاشتکار کا اختیار ہے چاہے زمین کو افتادہ رکہین چاہین کاشت کرلیوین
یہ طریق اون گاؤن کا ہے جہان کل گاؤن کا ایک شخص مالک نہین اور
جہان تردد کاشتکاران وبائی کاشت کا ہوتا ہے تو بہاولی بحساب
تہاڑہ پنچ دو کر ہو جاتی ہے اور سکہان کے عہد مین اکثر دستور
بہاولی کا تہا عمارات کا حال یہ ہے کہ خاص کانگڑہ مین جہانگیر بادشاہ نے
کچہ بنیاد عمارت کی ڈالی تہی اور نقشہ شاہجہان آباد بنانا شروع کیا تہا مگر
کسی سبب سے وہ عمارت ناتمام رہ گئی اب کوئی مکان شکستہ بنیاد وہین ہوتی ہین

کرا وسکو پیراے ولی نامزد کرتے ہین اور قلعہ کانگڑہ بھی مشہور ہو سوا ہی اِزین اور کوئی عمارت
عہد بادشاہی کی نہین آلا مالگڑہ مین متصل آبادی کے ایک مکان نیا بنایا ہوا سکہان
کے عہد کا سع باغیچہ بہ سر تالاب پختہ اچھا ہے اور اوپر بلندی آبادی مالگڑہ سیاب
آبادی کانگڑہ ایک چھوٹا سا قلعہ ہی عہد شاہان سلف کا ہی اور راج منڈی مین قلعہ
کملا کہیرہ بڑا سخت قلعہ ہی اِس قلعہ کے قرب جوار مین کہین برابر زمین نہین سب سے اونچی پہاڑی پر
یہ قلعہ ہے اسمین دائین بائین دو مکانات اور سامنے دروازہ کے ایک شوالہ اچھا بلند اور ایک
تالاب ہے اور چوگرد اس قلعہ کے اونچی پہاڑیون پر چار برج چھوٹی چھوٹی سفید نظر آتے ہین
اس قلعہ مین چند آدمی منجانب راجہ منڈی رہتے ہین کہتے ہین کہ شاہ سکندر واسطے
قلعہ کشائی کے وہان آئے تھے مگر شکست نہین ہوا تھا کانگڑہ خاص مین شاہ مدار صاحب کا
چلہ ہے بروز پنجشنبہ کوئی کوئی آدمی واسطے فاتحہ کے وہان چلا جاتا ہے کوئی گوردوارہ
نامی سکہان کا اِس ضلع مین نہین اور معابد ہنود اس ضلع مین اِس کثرت سے
ہین کہ ہر ایک گاؤن کیسا ہے چھوٹا ہو اوسمین بھی ایک شوالہ دیوالہ بھگوتی کا مندر
ضرور ہوتا ہی بلکہ اہل ہنود کے گھر گھر ایک طاق مین ایک پرتمان بموجب اعتقاد
اپنے کے رکھ چھوڑتے ہین اور اِس امر کا خاص کسی قوم پر حصر نہین بلکہ عوام الناس
جیسے سر پر چوٹی ہو گی ایک طاق پوجا کا اور مورتان اوسکی گھر مین ضرور ہو گی اور اکثر بجاری
پادریون کے بھی مورتان ہوتی ہین یہ طریقہ اِس ملک کا ہی اور نامی معابد ہنود کو یہ ہین
(۱) سری جوالا مکھی (۲) سری بجریشری جی خاص کانگڑہ مین (۳) سری بجناتھ کانگڑہ

اٹھارہ کوس ہے (۴) منی مہیش بچھو معبد چمبہ کے علاقہ مین ہے (۵) منی کرن یا معبد
علاقہ کلو مین بیچ پرگنہ رونی جاگیر راجہ کلو کی ہے (۶) روال سر یہ علاقہ راجہ منڈی
مین ہی اس ضلع مین سب بدر مرقوم الصدر پر اور جوالا مکھی و کانگڑہ مین ہر سال دو دفعہ
نوراتری مین ہجوم ہوتا ہے سری بیجناتھ و منی مہیس مین سال بھر مین ایک ایک دفعہ
میلہ ہوتا ہے اور روال سر اور منی کرن مین کوئی روز مقرر نہین ہے جب جاتری
جاوے درشن کر لے وہی اور سوای اسکے جس جس گاؤن مین کوئی شوالہ دیوالہ ہے
وہان سال بھر مین ایک دفعہ ضرور سو پچاس آدمی جمع ہو جاتے ہین سوای انکے چند مقام
نامی بھی ہین جہان دس دس کوس تک کے آدمی جمع ہو جاتے ہین تفصیل مقامات
مذکور کی یہ ہے (۱) سڈونوت مین میلہ سدہ کا ہوتا ہے (۲) بمقام بالکروی میلہ مہادیو کا
(۳) ہمیال مین میلہ ٹھاکران (۴) مقام عرنی مین میلہ راجہ کا (۵) کروہ مین میلہ ٹری کا
(۶) موضع اچھی مین میلہ گنگ بھیرون کا (۷) ایول باری مین میلہ سدہ کا (۸) گاؤن
بیروہ مین میلہ مہادیو کا (۹) گاؤن مجرال مین میلہ سدہ کا (۱۰) گاؤن مٹویڑ گورو
جتی داس کا میلہ (۱۱) ہری پور کے علاقہ مین بیر منڈلی کا میلہ (۱۲) او پر تالاب
رانی کے فتو پیر کا میلہ (۱۳) علاقہ مہیاڑ مین ننڈکیرا مہادیو کا میلہ (۱۴) پورانہ مین بھیکہ شاہ
(۱۵) گاؤن بڑہی مین سو بھاناتھ سدہ کا میلہ (۱۶) موضع زنانا یا دین قدم شریف کا میلہ
(۱۷) رہلو مین ملی دیوی کا میلہ (۱۸) علاقہ رہلو مین تھامر و مہادیو کا میلہ (۱۹) خاص
کانگڑہ مین بموسم برسات میجر یا تاجی کا (۲۰) خاص کانگڑہ مین بماہ جیٹھ بیر بندر مساوہ کا میلہ

(۲۷) بمقام تلوک ناتھ چھمبہ مہادیو کا میلہ علاوہ اسکے اور بہت سے میلے چھوٹے چھوٹے بھی ہوتی ہین اونکی تفصیل بہت طول طویل ہے فقط

اس ضلع مین ریاست قوم راجپوتان کنیت کی ہے یہ لوگ اپنے ہاتھ سے ہل باہی نہین کرتے اور دوسرا قوم گرنیٹہ بکثرت ہی یہہ لوگ پیشہ خدمتگاری رکھتے ہین —

حال مکان جوالامکھی و منازل از انبالہ

یہ مکان جوالامکھی ضلع کانگڑہ مین واقع ہی بہت مخلوقات ہنود کی معتقد ہی ایک مندر بہت پختہ مع مکانات متعدد بنا ہوا ہی بادشاہ دہلی نے بہی کرشمہ اس دیبی کا دریافت کرکے چتر طلائی چڑہایا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام گنبد اس مندر کا طلائی بنوایا اور خودبخود شعلہ ہای آتشین اس مندر مین تین چار جگہ نکلتی ہین کبہی بجہتا نہین ہے اوس شعلہ کا نکلنا کرشمہ غیبی سمجہا جاتا ہے اکثر لوگون کے اعتقاد مین ازروی بیان سابقین اور نیز حسب مشاہدہ خود یہ ہے کہ بعض آدمیون نے اس مندر مین سر کاٹ دیا اور دیبی کی ہون کنڈ مین چڑہایا اور پہر وہ اچہا ہوگیا ہم اسکو ایک افسانہ سمجہتے تہے مگر انوپ سنگہ کوتوال ساکن تالڑہ منجانب سرکار انگریزی جوالامکہی مین مقرر ہے اور اوسکا بہائی نایب کوتوال تہا اوسنے ہمسے ایک سانحہ موقوعہ حال چشم دید خود بیان کیا کہ سال گذشتہ مین روبرو مہدی حسین خان تحصیلدار کہ اب وہ ڈپٹی کلکٹر ہے ایک آدمی نے اپنی زبان کاٹ کر ہوم مین ڈالدی اور سبنے اوسکی زبان کٹی ہوئی دیکہی خون بے انتہا جاری تہا اور چاہا کہ مقدمہ چالان عدالت کرین مگر وہ آدمی مندر بیٹہنا

پیہارتا اور ٹیلڈ ون نے شام تک کی مہلت چاہی تیسری پھر اوسکی زبان جیسی پہلی تہی ویسے ہی اچھی ہوگئی۔

تاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۸۶۹ء روز شنبہ مین کالی رای مولف کتاب ہذا بتقریب تعطیل بسبیل ڈاک پالکی روپڑ سے روانہ ہوکر ۲۴ کو وہان پہونچا سب حال رستہ کا جو آتے جاتے دیکھا بتصریح منزل ذیل مین لکھتا ہون کہ اس سے بہی فائدہ عام ہے فقط اور یہ منازل ہمنے وہان سے لکھی جہان سے ہم روانہ ہوئے۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
انبالہ	سوہانہ	بنور	۷ کروہ	سڑک صاف ہی مگر پختہ نہین جیسا دیہاتی
		منولی	۵	رستہ ہوتا ہی ویسا ہی۔ تینون مقام
		سوہانہ	۳½	اچھی ہین مسافر کو بقدر کیفیت ہر ایک جگہ
				آرام مل سکتا ہی سوہانہ مین سردار بھوپ سنگھ
				بیدوان رئیس ہے اور بازار بھی سوہانہ
				خاص مین ہے۔
	روپڑ	کھرڑ	۴	کھرڑ مین بہت بڑا بازار ہی اور یہ قصبہ
		بھاوڑان	۲	مقبوضہ سردار گنڈا سنگھ کا ہی اور روپڑ
		کورالی	۴	بڑا قصبہ پرانا ہی پہلے سردار بھوپ سنگھ قابض
				تھا وہ خارج کیا گیا اوسمین بڑا بازار ہے

کیفیت	تعداد کروہ	دیہات مابین منزل	مقام منزل	نام ضلع
اور ہر دو قلعہ اس قصبہ مین ہین اور ستلج کے کنارہ پر یہ قصبہ نزدیک ہے مسافر کو آرام مل سکتا ہے اور اسمین ایک سرا بھی ہے مگر کچھ خوب آباد نہین۔	۳ ۴ ۱۹	تنگہ روپڑ	روپڑ	انبالہ
اوان کوٹ ستلج کے کنارہ پر ہے اس دریا مین دو جگہ موسم گرما و سرما مین کشتی لگتی ہے اور کشتی کی باڑ بہت اونچی نہین ہے گھوڑا بلا جست چڑہ سکتا ہے ۲۶ ہاتہ لانبی کشتی ہوتی ہے ایک طرف کشتی کی نوک اونچی ہوتی ہے اور اس اوان کوٹ مین ایک باغ گوردوارہ بابا جواہر سنگہ جی والد ملقب ناناجی مالک ہے اور کچھ زمین اس گوردوارہ کے واسطے مقرر نہین ہے مگر اکثر مخلوق گرد نواح کے اعتقاد رکہتے ہین ہر مہینہ اور خصوص ہر سنکرانت کو اجتماع ہوتا ہے اگرچہ کچھ فلوس و غلہ و شیرینی چڑہاتے ہین۔		اوان کوٹ علاقہ سنگہ پوریان	سبا	

سیر پنجاب

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیار پور		بجروڑ	۳	×
۴		نورپور	۴	نورپور اچھا گاؤں ہے بازار بھی ہے اور
		ٹہاڈہ	۳ ۱/۴	سب رستہ صاف ہے۔
۵	اونا	ستیہ گڑہ	۱۰	رستہ صاف ہے مگر رستہ اونہ مین تھوڑا ریگستان
		اونا*	۵ ۱/۲	ندی سوہان کا آتا ہے اور سوبڑے سو اونہ تک گاڑی جا سکتی ہے آیندہ گاڑی کی راہ نہین ہے سنتوگڑہ سے دون جسوان مابین دو پہاڑونکے کے واقع ہے اونا اچھی بستی ہے سب چیز وہان مل سکتی ہے بازار بھی بڑا ہے اور آیندہ رستہ پہاڑون کے نیچے نیچے کنارہ ندی سوہان کے جاتا ہے اور یہ ندی سوہان حد علاقہ انب کی ہے اور گاڑی کا رستہ نہین پالکی گہوڑا ہاتہی جا سکتا ہے۔
	باغ ٹہل	بیال	۴	
		باغ چوڑو	۶	
		باغ ٹہل	۲ ۱/۲	

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور	کھڑی	تہر اعلاقہ راجہ امید سنگھ	۲	شاہراہ پر تین دوکانیں ہیں اور یہ جگہ باباسبھالی کی مشہور ہے راجہ امید سنگھ کی طرف سے ایک برہمن بھی رہتا ہے اور ان دوکان کے پاس ایک بڑا درخت پیپل کا ہے اوسکا اچھا سایہ موجب آرام مسافرین ہے اور باؤلی سے اس گاؤں تک پانی پینے کا پہنچ ہے راستہ نشیب فراز پہاڑ کا ہے گھوڑا پالکی جا سکتا ہے گاڑی کا گزر نہیں ۔
		کھڑی علاقہ امب	۲	چودہ پندرہ دوکان برہمنان کی شارع عام پر ہیں اور دو درخت برگد اور ایک درخت پیپل کے پاس باوڑی سے پانی اوس سے مل سکتا ہے یہاں بھی مسافر کو بہت آرام ہے اور باؤلی سے چلکر ایک چڑہائی پہاڑ کی چڑھ کر آبادی آتی ہے ۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور	راجپورہ	راجپورہ علاقہ اب	۴	ٹہری سے چلکر تہوڑی چڑہائی کے بعد عام کنڈ مین کہول پہاڑ کو جاتا ہے اس رستہ مین پتہر بہت ہین پانی ندی خشک کا کہی جگہ اونچا ہوتا ہے اوسکو رستری تہر ندی کہتے ہین راجپورہ مقام خاص پر رستہ کہول مین چار دوکانین ہین مسافر کو آرام مل سکتا ہے ایک چاہ پختہ پتہر کا ہے حلوائی کی دوکان بہی ہے اور راجپورہ کی آبادی اونچائی پر پہاڑ کے ہے اور قریب سو گہر کی آبادی ہین سب قوم کہتری برہمن وغیرہ رہتی ہین علاوہ اس کے پہلے یہ مکان ریاست گاہ راجہ جسونت کا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو وہان سے نکال دیا اور ملکیت اوسکی چہین لی دروازہ شہر پناہ کا پختہ کہڑا ہے۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات طے مین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیار پور		گلوہا علاقہ انب	۳	کہول صہول [illegible] ایک بڑا چڑہائی پہاڑ کی آتی ہے [illegible] سے گزرنا پڑتا ہے اور گلو مین بہ سر راہ چار پانچ گہر کا ہین مسافر کو آرام ہی آیندہ سٹرک خوب ہے سطح بھی ہموار ہے ۔
		نگرل علاقہ انب	۲	مختصر آبادی ہے مہاجنان کے گہر اور دوچار دوکانچہ ہین مسافر کو آرام کم ہے
		چنبا علاقہ انب	۲	یہ آبادی بہ سر کنارہ بیاس ندی کے ہے تہہ تھوڑا راستہ بین آتا ہے ملاحون کی بیاس ندی کی کشتیان ہین اوس سے گزرتے ہین اور گہاٹ ناؤ بہی ہین اوسپر بھی آدمی پار اوتر سکتا ہے اور آدہ کوس کے فاصلہ پر طرف شرق کو تکلیشر مہادیو کا اچھا استہان ہے مندر بنا ہوا ہے بہت آدمی وہان بہی درشن کرتے ہین
				یہان تک ضلع ہوشیار پور ختم ہو چکا ہے

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور		چھنبا علاقہ اب	۲	یعنی بنیا بہاندی سے شہر ہے۔
کانگڑہ	جوالا مکہی علاقہ تحصیل ندون	جوالامکہی ضلع کانگڑہ	۵	بہت بڑی آبادی اکثر عمارت دو منزلہ سہ منزلہ پتھر کی ہے اور خام عمارت بھی ہے بازار بڑا ہے اور بازار مین فرش پتھر کا ہے بنایا ہوا گو شاہین دکہنی کا سب طرح کے پیشہ ور ہین کپڑا اسطرح کا ملتا ہے اور گوسائیون کے ڈیرے تین چار بہت بڑے ہین اور گوسائین آسودہ حال ہین متصل مندر جوالا مکہی کے مکان لالجی برہمن پسر مہادیو کا ستہ دہ آدمی اچہا لیق ہے۔

حال کلو کہ متعلق ملک کانگڑہ ہے

کلو مین اختیار فوجداری راجہ کلو کو ہے اور پرگنہ وزیری روپی اور وزیری لاہل جاگیر راجہ کو نسلاً بعد نسلٍ بعد عملداری سرکار انگریزی سے معاف ہوا ہے اس علاقہ کلو کا طول تعداد دو سو کوس اور عرض سو کوس کا ہے بالکل کوہستان و برفستان ہے بلحاظ قلت آبادی جمع بھی تحصیلداری کلو کی بہت کم یعنی باوجود اس قدر عرض و طول کے صرف

۵۰۰۰۳ روپیہ جمع ہے جسمین ملک لداخ سے جاتی ہے اس ملک مین قوم
کنیت آباد ہے جیسا کہ ملک کانگڑہ مین قوم راٹھی ہے اور ایک قوم ڈاکی بکثرت ہے وہ
کمتر درجہ کنیت سے ہے گفتگو اس ملک کے لوگون کی کچھ اور ہی طرح کی ہے سمجھ مین کم آتی ہے
کسی علم کا چرچا اس پہاڑ مین نہین آدمی یہان کے ایسے بدرجہ غایت کثیف و
متبذل ہین کہ اونکے بدن سے بدبو آتی ہے جملہ زن و مرد کی پوشاک پارچہ اون کی
ہے یعنی کمبل وغیرہ کی قسم سے اور ایک ایسی بُری چال اور بد رسمی اس ملک مین ہے
کہ قابل تحریر نہین انکشاف حال روبہ ساکنان اس ملک کے واسطے لکھی جاتی ہے
وہ یہ ہے کہ اس ملک مین چار پانچ بھائیون کی ایک عورت ہوتی ہے اور جو اولاد
ہوکے پیدا ہووے اوسکا شمار یہ ہے کہ پہلا بیٹا بڑے بھائی کا دوسرا دوسرے کا
تیسرا لڑکا یا لڑکی جو کچھ پیدا ہووے تیسرے بھائی کا علی ہذا القیاس اس طرح پر اوسکا
حساب ہے باشندگان اس ملک کے مثل راضی مشترک ایک عورت مین بھی مشترک
ہوتے ہین اور قوت شہوت اس ملک کی عورات کی اس درجہ پر ہے باوجود اسکے
کہ چار پانچ شوہر تو سمیہ ہوتے ہین اسپر بھی وہ عورت اونکے گھر سے نکل کر اور شادی
کر لیتی ہے اوسکا کچھ عیب نہین گنتے شوہر اول کو پانچ سات یا دس روپیہ دیا اوسکی
لاگت بیاہ ہوتی ہے از روے عدالت طے جاتی ہین ۔

ذکر پیداوار کا جو کلو اور اوسکے متعلقات مین ہے

اوشما اور بقرت مین وہان کثرت سے ہوتا ہے اور گیہون یہان کے بہت ناقص ہوتے

کسوا [illegible] کہ برف کا حاصل دسمبر [illegible] ہوتا ہے افیون بہت ہوتی ہے ذکر تحفہ کا [illegible]
کوہ کلو مین ہوتا ہے لیکن اچھا نہین ہوتا لداخ سے اچھے گوسالے [illegible] ستر
کوس سے کہ یک روزہ چلنے والے یہان فروخت ہوتی ہین مشک نافہ اور چنور اس علاقہ
مین ہوتا ہے اور پیرم بازار مقام لاہل مین بکتا ہے بلکہ ایک چمڑہ خوشبودار ہے
جیسا ذکر کتب تاریخ مین ہے اور ایک چمڑہ بارہ روپیہ کو آتا ہے ذکر کانہا
کانہین علاقہ کلو مین ہے اور سنا جاتا ہے کہ پرگنہ وزیری روپی مین کان چاندی
کی تہی لیکن معلوم نہین کہ وہ کان کب ظاہر ہوئی تہی اور کب ہی کس طرح پر وہ
کان بند ہو گئی اور کس جگہ پر ہے پرگنہ لاہل متعلق کلو مین وزیری لاہل ایک
پرگنہ ہے اس پرگنہ مین جاڑہ (۲) کے ایام مین چار مہینے تک آدمی اپنے گہرون
مین نیچے برف کو دبے رہتے ہین چار مہینے کا سب سامان خورد و نوش اپنے گہرون
مین رکہ لیتے ہین کہ کچہ ضرورت نہ ہووے اور اس پرگنہ مین زراعت نہین ہوتی
محنت مزدوری کر کے [illegible] سرکار [illegible] دیتے ہین محصول سرکاری گہرون [illegible]
پر مقرر ہے اور جو کچہ علاقہ اس پرگنہ کا اور [illegible] کہ ہے اوس علاقہ مین
جو زراعت ہوتی ہے تو فصلین کا غلہ جاہ کنو اور دو ہوتا ہے ربیع کا تک مین
[illegible] مین زمین نیچے برف کے دبی جاتی ہے جب گرمی کا موسم آ جاتا ہے اور برف معدوم
ہوتا ہے اور [illegible] فصل [illegible] ہے اور کچہ اجناس خریف بہی بو دیتے ہین [illegible]
[illegible] جاتی ہے کاتک مین خواہ کٹ جاوین او سکا [illegible] رو کر دیتے ہین [illegible]

اس ملک مین ایک پرگنہ بھی ہے کہ وہان کی بول چال علحدہ زبان ہے سمجہ مین نہین آتی
اوس طرف مین دستور ہے کہ مثلاً کسی کے چار پانچ بیٹے ہین تو بڑا بیٹا مالک دولت
ہوگا اور تین چار بیٹے جو اور رہے وہ سب فقیر ہون گے اونکو لامہ کہتی ہین باشندہ
اس ملک کے عمر دراز ہین ڈیڑہ سو دو سو برس کی عمر آدمی کی ہوتی ہے اس علاقہ
کی حد ملک چین سے ملحق ہے اس ملک مین نسبت تجہیز و تکفین متوفی کی چار
طریقہ مروج ہین (اوڑنت) گڈنت وڈونیت (پہکینت) بہجنت (وقت اجل [illegible]
کے ایک پوتھی کھولتے ہین اوسمین اگر اجازت اوڑنت نکلی تو مردہ کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے آسمان کی طرف پھینک دیا کرتے ہین اور گڈنت وڈونیت مین بہا دیتے ہین
یا دفن کرتے ہین اور پہکینت مین جلاتے ہین اور بہجنت کی اجازت مین اوسکو
کاٹ کر اقربا مین تقسیم کرکے کھا جاتی ہین اور نیز بوقت مرنے کے جو رئیس اوس
ملک کا ہے اوسکو بھی حال مردہ سے خبر دیتے ہین تو وہ اپنی پوتھی دیکھتا ہے اگر
اوسکی پوتھی مین برخلاف حکم پوتھی برہما کے نکلا تو وہی حکم جاری ہوگا اس
صورت مین لاش متوفی کی دو چار روز تک پڑی رہتی ہے اور بگڑ جاتی ہے مگر اون
لوگون کو اوسکی کچھ پرواہ نہین گونٹ یعنی گھوڑا اس ملک کا بہت خوب ہوتا ہے
بکری بھیڑ مین پشمینہ ہوتا ہے بہت ہوتی ہین اور آدمی یہان کے طویل القامت
اور بہت قوی ہوتے ہین طریقہ عبادت اس ملک کا یہ ہے کہ ایک تختی بطور لٹو آہنی
[illegible] لگا کر رکھا کرتے ہین اور اوسپر کچھ منتر لکھتے ہین اوسکو ہاتہ سے ہلاتے [illegible]

ذکر مقام برشید متعلقہ مقام پہگلہ سراج

ایک حصہ کنگلاو کا شاہپور تعلقہ ہے مقام بہنڈ مین ایک مندر دیوی کا ہے وہان سال بھر
مین ایک میلہ ہوا ہوتا ہے اور ایک مندر پرسرام کا ہے وہان وہ مشہور ہے اور
یا ۵ برس مین اوسکا میلہ ہوتا ہے جب دروازہ مندر کا کھلتا ہے کہ کی پہت
مین میلہ ہوتا ہے اور اوس جگہ ایک بہت بلند پہاڑ ہے بروز میلہ کے ایک بڑا
موٹا رسا اوس پہاڑ کی بلندی سے نیچے تک باندہتے ہین اور پہاڑ کے اوپر سے اوس
رسّہ پر ایک آدمی کو لٹا دیتے ہین اگر اپنی قسمت سے وہ جیتا بچ گیا تو بہت خوشی
کرتے ہین اور اوس آدمی کی پوجا کرتے ہین اگر وہ مر جاتا ہے تو بہی خوشی ہوتی
ہے غرض ایک آدمی لڑکا دینا نزدیک اونکے فرض ہے اور یہی میلہ ہے کہ پہر
مندر کا دروازہ کہلتا ہے اور درشن کرتے ہین۔

کیفیت ضلع گورداسپورہ

قسمت لاہور دوابہ باری مرسلہ منشی حکم چند صاحب سررشتہ دار کمشنری لاہور
یہ ضلع بہت آبادہے آبادی بکثرت دیہات نزدیک نزدیک ہین کوئی جنگل ویرانہ
نہین اگر کسی جگہ زمین بے تردد افتادہ رہے تو صرف باعث ہونی کچہ زمین
شور یا ضرورت چراگاہ مویشی کے ہوگی آب وہوا بہت اچہی جانب جنوب
طرف بٹالہ کی آب وہوا معتدل اور تری طرف دامن پہاڑ مین موسم برسات
مین اکثر تبدیل ہو جاتی ہے دامن کوہ مین بیماری بخار کی کچہ ہو جاتی ہے سطح زمین

کا ہموار و خوش نما قوم ہندو جٹ کھتری بہت ہین اور مسلمان بھی بہت لیکن بہ نسبت
مسلمانون کے ہندو زیادہ ہین زمیندار لوگ مفلس پہلے زیادہ تھے اب بعملداری سرکاری
ہین آسودگی ہوتی جاتی ہے پوشش مردمان کثیبت زیادہ اوجلی کم قوم اشراف
یا نوکری پیشہ اوجلو رہتے ہین اہل قلم و سیف اب بہ نسبت سابق کے کچھ تنگ
اور آدمی مزاج کے ملائم پہلے سکھان مثل رام گڑھ و کنہیہ کا تصرف اس سب
علاقہ پر تھا یعنی سری گوبند پور مین جسا سنگہ وغیرہ رام گڑھیا اور بٹالہ وغیرہ پر
رانی سدا کنور وغیرہ معروف کنہیہ و فتح گڑھ کے علاقہ پر جیل سنگہ خسر مہاراجہ کہڑک سنگہ
و رنگھڑ منگل پر سردار ارجن سنگہ وغیرہ قابض تھے ان سب کے اچھی کارخانہ تھے
اور کئی کئی لاکھ روپیہ کا علاقہ اونکے قبضہ مین تھا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سبکو اپنا
تابع و زیر حکم کیا اب بہی اونکی اولاد سی کچہ کچہ آدمی ہین مگر گذارہ کرتے ہین
آبادی گورداسپورہ پہلے ایک چھوٹا سا گاؤن تھا بسبب ہونے وسط کے
مقام ضلع قرار پایا اب بسبب بن جانے سرای اور چند کوٹھیان کچہری و سکونت
صاحبان عالیشان و چھاؤنی ایک سالہ سواران اور آبادی جدید صدر بازار
و ڈاک بنگلہ کے آبادی رونق پذیر ہو چلی اور آبادی قدیم مین یہان کے ایک امر
عجیب بہاری دیکھنے مین آیا کہ ایک دیوار بعرض درعہ ۲ او بلندی دو درعہ کا
چہار عمارت پختہ چونہ گچ مکان سہ درہ ہشت گز دوازدہ منت کی مدت کی بنی ہوئی
ہے اور پانچ دروازہ محرابی اوسمین ہین ستون اوسکے ستیا اوپر ایک آدمی بیٹھ

سواری ہسپ بیٹھہ کر ہلا وسی نیا وتک ہلتی ہے مگر گرتی نہین یعنے ایسی جنبش اوسکو ہوتی
ہے جیسا زلزلہ مین مکان ہلتا ہے اور صدہا آدمی اوسکو دیکھنے جاتے ہین مشہور
یہ ہے کہ جس مہنت فقیر نے یہ عمارت بنائی تھی معماران کو تاکید تھی کہ خوب محکم
بنا دین جب تعمیر ہو چکا معمارون نے اوسکی مضبوطی کی تعریف کی اوس مہنت
نے دیوار پر چڑہ کر کہا کہ یہ تو ہلتی ہے اور ہلا کر دکھلا دیا جب سے یہ تاثیر ہے
چنانچہ اوس مہنت کی اولاد سے اب بدری ناتھ مہنت یہان کا رئیس ہے اوسکی
مکانات آبادی قدیم مین بہت ہین وہ آدمی قانع اور اچھا ہے اوس نے سب
مکانات فروکشی عملہ کو دیدیے اپنا رہنا باہر باغ مین اختیار کر لیا ہے اس مہنت
کی عزت صاحب لوگ بہت کرتے ہین اور اضلاع گورداسپورہ اوسکی جاگیر مین
ہے گرد و نواح کے مخلوق اور تا کابل اس مہنت کی سیوک وسکھ یعنے مرید ہین
چڑہاوے کی آمدنی اوسکو بہت ہو جاتی ہے اور یہ مہنت عیالدار ہے **قصبہ بٹالہ**
قدیم شہر ہے ساڑہے چار سو برس سے بنیاد آبادی رام دیو راجپوت بھٹی سے
بتلاتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اول رام دیو نے شنگون آبادی کا یہان سے
آدہ کوس کے فاصلہ پر کیا تھا مگر وہ شنگون کی اشیا سگ یعنے کتا اوٹھالی چلا
اور یہان پہاڑی پر رکھدیا کہ جہان قلعہ با اندر شہر ہے اسی سبب سے اسکا نام
بٹالہ رکھا کہ شنگون کی چیز کو ٹالکر اور جگہ تبدیل کیا اور اس قصبہ مین صدہا غریب
لوگ کھتری بہت متمول و نامور ہین ایک بہنڈاری دوسری پوری کہلاتے ہین بہنڈاری

ہین رامی کشن چند سابق وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت نامی و دولتمند تہے سدابرت اوسکا جاری اور میان فضا حسین چیان کا رئیس ہے اب حسین شاہ گدی نشین اونکا محلہ جانب جنوب علیحدہ ہے وہ بھی بہت نامور ہے اور اس بٹالہ مین پارچہ سوسی ولنگی اچھی ہوتی ہے مرد و عورت پاجامہ بناتی ہین زرد چوب جانب اوسکے بہت ہوتی ہی بٹالہ مین کنارہ ابریشمی و چہایل ہر قسم پارچہ بہت اچھا ہوتا ہے ضلع مین کسی قسم کی کان نہین اور شہر بٹالہ سی بفاصلہ دو کوس دکہن کی طرف اچل مکان شیوجی کا مع تالاب ہے اور میلہ نومی دسمی ماہ کنوار او سپر ہوتا ہی ہمنی بہی اس تالاب کو دیکھا تہا اونچا کہیڑہ قدیم یہان ہے، ایک مکان عہد نانک کا بنا ہوا ہے روایات کہن بروے شناستر گوناگون ہین اور تالاب قدیم طویل شرقاً غرباً تہا مگر ایام دیال بہنڈاری ساکن بٹالہ نے نصف تالاب مین سی پختہ چار دیواری و زینہ سی مرتب کرکے تالاب کے بیچ مین مندر شیوالہ بہت خوب بنایا اور مکانات بہی متعدد ہین سدابرت جاری ہے سادہو فقیر دائمی اور نیز آیا گیا رہتا ہی یہ جگہ عبادت کے لایق ہے شہر بٹالہ خاصکر محلہ جکہری مکان جہی کا لکا کا واقع ہے ہر روز صدہا آدمی درشن کرتا ہے اور ہر شنبہ کو میلہ ہوتا ہی اور مندر مین طلائی کام مہاراجہ شیر سنگہ نے کرایا اب یک روپیہ روز سرکار انگریزی سی واسطے خرچ کے مقرر ہے اور یہان یہ بہی دستور ہے کہ ہر سال نت چودس بہادون سی دو تین روز تک پہلوان و تماشائی شہر جمع ہوتے ہین اور پہلوان باہم کشتی کرتے ہین اور سا بڑا تماشا ہوتا ہے

بتا فصل تین کوس طرف شرق موضع مسانیان مین مزار حضرت شاہ بدر بیبیرہ پیر دستگیر
کا واقع ہے بماہ ربیع الاول بتاریخ نہم و دہم اونکا عرس ہوتا ہے دور دور سے اکثر زیارت
کرتی ہین اور اس شہر بٹالہ مین چند باغات و تالاب بعمارت پختہ ہین چنانچہ ایک تالاب
شمشیر خان کا مشہور ہے درمیان اوسکے بارہ دری بعمارت پختہ طیار ہے اور
یہ تالاب تعمیر کیا ہوا نواب شمشیر خان محمد بادشاہان سابق کا ہے ہندو لوگ
اسمین در آغاز عمارت پانی بسبب بنانے مسلمان کے نہین پیتے تھے نواب
مذکور نے صدہا شتر گنگا جل کے منگا کر ڈلوائے تھے تو پانی پیا اور اشنان کرنا جائز
ہوگیا اور یہ تالاب کبھی خشک نہین ہوتا مقبرہ نواب کا بعمارت شاہانہ تالاب کے
کنارہ پر ہے اور اسی تالاب کے نزدیک مہاراجہ شیر سنگھ نے کوٹھی نہایت عالیشان بلاگت
چالیس ہزار روپیہ کو بنائی کہ وہ اب بقبضہ سرکار انگریزی ہے اور وسط آبادی شہر
بٹالہ مین ایک مکان ڈیرہ بابا نانک کا ہے کہ اس مکان پر شادی بابا نانک کی ہوئی تھی
اب بھی وہان ایک جھنڈا کھڑا رہتا ہے اور مساجد مسلمانان اور ٹھاکر دوارہ و شیوالہ
ہندوان کو بہت ہین قصبہ ڈیرہ نانک متصل دریا راوی اچھا شہر ہے
گورو نانک کا ڈیرہ معبد سکھان مشہور مکان ہے اکثر قوم بیدی رہتی ہین اصل و قریہ پاک
کا جو وہان تھا مسلمانان نے اوسپر مقبرہ بنا لیا پھر اوسپر ہندو نے ڈیرہ بنایا تھا
وہ غرق دریای راوی ہوگیا یہ ڈیرہ دوسرے مقام پر ہے اس ڈیرہ مین بھی
نیچے بنیاد کے صورت مسجد کی ہے قصبہ سری ہرگوبند پور اچھا آباد قریب

دریای بیاسکے عمارت پختہ بازار چوپڑ کا قریب ہین سود کان کے ہے یہ شہر
گورو ارجن نے اپنے بیٹے ہرگوبند کے نام سی بسایا تہا اب بہی زمینداری نمبرداری
گورو سادہو سنگہ کرتارپور والہ اولاد گورو ارجن کی ہے سب قوم اسمین آباد ہے
اور پُر رونق ہے اور تہانہ سرکاری اوسی حویلی مین ہے جسمین پہلے سردار جیا سنگہ
رام گڑہ والہ رہتا تہا اور یہان شیرینی بالوشاہی اور جاجم و پلنگ پوش چہاپ چہپتا ہی
کلانور پورانی آبادی ہی شیوجی کا ایک قدیمی مکان یہان ہے اور تختگاہ
اکبرشاہ بادشاہ اوسکو کہتی ہین اب بہی تخت شکستہ موجود **قصبہ بنانگر** چہا قصبہ
ہے اصل نام اوسکا اونانگر تہا کہ اونہ بیگ خان نے اسکو بسایا تہا گرد و پیش اوسکے
بہت نہر بیری وان ہین ایک نالہ معروف کرن ہی کہ وہ راجہ کرن نے جاری کیا تہا اب
بہی جاری ہے اوسپر پُل بنا ہوا ہی **بہرام پور** اسمین چند خانقاہ ہین یہ شہر
پورانا اب کمتر آباد ہے **پٹہانکوٹ سوجانپور** یہ قصبی نامی ہین عمارت
سب اچہی پختہ بادشاہی وقت کی ہے پٹہانکوٹ مین اب بہی تحصیلدار سرکاری
رہتا ہے **رامداس** وسمین ڈیرہ بابا صاحب رام گورو کا ہے اور وہ صاحب
برکت ہوا ہی پرستش کی جگہ ہنود کی ہے اور بعضی لوگ بحذف الف رمداس بہی
کہتی ہین **دہرم کوٹ** دو ہین ایک دہرم کوت بگا تین کوس بٹالہ سی طرف شمال
کنارہ تیلی اچہا آباد اسمین سردار بہوپ سنگہ جاگیردار رہتا ہے دوسرا دہرم کوٹ
رندہاوہ متصل دریا راوی ہی ایک مکان یہ ... پانچ کوس ...

سنی ہے یہان بڑا میلہ بیساکھی کا ہوتا ہے مہنت رہتا ہی دھیانپور مین استھان
مہنتان گدی نشین کا بہت مشہور ہے اور یہ مقام باوالال کی گدی کا ہی یہ بھی
زبان زد عوام ہے کہ دارا شکوہ بادشاہ بعد دریافت کرامات باوالال کا مرید ہوا
اور عالمگیر نے بہی اوسکا کرشمہ و معجزہ دیکھکر اعتقاد کیا تہا اور تین ہزار روپیہ کی جاگیر
مہنت کو معاف ہی اور سیوک اس مہنت کے بہت دور دور تک ہین فقیر بیراگی بشنیو
ہے اب مہنت سمی رام گورداس ہے شنکر گڑہ قلعہ ایک موضع کوٹلی مین ہے
وہان تحصیل کا مقام ہی پہلے جاگیر سندہانوالیون کا تہا ایک قلعہ بنایا ہوا سندہانوالیہ
کا ہی اور اکثر آدمی اس قلعہ کو سردار حقیقت سنگہ کنہیہ کا بنایا ہوا کہتے ہین
کہ اول وہ سردار سکہان ہوا تہا اوس علاقہ مین کہانڈ یعنی شکر بکثرت ہوتا ہے قند سیاہ
یہان کا مشہور اور اسی علاقہ مین موضع دین پور خورد ہی وہان قبر نوگزہ پیر کی ہے وہان
بہی میلہ ہوتا ہی اس پرگنہ مین قوم گوجر راجپوت کثرت سے ہین کرتار پور گورو نانک
کی تپشا کی جگہ ہی ایک مکان پختہ اوسی وقت کا بنا ہوا ہی چیت کے مہینے مین میلا سکہون
کا ہوتا ہی موضع بہیرون ناتہ مین ایک مکان جوگیون کا ایسا قدیمی ہے کہ جگ دوا پکا
کہا جاتا ہی ماہ ہاڑ مین اوس جگہ بہی میلہ با جماع بیس ہزار آدمی کے ہوتا ہے
مسیخ خاص قصبہ ہی اوسمین قبر پختہ پیر معروف بہائی بڈا کی ہے دو دفعہ جمعرات
کو یا نوہ گنیر میلہ ہوتا ہے اور اس تمام علاقہ مین مکان پختہ بنانا منع ہے اگر
کوئی بناوے تو سنر اوا نہین ہوتا اور نینا کوٹ اسی علاقہ مین متوسط آباد ہے

ایک مندر فقیر کا وہان ہے بیساکھی کو میلہ ہوتا ہے موضع پنڈی بھاسیان مین
ایک فقیر تین سو برس کی عمر کا ہو کر چار برس ہوی مر گیا وہ شخص کامل تھا اوسکے
کئی چیلا گردوارہ بنائی ہوئی ہین چنانچہ اس موضع مین بھی ایک شیوالہ اوسکا ہے
اور علم ہندی بہت لوگ دوکاندار پڑہتی ہین جو متصدی گری کی نوکری کرتے ہین
وہ فارسی بھی پڑہتی ہین اکثر برہمن بیدا چھری اور بعض بعض کھتری شاستری
پڑہاتی ہین بذریعہ مکتب خانہ خانگی کے اب عملداری سرکاری مین ایک ایک مدرسہ
ضلعون مین سرکاری بنا ہوا اور حال دریاؤن کا یہہ ہے کہ جانب شرق دریا
بیاس برحد کمشنری جالندھر و جانب شمال دریا راوی کشتی سے اوترتے ہین
ایک نہر معروف ہنسلی راوی سی آتی ہے لاہور کو جاتی ہے بادشاہی وقت کی ہے
کرتا رام سادہ سکھون سی پہلے ہوا اوس نی بھی صاف کرایا مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے وقت مین نہر جاری ہوئی اوس سے پایاب اوترتے ہین آبپاشی اس
نہر سے ہوتی ہے ایک نالہ اسکی بہت چھوٹا نالہ ہے اوسکو کلانور کے پاس
کرن اور بعضی جا اسکی بھی کہتی ہین منجہ اوسکا ایک چشمہ بنلوہ متصل ہرام پور
سی ہے اور ایک ندی بیئن کشتی سی عبور ہوتی ہے سنگار دون پایاب اوترتے
ہین یہہ سب ندی دریا راوی سی ملتی ہے چاہات کا پانی جانب پہاڑ و غیرہ چہہ
سات وشش ہاتھ پر ہے اور جانب جنوب خاص گورداسپور مین کہیں اونچی
جگہ ہے تیس چالیس پچاس ہاتھ پر پاتی ہے اکثر پانی شیرین و ہاضم ہوتا ہے

کھتا ہی شاہ زنا در ہوگا چاہات سے اور نہر سے آبپاشی ہوتی ہے اور اکثر اراضی سیلابہ ہے۔ آنب جامن بہدانہ توت کیلہ انار ہر قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے۔ لیموں شیرین و ترش سنگترہ انار وغیرہ۔ اور آنب کی کثرت ہے پیداوار جنس گندم کی بکثرت ماش موٹھ چینا کودون تخم دکپاس اور کماد بہی بہت ہوتا ہے اور مزارعان سے اب نقدی لی جاتی ہے بعض جا غلہ کی بٹائی کا بہی دستور ہے پیمایش زمین کا کہماون پر اور بعض جگہ پر اور کنال پر ویسا ہی جیسا امرتسر کے ضلع مین اور وزن بہی وہی جاری ہے اب اس ضلع مین چار تحصیل و نو تہانہ اور آٹھ چوکی اور ... موضع جمعی ... لاکھ ... کی حسب تفصیل ذیل ہین۔

گوشوارہ ضلع گورداسپورہ

نام تحصیل	نام تہانہ	چوکیات متعلقہ تہانہ	تعداد مواضع	جمع کل	خالصہ	جاگیر
گورداسپورہ	گورداسپورہ کوتوالی	کلانور چوکی خورد راثیان عرف دہاریوال چوکی کلانور	[illegible]	[illegible] لاکھ [illegible] روپیہ	دو لاکھ [illegible]	یک لاکھ [illegible] روپیہ
	دینانگر	×				
	کانوواں	×				

ضلع امرتسر

یہ ضلع بہت آباد ہے مگر بہ نسبت ضلع گورداسپور کے علاقہ مانجھ مین آبادی کچھ
کم یعنی گانوٗن دور دور اور کچھ زمین افتادہ بنجر بھی بعض بعض جا زیادہ ہے آب وہوا
اچھی بیماری کمتر اور موسم برسات مین آب وہوا متغیر نہین ہوتی سطح زمین کی
ہموار اور ہندو جاٹ سکھ بہت مسلمان کمتر اور مردمان آسودہ حال زیادہ مفلس
کم کیونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت یہان کے جاٹ بہت متمول ہو گئے بڑی
بڑی علاقون پر مامور تھے جیسی دولت مانجھ مین ہے تمام پنجاب مین نہین برہمن آسودہ
زیادہ ہین پوشاک درجہ اوسط کی ہے زمیندار وغیرہ قوم رذیل پوشاک کثیف
رکھتے ہین نوکری پیشہ اشراف اوجلے رہتے ہین اور آدمی ظالم طبع کمتر لیکن علاقہ
مانجھہ مین لوگ بد اخلاق اپنے مطلب کی ہین اور تحایف مین سے یہان کے
شانہ یعنی مردانہ کنگھی اور پشمینہ اور پارچہ خاص امرتسر مین بہت پیدا ہوتا ہے
اسمین کسی شی کی کان نہین بڑا شہر اس ضلع مین جیسا امرتسر ہے اور
کوئی نہین وجہ تسمیہ امرتسر کی یہ ہے کہ امرت سنسکرت زبان مین آب حیات یعنے
اوس پانی کو جس سے ہمیشہ زندہ رہے اور سر تالاب کو کہتے ہین تو امرتسر اوس تالاب
کا نام ہے جہان پر مندر سکھون کا بنا ہوا شہر مین ہے اوسکے گرد آبادی
ہوئی تو شہر کا نام بھی امرتسر ہوا اس شہر کا بازار بہت اچھا کٹرہ چوڑی
آبادی وسیع عمارت بہت عالی اور عمدہ استھان گوردوارہ گورو رامداس کا بنا شہر

کی نہایت وسیع و لطیف کہ ایسا مکان تمام پنجاب مین نہین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے بصرف زر کثیر بنوایا ہر چہار طرف شہر کے بڑے بڑے تالاب پختہ و شہر پناہ
پختہ ہے اور شہر پناہ بحکم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وارثان رامانند مہاجن ساہو
معروف چوہرون لیہ جگادہری والے نے بصرف دس لاکہ روپیہ کے بنوائی تہی
تجارت ہر ملک و ہر قسم کی یہان ہوتی ہے قصبجات مفصلۂ ذیل نامی مشہور
ہین (منڈیالہ) و ہردوال (گوبندوال) فتح آباد (سوڑیان) ناردولہ
(رامداس) داود جہروال (ترن تارن) اس جگہ بہی گوردوارہ ہے
اور بیساکہی کا میلہ خاص امرتسر مین اچہا ہوتا ہے اور میلے معمولی ہین اور
حاکم مین زیادہ تر گورمکہی شاستری کمتر کچہ فارسی بہی ہے لیکن مخلوق کی توجہ
زیادہ تر گورمکہی کی طرف ہے شرق و جنوب مین دریائے بیاس اور شمال
اور غرب مین دریائے راوی ہے باستعانت کشتی عبور کرتی ہین اور کوئی ندی بہتی
ایک نہر پلی بادشاہی عہد مین راوی سے نکل کر امرتسر ہوکر لاہور کو گئی ہے
اس نہر کا حال کیفیت ضلع گورداسپورہ مین مفصل لکہا گیا اور بہ آٹہ ہاتہ سے
ساٹہ ستر ہاتہ تک پانی چاہات ہی یعنی بکنارہ دریا نزدیک اور چاہات میں
پانی بہت دور ہے اکثر شیرین اور ناضم ہزار چاہات سے آب پاشی ہوتی ہے
بعض چاہ کا پانی کہاری ہے راوی کی کنارے پر زمین سیلابہ مین زراعت
ہوتی ہے انبہ وغیرہ سب قسم کا میوہ ہندوستانی پیدا ہوتا ہے اور کنک یعنی گندم

ونخود مکی جوار نیشکر موٹھ وغیرہ اجناس ہر قسم کی ہوتی ہین پیمایش دیہات مین
گہمانو کی جاری ہے اور سابق بیگہہ بہی پیمایش جاری تہی شرح گہمانو کی
یہ سمجہی جاتی ہے کہ (۲۷) بیسے منصوری بقدر بائیس انچہ کا ایک ہاتہ تین ہاتہ کا
ایک قدم تین قدم کا ایک کان اور ایک کان مربع کا ایک منڈلا (۲۰) منڈلا
کا ایک کنال چار کنال کا ایک بیگہ پختہ اور آٹہ کنال کا ایک گہمانو ہوتا ہے اور
گہمانو مساوی ایکڑ انگریزی کے ہے پہلے وزن خام فی آثار ریت تولہ کا تہا
اب سیر پختہ وزن انگریزی کا ہے پہلے کا ڈہائی سیر اب کا ایک سیر برابر ہے

رسم و رواج شادی ہندوان موجہ علاقہ تحتہ ملک پنجاب

سب کا آئینہ ضمیر صافی تخمیر اس بات کا عکس پذیر ہے کہ ماہ ساون لغایتہ
کاتک ہندوستان مین شادی نہین ہوتی اس ملک پنجاب مین کچہ قید نہین ہے
ساون مین بہی شادی ہوتی ہے اور برہمن و کہتری وغیرہ مین رسم شادی
یہ ہے کہ برات جیسا اضلاع غربی مین دولہ کے ساتہ بکثرت جاتی ہے
عوام مین نہین جاتی ہے بلکہ صرف یہ رسم عوام مین ہے کہ دختر والا اپنی گہر سے
ایک گہوڑی واسطے سواری نوشہ کے بہیجدیتا ہے دولہ اوس پر سوار ہوکر
بیٹی والے کے گہر جاتا ہے اور اوسکے ساتہ اوسکی والدہ مع حجام وزنکہ حجام
بہن بہنوئی ہمراہ ہوتے کے جاتی ہے نائی ایک باجا بجاتا ہے اوس کا نام چہینہ
مشہور ہے اور کوئی باجہ ساتہ نہین ہوتا چنانچہ یہ لفظ مشہور ہے

کر (چہنا یچا یا موہنڈا پہرایا) اور سمدہی کا لفظ کو ننب ہے جب کو ننب کے
گہر کے قریب پہونچتی ہین وہان سے لڑکیان آتی ہین اور تلمنو یعنی سرکڑہ
کی شاخ اونکے ہاتہ مین ہوتی ہے لڑکیان اوس تلمنوکو دولہکو مارتی ہین اور
گالیان اپنی زبان مین دیتی ہین بعدہ جس لڑکی کی شادی ہے اوسکو
کمبل مین لپیٹ کر اوسکے ماموں تایا چچا یا بہائی قریبی لاتی ہین اور
گہوڑی کہ جسپر دولہ سوار ہے اوسکے نیچے تین دفعہ اوسی کمبل کی پوٹ
مین بندہی ہوئی نکالتے ہین اور نوشہ گہوڑی پر سوار رہتا ہے اوس وقت
دولہ کے باپ کو ہر ایک آدمی خاندان دختر والا یہ لفظ کہتا ہے (بدہائیہن جی
بدہائین) یہ لفظ بمنزلہ مبارکباد کہا جاتا ہے بعدہ دولہ کو گہوڑی سے
اوتارکر مع اوسکی (والدہ) اور (نائن) اور (برہمن پروہت) کے سمدہی
گہر لیجاکر چوکی پر کہڑا کرتے ہین اور ایک عورت سہاگن یعنی شوہردار سوت رنگین
کہ اوسکو ہندوستان مین ڈوری اور پنجاب مین مولی بولتی ہین اوس نوشہ
کے تمام عضو بدن کو ناپتی ہین یعنے اول کمر ناپ کر ایک گرہ دیتی ہین پہر
پیر سے زانو تک ناپ کر پہر چہاتی بعدہ تمام قد سات جگہ سے ناپ کر
گرہ دیتے ہین وہ سوت (ست نالا) کہلاتا ہے اور ناپنے والی عورت
کو ایک روپیہ چار آنے دیتے ہین یہ قاعدہ عام ہے اور جو زیادہ مقدور رکہتا ہے
زیادہ دیتا ہے اور وہ سوت نوشہ کے گہر باحتیاط رکہا جاتا ہے بعدہ چار پہیرے

بوقت ساعت مقررہ کے ولاتے ہین بجاے سات پہیرون کے جو ہندوستا
مین مروج ہین اسطرح ادا کرتے ہین کہ تین دفعہ گہوڑیکے نیچے نکالنا دولہن کا
بمنزلہ تین پہیرے کے شمار ہوتا ہے اور چار پہیرے رات کے شمار کیے
جاتے ہین اور پہیرے کا تلفظ وان سے ہے اور پہر اگلے روز جو کچھ جہیز دینا ہوتا ہے
وہ ایک پلنگ کے اوپر رکہتے ہین اور اوس پر دولہن دولہ کو بٹہلاتے ہین
اوسکو کہٹ بولتے ہین اور ما باپ لڑکی کی گٹہڑ جوڑا کر کے تین دفعہ پلنگ کے
گرد پہرتے ہین اور وہ سب جہیز برادری کو دکہلاتے ہین اور پہر دولہ کے باپ کو
بلاتے ہین اوسکے سپرد کرتے ہین پہر دولہن کو ڈولی مین بٹہا کر رخصت کرتے ہین
اور خاص مردمان عمدہ کی شادی مین اگر برات جاوے تو برات کو
(نبیح) یا جن بولتے ہین اور جو شہر کی شہر مین برات جاوے تو براتیون کو
کہانا نہین کہلاتے جب ڈہکا وہوے یعنے بروقت پونہچنے دروازہ سمدہی
کے ایک ایک الایچی سب براتیون کو لڑکی والا بانٹ دیتا ہے سب براتی
اپنے گہر رخصت ہوکر چلے جاتے ہین اور شادی مین بہت خرچ نہین پڑتا

تیوہار جو پنجاب کے ماتحت مین جاری ہین

اگرچہ تیوہار سلونو دسہرہ و دیوالی حسب ہندوستان کے جاری ہین
مگر ایک تیوہار لوڑہی ہندوستان مین نہین ہے یہان یہ بڑا تیوہار ہے
بروز سنکرانت مکر کے وہ رات مہاشانت کہلاتی ہے ہوتا ہے اور چندہ روز

پہلے سے لڑکیان اور اطفال جمع ہوکر گاڑیان اور پیسہ یا جز مہرہ مانگتے پہرتے ہین
مانگنے کے وقت یہ بانی گاتے ہین

سُندر مُندر یہنی تیرا کون بچارا نی مولا یکہو والا مولے دی بتائی سیر شکر
پائی کوڑی وے گوجہی پاسے کوڑی دالال بنایا کوڑی وا شالو پاٹا
شالون کون سو لیسی سو ہیرا گا ئی دیسی ــ جسکے گہر یہ جاکر یہ بانی کہتی ہین
وہ گہر والا اونکو سوختہ ہیزم وغیرہ دیتا ہے اور رستہ چلنے والون کو بہی لڑکیان
لڑکے پکڑ کر مانگتے ہین اور بے پیسہ لیے نہین جانے دیتے جو فلوس نقد جمع
ہوجاتی اوسکی بروز معینہ لکڑی خرید کر انبار بطور ہولی کے لگاتے ہین اور
برہمن پوجا کراتا ہے اور تل اور چولہ اور ریوڑی اوس انبار آتش مین ڈالتے ہین
اور آتش سے جلاتے ہین اوس آگ مین ہر ایک آدمی نیشکر یعنے گنا بہون کر
دیوارون اور زمین پر مارتے ہین اوس مین سے آواز بیتا خہ کی سی آتی ہے
اوس سے بہت خوش ہوتے ہین اور جسکے گہر شادی لڑکی کی یا تولد فرزند
اوس سال مین ہوتی ہے وہ چولہ اور ریوڑیان اندرسہ اور مکی کی کہیل اپنی
برادری مین تقسیم کرتا ہے

اور یہ رسم تیوہار لوڑہی کی ضلع ہوشیارپور دوابہ جالندہر مین زیر دامن کوہ
بہت جاری ہے اور مالوہ این روے ستلج مین بہی اس تیوہار کی بہت مانتا
ہے اور اس شب کو چاول کہاتے ہین اور خوشی مین مصروف رہتے ہین فقط

قسمت لاہور ضلع لاہور

اس ضلع حدود اربع یہ ہین جنوبی حد (دریاے ستلج و بیاس پار ضلع فیروزپور) حد شمالی (ضلع گوجرانوالہ) حد شرقی (ضلع امرتسر) حد غربی (ضلع گوگیرہ) یہ ضلع ویسی ہین سے کوئی پہاڑ اس ضلع مین نہین اور تھل ریگستان بھی نہین ہے سطح زمین کا ہموار آب ہوا معتدل گفتگو پنجابی ہے اس ضلع مین تین تحصیل ہین ایک لاہور خاص دوسری قصور تیسری چونیان ہر ایک تحصیل کا حال مفصل ذیل مین تحریر ہے یہ ضلع زیادہ تر دوآبہ باری مین اور ایک پرگنہ شاہدرہ شرقی پور دوآبہ چناب مین ہے اور دریاے ستلج اور بیاسا حد شرقی پر اور راوی مابین ضلع کے جاری ہے عبور بذریعہ کشتی کی ہوتا ہے اور شہر لاہور نہایت کلان اور باقی آبادی نا کلان بطور قصبات کے ہین. کاشت ربیع کی اچھی اور زیادہ ہوتی ہے خریف کم پیدا ہوتی ہے ❊

تحصیل لاہور خاص

اس تحصیل مین دو پرگنہ ہین ایک لاہور ندی راوی سے جانب شرق دوسرا شاہدرہ ندی راوی سے جانب غرب ہے لاہور خاص ہمیشہ سے دار الملک مقرر رہا اور بہت پرانا شہر کہ تمام ہندوستان مین مشہور ہے چنانچہ بروے تحقیقات مورخان متقدمین و ملاحظہ کتب تواریخ سے معلوم ہوا کہ زمانہ سابق شروع دوآپر جگ مین راجہ لو پسر مہاراجہ سری رام چندر اوتار

اجودہیا کے باسی نے کئی لاکہ برس ہوئے بسایا تہا نام لاہور مشہور ہوا
اور پہر گردش واژگون زمانہ سے یہ شہر منہدم ہوگیا تب دارالحکومۃ اس ملک کا
سیالکوٹ ہوا بعد ازان آٹھ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ جب شاہ محمود غزنوی
نے فتح ہندوستان پر قبضہ پایا تب ملک ایاز کہ منظور نظر سلطان مذکور تہا
اوس نے اس شہر کو آباد کیا کہ اتبک ملک ایاز موصوف کی خانقاہ ٹکسال مین
بیچ آبادی شہر کے موجود ہے اڑتیس ۳۸ سال تک سلطنت اونکی رہی پہر تاتار خان
امراے سلطان بہلول بعد ازان کامران مرزا خلف بابر شاہ کی دارالحکومۃ
ہوا من بعد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے قلعہ خشتی و شہر پناہ و دولت خانہ
احداث کیا پہر محمد جہانگیر بادشاہ نے عمارت عالیہ کہ بالفعل مقبرہ جہانگیر متصل
شاہدرہ غربی دریاے راوی واقع ہے اور نیز دیگر عمارات سنہ ۱۰۳۰ ہجری مین
تعمیر کرائی کہ سنگ مرمر سے یہ روضہ منورہ بنا ہے اور مزار پر حروف سنگ سیاہ سے
و گلکاری عقیق کی جڑاؤ ہے اور قبر کی گرد مین بحروف جلی یہ عبارت
لکہی ہوئی ہے طرف دکن (مرقد منور اعلی حضرت غفران پناہ نورالدین محمد
جہانگیر بادشاہ فی سنہ ۱۰۳۷) ہر دو طرف شرق و غرب کے (۹۹) نام خدا کے
اور طرف شمال یہ عبارت (هو الله الذی لا اله الا الله هو
عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم) اور قبر کے اوپر
(۱۲) خط کلمے کے اور میدان شفق بالاے کا مربع نہایت وسیع اور بلند ہے

چہہ زینہ چبوترہ اور (۲۷) زینہ چڑہائی چہت اور (۵۸) زینہ ستون
ہر چہار طرف بالاے سقف سے ہے کہ یہ ستون کئی کوس سے نظر آتے ہین
اور یہ ستون یعنی منارہ ہشت پہلو پنج منزلہ اور گنبد مین آٹہ دروازہ ہشت پہلو
محراب دار اور احاطہ مین باغ کے چار چاہ پختہ اور دیوار شرقی احاطہ
کی دریاے راوی سے منہدم ہوگئی تین طرف کی دیوار قائم ہر سمت مین
ایک ایک دروازہ عالیشان موجود مگر آمد و رفت دروازہ غربی سے ہے
مجاوران روضہ کے قدیمی ہین سرکار انگریزی سے یہ باغ اونکو معاف ہے
اور ماہ کاتک مین ۱۱ ۔ چاند کو اور ماہ جیٹہہ و اساڑہ مین ۱۳ ۔ چاند کو
میلہ ہوتا ہے نواح کے آدمی جمع ہوکر منت ادا کرتے ہین اور کل احاطہ
مربع (۳۰۸) قدم مکسر کا ہے بعد تعمیر اس عمارت کے محمد شہاب الدین
شاہجہان بادشاہ نے شالہ باغ اس نواح مین بنوایا کہ ایسا باغ شاید
دوسری جگہ ہو کہ تین درجہ نشیب فراز مثل باغ پنجور کے اور اوسکے درمیان
نہر جاری جابجا عمارات گوناگون عمدہ طیار ہر سال وہان میلہ ہوتا ہی
یہ باغ قابل سیر ہے عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ مین دیوار یعنے
بند تا دو کروہ موضع لکہو ڈہیر و کوہی میران متصل شاہ بلاول تعمیر ہوا
کہ اتبک جابجا اوسکا نشان موجود اور یہ دیوار واسطے حفاظت سیلاب
دریاے راوی کے ہوئی اور عالمگیر بادشاہ نے مسجد عالی قلعہ مین

تعمیر کرائی یہ مسجد سنگ سرخ سے بنائی گئی کہ جسکی لوح پیشانی پر یہ عبارت
بخط جلی تحریر ہے (لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ مسجد
ابو ظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ
ہجری) باہتمام کمترین خانہ زادان فدائی خان کوکہ اتمام یافت -
اور وسط شہر مین ایک مسجد وزیر خان عرف حکیم الدین شاہجہانی نے
بنوائی دروازہ شمالی پر اوسکی یہ تاریخ بحروف جلی تحریر ہے تاریخ
این بناے چو پرسیدم از خرد + گفتا بگو کہ بانی مسجد وزیر خان ۱۰۴۴
بعد اُسکے ہر عہد مین اس شہر پر صدمات لوٹ و غارتگری کے رہے
رنجیت سنگہ کے عہد مین انتظام رہا یہ شہر لاہور خوب آباد گنجان ہے اگر
سب حال شہر کا لکھیے تو ایک کتاب بن جاے مگر مختصر لکھا جاتا ہے کہ
حسب تحقیقات سنہ ۱۸۵۵ع معرفت اجودھیا پرشاد تحصیلدار کے
ثابت ہوا کہ اس شہر کی مردم شماری (۵۰۳۰۵) ہے اوس مین مرد
(۳۵۱۶۴) عورت (۲۸۸۴۲) طفل (۲۱۳۱۹) اور اون مین
مسلمان (۴۹۶۹۵) ہندو (۳۲۱۰۹) سکہ (۳۵۰۱) اور
(۲۶۶۹۴) و کائین ہر ایک پیشہ والی کی اس شہر مین ہین اور دواب
اس مین حسب ذیل شمار ہوے فیل (۵۴) شتر (۱۳۰۸) اسپ (۱۵۹۵)
قاطر (۴۷۴) نرگاؤ (۲۱۰۷) مادگاؤ (۳۳۱۵) گاؤمیش (۶۲۰)

میزان کل (۴۴۴۳) اور (۱۴۳) مکتب و مدرسہ ہین مکتب فارسی خالص (۱۹) مکتب عربی یعنے قرآن خوانی (۳۶) مکتب ہندی (۶) شاستری (۳۸) عربی فارسی آمیز (۴۴) کل (۱۴۳) اور تیس ۳۰ باغ نامی اس شہر مین ہین کہ وہ بھی لائق سیر ہین - چھوٹا رام والہ - باغ بارہ دری چندا وری - جوالا سنگہ والا - منگلان والہ - داودی والا شاہ بلاول والہ - گنبد والہ - سرگھون والا - پیر سرام والا - بیدی تیسک والا خرد خوابگاہ والا - بڑی خوابگاہ والا - اوستادی دروازہ والہ - ڈیوڑہی گمراہیان والا - موتی رام والا - ثمن برج والا - مہتابی باغ - انگوری دلکشا - غزگرہ والا - فقیرہ والا - ٹہاکر دوارہ والہ - راجہ سوچیت سنگہ والا نقار خانہ والا - نابر سنگہ باری والا - حضوری باغ - رتن سنگہ گرجا گہر شگفتہ والا - شالہ باغ - اور یا بین شہر دور دو سے گرد و نواح مین زیارتگاہ مسلمانان و ہندوان متقدمین صدہا سالہ بتفصیل ذیل مین اور ان مزارات پر مسلمانون کی ہمیشہ بروز جمعہ و پنجشنبہ اور پر پرستشگاہ ہندوان پر بروز یکشنبہ انبوہ زن و مرد ہوتا ہے اور ہر سال مین میلے و عرس بھی ہوتے ہین کہ تفصیل انکی ذیل مین ہے

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
۱	مسلمان	حضرت میر علی ہجویری متبوع داتا گنج بخش	بیرون شہر [illegible]

پنجم

یوسف بیگ

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
			میں اس اولیا نے وفات پائی عرس ۱۷ صفر و بروز آخری شنبہ ہر ماہ و بروز جمعہ ہر ہفتہ میلہ ہوتا ہے +
۲	مسلمان	حضرت اسحاق مشہور میران شاہ	مسجد وزیر خان میں ۱۷ ماہ رجب کو میلہ کلاں بروز جمعہ و پنجشنبہ اکثر دھام ہوتا ہے
۳	رر	مادھو لعل حسین	متصل شالہ باغ و باغبانپورہ عہد اکبر بادشاہ سے غرہ رجب و بروز بسنت پنچمی دو دفعہ میلہ ہوتا ہے +
۴	رر	نوح دریا صاحب غازی	متصل انارکلی عہد اکبر بادشاہ سے +
۵	رر	نامس میر صاحب	عہد شاہجہان بادشاہ سے ہفتم ربیع الاول میں ہجوم ہوتا ہے +
۶	رر	شاہ بلاول	ماہ بیساکھ میں عہد شاہجہان بادشاہ سے میلہ ہوتا ہے +
۷	رر	شاہ ابوالمعالی	متصل قلعہ گوجر سنگھ عہد شاہجہان بادشاہ سے ہے اور اس درگاہ میں کبوتر بکثرت

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
			رہتے ہین زیارت کرنے والے چوڑہ کبوتر چڑہاتے ہین اور تین میلہ اس درگاہ پر ہوتے ہین دو ہر دو عید کو اور تیسرا ۱۷ ذی الحجہ کو
۸	فریق مسلمان	میان دوا صاحب	عہد عالمگیر شاہ سے مابین سرحد میان میرو بہگوان پورہ +
۹	"	شاہ محمد غوث صاحب	عہد احمد شاہ سے بیرون دروازہ دہلی نو اکبری
۱۰	"	مرزا بی بی پاکدامن صاحب	مدت سے متصل قلعہ گوجر سنگہ ۲ جمادی الثانی +
۱۱	"	میر بربان صاحب	بکی دروازہ کی باہر زمان سلف سے +
۱۲	"	شاہ موسی ہودلا	متصل قلعہ گوجر سنگہ بعہد اکبر بادشاہ +
۱۳	"	ملک ایاز کی خانقاہ	اندرون ٹکسال بادشاہی +
۱۴	"	صدر دیوان صاحب	متصل چوبارہ چہجو بہگت +
۱۵	"	مقبرہ جہانگیر بادشاہ	متصل شاہدرہ ندی راوی پار +
۱	فریق ہنود	مندر بہیرون جی	سرحد احمد زمان سلف سے +
۲	"	مندر چندر اب	" "
۳	"	مندر شیو جی	لاہور محلہ تہی زمانہ سلف سے +

مندر ہنود

نمبر	فریق	نام اولیا	کیفیت
۴	فریق ہنود	خوبچہ گرو رام جی	عہد شاہجہان بادشاہ
۵	″	زیارت چھجو بھگت	عہد اکبر بادشاہ
۶	″	مندر کالی جی	عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ
۷	″	بھیرون جی	محلہ ... والی زمانہ سلطنت سے
۸	″	مندر بھدر کال	عہد نیاز بیگ

اور تحقیقات ۱۸۶۸ع سے ثابت ہوا کہ اس شہر میں ہر قسم کا مال تجارت (۵۴۴۵۴۲) کا بنتا ہے از قسم پارچہ و ظروف آہنی و مسی وغیرہ اوس میں سے (۵۹۴۳۷۱) روپیہ کا اندر اس شہر کے خرچ ہوتا ہے اور رقم [illegible] کا باہر دساور کو جاتا ہے اور ستائیس رقم کا مال پورب پچھم دکھن واوتر کے ملکوں و شہروں سے یہاں آتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کل مال (۲۴۶۰۱۰) شہر میں خرچ ہوتا ہے (۲۴۴۱۳۱۲) باہر دساور کو جاتا ہے (۵۰۷۴۴۲) اور یہ سب تفصیل بروے تحقیقات لالا [illegible] چودھریان و دہروالیان و فروشان سے لکھا گیا اور اس شہر کے بارہ دروازے اور ایک موری ہے جس سے آمد و رفت ہے یہ تفصیل ہے۔ اکبری دروازہ دہلی دروازہ اکبری دروازہ موچی شاہ عالم لاہوری موری دروازہ بھاٹی لکھی روشنی مستی کشمیری شیروں والا اس شہر میں بڑا رواج سواری یکہ کا ہے چنانچہ

دروازہ شاہ عالمی و دروازہ اکیٹی پر صدہا یکے صبح کے وقت موجود ہوتے ہیں
جو کوئی چاہے کرایہ کرکے سوار ہو جاوے بڑی کارروائی اسی سواری
کی ہوتی ہے و سواری رتھ و ارابہ نہایت کم رائج ہے +

یہ شہر پناہ بطور ذرف کے ہشت پہلو مدور ہے خندق گرد گرد مین ہے گہری
پہلے پختہ تھی اب انگریزی عمل مین خندق کی بیرونی دیوار کا نیلام ہو کر اوپر
اور قلعہ کے اندر مکان ثمن برج بتعمیر سنگ مرمر اور حضوری باغ مین
بارہ دری سنگ مرمر کی اور موتی مسجد کہ جس کو سکھان نے موتی مندر قرار
دیا تھا اور مکان بارعام کہ اوس مین تخت شاہی پڑا ہے اور قلعہ کے متصل
سمادہ مہاراجہ رنجیت سنگھ و کھڑک سنگھ و نونہال سنگھ کی بتعمیر سنگ مر
بہت اچھی قابل دید ہے اور دلی بازار مین ایک سنہری مسجد بہت
اچھی عہد شاہی سے بنی ہے اور متصل سنہری مسجد کے ایک باؤلی
اس طرح برآمد ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی
شخص کہتا ہے کہ متصل سنہری مسجد کے باؤلی گرد کے زیر بازار مدفون
ہے اوسکو درست کرنا چاہیے صبح کو مہاراجہ مسطور نے اوس جگہ جا کر
زمین کو کھدوایا باؤلی برآمد ہوئی مہاراجہ نے مرمت کرا کے مکان
گرد تہہ خانی و دہرم سالا بنوا دیئے یہ امر عجیب ہے کہ وہان پہلے کچھ نشان
نمودار نہ تھا اور نہ کوئی جانتا تھا صرف بشارت خواب سے مہاراجہ کی

یہ باوڑی نکلی
اور اس شہر مین ایک شخص مسمی کرم سنگہ نامے تلکہان از قبیل دستکار
وصنّاع ہے کام مصوری مین یکتا اور نقشہ مکانات کا خوب کہینچتا ہے
اور بعینہ دکہلا دیتا ہے باوجودیکہ وہ خواندہ نہین مگر جو عبارت جس عمارت
پر جس موقع پر تحریر ہے نقشہ مین بہی ویسا ہی لکہدیتا ہے اور زیور طلائی
مع مینا کار و کام چوبی و آہنی و ہاتی دانت خوب بناتا ہے بلکہ مشہور ہے
کہ بعہد مہاراجہ شیر سنگہ کے ایک مگس چوبی بناکر اوسنی اوڑائی اور مہاراج
کی پگڑی پر جابیٹہی اور پہر اوڑانی سے اوڑتی تہی اور تیز جاندار مکہی
اور اس چوبی مکہی مین نہین ہوتی تہی مہاراج نے بہت انعام اوسکو دیا
شہر پناہ سے باہر ایک آبادی معروف انارکلی پر رونق ہے اور بازار
کلان اور اکثر کوٹہیات وہان ہین اور مکانات کچہری اکثر اوسی آبادی
مین ہین وجہ تسمیہ اس آبادی کی یہ ہے کہ انارکلی نامی ایک حرم بادشاہ
کی تہی اور بادشاہ کے روبرو اوسکو کسی بات پر ہنسی آگئی بادشاہ نے
اوسکو زندہ دفن کرادیا اور اوس کا مقبرہ بہت عالیشان بنایا کہ وہ مکان
اب موجود اور صاحبان عالیشان نے اوسکو گرجا گہر بنایا از اوسکی متصل
کچہری حاکمان کمشنران اعلی کی ہے اس وجہ سے اب یہ آبادی
انارکلی مشہور ہے اور اس نواح مین بہت مقبرے اور مسجدین تہین

کر صاحب لوگون نے اونکو بوضع خود کوٹھیات قابل سکن بنالین اور
تین کوس کے فاصلے پر چھاونی میان میر کی ہے وہان بھی اب رونق
از بس ہے اور ایک مقبرہ میان میر نامے اولیا کا ہے اور اس شہر مین
چار چیز کی کثرت مشہور ہے ایک کنجری یعنے طوائف - دوسرے
کوا یعنے چاہ تیسرے مکھی یعنے مگس چوتھی منگتا یعنے فقیر اور آبادی
کلان اس پرگنہ مین حسب ذیل ہے ؞

باغبان پورہ - عمارت پختہ دکان ہاے متعدد باغ شالامار
ریکے رقبہ مین ہے اور تین درجے پستی بلندی کے اس باغ مین نہر
شاہ نہر علی سے آئی ہے ؞

بھین خوب آباد مکانات پختہ و دکانین بہت ہین ؞

ترنک مثل قصبے کے آباد عمارت مکان ہا پختہ ؞

اچھرا ایک استہان بھیرون کا اور تالاب پختہ ہے -

نوا کوٹ شاہی یہ گاون لاہور سے دو کوس پر ہے مکانات و دکاکین پختہ
بسر سڑک ہے -

سانڈہ کلان - اچھا آباد پیداوار ہر اک چیز کی ہوتی ہے اور باغ بہت
ہر چہار رقبہ کو چاروں طرف بیلے خام مع شاہ و بے دانہ ہوتے ہین اور اس گاون میں
شہتوت بے دانہ بہت کثرت سے ہین وہ فروخت ہوتے ہین -

نیاز بیگ یہ گاؤن اچھا آباد ہے اور اسمین ایک مکان مع تالاب پختہ سندر کان دیوی کا واقع ہے اور تالاب کے گرد مکانات ساہوون کے بنائے ہوئے بطور دہرم سال ہین اور جیٹہہ بدی ایکادشی کو ہجوم میلہ ہوتا ہے اور دیوی کے مکان پر پکوڑیان نخود و تیل یعنے روغن تلخ کی چڑہتی ہین —

کانہہ کاچہہ یہ گاؤن ماجہہ مین مشہور ہے رقبہ کلان اس گاؤن کا ایسا بڑا کسی گاؤن کا رقبہ نہین اور آٹہہ سات جگہ آبادی ہے جانب غرب دریائے راوی جاری ہے اور اس پرگنہ لاہور مین جابجا بتفصیل ذیل ہین —

شہر لاہور	و تعلقات	میزان کل
اراضی بہت	اراضی ریت	سم شاہدرہ

اونچی جگہ کا پانی کہاری باقی شیرین ہے اور جابجا ت کہاری دیہات بہت اکثر ہین کہ جا بجنہ کہاری کہلاتا ہے وہ پانی قابل آبپاشی زراعت نہین ہے عمق چاہ (۲۸) لغایت (۳۵) ہاتہ اور دیہات کنارہ دریا آٹہہ سات ہاتہ پر ہے اور آبپاشی زراعت کی از روے چرخ چوب یعنے ہرٹہ جسکو فارسی مین دولاب کہتی ہین کے ہوتی ہے ماجہہ مین دولاب پر (۴۰) اور کہادر مین سوا سو (۱۲۵) ٹنیڈر لگی بندہتی ہین دیہات ماجہہ مین خریف زیادہ اور کہادر مین ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس پرگنہ مین اقوام مفصلہ ذیل : آباد ہین جٹ بکثرت اور قوم کم بگر جاٹان مین

تحصیل چونیان حسب تحریر لچمن لال منصرم بندوبست

اس پرگنہ مین (۳۵۸) موضع و (۳۸) رکہہ سرکاری کل (۳۹۶) محال ہین منجملہ اونکے سو گاون مع رکہہ نا بچہہ مین باقی ہشیار رہنے کہاور مین +

قصبہ چونیان متوسط آباد سبب عمارت پختہ قوم کہتری زیادہ آباد ہے اور مشہور ہی کہ دیوان لوڈرمل قوم کہتری گوت تنڈن وزیر اکبر شاہ کا اسی قصبہ چونیان کا رہنی والا تہا جانب غرب کہیڑہ ویران موجود ہے بنیاد مکانات لوڈرمل کی اب بہی نمایان ہے مگر اوسکی اولاد سے کوئی نہین + اور بازار بقدر تین سو دکان کے آبادہی مقام کچہری تحصیل اندر آبادی اور مقام تہانہ واقع لب سڑک آمد و رفت ملتان کے ہے ایک سال سے ایک کوٹھی سرکاری مع باغ باہتمام مرزا کلب عابد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کے طیار ہوئی اور قند سیاہ وغیرہ طرف ٹبالہ و امرتسر سے اس قصبہ مین آکر فروخت ہوتا ہے + موضع کندریان اچہا آباد ہے اس مین ڈہائی سو دکان ہوگی پہلی یہ گاون بقبضہ لطیف خان افغان ساکن قصور کے تہا اوس کا قلعہ بہی یہان تہا سمت ۱۸۷۳ بکرمی مین کہ اوسکو عرصہ پچاس برس سے زیادہ کا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جنگ عظیم کرکے اوسکو نکالکر داخل ملک محروسہ کرلیا اور لطیف خان موضع ممدوٹ واقع اس پار دریاے ستلج جا بسا کہ

کراوسکی اولاد سے نواب جمال الدین موجود ہے اور قلعہ کا نیلام منجانب سرکار انگریزی بقیمت سات سو ننانوے روپیہ ہوگیا مہاجنان چونیان نے خشت کیلئے اوسکی خرید کرلی ❊

موضع رام تہمن مختصر آباد ایک میلہ روز بیساکہی ۱۱ اپریل کو ہر سال ہوتا ہے بیس پچیس ہزار آدمی مرد و عورت جمع ہوتے ہیں اور فقیر لوگ روٹی یا گوڑہ آگ سے جگ کرتے ہیں ایک سماد رام تہمن کی ہے ایک تالاب پختہ وہان بنی ہوئی ہے اور اس میلے مین جاٹ لوگ شراب نوشی بہت کرتے ہین قیام میلے کا تین روز رہتا ہے ❊

موضع میانکی معروف بھائی پہیرو اوپر کنارہ سڑک ملتان کے خوب آباد ہے مگر آبادی اسکی بعمارت خام ہے اور دہیان داس مہنت اس مقام کا جاگیردار ہے تا قیام سماد بھائی پہیرو یہ گانو سرکار سے معاف اور خرچ روٹی کا بہت ہے قریب بیس من پختہ آرد وغیرہ کے ہر روز لنگر مین خرچ ہو جاتا ہے اور ایک تالاب پختہ بنا ہوا دیوان رام چند کہتری ساکن ایمن آباد گکڑ نبیرہ ساون مل صوبہ دار ملتان کا اور دو بارہ دری اس تالاب پر بنائی ہوئی اوسکی موجود ہین اور تہانہ بہی سرکار انگریزی کا ہے ❊

موضع سہروال ایک مختصر گانو ہے سردار کاہن سنگہ وہان کا جاگیردار ہے

اور پہوپہی اس کانہہ سنگہ کی مہاراجہ رنجیت سنگہ سے کتخدا ہوئی تہی
اور پہلی سب علاقہ چونیان کا بزرگان کانہہ سنگہ کے تصرف مین تہا بذریعہ
اسی رشتہ کے رنجیت سنگہ اس علاقہ پر قابض ہو گیا اور اب سرکار انگریزی سے
بارہ ہزار رقبہ کی جاگیر نمبر دار کانہہ سنگہ کی مقرر ہے چہارم جمع بطور نذرانہ سرکار
مین لیا جاتا ہے اور باقی (۳) حصہ کی جمع کانہہ سنگہ کو ملتی ہے اور
دیہات ماجہہ مین پانی ۲۵ یا ۳۰ ہاتہ پر اور دیہات ہتہاڑ مین ۱۲ یا ۱۳ ہاتہ
پر نکلتا ہے اور اس پرگنہ کی طرف شرق دریاے بیاس و جانب غرب
دریاے راوی جاری ہے اور پہلی دریاے بیاس زیر آبادی چونیان جاتا تہا
عرصہ سو برس سے بفاصلہ اکیس کوس جا رہا جو دیہات زمین اراضی گذشتہ
دریا مین آباد ہوے ہتہاڑ کے نام سے مشہور ہین پیداوار ان دیہات
کا اچہا سب جنس پیدا ہوتی ہے اور ماجہہ مین اچہی نہین ہوتی جب بارش
بارش کثرت سے ہوتی ہے اور اب منجانب سرکار انگریزی تیاری ایک
نہر کی اراضی ماجہہ مین ہو رہی ہے یہ نہر دریاے راوی سے نکلکر طرف ملتان کے
جنگل بار مین کو جاے گی اس نہر سے دیہات ماجہہ و جنگل بار مین بہت
فائدہ و آبادی ہوگی اور جنس نیشکر اس علاقہ مین نہین ہوتی اور
آبپاشی بذریعہ نہر ہتہاڑ کے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور اس علاقہ مین بارش کم
ہوتی ہے +

موضع ہیڈ رو کنارہ ستلج کے ہے اوس مین سے ایک نالہ معروف گھارا
پہلے سردار شیر سنگہ نے درست کرکے نکالا کہ وہ نالہ گھارا اس علاقہ مین
ہوکر مجرہ ضلع گوگیرہ کے علاقے مین کو گیا ہے اوسی سے بہت آبپاشی
ہوتی ہے اور اسی موضع سے ایک نہر معروف سہاگ نہر صاحبان عالیشان
انگریز نے نکالی ہے وہ بہی روان ہوکر طرف علاقہ مجرہ ضلع گوگیرہ مین گئی
اور صاحبان نے نالہ گھارا نکلا ہے اوسکی دہانہ پر بنگلہ ایک صاحب نہر کا ہے
خبرگیری آبپاشی و مرمت اوسکی تعلق صاحب ممدوح سے ہے اور فی کناز
ار محصول آبپاشی کا لیا جاتا ہے اور موسم برسات مین یہ ہر دو نالے و نہر
جاری رہتی ہین پہر خشک ہوجاتے ہین +

تحصیل قصور حسب تحریر لالہ انوپ سنگہ منصرم بندوبست

مرقومہ ۱۵ - جولائی ۱۸۵۶ عیسوی

اس تحصیل مین ۳۶۵ دیہات خالصہ و جاگیر واقع ہین اور
مبلغ ... خالصہ ... جاگیر ... جمع سالیانہ
از روے بندوبست پختہ قانون نہم ۱۸۵۳ع میعادی دس برس قرار پائی
اور دریاے ستلج بہ شمول بیاس جانب دکہن اس پرگنہ مین روان ہے اوس سے
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور پل کشتیون سے بنایا جاتا ہے بلا کشتی اور پل
کے عبور نہین ہوسکتا اور منجملہ دیہات تحصیل ہذا کے دو حصہ با نجمہ

اور ایک حصہ بیلہا رہین اکثر لوگ دیہات ہیتھار ہین مسلمان قوم راٹین
وڈوگر زمیندار ہین اور پوشش اونکی ایک تہبند رنگ نیلگون اور ایک پگڑی
اچہی ٹہری اور ایک کہیس رنگ سیاہ یا سفید ہوتا ہے اور بنسبت زمینداران
ماجہہ کے زراعت بہت محنت سے کرتے ہین اور مسکین ہین عقل کم رکہتی ہین
اور پانی چاہات اس خط کا شیرین زمین سے (۱۲) ہاتہ پر نکلتا ہے اور
فصل ربیع مین جنس گندم و جو و نخود و سرشف و خربزہ و کدو و توری
و ککڑی وغیرہ اور فصل خریف مین مکی جوار کنجد چینا پیدا ہوتی ہین
اور دیہات ماجہہ مین اکثر لوگ ہندو قوم جٹ گوت گل و سندہو و سدہو
بمذہب سکہ کاشتکار ہین اور پوشش انکی جیسی کہ سکہون کی ہوتی ہی
ایک گہٹنہ جسے کچہ بولتے ہین اور ایک کرتہ اور ایک پگڑی قریب چار پانچ
گز رنگ کہتی ہین اور بعض بعض آدمیون پر چادر یا کہیس ہوتا ہے زمین
اسکی ماجہہ کی ہموار پیداوار مین اچہی ہے الا بارانی ہے اور پانی چاہات
اس ماجہہ کا بالکل کہارہا یعنی شور ہے اور عجب تاثیر اس پانی کی ہے
کہ جسمین دیا جاتا ہے وہ زمین قابل تردد و زراعت نہین
رہتی شور پڑ جاتی ہے زمینداران بہی چندان محنتی نہین جس سال مین بارش
ہوتی ہے اوس سال مین پیداوار کثرت سے ہوتی ہے اکثر اس
خطہ مین بارش بموسم سرما ہوتی ہے اور تیسرے برس بارش ہوا کرتی ہے

جس سال بارش نہین ہوتی ہے پیداوار بہی اچہا نہین ہوتا گرانی غلہ
کی رہتی ہے بیماری بہی پہیل جاتی ہے فصل ربیع مین گندم نخود
جو تارامیرا اور فصل خریف مین جوار موٹہ ماش چینیا کنجد وغیرہ
کاشت کرتے ہین اور مکی بہی کاشت ہوتی ہے الاکثر سے نہین
اور بیشتر کسی کسی گاون مین طرف پٹی کے کاشت ہوتا ہے مگر اچہا نہین
ہوتا ہے کہاری ہوتا ہے اگرچہ اس تحصیل قصور مین تین قصبہ مفصلہ ذیل
ہین +
کہمکران پٹی قصور خاص - قصبہ قصور دیگر قصبجات سے کلان اور بارونق
ہے اور بلفظ شہر مشہور ہے پہلے یہ شہر آبادی حال سے جانب جنوب
آباد تہا اور آبادی اوسکی سبب مختصر اور قوم کہتری گوٹ پوری آباد تہے
اور زمینداری بہی انہین لوگون کی تہی اور منجملہ قوم راجپوتان گہر
بیکانیر کے راجہ رائے سنگہ حاکم اس جگہ کا تہا بعد شاہ بہلول وسلطان
ابراہیم لودی وشاہ بابر بادشاہ دہلی کے افغانان کہ ولایت خراسان
وترکستان متوطنان قرب وجوار کابل وقندہار وغزنین وغیرہ مسافرانہ
آکر اس شہر مین ٹہہرے اور راجہ صاحب موصوف سے ملازمت حصول
کی اور بعد حصول ملازمت درخواست قدری اراضی براہ سکونت و
گذشت کاری کی راجہ صاحب نے جواب دیا کہ اس قصبہ مین ایک شخص

پیدا ہاہی سرحلقہ قزاقان و رہزنان مع جمیعت دو صد سوار مفسدان اکثر باشندگان مقبوضہ ہذا کو لوٹ لیجاتا ہے اور رعایا اس مقبوضہ کو تکلیف دیتا ہی جو تم اوسکو گرفتار کرکے ہمارے حضور مین حاضر کروگے درخواست تمہاری منظور ہوگی چنانچہ افغانان نے بزور بہادری قزاق مذکور کو گرفتار کرکے بحضور راجہ صاحب کے حاضر کیا اور راجہ صاحب نے راضی ہو حسب خواستہ انکے اونکو دی جب سے افغانان قصور مین رہنے لگے اور ہمیشہ دو دو چار چار آدمی از قوم افغانان ولایت سے بتقریب تلاش روزگار آکر اس قصبہ قصور مین آباد ہوتے رہے اور بوجہ خدمت گذاری راجہ صاحب موصوف کے اچھے اچھے عہدے اور منصب انکو ملتے رہے اور اس قدر کثرت قوم افغانان کی اس قصبہ مین ہوئی کہ رفتہ رفتہ تمام باشندگان پر غلبہ اس قوم کا ہوگیا اور اس شہر مین یہ لوگ بطور رئیسان و سرداران کے معلوم ہونے لگے اور ایک گونہ سب طرح سے قابو پا گئے جب راجہ صاحب موصوف نے وفات پائی بہ سبب لا وارثی اونکے افغانان نے تصرف اپنا کرلیا اور بحضور شاہ دہلی کہ جو اون ایام مین تخت نشین تھے حاضر ہو کر ملازمت حاصل کی اور پیشگاہ بادشاہ سے منجملہ افغانان کے نظر محمد خان المعروف نواب نیدار خان والد نواب قطب الدین خان نے خطاب نوابی حاصل کیا اور پرگنہ قصور اونکو بطور جاگیر ملا بعد ازان منجملہ افغانان اس مقبوضہ کے جو جو صاحب اہل ہمت ہوتے گئے بعد ملازمت و خدمت گذاری شاہ دہلی سے خطاب نوابی حاصل کرتے رہے

ورا ونکو جاگیرات متصل قصور کے ملتی رہی غرض اس قصبہ قصور مین ایک
سناتہ ایک ہی دفعہ (۱۲) نواب مثلاً نواب ہمت خان و نواب مولاداد خان
و پیر محمد خان و نواب حسین خان و منصور خان و بہادر خان وغیرہ قوم پٹھان
کے کوٹ مختلف ہو گئی اور یہ تمام ملک مانجھہ و ہٹھار یعنی پرگنہ قصور و
چونیان ضلع لاہور و پرگنہ محمد وٹ و کھائی ضلع فیروز پور و مقبضہ دیپالپور
ضلع گوگیرہ انکی جاگیر مین قرار پایا اور شہر قصور کو آبادی بہت رونق و
افزایش ہوگئی کہ قریب چھ کروہ طول و دو کروہ عرض بلکہ زیادہ مین
یہ شہر آباد ہوا اور روز بروز ترقی باشندگان کی اس شہر مین ہونی لگی
اور رونق اس شہر کی مثل شہرہای کلان کے ہوگئی اور باشندگان کو کثرت
سے اندر آبادی کے قلت جگہ کی ہوئی تب افغانون سے جو جو شخص کہ صاحب
حشمت تھے اونہون نے کوٹ ہای مفصلۂ ذیل بنام نہاد خود واسطے آبادی
حفاظت کی یہ عمارت پختہ تعمیر کرائی - کوٹ خواجہ حسین خان والہ - کوٹ خواجہ
غلام محی الدین خانوالہ معروف کوٹ کلان - کوٹ بدر الدین خانوالہ -
کوٹ خواجہ رکن الدین خان - کوٹ خواجہ عثمان خان - کوٹ مراد خان
کوٹ اعظم خان - کوٹ محمد خان معروف کوٹ کچا - کوٹ سلطان عبد الرحیم خان
کوٹ بوڑھی خان - کوٹ حاضر خان - سنہ ۱۱۵۸ھ مین کہ بادشاہی دہلی کی سست
ہوئی اور غلبہ سکھان قوم ہنود کا اس نواح مین ہوگیا اور ہر طرف اس ملک کے

راجگان قوم ہنود سے پیدا ہے سکہ پھیل گئی تب قصبہ قصور کو جو بہ ہوسنے آبادی
مسلمانان کو راجہ نامی ہنود مثل پٹیالہ و نابھہ و جیند و گنڈا سنگہ و جھنڈا سنگہ
مشہور بھنگی سرداران امرتسر نے فراہم ہوکر ویران کردیا اور آگ لگا دی جسکہ سبب
شہر بالکل برباد ہوگیا منجملہ کوٹ نامی مذکورۂ بالا کی کوٹ بودہان خان و حاضر خان
بھی ویران ہو گئے تب جو کوئی کہ رہا یا اور قوم افغانان سے حیات مین رہے
وہ کوٹ نامی باقی ماندہ مین آباد ہوگیا تب سے آبادی سابق قصبہ قصور کی
ویران ہے اور کھولے پڑے ہین اور جو ایک مکان بطور تھیٹر مین سے ترتیب کے
بلندی پر واقع ہے اوسپر ایک قبر بحال حقیقی کہ وہ بھی فقیر صاحب کشف
ہوا ہے مع ایک چاہ پختہ آب تعمیر ہے وہ خاص قلعہ راجہ راہی سنگہ بعمارت پختہ
بنا ہوا تھا اور وہ چاہ بھی اندرون قلعہ کے واقع تھا ہنگام ویرانی شہر وہ
بھی ویران ہوگیا اور بعد ویرانی اوس شہر کے تین کوٹ مفصلۂ ذیل۔
کوٹ پیر عثمان خان معروف بہ پیرانوالہ۔ کوٹ حلیم خان۔ کوٹ فتح الدین خان
تعمیر کردہ نظام الدین خان والد فتح الدین خان۔ اور آباد ہوئی تب سے
خلقت اس شہر کی کوٹھائی مذکورۂ بالا مین متفرق آباد ہے منجملہ کوٹھائی
مسبوق الذکر کے کوٹ مفصلۂ ذیل۔ کوٹ عثمان خان۔ کوٹ غلام محی الدین خان
کوٹ بدر الدین خان کوٹ خواجہ حسین خان۔ شامل بستی ہین اور اونہین
مین رونق زیادہ ہے اور بازار کلان کہ جسمین ہر ایک چیز کی خرید و فروخت

ہوتی تھے ان میں سے چہار کوٹ مین ہے اور شہر قصور بھی ان کوٹ کا نام ہے
اور باقی کوٹ متفرق مثل مواضعات کی علیحدہ علیحدہ بفاصلہ سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو
قدم کی آباد ہین الا سب کوٹ مع آبادی اندرون کی بعمارت پختہ ہین اور کچھ کچھ
بازار بھی مثل دیہات کی ہر ایک کوٹ مین بعمارت پختہ بنی ہوئے ہین اور اب
بھی اس قصبہ قصور مین دو حصہ مسلمان اور ایک حصہ ہندو ہین منجملہ مسلمانان کے
کے قوم کھوجہ کی بڑی کثرت ہے اور یہہ لوگ سب طرح کا پیشہ کرتے ہین بہت سے
آدمی صاحب علم اور ہنر اور معلم و میانجی و مولوی ہین اور بہت سے دوکان پر بیٹھ کر
لین دین بنج بیوپار مثل مہاجنان و کھتریان کے کرتے ہین اور بہت سے
لوگ جفت فروشی اور کام چرم دوزی و کاٹھی سازی و پنبہ بندی کرتے ہین
اور بعضی بعضی اونمین سی نوکر زمرہ سپاہیان و اہلکاران ملازم ہین سنا جاتا ہے
کہ یہ قوم سابق مین نہین تھی جس ایام مین جناب شمس تبریز ملتان مین وحی حیات
تھے اوس ایام مین قوم روڑہ سے یہ لوگ مسلمان ہوئی اور خطاب کھوجہ بخشا ہوا
جناب موصوف کا ہے مگر وجہ تسمیہ اس لفظ کی صحت کی گئی تو اچھی طرح
ظاہر نہین ہوئی الا ایسا مشہور کرتے ہین کہ اونہون نے باوجود ممانعت
جناب موصوف کی بایام اسلام کاروبار بنج بیوپار بدستور سابق کیا تب
جناب موصوف نے بعد ملاحظہ اس حال کے خطاب کھوجہ باین معنی عطا
فرمایا کہ یہ اپنے کھوج قدیم پہ گئی اوس روز سے یہ ذات کھوجہ مشہور ہو گئی

ارشادہ شدہ اونکو توجہ کرنے لگے اور خواجہ اب بھی صاحب کے معتقد ہیں اس قصبہ
مشہور میں کوئی ایسی چیز نامور مشہور نہیں ہے کہ جو تمام ولایت میں مشہور ہوا لا
کچھ کچھ لوگ سب پیشہ کے اس قصبہ میں آباد ہیں اور حسب ضرورت ہر ایک
چیز مل سکتی ہے لیکن کاٹھی اسجگہ کثرت سے بنتی ہے اور بیش قیمتی ہوتی ہے
اور دور دور تک جاتی ہے بلکہ ایک دفعہ سنہ ۱۸۶۰ء میں جبکہ تحائف تمام ہندوستان
کے ولایت انگلستان کو بھیجے گئے نواب جمال الدین والی ممدوٹ نے ایک
کاٹھی بحضور ملکہ معظمہ بھیجی اور پسند ہوئی منجملہ ترکاری سبزی وغیرہ کی میتھی کا
ساگ اس جگہ کمال مشہور ہے اور دور دور تک جاتا ہے اور اس نواح میں کمال
صفت اوسکی بیان کرتے ہیں اور تجربہ سے بھی نہایت خوشبودار اور مفید
معلوم ہوا اور کوئی چیز لایق تذکرہ خاص نہیں ہے اور یہ بھی دریافت
ہوا کہ اس جگہ فقیران کامل و کاشف بکثرت ہوے کہ (۳۶۰) مقبرہ شاہی
ایسے فقرا ءکاملین کے اس قصبہ مقصور میں موجود ہیں مگر بسبب طوالت
شمار تذکرہ سبکا فضول ہے مگر نامی مقبرہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کیفیت	نام درویش
سات سو برس سے آنا اس صاحب کمال کا ولایت عرب سے اور معتقد ہونا یہاں کی مخلوق کا اور ظہور کرامات انواع انواع اونکا بتلاتے ہیں چنانچہ اونکا یہ کرشمہ اظہر من الشمس ہے کہ انکا مکان	صدر دیوان انصاری

نام درویش	کیفیت
حسن دیوان پشاوری	قریب گذر نواب قطب خان کی تھا ایک روز فقیر صاحب ہنگام صبح کو عربی مین ورق الجنان کہتی ہین گھوٹ رہے تھے نواب نے سمجھ حرکت خلاف شرع و مذہب سمجھ کر اونکو نکلوا دیا اوسی وقت نواب کو درد شکم پیدا ہوا آخرش نوبت بہلاکت پہونچی تب التجا فقیر روشن ضمیر سے لائی چنانچہ درویش مسیحا نفس نے دو چلم بھنگ اونکو پلائی کہ نواب صاحب کو فوراً آرام ہوگیا جب زاہد صفا کیش اس بی ثبات سرینش سے نہان خانہ عدم مین پنہان ہوا اونکا مقبرہ شہر سے جانب شمال مشرق سڑک لاہور پر بعمارت پختہ تعمیر ہے وہان ایک میلہ تین روز بعد بسنت پنچمی کے بماہ ماگھ ہر سال بہت اچھا ہوتا ہے اور ہجوم اوسمین چالیس پچاس ہزار آدمی کا جمع ہوتا ہے ایسا اور میلہ اس نواح مین نہین ہوتا ایک روز باہر شہر کے مقبرہ پر دو روز اندر شہر کے رہتا ہے اور اس درگاہ پر ایک ہجوم بنام نذر میلہ وفاتی مختصر ہوتا ہے۔
عبد الخالق	چار سو برس ہوئے کہ یہ فقیر ہوا اور یہ شخص منجملہ افغانان اسی شہر مشہور کا تھا علم فقہ وغیرہ مین کامل دستگاہ اوسکو تھی اور

نام درویش	کیفیت
عبدالخالق	اور ایک شخص عالم و فاضل سے اوسکو بحث اس بات پہ تہی کہ یہ عبدالخالق (جانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کو بوجود ظاہری اور وہ دوسرا عالم بلا وجود صرف بروح نورانی کہتا تہا اور اسکا تصفیہ نہوتا تہا اسی تکرار مین نماز عصر کی قضا ہونے پہ آ گئی و دیکہا کہ محمد رسول اللہ تعالی بجود آ ہوا اور ہونا معراج کو بوجود ظاہری اپنی زبان سے کہا اور دونو صاحبان مباحثین کو کشف ہو گیا اور یہ بحث مسجد متصل راہ کہمکرن و قصور مین رنج ہوئی بعد وفات عبدالخالق کے اونکا مزار اوسی جگہ بنا بہت مخلوق معتقد اس مزار کی ہے منت مانتے اور چڑہاوا چڑہاتے ہین ایک فقیر مسمی غفور شاہ نامی مسجد مین اور درگاہ کی مرمت کو رہتا ہے اور ہر ماہ ساون کو میلہ عرس ہر سال ہوتا ہے قریب پانچ چہہ سو آدمی کے جمع ہوتا ہے —
میان باد شاہ	یہ صاحب ولایت سے ہمراہ افغانان آکر آباد ہوے تہے فقیر ہوکر بذریعہ عبادت کشف دل حاصل ہوا بہت مخلوق معتقد انکی ہے انکا مقبرہ جانب جنوب متصل کوٹہی صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے بنا ہوا ہے ہر جمعرات کو زایر لوگ بعد حصول مقاصد دلی کے

نام درویش	کیفیت
میان باد شاہ	سبو چہ شربت کا چڑہاتی ہین بہت آدمی اپنی دید و بزرگان سی شنید کہتی ہین کہ کبھی کوئی جمعرات سبو چہ شربت چڑہنی سی خالی نہین گئی
بلاشاہ	یہ شخص قوم سید رہنی والا موضع ستو کی پرگنہ قصور کا تہا حضرت شاہ عنایت فقیر لاہوری کہ جنکی درگاہ لاہور مین متصل دروازہ شاہ عالمی ہے مرید ہوکر فقیر ہوا اور کمال کو پہونچا اکثر کرامات انکی ظاہر ہوئی تصنیف اشعار نظم و قافیہ بندی سی بہت شوق تہا انکی کلمات و اشعار سی پیشین گوئی یعنی زمانہ آئندہ کا حال معلوم ہوتا ہی اکثر زبان زد خاص و عوام ہے کہ جو اونسے نسبت عملداری مغلون وغیرہ و سکہان و انگریزان کے کہا بعد مین وہی ظہور ہوا اونکا لکہنا (طول عمل) ہے اور وہ بطور مثل کے اکثر ہین ہر جمعرات کو طوائف شہر اونکی قبر پر رقص کرتی ہین اور تمام اس علاقہ کا اعتقاد یہ ہے کہ جب کسی کو قسم دیتی ہین یا قول و قرار کسی امر کا لاتی ہین تو مقبرہ اس بزرگوار پر کراتے ہین اور قرار کرنیوالا جہوٹا قرار نہین کرتا اور نہ منحرف ہوتا ہے
لال چشتی	یہ فقیر اولاد بابا فرید شکر گنج پاکپٹن والہ سی ہے مقبرہ اوسکا

نام میلہ	کیفیت
لال چشتی	او پرتھ کی کہ جسکا تذکرہ پیشتر لکھا گیا واقع ہے یہہ بھی صاحب کشف گزرا ہے بہی خواستگاران مراد مزار پر آکر شیرینی تقسیم کرتے ہین مگر میلہ کوئی نہین ہوتا اور ایک کرامات اِن پیر کی یہہ بھی سمجھی جاتی ہے کہ جبکہ ایام مین دریائی ستلج رقبہ قصور مین جاری تھا اس فقیر کا مقبرہ درمیان دریا کے کھڑا رہا مطلق آسیب نہ پہونچا اور مکانات اور گاؤن کے گاؤن صدمہ سیلاب دریا سے مذکور معدوم ہوگئے
باوا تھمن	علاوہ اسکے ایک میلہ باوا تھمن کا بروز اول ماہ بیساکھ کے موضع تھمن علاقہ چونیان مین ہوتا ہے کہ بفاصلہ سات کوس کے قصور سے ہے وہ میلہ بیساکھی کا کہلاتا ہے اور اوسی جگہ ایک پختہ تالاب بنا ہوا ہے اوسمین سب لوگ اشنان کرتے ہین اور ایک سمادہ باوا تھمن کی واقع ہے اوسپر چڑہاوا چڑہتا ہے اور دور دور سے فقیران بیراگی اس سمادہ پر آتی ہین یہہ میلہ بھی اس نواح مین بہت رونق کا ہوتا ہے۔

کیفیت ضلع گوجرانوالہ قسمت لاہور

یہہ ضلع لاہور سے پچھم اوتر کی طرف ہے حدود اربعہ اوسکے بہ تفصیل ذیل مین۔ حد شرقی ضلع امرتسر و لاہور۔ حد غربی ضلع جہنگ و شاہ پور علاقہ کانووال جنوبی ندی راوی و ضلع لاہور و جہنگ۔ شمالی دریای چناب ضلع سیالکوٹ و گجرات

آب وہوا معتدل ہے مگر کنارہ دریاے چناب کے اکثر بہاری موسم برسات باہ آسن کاتک مین ہو جاتی ہے کثرت قوم ہنود وجاٹ کی بہت ہی اور پوشاک یہ ہی کہ جاٹان مسلمان کچھ پہنتی ہین و دیگر اقوام مسلمان تہ بند لونگی باندہتی ہین چادر و کرتہ و دستار اوڑہتی ہین چار تحصیلین اس ضلع سی متعلق ہین اب پرگنہ بندی جدید مین شیخوپورہ تعلق ضلع لاہور ہوگیا اور اب تین تحصیلین اسکے سو ضلع تخمیناً پانچ لاکھ روپیہ جمع کی ہو نگی دو دو پرگنہ ہر ایک تحصیل کے تعلق ہین وہان تھانہ ہین وچوکیات شاہراہ پر واسطے انتظام فوجداری کے متعین

گوجرانوالہ		رام نگر		حافظ آباد	
خاص پرگنہ	کالاون	رام نگر	شیر آباد	حافظ آباد	بھدی بستیان

چنانچہ حال ہر ایک تحصیل کا ذیل مین ہے ربیع زیادہ ہوتی ہے اور خریف کم خصوصاً جنس گندم کثرت سے بوئی جاتی ہے اور نیشکر بھی پیدا ہوتا ہی تحصیل شیخوپورہ اس پرگنہ کے پہلی قریب باسٹھ تھی اب عمل انگریزی مین تعلقہ قلعہ دیدار سنگہ اور کنگراوی کے دیہات علاقہ لاہور سے شامل ہو کر سات سو موضع اس تحصیل مین ہین اور یہ دو لاکھ کی جمع سرکاری اور لاکھ روپیہ کا علاقہ جاگیرداران کے تصرف مین ہے وجہ تسمیہ اس شہر کی یہ ہے چونکہ اکبر شاہ کا بیٹا سلیم شاہ عرف شیخو واسطے شکار کے اس نواح مین کہ جنگل بہت تہا تشریف لایا اور اس موضع مین ایک ہرن مارا اور اوسکی ایک قبر بنوائی اور ایک منارہ نہایت بلند

بنوایا تھا اور ایک تالاب پختہ بہت وسیع بنوایا اور اوسکے بیچ مین بارہ دری اور
آمد و رفت کو واسطے پل بنا دیا کہ اسی تالاب کی نقل و نقشہ پر امرتسر کا تالاب و
مندر بنا ہی اور اکبر شاہزادہ سلیم عرف شیخو کا لشکر بھی رہنے لگا اور سرائے اور ایک
قلعہ بنایا چنانچہ اب بھی تہ خانہ ہای اوس قلعہ کے موجود ہین اور وہ تہ خانہ
ایسی وسیع ہین کہ جن مین صدہا آدمی رہ سکین مگر اب وہ تہ خانہ بے مرمت
ہو گئی قابل جانے مردمان کو نہین رہی اوس مقام کا نام شیخوپورہ رکھا گیا مگر اوس
آبادی نہوئی سمت ۱۸۶۱ بکرمی مین بھائی سنگہ سکہ نے بہت اقوام بسا ہی اور شہر ہو گیا
چالیس برس وہ شہر آباد رہا چنانچہ اب بھی اوس آبادی کا [illegible]
سمت ۱۸۶۵ مین یہ ملک رنجیت سنگہ کی تصرف مین آیا اور رنجیت سنگہ نے اپنی بہو
مسماۃ نکائن والدہ کھڑک سنگہ کو دیدیا نکائن نے اوس سرای بادشاہی
کو مسمار کرا کے تہ خانوں کے اوپر چوبیلیات و مکانات کرا چھا قلعہ مضبوط
بنا کر اپنی سکونت اختیار کی فوج بھی زیادہ یہان رہنے لگی جو شہر آباد کردہ
بھائی سنگہ کا تھا بسبب رہنے فوج نکائن کے ویران ہو گیا بعضے وہان کے باشندے
اور دیہات ملحقہ مین بس گئے مسماۃ نکائن نے پھر اسجگہ پر کہ جہان اب
آبادی ہے آباد کیا تب سے یہ قصبہ آباد ہوا اس پرگنہ مین بڑی بڑی آبادی
چار قابل تذکرہ خاص ہین شیخوپورہ خاص اچھا قصبہ چھوٹی آبادی کا ہے
[illegible] مین ساہوکار بھی [illegible] سرای [illegible] سرکار انگریزی [illegible]

بنائی گئی ہے اور کوئی صنعت کاری گری یا تجارت کا کارخانہ نہین ہے اور
اس قصبہ مین ایک باغ نکائن کا لگایا ہوا ہے اوسکے بیچ مین بارہ دری بنائی ہوئی
مسماۃ مذکور موجود اور مسماۃ نکائن کی اسی باغ مین ہے **جنڈیالہ شیر خان**
کا اچھا آباد عمارت پختہ اور سود کان کے قریب ہے شیر خان پٹھان ملازم
بادشاہی نے بسایا تھا ایک بڑی عمارت پختہ بنائی ہوئی شیر خان کی اور ایک
تالاب پختہ بنایا ہوا خوشحال مل کھتری ملازم مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ہے اور اکثر
مقبرہ اہل اسلام کے ہین **شرق پور** یہ قصبہ اچھا آباد ہے ایک سو
پچاس دکان کا بازار اکثر قوم خوجہ رہتی ہین مکانات عمارت پختہ خام ہر دو قسم
ہین اور ایک خانقاہ میان محمد سمیع کی ہے وہان ہر سال میلہ ۱۵ - اساڑہ
کو ہوتا ہے پندرہ بیس ہزار آدمی گرد و نواح کے جمع ہو جاتے ہین تین دن
وہ میلہ رہتا ہے اور ایک مسجد بنائی ہوئی خوجہ آباد قوم رائین کی ہے قلعہ دیداسنگہ
یہ بھی اچھا آباد ہے قریب دو سو دکان کے بازار ہے نمک کا بیوپار وہان زیادہ
ہوتا ہے اور سمت ۱۸۲۲ مین یہ قصبہ دیدار سنگہ جاٹ سندہو سردار ملازم چڑہت سنگہ
جد رنجیت سنگہ نے آباد کیا تھا اوسمین بھی عمارت پختہ و خام ہے زمینداری قوم
جاٹان بھی ہور رائج کی ہے اور ضلع مین باغات کہین کہین ہین مگر آنب کا درخت
بہت کم چنانچہ شرق پور اور موضع کونڈہ ملحقہ شرقپور مین چند درخت آنب کے
لگے ہوے عہد بادشاہی کی ہین اور اس پرگنہ مین ۳۶۰ معاصم زمینداری جاٹان

کوٹ ورک کے ہین اور یہ جاٹ اکثر ہندو اور مسلمان کم ہین اور (بہم قسم) جاٹان
کہرل کے ہین اور بائیس موضع جاٹان کوٹ سرائی کے ہین کہ وہ بھی ہندو و مسلمان
ہر دو مذہب کے ہین باقی اور قوم متفرق ہین اور رعایا یہان کی حاکم کی بہت مطیع
اور فرمان بردار ہے کبھی سرکشی نہین کرتی اور غرب کی طرف اکثر دیہات ہین
زراعت بارانی ہے اور ملاوتی کو کنارہ سیلابہ یعنی کہادر اور شمال کی طرف کے
دیہات چرخی محال کہلاتے ہین اون سب مین چاہات سے زراعت ہوتی ہے
اور بیشتر آبادی کاشتکاران کی اپنی چاہات پر ہے اور دکھن کی طرف کے
دیہات مین آبپاشی نالہ ڈیک عرف دیک سے ہوتی ہے پہلی عملداری سکھ تک
اس نالہ مین ہمیشہ پانی رہتا تھا یعنی زمین سے سوت نکلتی تھی ابتدائی سنہ ۱۹۰۲
سے سوت پانی کا نکلنا بند ہو گیا کہ کہین کہین سے صرف برسات مین بارش
کا پانی کوہستان سے آکر جاری ہو جاتا ہے اس نالہ پر ایک پل کہنہ بادشاہی
اب بھی موجود ہے اور جہلار سے آبپاشی ہوتی ہے اور دو نالہ ایک بہند دوسرا
بانع سیجہ علاقہ لاہور سے آکر شامل اس نالہ ڈیک کے ہو جاتے ہین اور اس نالہ کے
اجراسے پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور زمین کا سطح ہموار و قسم مین دوہی
مشہور ہے کہ پیداواری کو اچھی ہے سماۃ لکاین کے وقت مین پانچ سو
موضع اس علاقہ مین تہے اونکی اصلی نشست لاکہ روپیہ کی تہی اور ایک لاکہ
روپیہ بابت فروہی یعنی جرمانہ وغیرہ سے حاصل ہوتا تھا اور دسیلہ ادیسہ

اوس علاقہ مین بہیا کہی کے ہوتے ہین اور ایک مقام موضع کہتالہ اوپر کنارہ نالہ
ایک کے کہ وہان سیڑہیان رام چند کی عمارت پختہ بنی ہوئی ہین اور اونکی مرمت
اوس زمانہ سی اتبک ہوتی چلی آئی ہے اور زبان زد عوام ہے کہ اسی موضع پر
کسی زمانہ مین اس نالہ کا پانی دودہ ہوکر چلتا تہا اور پیپل کا درخت اسی کنارہ
پر تہا اوسکے برگ طلائی تہی اوسکی بنیاد اتبک موجود ہی مگر اب خشک جیسے اور درخت
سبز پتون کے ہوتے ہین ویسی ہی یہ درخت ہی اور اسکا تذکرہ شاستر پدم پران
مین بہی لکہا ہے اور اس نالہ کا نام ویوکا لکہا ہے دوسرا میلہ موضع کرتال
اوپر تالاب دہرہ سری چند ایشر بابا نانک کے ہاں جیسا کہ ہوتا ہی اور موضع ننکانہ
اسی علاقہ مین ہی کہ جہان گورونانک پیدا ہوا پہلے اس گاؤن کا نام تلونڈی
تہا اب وہ تہہ و ویران ہے گورونانک نے یہ گاؤن ننکانہ بسایا اور اس
موضع مین چار مکان نانک کے بنے ہوئے ہین ایک جنم استہان دوسرا بال کریڑہ
تیسرا مال صاحب کہ وہان وقت خواب کے سانپ نے آکر سر پر سایہ کیا تہا
چوتہا کیارہ صاحب پرستشگاہ ہی اور اس کیارہ صاحب کی یہ روایت ہی
کہ نانک کی بہینسون یعنی گاؤمیش نے ایک زمیندار کا کہیت چر لیا اور وہ زمیندار
نانک کے باپ کے پاس فریادی گیا جب نانک کا باپ اور مالک کہیت اور
نمبردار دیہہ اوس موضع پر آئی تو اوسکی زراعت بدستور سرسبز پائی
اسواسطے اوس جگہ کا نام کیارہ صاحب ہوا اور اتبک وہ جگہ پرستشگاہ ہے

اور دو میلہ اوس جگہ ہوتے ہین ایک باوہ جیٹھ نرجلا ایکادشی کو اور دوسرا
اول بروز بیساکھ کے ہر سال ہوتا ہی اور دو تالاب پختہ اور ایک باولی وہان ہے
بروز میلہ مردمان نواح آکر اشنان کرتے ہین اور ہر چہار مکانات مذکورہ بالا
پر چڑہاوا چڑہاتے ہین اور موضع خانقاہ ڈونگران شیخوپورہ سے اٹھارہ کوس
دکہن طرف ہی اوسمین ایک میلہ اول سوموار ساون کو ہوتا ہی چار مکان یہان ہین
دیکا حاجی دیوانصاحب۔ حاجی محمود شاہ۔ پیر شاہ۔ شاہ صدرالدین
روضہ اولاد پیر دیوان صاحبان ڈوگر کا بعمارت پختہ ہے مسلمان اس میلہ
مین بہت جمع ہوتی ہین اور اس درگاہ کے خرچ کو جاگیر قریب ہزار روپیہ کے
سرکار سے مقرر ہے اوراب پیر دیوان کی اولاد گیارہوین پشت مین محبوب شاہ
زمیندار اس گاؤن کا ہی اور تمام باشندگان اس گاؤن کو اتبک یہ اعتقاد
ہی کہ کوئی آدمی چارپائی پر نہین سوتا بلکہ یہ ادنکے دلمین خوب مستحکم اعتقاد ہی
کہ جو کوئی چارپائی پر سوئیگا وہ گونگا ہو جاویگا اور کہتی ہین کہ دو دفعہ اسکا
تجربہ ہو چکا ہی اور موضع ٹہٹہ مین اول بیساکھ کے میلہ ہوتا ہی شیخ سادہو
پیر کی تربت پر ازدحام ہو کر زیارت ہوتی ہے اور چڑہاوا چڑہتا ہے
اور ایک موضع انبا کا پتا اس علاقہ مین ہے اور مشہور ہے کہ اس جگہ کلجگ
مین ایک راجہ سرکپ مشہور تہا اور وہ دیگر راجون سے چوسر اس شرط پر کہیلتا تہا
کہ جو کوئی بازی ہارے غالب مغلوب کا سر کاٹ کے چبوترہ کے نیچے دیا دے تو بہت

راجون سے اوس راجہ سرکٹ نے چوسر کی بازی جیت کر اونکے سر اوسی جگہ پہ کاٹے
اور اونکا راج اپنے قبضہ مین کر لیا تھا آخرش جب راجہ رسالو سیالکوٹ مین
ہوا وہ بازی چوسر مین اوس راجہ سرکٹ پہ غالب آیا اور موافق شرط مقررہ
کے راجہ سرکٹ کا سر کاٹنا چاہا راجہ سرکٹ نے عوض اپنے سر کے اپنے
بیٹی راجہ رسالو کو دی اور رسم چوسر کھیلنے کی جب سے ختم ہو گئی اب وہ تہ ویران
راجہ سرکٹ کا موجود اور جس چبوترہ کے نیچے راجون کے سر دبائے جاتے ہین
وہان درخت کریل کی بہت کہڑی ہین۔ اور اس علاقہ مین ایک جنگل بار بہت ہے
اسی علاقہ سے وہ بار شروع ہوئی اور ملتان تک چلی گئی یہ بار
دولا بھٹی کی مشہور ہے کہ یہ دولا بھٹی مسلمان ساکن پنڈی بہان غارتگری
اس جنگل مین کیا کرتا تھا اوسکے نام سے یہ بار مشہور ہو گئی اور اس جنگل کا نام جندل بار بھی کہتے ہین

تحصیل حافظ آباد بموجب کیفیت پوپیال کمشنر اسسٹنٹ

المرقوم ۱۲ مئی ۱۸۵۶ء

یہ تحصیل ضلع سے جانب غرب جنوب واقع ہے زمین کا جانب گوشہ غرب جنوب نشیب اور گوشہ شرق و شمال
بلند دیہات جنوبی و شرقی کی زمین بار اکثر جگہ صحرا خوشنما و بعض جگہ
میدان کم وسعت ہیران غرب مین اکثر دیہات کہاور مین اور زمیندارہ
قوم راجپوت بھٹی و جٹ تارڑ مسلمان بکثرت اور باشندگان غریب و
مطیع حکم حکام ہین سرکش نہین گفتگو و چلن سیدہا سادہ کا ہے اور لباس تہ بند

اور چادر اور دستار درمیان سے سر کھلی باندھتے ہیں اور آدمی جوان قد آور ہوتا ہے
میں بدرجہ اوسط آب و ہوا معتدل مگر ماہ اسوج میں دیہات کے اندر کثرت بیماری کے
ہو جاتی ہے اور واردات قزاقی کی کم مگر مویشی کی چوری اکثر ہوتی ہے اور صنعت
دستکاری گری کسی شی کی مشہور نہیں مگر پنڈی بھٹیاں میں کاٹھی گھوڑوں کی اچھی
بنتی ہے اور بڑی بڑی آبادی کہ جنمیں دوکانات ہیں — قصبہ پنڈی بھٹیاں (پانسو دکان)
جلال پور (پانسو دکان) — بیکی دوتی کی (تین سو دکان) — کوٹ نکارا (سو دکان) — حافظ آباد خاص (دو سو دکان) — رامکے چٹھہ (سو دکان)
چک بھٹی (سو دکان) — قلعہ مراد بخش (سو دکان) — سوداگری کسی چیز کی قابل تذکرہ خاص نہیں لین دین
بہا چونی ہوتا ہے اور کوئی عمارت قدیم لائق قلعہ قابل تذکرہ نہیں ایک برج پنڈی بھٹیاں
میں سو سوا سو برس کا بنایا ہوا قوم بھٹیاں کا ہے اور اس پنڈی بھٹیاں میں مسمی دولا
بھٹی نامی ہوا کرتا تھا اسکا ایک مکان اب بھی قائم ہے اور بار جنگل اس دولا کے
نام سے مشہور ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بوسیلہ اس جنگل بار کے قزاقی کیا کرتا تھا
اور اس جنگل میں رہتا تھا اور میلہ اس تفصیل سے ہوتے ہیں کہ موضع جلالپور
میں میلہ دیوی کا لگا کا سال بھر میں دو دفعہ نوراترہ و چیت میں ہوتا ہے دو روزہ
ہجوم رہتا ہے اور ایک میلہ سال میں ایک دفعہ بہاء الدین کے روضہ پر موضع جلالپور
ہوتا ہے دو روزہ ہجوم رہتا ہے دریاے چناب در پرگنہ پر جاری عبور کشتی سے ہوتا ہے
اور کبھی کبھی بحالت کمی آب پایاب بھی اکثر جگہ ہو جاتا ہے اور بوقت طغیانی آب
اکثر زمین پانی سے سیراب و فائدہ بخش زراعت ہوتی ہے اور حافظ آباد

خاص مقام تحصیل دہتانہ اور ایک تھانہ پنڈی بھٹیان مین اور تین چوکی جلالپور و
سوکھی و ونیکی مین منحصر ہین میوہ دار باغ ایک قصبہ جلالپور مین ہے اور آب
چند درخت قادر مراد بخش اور کوٹ بھٹہ و ونیکی مین ہین مگر کچھ کثرت نہین بلکہ قلت ہے
بیچ مین زراعت گندم و جو بکثرت ہوتی ہے اور نیشکر و کپاس فیصدی قریب دو کے
چار حصہ کی قدر ہوتا ہے نیشکر صرف دیہات بانگر ملحقہ بار مین ہوتا ہے کپاس ایک
گاؤن مین بویا جاتا ہے اور زراعت چاہی بکثرت بارانی کم اور پانی چاہات کا
ہٹھار مین بارہ ۱۲ ہاتھ پر اور بانگر مین بیس ہاتھ پر اور کنارہ بار کے تیس ۳۰ ہاتھ پر اور
خاص جنگل بار مین چالیس ہاتھ پر نکلتا ہے اور جنگل بار اس تحصیل مین بہت ہے
اور اسمین لکڑی جنڈ و کریل و جال پیدا ہوتی ہے قابل عمارت کے نہین کریل کی لکڑی
سے کاروائی کام تعمیر مین ہو جاتی ہے اور گھاس چرائی جنگل بار مین ہوتی ہے شرح
محصول گھاس چرائی ہے ۔ گاؤمیش فی راس ۔ ۲ پائی گاؤ ۔ بھیڑ بکری ۔ شتر فی راس
اور سکھون کی عملداری مین دستور تحصیل بروی کس اور بٹائی اور بعض جگہ چکوتہ
نقدی چاہ بہت اور بعض دیہات مین فی جوگ نرگاوان پر چاری تھا اکثر دیہات
مین چارہ بیت دیہات قسم زمینداری کم پٹی بھیجد ... رائج اور ریت تھا
قدیم قوم راجپوت بھٹی کا گھا خاندان اس علاقہ مین مشہور ہے کہ عہد سکھان سے
پہلے خود حاکم وقت تھے اور تمام تعلقہ کا معاملہ خود لیا کرتے تھے اب چند ان میں سے
اب بھی سکھان کے وقت سے بطور انعام زمینداران کے بسر اوقات کرتے ہین

تحصیل گوجرانوالہ و رام نگر

ان ہر دو تحصیل میں شہر کلان - گوجرانوالہ - امین آباد - وزیر آباد - اکالگڑھ - رام نگر
ہیں شاہجہان بادشاہ کے وقت میں وزیر آباد مسمی وزیر خان نامی وزیر نے آباد کیا تھا
سنہ ۱۸۳۱ء میں مسٹر ابو طویلا صاحب حاکم وزیر آباد نے بازار پختہ اور فراخ چوسرکا اور چاروں
طرف کلان کلان دروازے بنائے چنانچہ جانب جنوب لاہوری دروازہ جانب غرب
اکالگڑھ دروازہ جانب شرق دروازہ سیالکوٹ اور جانب شمال کہ پہلو دہان
سرای تھی ثمن پیچ طیار کرایا اور اب مسٹر جان انگلسن صاحب بہادر نے ایک سرای
وچاہ قابل دید کی طیار کرائی اور شہرہای مذکورہ میں سوداگری خاص کسی شی
کی نہیں اور کوئی صنعت و عجیبات بھی ضلع میں نہیں ہے مگر نالے ایک سے زیادے
روان ہوتے ہیں اوسکے قریب زراعت کا پیداوار اچھا ہوتا ہے برسات میں
طغیانی شدت سے ہوتی ہے تا کشتی بھی آجاتی ہے اور ہمیشہ قدرے پانی رہتا ہے
پانی چاہات ہیں موضع میں نزدیک جناب سے نیشکر و کپاس و بہدی یعنی
حنا پیدا ہوتی ہے اور گندم تخمود شالی کہین کہین موٹھ بکثرت ہوتی ہے
باغات میوہ دار ضلع میں کمتر ہیں شہرون میں رئیسان نے اکثر باغات پختہ بنائے ہیں
اکالگڑھ متوطن دیوان مولراج پسر ساون مل ہیں اور وزیر آباد میں بہت بہت
عمدہ باغ ہیں اور وزیر آباد میں ایک مکان ہشت و ثمن پیچ لب نالہ پلکہو تعمیر عہد سکھیہ
ہی بہت خوش نما عمارت ہی باغ اور سیرگاہ خوب مگر سرکار انگریزی کے عمل میں فضول

مشہور ہو گیا پانچ ہزار روپیہ کو باتہ راجہ فقیر اللہ خان راجوری والے کے فروخت ہوا ہے
وہ وہان رہتی ہین اور راستے صاف قابل روانگی راجہ کے بسبب ہمواری
زمین کے ہین مگر گاڑی رتہ کا نشان نہین ہے یکہ یا گہوڑا کی سواری ہے عمل
ان مین اکثر تحصیل موجودات تہی مشخصہ کثر تہا کاؤن بہیا چارہ مین تفریق معاملہ
الاؤ پیاوت پر ہوتا ہے اور لیٹ دیا کا پٹہ سراسری ہے سب سے بڑا خاندان منجملہ زمینداران
کوئی نہین مگر جو زمیندار ہین وہ سردار ہو گئے تہے اب نام سردار رہ گیا تعلقداری
کسی کی نہین اور حال میلہ ہا کا یہ ہے کہ قصبہ نصیر آباد و قصبہ امین آباد مین
میلہ بیساکہی کا پہلی چیت سدی ستمی ہوتا ہے بہت جماعت مردم اطراف فراہم
ہو جاتی ہے وزیر آباد مین بسبب غسل دریا چناب اور امین آباد مین تالاب پختہ
معروف سوڈہی صاحب کے وزیر آباد مین غسل دریا کو شہر مین ہجوم ہوتا ہے بازار
دوکان حلوائیان و نانبائی شامیانہ و قنات سے آراستہ ہوتی ہین اور ہر قسم کے
دکاندار آتے ہین تین دن مجمع رہتا ہے کوئی خاص سوداگری کی نہین آتی تماشا اور
سیر قوم جاٹ کا ہے کہ صدہا بلکہ ہزارہا زمیندار صغیر کبیر پیر و جوان و طفل شراب
پیکر سوٹیان ہاتہ مین لیکر اور چھینٹے کودتے ناچتے پہرتے ہین اور الغوزہ بانسری
خنجری ڈہول دوتارہ باجہ بجاتے ہین اور اشعار عشق مثل قصہ ہیر رانجہا و
مرزا و مہاسنگہ وغیرہ بڑی خوش الحان سے گاتے ہین اور جس جگہ مجمع عورات
ہوتا ہے وہان ہجوم غفیر شور کثیر کرتی ہے حسب رواج اس ملک کی عورات بہی متوجہ

ہوتی ہین اور اونکے مرد بھی کچھ حجاب نہین کرتے مزاحم حال نہین ہوتے اور آدمیلی بار
مین جو تالاب ہی وہ شہر سی فاصلہ آدہ کوس پر واقع ہے اور بنام روڑی صاحب مشہور
ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ سکہان نے چند کنکرون کو جگہ نشست اور عبادت گورو نانک
مشہور کرکے اپنا کر لیا اور نام روڑی صاحب کہ دیا اور پھر کتبیان لاہور سے ابتدا سے
عملداری سکہان مین ایک مکان گنبددار اور ایک تالاب پختہ بہت عمدہ تیار ہوا اور گنبد مین کنکر بھی
ہوئی ہین انکو سجدہ کرتے ہین مکانات سکونت مجاوران اس مقام پر اسی جگہ
واقع ہے چار ہزار روپیہ کی جاگیر واسطے مصارف کے مقرر تھی تحقیقات غلط کرانے
سے تین بیاست ہنت کی تجویز ہوئی بعد وفات اوسکے ضبط ہو گئی اس میلہ مین شامل
ساہیلہ وزیرآباد کے دوکان بازار حلوائیان وغیرہ زیادہ ہوتی ہین اور دس دس بیس بیس
کوس کے آدمی جمع ہوتے ہین مجاوران کو عہد سکہان مین تخمیناً سو روپیہ حاصل ہوتا تہا
اب پانچ سات روپیہ کے اندر مین کچھ نقد وغلہ جمع ہوتا ہی ایک میلہ عظیم موضع دہوکل
متصل وزیرآباد مین گوگا پیر کا جسکو یہان لکہوداتا کہتے ہین ماہ جیٹہ ہوتا ہے
اور ایک میلہ برابر آمدورفت مردمان اطراف رہتی ہی لاکہ آدمی کا ہجوم ہوتا ہے
کہتی ہین اسکے برابر کوئی اور میلہ نہین ہوتا ۔

کیفیت ضلع سیالکوٹ

منشی تلسی رام تحصیلدار نے اپنی تحقیقات مین جو کیفیت سیالکوٹ کی لکہی اوسکا خلاصہ
یہ ہے کہ سیالکوٹ راجہ سالبان نے آباد کیا اس راجہ کے عہد مین پنجاب کے راجہ وغیرہ

یعنی دار الحکومت یہ سیالکوٹ تہا اور خوب آباد تہا جب یہ راجہ جنگ مہابھارت
کے دن پانڈون مین مارا گیا کوئی راجہ خودسر پنجاب کا نہوا جو کوئی ہوا اوس نے اس
شہر کو راج دہانی نہ کیا راجہ جمون وکشمیر والا اسکو ہمراہ اوسکے تہا لوٹتے رہے
یہ ایک ویران جنگل بن گیا سنہ ۴۵ ہجری مین خسرو ملک سلطان محمود غزنوی کی
اولاد شاہ لاہور تہا شہاب الدین غوری نے غزنی کو فتح کرکے پنجاب پہ یورش کی
لاہور فتح نہو سکا اوس نے قلعہ سیالکوٹ کو پسند کرکے درست کری اور اس شہر کو آباد
کیا اور اپنی فوج یہان چہوڑی یہ شہر آباد ہونے لگا شاہنشاہ اکبر کی طرف سے راجہ
مان سنگہ جے پور والہ کو جب مہم کوہستان ہوئی سیالکوٹ کا ملک اوسکو بطور جاگیر ملا
اس راجہ نے از سر نو قلعہ بنایا اور اس شہر کو خوب آباد کیا پہر آبادی کم ہو گئی
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین یہ علاقہ کنور کشمیرا سنگہ کی جاگیر مین دیا گیا اس شاہزادہ
نے درست قلعہ کی کرائی پہر یہ شاہزادہ مارا گیا مگر آبادی کم نہوئی جیسی اچہا آباد
چلا آتا ہی اور سید نیاز علی منصرم بندوبست کی کیفیت یہہ ہے کہ یہ ضلع سیالکوٹ مابین
دوابہ رچنا کے واقع ہے اور تخمیناً ۵۰ کوس عرض و پچاس کوس طول آٹہ ہوا علاقہ
ظفروال جانب شمال حدود دیہات متصلہ دریای چناب کے مرطوب شرقی برسات مین دریا
ہر دو کنارہ دریای مذکور کی تپ ولرزہ کی کثرت ہو جاتی ہے اور آب وہوا دیگر سمت یعنی
پسرور و سیالکوٹ و ڈسکہ کی اچہی اور بیماری کم اور بڑہی بڑی آبادی یہ ہین
سیالکوٹ ظفروال پسرور ڈسکہ جاگیر مین کثرت قوم کہتری کی ہے اور

دیہات مین بود و باش قوم جاٹان مسلمان دوادان سلاٰیہ یعنی قوم مسلمان و ڈوگرہ
راجپوت ہندو کی ہے دیہات ہر ایک قوم کے جدا گانہ ہین یعنی دیہات سلاٰیہ دوادان
و ڈوگر کی حد مشہور ہے اور لب دریای چناب ظفروال سی جانب شمال کثرت قوم ڈوگر کی ہے
اور سوای قوم ڈوگر کے سب کی گفتگو پنجابی الا ڈوگری گفتگو اور طرح پر ہے اور پوشش
دیہات والون کی کثیف اور موٹا کپڑہ گزی و کاڈہ کا پہنتی ہین ساکنان شہر سیالکوٹ
خوش پوشاک اونکو سفید جامہ مرغوب طبع ہے اور ولایتی کپڑہ نہین پہنتی اور لنگی
ریشمی اکثر اوڑہتی ہین اور تہ بند کی جگہ باندہتی ہین اور ہر یک مرد ضعیف و جوان
و طفل ہتیار باندہتا ہے دیہات کے لوگون کا سر کا چاند کہلا رہتا ہے شہر والے
دستار کے اندر کلاہ بہی رکہتی ہین اور پاجامہ کوئی کوئی مسلمان خواندہ پہنتا ہے
اوسکو شلوار بولتے ہین ضلع کا مقام شہر سیالکوٹ ہے چندان آبادی کلان نہین ہے مگر
بہ سبب چہاونی اور کثرت قیام ہندوستانی آدمیان سی رونق پذیر ہے اور مشہور
ہی کہ یہ شہر سیالکوٹ راجہ سال باہن قوم راجپوت نے بسایا تہا اور بعد راجہ بکرماجیت کے
بسایا کہ اوس عہد کی قلعہ کی بنیاد ایک چاہ موجود ہے یہ بہی روایت ہی کہ راجہ مذکور نے
مسمی پورن مل اپنی بیٹے کو رانی کے کہنے سی اوس چاہ مین ڈالدیا تہا اور قصہ اوس پورن مل
کا بہت طول طویل زبان زد عوام ہے اور اکثر لوگ بطور راگ کے گاتے ہین اور خانقاہ
حضرت امام علی الحق اور سید سراج شہید کی اوس شہر مین ہے اور سیالکوٹ خاص مین
کاغذ خوب بنتا ہے کہ یہان کا کاغذ جا بجا مشہور ہے اور جاتا ہی اور قصبہ پسرور

بلکہ گونہ آبادی بعمارت پختہ ہے مشہور ہے کہ یہ قصبہ بابر شاہ بادشاہ کے عہد مین
پرس رام برہمن پروہت قسمی ناکا جیٹ باجوہ نے آباد کرکے پسرور نام رکہا تہا
اورنگ زیب عالمگیر کے وقت مین نام اسکا پسرور مشہور ہوا اس شہر مین زیارت حضرت
امام صاحب سبزواری کی ہے اور موضع کلان کوٹلی لوہاران شرقی وغربی مین اونکی
کثرت آہنگران ہے اور بندوق توڑہ دار تلوار چہرا اچہا بنتا ہے اور اس ضلع مین دریاے
کلان چناب و سرحد ضلع گجرات اور اس ضلع کے جاری ہے عبور کشتی سے ہوتا ہے
اور دو نالہ ایک دیگ سوہم گرما مین خشک اور برسات مین بہت جاری رہتا ہے
اس سے زمین دریا برد ہو آمد ہوتی ہے دوسرا نالہ ایک کہوئی مختصر ہے اور کوئی
عمارت عالیشان بادشاہی مشہور نہین تجارت کی اشیا یہان سے کسی اور جانب
نہین کم جاتی ہے دیگر جوانب سے میوہ پشمینہ آکر فروخت ہوتا ہے اور سوا سے
کوٹلی لوہاران مذکورہ بالا کے اور کسی قسم کے کاریگر دستکار مشہور نہین ہے
تذکرہ میلہ جات خاص سیالکوٹ مین اوپر خانقاہ امام صاحب کے ہر جمعرات
کو ہجوم ہوتا ہے اور ایک مکان پیر بابا نانک کا مشہور ہے وہان ہر سال
میلہ ہوتا ہے اور دیہات قرب و جوار کے لوگ جمع ہو جاتے ہین قیام میلہ کا ایک روز
رہتا ہے اور چاہ پورن واقعہ متصل سیالکوٹ بفاصلہ تین کوس سے ہر سال
وہان ہجوم ہوتا ہے اور پانچ روز قیام رہتا ہے نقطہ باغات آب و میوہ اس
ضلع مین نہین بلکہ آب نا درخت نا پدید کہین کہین شاذ و نادر پانچ چار درختان

کے ہیں اور درخت بیب مطلق نہیں نیشکر و گندم بکثرت اور جنس کم کاشت ہوتی تھے
قبل عملداری سکھان کے ریاست قوم کھتری و جاٹان و سلوئیہ واران و وڑو گران کی تھی
اب بھی انکی کثرت ہے اور قوم اشراف ہندو و مسلمان خال خال ہے کوئی رئیس نامی
مشہور نہیں اور سواری خچر کی اکثر مرغوب طبع ہے اور اسپ بھی رکھتے ہیں
ا ابہ کی سواری کا رواج نہیں دیہات میں راستہ گاڑی کا نہیں ہے جیکلرہ و اسطے
والنے کہات کی ہیں مگر مضبوط نہیں ہوتے اور کوئی جنگل کلان و تھل ریگستان
مابین ضلع کے نہیں ہے باشندگان ملائم مزاج خود مطلب ہیں لحاظ دوستی و ملاقات کا
بے غرض نہیں ہوتا مہماندار سیر چشم ہیں اور شرح محصول کاشتکاران
اکثر نقدی کہیں کہیں رواج بٹائی کا ہے اور قصبات شہر میں محصول بطور چنگی
فی من آدھ آنہ اوس جنس پر ہے کہ جو جنس کہیں سے جگہ سے آ کر شہر میں
فروخت ہو اور اس محصول کو ڈہرک بولتے ہیں اور چار تحصیل ہیں ضلع
میں ہیں — سیالکوٹ خاص — ڈسکہ — پسرور — ظفروال — اور اسی معاملہ
کا اور حصص بیا چارہ مروج مگر تحصیل ڈسکہ میں کچھ دیہات کی تفریق معاملہ
بروی جاتی ہے فقط — اور اس ضلع میں بہ تحت ہر تحصیل پانچ تھانہ ہیں اور جاگیرات کا
علاقہ اس ضلع میں بہت ہے چنانچہ راجہ تیج سنگہ شہرا جاگیردار ہے جسکو سرکار انگریزی سے
جاگیر عطا ہوئی اور سیالکوٹ موضع دیا گیا اور یہاں کا راجہ اسکو دیا گیا تفصیل ہر یک
تحصیل و تھانہ جات و تعداد و موضع و جمع فی الحال و جاگیر ذیل میں ہے —

حال ضلع گجرات قسمت جہلم

تلسی رام تحصیلدار نے جو بہت سا حال پنجاب کا لکھا وہ اپنی کیفیت مین لکھتا ہی کہ اکبر
بادشاہ نے وقت جانے کابل کے گجرات کو آباد کیا اور قوم گوجر آباد کئی اسی سببسے
گجرات اسکا نام ہوا اور دیگر تحقیقات سی ہادی حسین ڈپٹی کلکٹر نے یہ کیفیت لکھی
ہی کہ ضلع گجرات مابین دریای جہلم اور دریای چناب کے ہے اور درمیان ہردو دریا
کے کسی جگہ سی ۱۳ کوس کا اور کہین سی بیس کوس کا فاصلہ ہے اور ایک نالہ بہمبر کا
موسم برسات مین بہت زور شور سی چلتا ہی بعض دیہات کو نقصان اور بہت سے
دیہات کو فائدہ پہونچتا ہی آب وہوا اس ضلع کی اچھی اعتدال پر ہے مگر کبھی کبھی
گرم بازاری گرمی کی ہوتی ہی ماہ جیٹھ و اساڑہ مین اکثر آندھی و غبار چڑھتا ہے
اور تمام ضلع اچھا معمور اور آباد و رونق پذیر ہے اس ضلع مین تین شہر نامی ہین
۱ شہر خاص گجرات ۔ ۲ قصبہ جلالپور ۔ ۳ قصبہ کنجاہ ۔ اس سرزبوم مین
بوم یعنی سوت پانی چاہات کا ۵۰ ہاتھ سی ۳۲ ہاتھ تک نکلتا ہے کوئی کان
ان مکانون و ضلع مین نہین ضلع پنڈ دادنخان مین کہ گجرات سی چالیس کوس جہلم سی
داہنی طرف ہی کان نمک ہی اور کوئی باغ ضلع گجرات مین نہین نہ کوئی میوہ ہوتا ہے
الا قصبہ جلالپور مین کشمیری شالباف دوشالہ رومال بنتے ہین امرتسر و لاہور
لیجا کر فروخت کرتے ہین خاص گجرات مین تلوار اصیل بہت بیدار بنتی ہے گجراتی
تلوار مشہور و معروف ہی سوای ازین اور کوئی چیز نہین ہوتا اور فصلین مین

اچہا سی غلہ پیدا ہوتی ہی لیکن خریف سی پیداوار ربیع کا زیادہ ہوتا ہے گندم بیشتر
ہوتا ہی بعملداری سکہان محصول سرکاری بطریق خام لیا جاتا تہا اب شخصہ ہوگیا
زر نقد حسب اقرار لیا جاتا ہی گجرات خاص مین ایک حمام پختہ بنا یا ہوا عہد شاہ اکبر
اول کا ہی بسبب کہنگی کے اوسکی عمارت کو بلندی نہین رہی ایک مرتبہ بعہد مہاراجہ
رنجیت سنگہ ہانس صاحب فرنگی کاروار گجرات نے مرمت شکست و ریخت
کرائی ہتی یہ حمام بموسم سرد گرم ہوتا ہے اکثر آدمی وہان جاکر غسل کرتے ہین بمقام
کہاریان مضافہ گجرات دو باوڑیان پختہ کہنہ عہد مذکور کی واقع ہین ایک مین آب شور
ہی اور دوسرے مین آب شیرین بموسم گرمی بچہ خشک ہوجاتی ہی صبح کے وقت
کچہ ایک پانی اسمین ہوتا ہی اور کوئی عمارت عالیشان ضلع گجرات مین نہین تین مزار
قدیمی کہ عمارت اونکی چندان بلند نہین واقع ہے ایک مزار شاہ دولا صاحب
خاص گجرات مین ملحق دروازہ شہر کے مشہور و معروف ہی اور ماہ رجب مین عرس
ہوتا ہی تین دن میلہ رہتا ہی اور شاہ دولا کے چوہے مشہور ہین کہ اب بہی بارہ تیرہ
آدمی چہوٹے چہوٹے قد کے موجود کہ سر اونکا نہایت خورد اور کان بڑے بڑے
چہرہ دراز او رشکل دیوانہ کی رکہتے ہین اور سمجہ لیت اونکو مطلق نہین ہوتی کچہ گفتگو
انسانی نہین کرتے چین چان کچہ بولتے ہین سمجہ مین نہین آتا اگر کوئی کچہ کہانا
کہلاوے کہا لیتے ہین اور مجاور اونکو لوگون کو دکہلاکر اونسے کچہ لیتے ہین عجب شکل
ہی اونکو چوہا شاہ بولتے ہین اور مشہور عوام یہہ ہی کہ جو کسی کو اولاد نہو وہ منت کرے کہ جو اول

اولاد ہوتو اوسکو نذر مزار کرون چنانچہ اول اولاد بشکل چوہا پیدا ہوتی ہے اگر وہ شخص
اوسکو درگاہ کی نذر نہ کرے تو آیندہ ہمیشہ اوسی صورت کی اولاد اوسکو پیدا ہو
اور جو وہ اول کی پیدا ہوئی چوہا دیوے تو آیندہ اچھی اولاد بشکل انسان ہوتی ہے
اسی طرح اوس درگاہ مین اس قسم کا اجتماع ہو جاتا ہے چنانچہ اب بھی بارہ
چودہ آدمی عورت مرد موجود ہین اور یہ بھی مشہور ہے کہ اگر دو کسی مراد کے واسطے
منت قبول کرے تو اوس سے پیدا ہو تو اوسکی اولاد بشکل مذکورہ بالا پیدا ہونی
شروع ہو جاتی ہے اور بشارت اوسکو ہو کر منت ادا کرائی جاتی ہے اور ایک شیر
اوس درگاہ مین ہمیشہ رہتا ہے اب بھی ایک بچہ شیر کا رسی سے بندھا ہوا ہے باوجودیکہ اوس
پاس بچہ ماتہ گاو وغیرہ بندھے رہتے ہین کسی کو کچھ نہین کہتا اور مجاور اکثر اوس شیر کو
رسی سے کھولکر باہر سیر کرالاتے ہین اور جب وہ شیر مر جاتا ہے اور راجہ سرکار گرد نواح
بچہ شیر پکڑ کر بھیجدیتے ہین غرض ایک شیر ہمیشہ درگاہ مین رہتا ہے اور
دوسری خانقاہ باچار دیواری خرد شاہ جہانگیر کی گجرات سے بفاصلہ ایک کوس
بجانب شرق اور تیسری خانقاہ حافظ حیات صاحب بفاصلہ چار کروہ گجرات
سے سمت شرق واقع ہے ان تینون خانقاہون پر ماہ اساڑھ مین عرس یعنی
میلہ شیلہ ہجوم ہزارہا مردم کا ہوتا ہے اور مجاوران خانقاہ حافظ حیات صاحب کے
سرکہ مہد کو جو قتل کرے روٹی دیتے ہین اور چوتھا مزار جدید بعمارت گنبددار
خاص شہر گجرات مین پانڈر شاہ فقیر کا کہ اثر بیس [illegible]

متعلقہ صفحہ ۱۷۵ سیر پنجاب

تصویر چوہی شاہ عرف شاہ دولہ

مہاراجہ رنجیت سنگھ اکابت اعتقاد رکھتی تھی سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین مرگئے سوای اُنکی مزارات کے پانچ چیتہ قبور اور انگلستانی صاحبون ایکہ وقت ہنگامہ سکھان متصل مزار شاہ جہانگیر کے فی الحال تو تعمیر ہوئی ہین واقع ہین ساکنان اس ضلع کے ملائم طبع و نرم وضع وسلیم المزاج جمیل الرواج ہین اور زن و مرد قوی ہیکل مسلمان لوگ کثرت سی آباد ہین بول چال مرکب بہت الفاظ پنجابی کم پوٹھوواری اور کچھ یک پہاڑی بعضی بعضے اوجلی پوشش رکھتی ہین اور عام میلی چیلی اکثر لوگ پگڑی چادر تہبند رکھتی ہین خاص کُرتہ پاجامہ بقطع پوٹھوواری و دستار و چادر اور علم ماہی کا چرچا ہے فقط

حال ضلع جہلم حسب تحریر منشی ہوتی لال صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بندوبست

مرقومہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۵۶ع

اس ضلع مین چار تحصیل ہین کہ اونکی تعداد موضع و جمع حسب ذیل ہے ـــ

نام تحصیل	تعداد موضع	تعداد جمع رقم	تعداد جمع مدرسہ
جہلم	اسامیان بحال	یک لاکھ نوے ہزار ... روپیہ	۱۰۹۳۰۷۹
پنڈ دادنخان	جاگیر ... خالصہ ...	دو لاکھ ... روپیہ	۲۱۳۹۳۸
چکوال	جاگیر ... خالصہ ...	یک لاکھ ... روپیہ	۱۹۶۵۰۸
تحصیل تلہ گنگ	جاگیر ... خالصہ ...	یک لاکھ ... روپیہ	۱۴۴۷۲۶
		... لاکھ ... روپیہ	۷۱۲۲۵۱

اور ہر یک تحصیل کا حال جداگانہ ذیل مین تحریر ہے ـــ

جہلم خاص

نصف دیہات جانب شرق کے زمین ہموار ہے نشیب فراز یا پہاڑ یا ریت نہین ہے
تیس چالیس ہاتہ پر پانی چاہ کا نکلتا ہی حد شرقی و شمالی پر دریاے جہلم جاری اور
نصف دیہات جانب غرب کوہستان اور کہوڑ ہین اور زمین سخت ہی اور کوئی چاہ
ان دیہات مین نہین ہی یعنی تالاب ٹوبون کا پانی پیتے ہین یا پہاڑی نالہ سی چشمہ
نکل آتا ہے اور اگر کہین چاہ ہے تو ساٹہ ستر ہاتہ پر پانی ہے کل قوم مسلمان
زمیندار ہین اور دو قوم بہت ہین جٹ مسلمان۔ گوجر مسلمان۔ اور باقی اقوام
تہوڑی ہین اور ماسوای ہر دو قوم مذکور کے ایک قوم گکہڑ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اولاد
دارا و کیکاوس نسل کیان سی ظاہر کرتے ہین اور پورانا شہر ایک ہتاس ہی قلعہ اوسکا
شیر شاہ بادشاہ نے پہاڑ پر بنایا تہا اور اب تک دروازہ اوسکے مستحکم بنے ہوے
ہین بلکہ بعض مقام پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے براہ امتحان پختگی عمارات کے
گولہ توپ بہت مارا مگر اثر نہین ہوا اور اس شہر ہتاس مین
ایک پنڈت تیج لال نامی بہت باعلم اور جوتش مین کامل ہے اور ایک پہاڑ ٹیلہ
ہے کہ اوسپر گورو گورکہ ناتہ نے تپ کیا تہا پہر اوس مکان پر عمارات اچہی
بن گئی بعہد سکہان تیرہ موضع واسطے خرچ اوس مکان کے معاف تہے ابہی
عملداری سرکاری مین اوس پہاڑ ٹیلہ پر ایک خون ہوا یعنی فقیر گدی نشین کا
گورو بہائی دعویدار گدی کا مارا گیا ہر چند جرم قتل کا ذمہ کسی کے ثابت نہوا

مگر بجرم مذکور دیہات مین معافی ضبط سرکار ہوئی بتاریخ شیوبرت ماہ پھاگن بدی تیرس کو میلہ ہوتا ہی اور اوسمین جو کچھ چڑھاوا چڑھ جاتا ہی وہی معاش فقیر اس مکان کی ہے اور کوئی شہر اس ضلع مین نہین اور جہلم خاص کنارہ دریای جہلم کے پہلو شمال ایک گاؤن کے تہا مگر اب بعہد سرکار انگریزی ایک بڑا بازار کنارہ دریا کے آباد ہوا اور ایک سرای مشتہر وار کلکٹری و خزانچی نے بنائی اوس سے رونق پذیر اور باعث آرام مسافرین ہوا اور نہ کوئی تحفہ اور نہ کسی طرح کی کاریگر ہے اور کسی قسم کی کان نہین اور ندی نالہ قابل اجرای کشتی نہین چھوٹے نالہ بروقت بارش کے جاری ہو جاتے ہین پھر خشک ہو جاتی ہین اور نیشکر و نیل و کپاس پیدا نہین ہوتی ربیع مین کنک یعنی گندم اور خریف مین باجرہ اور کہین تھوڑا کپاس ہوتا ہی کوئی باغ کسی طرح کا نہین اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے اور زمانہ پچھلی کی کوئی ایسی زبان زد عوام نہین دیہات اکثر بھیا چارہ ہین اور بڑی خاندان سی صرف قوم ککھڑ ہین اور علم کا چرچہ بہت کم اور شاستر کا نام بھی کوئی نہین جانتا اور قوم ہنود و کھتری اور برہمن ہین وہ مسلمان سی بدتر ہین کچھ کریا دہرم نہین ہے۔

تحصیل پنڈدادنخان

اس تحصیل مین جانب غرب کوہستان اور جانب شرق زمین ہموار اور جنگل یعنی افتادہ قابل زراعت زمین کم ہے اور پنڈدادنخان خاص شہر اچھا ہے اور کھتری وغیرہ بہت رہتے ہین اور زمیندار ہی اقوام مفصلہ ذیل کی زیادہ ہے

راجپوت مسلمان کوٹ کھوکھر - راجپوت مسلمان کوٹ جالٹ - جاٹ گوت مشہور
اور بہاور راہو اونکی اگرچہ اور قوم بھی زمیندار ہین مگر کمتر اور منجملہ پورانے رئیسون
کے راجپوت مسلمان قوم چھچھ ہے مگر یہہ قوم بھی کم ہے یعنی متعدد گاون
انکے ہین اور مشہور ہے کہ یہہ راجپوت گوت چھچھ اولاد راجہ سل سے ہین کہ وہ
سیالکوٹ کا راجہ تھا اور مہابھارت مین مہاراجہ جدشٹر پانڈون سے مارا گیا اور دو تیرتھ
اس تحصیل مین مشہور ہین ایک تالاب بنام نناو گناس جی کے ہے اور مشہور ہے
کہ یہہ دوسرا نیتر یعنی آنکھ (شیو جی) کی ہے اول نیتر یعنی آنکھ پشکر ضلع اجمیر مین ہے اور
دوسرا یہہ ہے کہ تھاہ تالاب مذکور کی کسی نے نہ پائی معلوم نہین کہ کس قدر عمیق
ہے اور امر کنڈ بھی یہان کا نام مشہور ہے اور بیساکھ کی سنکرانت کو میلہ ہوتا ہے
اور نرسنگھ اوتار کا ایک پہاڑ ہے پانی اوس پہاڑ سے خوب گرتا ہے اور نہایت
مشہور ہے اور مشہور ہے کہ نرسنگھ اوتار جو ملتان مین ہوا اور ہرناکشپ کو مارکر یہان
بیٹھا سبب اسکے استت یعنی تعریف اونکی بیان کری ہے تب غصہ فرو ہوا اور
یہہ بھی ان بڑی رونق کا ہے اور اس تحصیل مین نمک کا پہاڑ بڑا بھاری ہے اور
اس تحصیل اور نیز تحصیل [illegible] تک چلا گیا مگر جگہ نکالنے نمک کے اس تحصیل
مین [illegible] انتظام اس نمک کا علیحدہ مقرر ہے کہ صاحب ضلع کا
دخل اوسکے کام مین نہین ہے اور انتظام محکمہ [illegible] ہے یہان تک کہ جو پانی
[illegible] سے نکلتا ہے اوسکو بھی کوئی بلا اجازت [illegible] نہین سکتا اور

فی روپیہ ۱۰ تا ۱۲ نمک فروخت ہوتا ہی اور پانی دیہات اس پہاڑ کا کہاری ہی

حال تحصیل چکوال

اس تحصیل کا محل قصبہ خراب ہی یعنی جانب جنوب اور شرق کوہستان ہی اور جانب
غرب کشادہ کہ وہ پہاڑ سے بہتر اور اقوام مفصلہ ذیل زمیندار ہین - جاٹ مسلمانہ
راجپوت ککھڑ ہی اور کوئی شہر اچھا نہین ہے اور تیرتھ و کان وغیرہ اس
تحصیل مین نہین ہین

حال تحصیل تلہ گنگ

اس تحصیل کل کوہستان مین اقوام اوان بہت ہین اور ان لوگ متمرد ہین اور
ملازمان سرکاری کی ناحق نالشات بہت کرتے رہتے ہین سے اور مقام
رہتاس سے دو کوس جانب غرب ایک پنڈ داد نخان سے جانب شرق چار
کوس پانی نکلتا ہے اوسکو لوگ سجاہی سمہل کے پیتے ہین اوسکے پینے سے
جلاب ہوتا ہی اور سجاہی کہچڑی خود گندم بریان کہاتے ہین نام اوس پانی
کا گہراٹ ہی یہان کا پانی شور اور پہاڑ نمک کا اس تحصیل مین بھی ہے مگر
فروخت نہین ہوتا اور ایک پہاڑ بنام سون سوکیسر کے بہی مشہور ہے کہ
جب پنڈدادن کو پن باس ہوا تہا وہ بہت مدت تک اس پہاڑ پر رہے تہی
اور سون سنکیسر پہاڑ کے نیچے ایک بڑا تالاب لطول و عرض یک دو کوس تخمیناً کا
ہے اور وہ تالاب سمند مشہور ہی اور اوسکا پانی سمندر کی طرح کہاری ہے

پہاڑ کے اوپر گنگا جل کوئی ہے اوسکا پانی نہایت شیرین ہے اس پہاڑ کے اوپر ایک قسم کی لکڑی ہے وہ سڑک کی داتن کہلاتی ہین اوس لکڑی کی داتن یعنے مسواک کرتے ہین اور لونگ کی خوشبو اوس داتن سے آتی ہے اور بہت لوگ جا سجا لبطور تحفہ کے لیجاتے ہین اور اس داتون سے تمام دن خوشبو لونگ کی وہین سے آتی رہتی ہے اور ایک مکان کالا باغ کنارہ دریا اٹک اوپر اس پہاڑ کے مشہور ہے وہ مکان بہت فضا کا ہے صاحبان انگریز بہت وہان جاتے ہین اور جو پہاڑ نمک کا ہے اوس مین ملا ہوا پہاڑ پھٹکری کا مشہور ہے مگر پھٹکری بنانے سے طیار ہوتی ہے چنانچہ مقام کالا باغ مین بہت طیار کی جاتی ہے

خبر حال ضلع راولپنڈی بموجب اخبار کوہ نور لاہور

مطبوعہ ۱۴ مارچ ۱۸۵۴ء روز سہ شنبہ

یہ ضلع بڑا لمبا چوڑا ہے چنانچہ حد شرقی اوسکی مایل بہ شمال دریا جہلم واقع ہے غرب مین دریای سندھ ہے اور حد شمالی ضلع ہزارہ سے ملی ہوئی ہے حد جنوبی ضلع جہلم سے ملحق ہے کل جمع نقد و بستی اس ضلع کی قریب ۱۴ لاکھ کے ہے اور دیہات خالصہ و جاگیر السے ہین اب اس وقت پانچ تحصیل ور ۔۔ تھانہ مقرر ہین تحصیلون کے نام یہ ہین ۔ تحصیل راولپنڈی ۔ تحصیل حسن ابدال تحصیل پنڈ سری کیپ ۔ تحصیل کلر ۔ تحصیل سکھو ۔ سکھون کی عملداری سے پہلے یہ ملک ککھرون کی سلطنت مین تھا کہ وہ لوگ اپنے تئین کیکاوس کیانی کی

اولاد سے بتلاتے ہین اونکی تواریخ کا مختصر حال یہہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے جب
اس ملک مین متصرف ہوا تو اوس نے یہہ ملک تفویض کگر شاہ کے کیا کہ کگر شاہ
ایران کا باشندہ تہا اٹہائیس برس تک وہ حکمران رہا کہ اوسی کے نام سے قوم اونکے
ککھڑ مشہور ہوئ اب ذاتین اونکی بہت مختلف ہین قریب آٹہ سو برس تک یہ ملک
اونکی سلطنت مین رہا مگر یہ لوگ تابعدار حاکم کابل کے ہوا کرتے تہے بلکہ اونکو خراج بہی
دیا کرتے تہے اونکے خاندان مین سلطان مقرب شاہ بڑا نامی ہو گزرا ہے کہ اوسکا
نام آجتک کا زبان زد ہر خاص و عام ہے اور اکثر لوگ اوسکے نام کا تذکرہ کہکے بطور
صداقت یہ مصرعہ پڑہا کرتے ہین۔ درمیان اٹک جہلم خود مقرب بادشاہ
یعنی اٹک سے جہلم تک وہ خود بادشاہ بنا ہوا تہا ان ۱۱۹۵ھ ہجری تک یہ ملک اونکے
تصرف مین رہا بعد ازان جب سلطنت مغلیہ کم زور ہوئی اور سکہون کا غلبہ ہوا تو
تو ابتدا مین سردار چڑت سنگہ اور گوجر سنگہ نے اس ملک کو قبضہ مین کیا
آخر کار مہاراجہ رنجیت سنگہ قابض ہو گیا اب تک اون ککھڑون کی اولاد مقام
کہوٹہ اور سید پور اور کہنی مین موجود ہے سبسے اعلے درجہ والی راجہ کہلاتے ہین
اور دوم درجہ والون کو مرزا کہتے ہین سوم درجہ والی ساہو کہلاتے ہین اور ایک
قوم بہ فنڈ بہی اونہین مین سے ہے موضع دانگلی اور پہروالہ متعلقہ ضلع ہذا مین
اونکی دار الحکومت کی مکان تہی مگر اب وہ دونون جگہ بالکل غیر آباد پڑی ہوئی ہے
لیکن پرانے مکانات کے نشان ابتک قائم ہین اس ضلع مین اب پانچ تحصیلات

شامل ہین جنکی تفصیل یہ ہے ـ پوٹھوار ـ چھچھ ـ کھاٹر ـ جندال ـ کھیپ
سکونٹہ ـ چنانچہ تحصیل راولپنڈی وکلر وسکھو پوٹھوار کہلاتے ہین اور تحصیل اٹک
مین دو علاقہ شامل ہین ایک چھچھ دوسرا کھاٹر علاقہ چھچھ ایک ہموار میدان ہے
کہ پیداوار ہی مین بڑا کامل اور زمین وہان کی اکثر چاہی ہے بلکہ تمام ضلع بھر مین
اس علاقہ کے برابر دوسرا کوئی اچھا علاقہ نہین ہے کیونکہ تمام ضلع مین جہان
دیکھو وہان یا تو پہاڑ ہے یا نشیب و فراز زمین کا ہے اور اسکے برابر کوئی مستطیل
قطعہ میدان کا نہین ہے اسی باعث سی یہان کی ایک نقل مشہور ہے کہ وہ یہ ہے
چھچھ ہان سمندر کو بھ مانگر سولو یعنی یہ ملک ایسا اچھا ہے کہ جو کچھ یہان چاہو وہی
پیدا ہوتا ہی ضلع ہزارہ یہان سی بہت قریب ہی صرف گندگھر کا پہاڑ اونکے مابین
مین واقع ہے سکھون کے عہد مین گندگھر مین باغی لوگ رہا کرتے تھی اونکا پیشہ
رہزنی کا تھا مگر اب وہ لوگ بالکل تابعدار سرکار انگریزی کی ہین اس علاقہ چھچھ کے
باشندی اکثر قوم کے افغان ہین اور باہم پشتو زبان بولتے ہین دوسرا کھاٹر ہے
کہ اوسمین کھٹر ون کی قوم آباد ہی اور اونہی کے باعث سی نام بھی اس علاقہ
کا کھاٹر مشہور ہے علاقہ جندال و کھیپ و سگھند تحصیل پنڈی کھیپ مین شامل
ہین اور اونین سی علاقہ کھیپ کی وجہ تسمیہ یون مشہور ہے کہ کھیو بٹھو
سیو یہ تینون حقیقی بہائی تھی راجہ کھیو کی اولاد مین سی کھیپ ہوئی کہ
جو اس کھیپ کے علاقہ مین رہتی ہین اور اونہی کے نام سی علاقہ کا نام کھیپ مشہور

شرق
سالاباغ
غرب
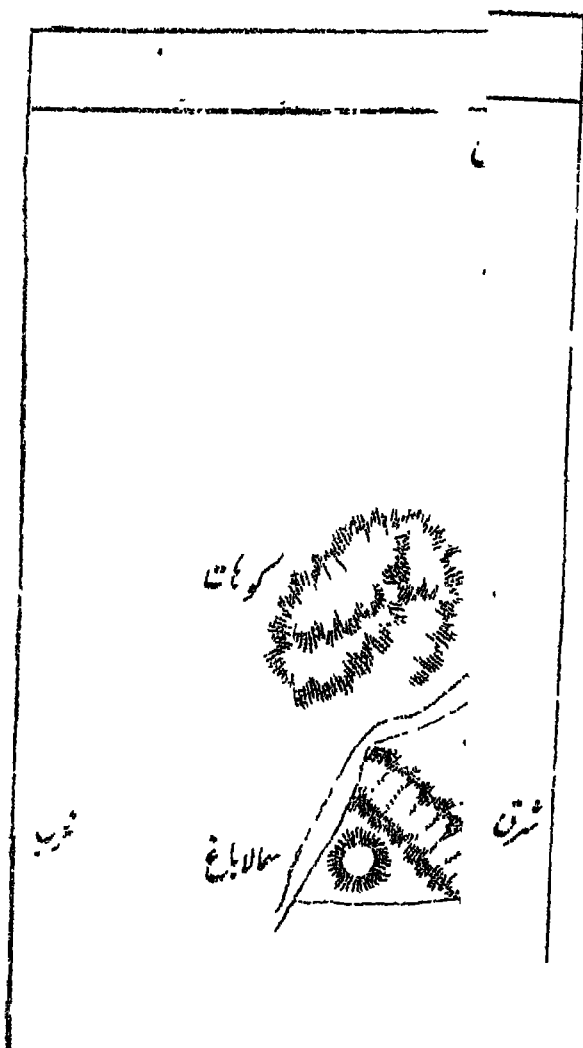
اچہ اسی اپنے علاقہ میں رہتی ہیں اور انہی کے نام سے علاقہ کا نام گہیب مشہو

ہوا اور بھو کی اولاد سے لڑاتہ ہین ستو کی اولاد سے سیال ہین کہ وہ دونون [illegible]

اس ضلع مین ہین رہتی نامی شہر جو اس ضلع مین ہین وہ یہ ہین خاص راولپنڈی

اٹک پنڈی گھیپ حضرو حسن ابدال عرف پنجہ صاحب فتح جنگ کلر سکہو ہوائی اونکے

دو تین جگہ اور بڑے نامور ہین کہ جنکا حال قابل تذکرہ ہے مثلاً کوہ مری یعنی عرف

کوہ مسحری یہ پہاڑ اونچا ہے سردی یہان بہت ہوتی ہے کوئی موسم ایسا نہین

کہ گرمی کی شدت ہو یا سرمائی پارچہ بدن سے علیحدہ ہو جتنی کہ موسم سرما مین دو فٹ

تک برف اس پہاڑ پہ پڑتا ہی کوہ شملہ ہی اگرچہ سرد ہی مگر وہان پانچ چھ فٹ برف

پڑتا ہی تو یہان کی سردی نسبت شملہ کے بہت زیادہ ہے اور پانی چشمہ ہا کا

شیرین و سرد اور ہاضم ہے اول اس پہاڑ کو مسٹر بیڈورڈ تھارنٹن صاحب کمشنر بہادر

جہلم نے پایا اور اپنی کوٹھی بنا کر آبادی شروع کی اب بہت کوٹھیان و بنگلہ و

مکانات و بازار آباد ہو گئے بہت صاحب لوگ مع اپنے عیال و اطفال کے

موسم گرم مین جا کر رہتے ہین مکان بکرایہ گران فصلانہ سالیانہ پر ملتا ہے

مدار و یہ ہوا رہی سے کم کرایہ کسی کوٹھی کا نہین ہے اسی طرح پر فضائی اگر پھول جو داؤدی [illegible]

چنبیلی کا درخت مثل درخت جامن کے اونچا ہوتا ہی اور پھول اس چنبیلی کا اگرچہ چھوٹا ہوتا ہی

مگر از بس خوشبودار اور خوشبو سے پھولونکی جنگل معطر رہتا ہے دوم [illegible]

کہ وہان پیر شاہ لطف بری کا مزار ہی ہر سال وہان میلہ ہوتا ہی اور ایک

ہفتہ تک اژدہام میلہ کا رہتا ہے سوم سید پور عرف رام کنڈ [illegible]

معبد گاہ ہندوون کا ہے بیساکھی کی سنگرانت کو یہان میلہ ہوتا ہی اور
واقع مین تمام ضلع کے بیچ یہ مکان نہایت دلچسپ جگہ ہے کہ وہان چند درخت
آنب کی بہی ہین اور پانی کی لٹہی کیفیت ہے چہارم پنجہ صاحب کہ یہان گورو
نانک صاحب کا پنجہ لگا ہوا ہی قصہ اوسکا بہت طول ہے مگر مختصر یہ ہے کہ وہان
گورو نانک کے پنجہ کا نشان اوگرا ہوا ہے اوسکے نیچے سے چشمہ جاری ہی اور ایک
خوبصورت حوض بنا ہوا ہی جسمین مچھلیون کے بڑی سیر ہے نواح یہان کا
بہت خراب جدہر دیکہو غار اور پہاڑ نظر آتا ہے درخت کا نشان بہی کہین نظر
نہین آتا یہی باعث ہی کہ اس ملک مین بارش کم ہوا کرتی ہے اب حکام کی
طرف سے درختون کے لگانے مین بڑی تاکید ہے خصوص صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کو اسکی طرف بہت توجہ ہے اس ضلع مین کوئی ایسا نامی رئیس نہین ہے
مگر تحصیل پنڈی کہیپ مین تین رئیس چہوٹے چہوٹے ہین سردار غلام محمد خان
رئیس کہنڈہ سردار فتح خان کہیپ ملک ولیا خان پنڈی کہیپ الاسکہولن
کے عہد مین فتح خان ایک نامی لوٹیرا مشہور تہا مگر اب سرکاری عملداری
مین اوسنے یہ پیشہ چہوڑ دیا فقط

تتمہ حال ضلع راولپنڈی مندرجہ اخبار کوہ نور

مورخہ ۲۴ - اپریل ۱۸۶۵ء

اس ضلع مین اقوام مسلمین بہت مختلف ہین مثلاً ایک قوم ترونڈی کہ اونکی

اس ملک مین بہ تفصیل ذیل ہین۔ سنکال کوٹال ۔ ولان ۔ گہروال ۔ جنگنیال
سمیال ۔ چہنیال ۔ ستی ۔ جسکہ ۔ سودن ۔ ہنجال ۔ بہوٹیال ۔ بیگوال ۔
کنڈیال ۔ کرلال ۔ دہونڈ ونیال ۔ نارمہ لال ۔ جنجوعہ ۔ سنگرال ۔ فتحال
کہسومال ۔ سابق یہ لوگ ہندو راجپوت تہی طرف ہندوستان سی آکر اس ملک
مین آبادی اختیار کی اور مسلمان ہوی منجملہ اونکے قوم خصوصا اعلیٰ تصور
ہوتی ہے اور وجہ تسمیہ ان جملہ اقوام کی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ جو بزرگ اونکے
نامی کثرت سی صاحب اولاد ہوی اونکے نام پر قوم اونکی مشہور ہوگئی اور اسیطرح
اقوام زمینداروں کے بہت مختلف ہین کہ منجملہ اونکے پانچ قوم بڑی افضل
تصور ہوتی ہی اگر اوس ہر ایک قسم کا بیان لکہا جاوی تو ایک طومار ہو جاتا ہی
مگر وہ پانچ ذات یہ ہین ۔ چوہنگ بدہال ۔ بہکرال ۔ کوٹرا کہمیال ۔ اور ایک
قوم ملہاران کی اس ملک مین ہے کہ یہہ لوگ کام کاشت ترکاری و تنباکو
و باغبانی کرتے ہین جیسی ہندوستان مین قوم سائینی اور پنجاب مین قوم
رائین ہوتی ہے اونکی بارہ قوم ہے ۔ مین رہال رانکی گوکیال ۔
جنجوعہ مغل ۔ کہتری ہم بہٹی ہنہدا بر ہندہ ملین اور ایک قوم موسلیان کی
اس ملک مین ہے کہ ہندوستان مین یہہ قوم نہین ہے یہہ لوگ پیشہ خاکروبی
کا کرتے ہین مگر مردار نہین کہاتے ہین اور مسلمان یہان کے انکے گہر کا کہانا پانی
کہاتے ہین کچہہ پرہیز نہین کرتے اور اس قوم مین تفریق ذات کی اس طرح ہے

چبوترہ بہی کلیانہ الیمین اتحا تا تہ نسبت ہوتا ہے قوم
ٹھاکر وہان سے اونکا برتن نہین ہے اقسام زمین بہی اس ضلع مین بہ نسبت ملک
ہندوستان کے مختلف نامون پر مشہور ہے چنانچہ تفصیل اونکی ذیل مین لکہی جاتی
ہے ستیوبہ۔ یہ زمین سب سے اعلے قسم ہے جبہہ یہ وہ زمین ہے کہ جو کسی سیلاب
زمین کے متصل ہوتی ہے۔ تیارہ۔ یہ وہ زمین ہے جسمین کہات کو ڑا پڑتا ہے
او متصل آبادی گاون کے ہوتی ہے۔ بل یا لس۔ یہ وہ زمین ہے جسمین بارش
کا پانی چند روز تک ٹہر جاتا ہے۔ میرہ۔ یہ زمین سب سے ناقص قسم ہے اور گاون
سے فاصلہ پر ہوتی ہے اور اوسمین بارش کا پانی قیام نہین پکڑتا اس ملک
کی زمین اکثر بارانی ہے جس سال بارش نہو تمام فصل جل جاتی ہے فصل خریف
مین باجرہ بہت کثرت سے ہوتا ہے اور ربیع مین گیہون مگر جنڈال کے علاقہ مین
نخود کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس ضلع کے زمینداروں مین وزن کا طریقہ
بہی مختلف ہے مثلاً چار پڑولی کا ایک چوہا و اور چوہا و ایک پیمانہ چوبی بشکل
... انداز اوسکا بہ تفصیل ذیل ہوتا ہے دو چوہا و ۲۲ پختہ عمیق ... سنچ
اوسمین غلہ بہ تفصیل ذیل بوزن پختہ آتا ہے باجرہ۔ ۱۰ ثار گندم ۱۱ ماریہ
۱۱ ثار ماش ۸ ثار اور دو چوہا و غلہ کو دو ہاڑہی اور چار چہاو کو ایک ٹوپا
او ... چوہاو کو تلا اور دو تلا کو ایک پاہ کہتے ہین مگر یہہ حساب صرف زمیندارا
علاقہ ... رائج ہے اس ملک مین قابل تجارت کے کوئی اچھی چیز

بہار

نہین ہوتی گھوڑا اور خچر کا قاطر اس ملک کا مشہور ہے خصوصاً جنڈال کے علاقہ
مین گھوڑا اچھا ہوتا ہے اور پوٹھوار مین خچر کا قاطر اچھا پیدا ہوتی ہین گفتگو
یہان کی اگرچہ پنجاب سے ملی ہوئی ہے مگر تب بھی بہت فرق ہے اور ایسا ہی رسم
و ریت مین بڑا اختلاف ہے چنانچہ ہندو یہان کے اکثر اپنے گھرون مین گدہی رکھتے
ہین بلکہ جن کے گھر مین گدہا نہین ہوتا وہ مفلس سمجھا جاتا ہے پوشش اور کی
مستورات کی اوسی ہی طرح کی ہے مگر یہ پہناوا بہت اچھا پردہ دار ہے مثلاً پاجامہ
ٹبر اگھیر دار پچیس یا تیس گز کا ہوتا ہے اور گلی مین کرتی پہنتی ہین مگر ہندو اور مسلمان
عورات مین یہہ تمیز ہے کہ ہندو عورت مثل مستورات سکھون کے اونچی چوٹی
گندہواتی ہے اور مسلمان عورت کا نیچا سر ہوتا ہے لیکن ہندوؤن مین بھی یہہ رسم ہے
کہ جبتک عورت کی شادی نہین ہوئی اوسکا سر نیچا گندہا ہوا ہوتا ہے جب شادی
ہو گئی تب اونچی چوٹی گندہواتے ہین ایک رسم ایدہر کے کھتریون مین یہ ہے
کہ اکثر شادی مبادلہ سے کرتے ہین اس رسم کا نام اس ملک مین و واٹی مشہور
ہے اور بعضے بدذات ایسے بے شرم ہین کہ اگر کسی کی لڑکی یا بہن زیادہ عمر کی ہو اور
دوسرے شخص کی لڑکی جس سے مبادلہ ہوتا ہے کم سن ہو تو جسکے لڑکی یا
بہن زیادہ عمر کی ہوتی ہے وہ اوٹلی لیتا یعنی کچھ روپیہ ساتھ لیتا ہے اس
سبب سے کہ میری لڑکی بالغ ہے اور تیسری لڑکی نابالغ معاذ اللہ ایسے لوگون
بدطینت سے فقط۔ اب واسطے ملاحظہ ناظرین کے نقشہ اس ضلع کا ذیل مین لکھتا ہون

حال ضلع شاہ پور قسمت جہلم بواقفیت لالہ دیبی سہای سررشتہ دار کلکٹری شاہ پور

مرقوم یکم جنوری ۱۸۶۶ء

یہ ضلع مابین دریاے چناب و جہلم کے واقع ہی اور چند دیہات علاقہ تہوشاب شاہی والی
جہلم سی دائین کنارہ پر ہین آب و ہوا اس ضلع کی معتدل گرم موسم مین ماہ مئی
سی گرمی زیادہ اور سردی جنوری سی زور پکڑتی ہے برسات کم اور مہاوٹ
موسم سرما کی ماہ جنوری ایسا ہوتا ہی کہ وہ برسات کی یاد دلاتا ہے اور ہر دو
دریاے مذکورہ بالا سی عبور بذریعہ کشتی ہے اور کوئی ایسا نالہ اور دریا مابین ضلع
کے جاری نہین ہے اور اس ضلع کے مابین ایک بڑا جنگل کہ بار کہین کہین
اوسکے مابین آبادی متفرقہ ہین اور کوہ کرانہ اوسکے مابین ہین ہے کہ
جسکا تذکرہ لائق خاص بیان ہے وہ آیندہ لکہا جاویگا کثرت قوم
مسلمان کے ہندو کم اگر ہندو ہین وہ بہی طریق ہندوانہ سی بے بہرہ یعنی
پیچ کیا نہین ہے اور ہر دو دریا کے کنارہ کنارہ دیہات آباد اور جابجا
چاہات پر آبادی ہی کہ جو مالک چاہ ہی اپنے گہر متصل چاہ کے چوکیان
باندہ کر رہتا ہے اور صد ودو نام چاہ ایسا معین و مشہور ہے کہ جیسا گاؤن
کا نام اور لباس عورت و مرد کا ایسا ہوتا ہے کہ دور سی کچہ تمیز عورت و مرد
کی نہین ہوتی اور تین کپڑے پوشاک اوسکے ہین لنگی تہبند باندہتی ہین اوسکو

ضلع جھنگ
جنوب

کے

اوسکے

جبکا تذکر

مسلمان کے

پیج کرباشن

کی ہیئت

منجملا بو لتی ہین پائجامہ کا رواج نہین ہے مگر سلہا اکثر چوڑی دار پاجامہ پہنتی ہین اور
ایک چادر کہ جسکو اوڑہنا بولتی ہین اوڑہتی ہین اور ایک صافہ سر پر جسکو پگڑی ہی کہتے ہین
باندہتی ہین مگر سر کا چاند کہلا رہتا ہی اور بال بڑی بڑی سر پر رکہتے ہین اور خوش پوشاک
نہین ہین بیشتر کیفیت اور تین حصہ افلاس زدہ اور ایک حصہ آسودہ ہون گے اور تین
تحصیل اس ضلع مین مقرر ہین۔ کالووال۔ بہیرا۔ شاہی وال اور جمع کل ضلع کی
تخمینا تین لاکہ روپیہ ہی ہر تحصیل مین جو بڑی بڑی آبادی ہی وہ بہ تحت ہر ایک
تحصیل کے مع حکایت وہان کی ذیل مین ہے۔

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	ٹڑہ	ٹڑہ خاص اچھا قصبہ ہے عمارت تمام کچی زیادہ تر ہونیا ہندو دکانات مین بازار سیدہا اور اچھا ہے اور کہتری دکان دار آسودہ حال ہین اور بیوپار غلہ و شکر روغن و مجیٹھ کا بہت رہتا ہی اور شیوالہ مہادیو سنیاسی فقیر کا ہے اوسکے متصل باغچہ ہے اچھا کہ جسمین لیموں کاغذی بہت ہی اور اس پرگنہ مین دو جگہ میلہ اچھا ہوتا ہی ایک موضع تخت ہزارہ مین کہ وہان عمارت پختہ بہت ہی اور خانقاہ شاہ سلطان الدین کی اوپر چاہ بیساکہ اول ہفتہ کو باجتماع قریب پانچ ہزار آدمی آیندہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	مڈہ	چالیس پچاس کوس کی ہوتا ہے ایک روز ہجوم رہتا ہی اور خانقاہ کبھی اچھی بنی تھی اب شکستہ ہے اور تخت ہزارہ کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ ہزار گھانون مین اوسکی آبادی ہوئی تھی بادشاہی عمل مین اسکا نام جہانگیر نگر مشہور ہوا اور اسی مقام مین مسمی ڈہیدو قوم رانجہا زمیندار وارث تھا کہ جسکے عشق کا افسانہ ہیر کے ساتھ آج تک مثل آفتاب کے روشن ہی اور اوسکا راگ ملکون مین زبان زد ہے عشق اس مین درخت کلان بڑ کے بہت سایہ دار اس قدر ہین کہ ایک درخت کے تلے ڈیڑہ سو دو سو گھوڑا بندہ جاوے اور اس تخت ہزارہ کا زمیندار پہلے قوم رانجہا کا تھا سو اب یہی قوم نر و تره قابض و دخیل ہوگئے اور ایک مسجد محمد رانجہا کی تھی ایک گنبد باقی ہے اور تین گنبد مسمار ہوگئے مگر بہت ہی اچھی بنی ہوئی تھی ۱۰ [illegible] اسیلہ موضع پلہ والہ مین جاہ بسیا کہ اول روز شنبہ کو اوپر خانقاہ صاحب شاہ فقیر کے ہوتا ہی اور اس علاقہ مین دیہات لب دریا میں پانی آٹھ سات ہاتھ سے ادہر اور اوسط مین بیس ہاتھ اور بارہ [illegible]

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	مڈہ	ستائیس تین ہاتھ پر نکلتا ہے اور چاہات ہو آبپاشی بذریعہ ہرٹ کی ہوتی ہے اور نیشکر بہت پرگنہ مڈہ مین ہوتا ہے اور کہین تمام ضلع مین نہین ہوتا اور بذریعہ بیلنے کے بیلا جاتا ہے اور گنا کھانے مین اچھا نہین مگر مال قند سیاہ اچھا مزہ دار ہوتا ہے اور پرگنہ مڈہ مین دو گاؤن ۔ ہزارہ کلان ۔ رام نگر ۔ زمینداری کہتریان ہندو اور دس بارہ گاؤن قوم سید و دیگر قوم مسلمانان و باقی بالکل قوم رانجھا مسلمان کی ہے اور اس علاقہ مین گھوڑا گھوڑی اچھا ہوتا ہے اور آب و ہوا اس تحصیل کی ناقص ہے کہ اس تحصیل مین گلہڑ کی بیماری بکثرت ہوتی ہے بلکہ کتون تک کو گلہڑ گلے مین ہو جاتا ہے یعنی گلا پھول جاتا ہے
	کالووال	یہہ پرگنہ دائین کنارہ چناب پر ہے کوئی خاص بات نہین مگر موضع کالووال مین ایک موچی حقہ چیرمی خوب بناتا ہے اور سب دیہات کی آبادی قلیل اور پہلے مالک اس پرگنہ کا قوم رہان تھی وہ پچاس برس سے

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	کالنوال	نیست و نابود ہوگئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اون بعد جنگ کے قبضہ ملک لیا اور اونکو اس پرگنہ سی خارج کیا اور اس قوم رہان کا سردار احمد خان تہا کہ جبسے رنجیت سنگہ نے جنگ کی مسمی قادر بخش اوسکا بیٹا موضع ماورہ مین رہتا ہی وہی گاؤن جمعی تخمیناً مالہ روپیہ کا اوسکی معافی مین ہی اپنا گزارہ کرتا ہے البتہ قوم مفصلہ ذیل زمیندار ہین سیال۔ کہلونے۔ کہوکہر۔ افغان۔ جدہر کوکاری۔ خوجہ۔ مخدوم۔ سیادت۔ بارے۔ امہلا۔ اور لنگوانہ و کہلونے کی کثرت کہ بقدر نصف پرگنہ کے مالک ہین آدہے پرگنہ کی اور سب قوم مالک ہین۔
	احمد نگر	اس پرگنہ مین کوئی آبادی کلان نہین ہی اور ایک چہوٹا پہاڑ نزدیک دریا ہی چناب کے ڈیڑہ دو کوس لنبائی کا ہے اور گگوری سنگ تراشان وقت مین لگا جاتا ہی پچاس روپیہ ٹہیکہ سرکاری ہی اور اوس پہاڑ مین چکی یعنی اشیا پتہر کی بہت بنتی ہین۔
	کوٹ سلطان	اس پرگنہ مین کوئی خاص بات نہین ہے قوم انجہا

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
عرف چوپا زمیندار ہین سنہ ۶۱ء مین یہ پرگنہ ضلع گجرات سے خارج ہوکر اس ضلع مین شامل ہوا۔	کوٹ مست خان	
اس تحصیل مین چار پرگنہ ہین بھیرا- میانی- لک جادا بارہوت- اور قصبہ بھیرا کی آبادی بہت ہی اور عمارت پختہ اور اس قصبہ مین کہتری عزت دار و خواندہ اکثر ہین خصوصاً حکیم محمد حسین طبابت مین فی زمانہ اپنا نظیر نہین رکہتے اور تمام پنجاب مین اونکی حکمت اور طبابت کا شہرہ ہی مہاراجہ رنجیت سنگہ تک ان حکیم صاحب کا رسوخ تہا اب بہی مہاراجہ گلاب سنگہ جمون والہ اپنا معالجہ اون ہی سے رجوع کرتا ہی اور وجہ تسمیہ بھیرا کی یہ ہے کہ پہلے یہان کے باشندے بمقام بہوراری جہلم پار احمد آباد ضلع جہلم کی جانب آباد تہے بابر بادشاہ کے عہد سنہ ۹۴۶ ہجری مین شیر خان افغان و فرید خان نامی نے اوس آبادی کو تباہ و برباد کردیا وہ لوگ جہلم سے وارد آباد ہوے اور بہیرا گاون مشہور ہوگیا یعنی بہوراری کا مخفف بہیرا نام ہوگیا اور اوس مقام بہیرا		بہیرہ

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
مین آلات آہنی بندوق پیش قبض وغیرہ ہر قسم کے اچھے بنتے ہین لوہار کاری گر مشہور اور پتھر سنگ یشب کا کھرل در گلاس دو دستہ پیش قبض وغیرہ سے بہت خوب بنتے ہین کہ یہان کا لوہار سنگ یشب و مرد ابری وغیرہ کئی قسم کی لاکر ایسی اشیا بناتے ہین اور شطرنج کی بساط سنگین خوب بناتے ہین اور رنگ رنگ کے پتھر ایک خانہ شطرنج مین لگاتے ہین اور عمدہ فرش کا خوب بناتے ہین یہ تحایف یہان کی جابجا جاتی ہین اور لوہار چاقو و چھوری و کانٹا وغیرہ انگریزی ایسا خوب بناتے ہین کہ ولایتی کے ہم شکل ہوجاتا ہی اور آبادی بھیرہ سے باہر ایک مسجد ہی کہ وہ شیر شاہ بادشاہ کی بنائی ہوئی مشہور ہی اور اس قصبہ مین میلہ چراغان کاتک سودی تروہشی سے لغایت پورنماشی تین دن ہوتا ہی اور لوگ جہلم پر اشنان کرکے دوست آشناؤن سے ملتے ہین اور کوئی چراغ نہین جلاتا اور دوسرا میلہ کاتک بدی اشٹمی کو کنارہ دریای جہلم کے		بھیرہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
بھیرہ		پار ہوتا ہی اور وجہ تسمیہ ہونے میلہ کی یہہ ہے کہ کسی زمانہ مین اس موقع پر ایک عورت نا کتخدا بچھڑا یعنی بچہ مادہ گاو کے سات ستی ہوئی اور دوسرا قصبہ میانی عمارت پختہ ہے بازار اچھا چلے منڈوہی نمک کی یہان تہی اب جا بجا کو نمک یہان سے جاتا تہا اسواسطے لون میانی مشہور ہے اور باغ او میوہ الہ بہت بہت اچھی ہین اور دو درخت آنب بہی اس قصبہ مین ہین ۔
سائی وال	سائی وال	اس تحصیل مین چودہ پرگنہ مفصلہ ذیل ہین ۔ سائی وال بلہر ۔ چوڑا ۔ خوشاب ۔ ڈیرہ جاڑہ ۔ شاہ پور ۔ کہروت ۔ سلکہان ۔ لالیان ۔ مانگووال ۔ جہنگ ۔ ٹیڑہی لوندل ۔ فرول ۔ خاص سائی وال بڑا قصبہ ہے تعمیر مکانات بہت خام ہی پختہ کم قوم ہندو ذات روڑا بکثرت ہین او مسلمان کم ۔ نیشکر ۔ پونڈا سفید اچہا ہوتا ہے زمینداری قصبہ ہذا ہندوان کی ہی باغ دو تین اچھے اچھے ہین میوہ سنگترہ ۔ آرو و فالسہ و سیب وغیرہ اچھے ہوتے ہین اس قصبہ مین دو میلہ ہوتے ہین ایک بہا میلا کہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
سائی وال	سائی وال	بروز سنکرانت میلہ دیوی کا چاہ ریجی والہ پر ہوتا ہے کہ اوس جگہ ایک مکان رام جی کا مشہور ہے اوسکی سمادہ کو پوجتے ہین اور دوسرا میلہ بروز دسہرہ کے اور اس شہر مین ظروف برنجی و کانسی تہل کیول و کٹورہ و رکابی و تہال و آفتابہ یعنی گنگا ساگر برنجی اچہا بنتا ہے اور کہلونہ و پیالہ و چہتری و کٹورہ و ڈبیہ چوبی رنگین بہت اچہی بنتی ہین اور مکان تحصیل اور تہانہ بہی اسی قصبہ مین ہے اور اس قصبہ سائی وال مین کام ہاتہی دانت بہی اچہا بنتا ہے اور تجارت نمک پارچہ وغیرہ ہر ایک قسم کی ہوتی ہے اور پرگنہ بکہر بہی زمیندار ہی قوم میکن و ٹاٹری کی ہے کوئی شہر یا عمارت اس پرگنہ مین لائق تعریف نہین مگر زراعت پوست کی اس پرگنہ مین بہت ہوتی ہے —
	پرگنہ بہیرہ	اس علاقہ مین موضع کہاہی خرد و کہاہی کلان و ہوکہ مین قریب ہشت صد چہار و ہفت کہجور واقع ہین ہر سال و [illegible] ٹہیکہ ہوا کرتا ہے چنانچہ سال ۱۹ مین [illegible] کو تہا

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	جوڑہ	پہل انکا بہت خوشنما و شیرین مثل خرما ہوتا ہی اور اس ملک مین اوسکو پڈہی کہتے ہین بیساکہ مین پہل گہر لہا دون مین پختہ ہو جاتا ہی نرخ سیر خام کا فی سن عہ خشک کافی سن عہ ا قوام مفصلہ ذیل اس پرگنہ مین رہتی ہین جویہ - کہوکہر - بلوچ - سید - قریشی
	خوشاب	یہ پرگنہ خوشاب کنارہ جہلم پار بہت بڑا آباد ہے بازار بنتہ پختہ الا پانی کہاری ہے باشندگان دریائے جہلم کا پانی پیا کرتے ہین اقوام مفصلہ ذیل کی زمینداری اس پرگنہ مین ہے - بلوچ - اوان - ساجر - سید بگر - جہیٹ - کہہ کور - کورہ - اور قصبہ خوشاب مین لونگی اور آمیتس ریشمی و دریائی گل کار سوتی اچہی بنتے ہین اور ایک خیاط یہان رہتا ہی کپڑے پر چکن بہت اچہی نکالتا ہی اور فی گز ۸ لیتا ہی چار میلہ اس قصبہ مین ہوتے ہین ایک خوشاب سے بفاصلہ ایک کوس سمت شرق مکان فقیر عنایت اللہ کا ہی اوس مکان پر پہلی تاریخ محرم کو میلہ ہوتا ہے دوسرا میلہ حافظ دیوان

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	خوشاب	بتاریخ ۲۰ ماہ چیت ہوتا ہے تیسرا اوپر خانقاہ ولی اللہ کہ وہ فقیر کامل ہوا ہے ، ماہ ذی الحجہ ہوتا ہے اور چوتھا۔ کوری شاہ فقیر کا ماہ اساڑہ میں ہوا کرتا ہے یہ میلہ ایک ہی روز صبح سے تا شام رہتا ہے ہجوم اچھا ہوتا ہے
	جاڑہ	پرگنہ ڈیرہ جاڑہ مین کوئی عمارت وغیرہ لائق تعریف نہین ہے مگر موضع کوٹلہ وطنی مین ایک خانقاہ فقیر کی ہے بماہ بیساکہ میلہ یک روزہ ہوتا ہے اور گرد نواح کے آدمی بہت جمع ہو جاتے ہین اس پرگنہ مین کوئی آبادی بھی بڑی نہین ہے زمینداری اس پرگنہ کی قوم بلوچ کلمار۔ سیکن کی ہے معاملہ سرکار خوشی سے دیتے ہین
	شاہ پور	اس علاقہ مین ایک شہر خاص شاہ پور بطور قصبہ کے آباد ہے بازار مختصر شہر خام گزشتہ ہے اور ضلع اسکے نام سے مشہور ہے اور اس پرگنہ مین زیادہ زمینداری قوم سیدان ہے اور اس قصبہ مین دو خانقاہ لائق تعریف کی ہین ایک شاہ شمس شیرازی اور دوسرا شاہ محمد پسر شاہ شمس سوتہ و فنا چنانچہ میلہ شاہ شمس کا ماہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	شاہ پور	چیت لغایت ۲۵ ماہ مذکور رہتا ہے اور ہزار ہا آدمی کا مجمع ہوتا ہے اور میلہ شاہ محمد کا بروز پنجشنبہ ہفتہ ہوتا ہے اشیخ شمس شیرازی کی روایت کرامات یہ ہے کہ جب یہ فقیر ولایت شیراز سے آیا چند عرصہ ایک درخت کے نیچے رہا اور ایک شتر ہمراہ اوسکے تھا کہ اوسکا نام شیر میلو تھا اوسکی گلے میں جھولی ڈال دیا کرتے تھے کہ وہ گھر گھر پھر کر بھیک مانگ کر کے لاتا تھا اور شاہ شمس کا قوت روز مرہ اوسی سے ہوتا تھا بعد چندے روز شاہ شمس نے کچھ زمین زمینداران دیہہ سے مانگی اونہوں نے ہرگز نہ دی آخرش شاہ صاحب نے اپنی کرامات سے بقدر چالیس بیگہ زمین رقبہ دیہہ سے لیکر کاشتکاری کری زمینداران سے جھگڑا انبوہ گیا کہ ایک فرزند زمینداران نے بہ ضربات شمشیر اس فقیر شاہ صاحب کو کاٹ ڈالا صبح کو پھر زندہ اور تندرست پایا جب سے کرامات اوسکی ظاہر ہوئی۔
	گھروٹ	بحد قصبہ گھروٹ چھوٹا قصبہ ہے عمارت خام بہت سی تحصیل

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	گھروٹ	اور کوئی بات اس پرگنہ مین لائق تعریف نہین ہے صرف قصبہ گھروٹ ہی مین ایک یا پورہ مکان [illegible] قوم ہندوان دوسو برس سے واقع ہے اوسکا میلہ یکم بیساکہ کو بروز سنگرانت ہوتا ہے اور بنا ہے اوسکی یہ ہے کہ ایک آدمی نے اوس جگہ عبادت بہت کی اور ٹہاکردوارہ بنایا اوسکی سماوہ بھی اوسی جگہ ہے. دوسرا میلہ خانقاہ محمد چھالی کا موضع کالی داخلی گھروٹ مین بتاریخ دوم ماہ رمضان ہوتا ہے اور اوس قصبہ گھروٹ مین پارچہ ویسی کی تنڈوئی ہے ہزارہا روپیہ کا کپڑا اسمت ڈیرجات کو جاتا ہے —
	لکھان	اس علاقہ مین کوئی آبادی کلان نہین ہے. مگر خیگل پار مین کوہ کرانہ ہے اوسکے اوپر مکان جوگیون کا بنام [illegible] کرانہ ہے ہر شیو راتری وہان میلہ ہوتا ہے اور بہت آدمی ہر طرح کے اور بعضی واسطے اولاد کے منت مانتے ہین کہ ہماری اولاد ہو تو پہلا لڑکا [illegible] چڑہا دینگے چنانچہ چڑہاتے ہین اور ایسی منت

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
کے چہرہ ہوی بہت وہان موجود ہین اور میلہ کے روز جس قدر آدمی وہان جمع ہوتا ہی سب کو فی آدم دو روٹی یونہ ان نیم آثار وعلوا گدی نشین سے ملتا ہی دو روز میلہ رہتا ہی اور نیچے پہاڑ کے ایک تالاب پختہ بنا ہوا ہے اور اوپر پہاڑ کے تین حوض آپکے ایسے ہین کہ جنکا پانی بارش کا صاف اور سال تمام کو مکتفی ہو کر بچ رہتا ہے اور منجملہ ٹیلہ ہای پہاڑ مسطور ایک ٹیلہ بنام سراب ہی کہ اوس مین کان آہن کی بہ تجویز جناب مسٹر ٹالنکسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع شاہ پور کے برآمد ہوئی اور پتھر جیا پہ کا بھی اوس سے پہاڑ سے نکلتا ہی اور اس پرگنہ لکھان مین ایک موضع ورچہ ہے وہان خانقاہ ننگا فقیر ہے اور میلہ بہت ہوتا ہی اور اس پرگنہ مین کوئی چاہ ایسا نہین ہے کہ جس سے آبپاشی زراعت ہو پانی کھاری ہی صرف بارانی زراعت کچھ ہوتی ہی اور ایک موضع سدری وہان خانقاہ سیدی ہے اور میلہ جمعہ ماہ چیت کو میلہ ہوتا ہی اور کیفیت بنیاد کوہ کرانہ کی یہ ہی کہ سنہ ۹ ھ راجہ بہیری	لکھان	

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکھان	پڑا بھائی بکرماجیت کا کہ جسکی سمت اب تک جاری ہے گورو گورکھ ناتھ کی ہدایت سے فقیر ہوا اور سدھ بچار ناتھ نام پایا اور بمقام ٹلہ واقع علاقہ جہلم کے مجمع فقرا کا ہوا تھا یہ سدھ بچار ناتھ بھی بروز شیوراتری گیا تھا وہاں مکان دار فقیر لچھمن بالا چیلہ گورو گورکھ ناتھ کا تھا اوسنے بھنڈارہ کیا سب فقیروں کو کھانا کھلایا مگر سدھ بچار ناتھ ایک گوشہ پہاڑ میں بیٹھا تھا اوسکے پاس بھنڈارہ سے کھانا نہ پہونچا اور باہم سدھ بچار ناتھ اور لچھمن بالا کے تکرار و گفتگو ہی کرامات فقرا ہو گئی اور سدھ بچار ناتھ نے لچھمن بالا سے کہا کہ ہم بھی تمہارے پہ جب یہاں ہیں ہمکو کچھ دو لچھمن بالا نے کہا کہ ہم پہاڑ میں رہتے ہیں تم بھی اس پہاڑ کا ایک ٹکڑہ لیجاؤ سدھ بچار ناتھ نے ایک ٹکڑہ کاٹ کر ہاتھ پر اوٹھا لیا اوسکا نام کرانہ اس وجہ سے ہوا کہ کر ہاتھ کو کہتے ہیں انا ہی لفظ آ جانیکا یعنی یہ ٹکڑہ پہاڑ کا کہ ہاتھ آ گیا اسلئے کرانا نام کہا اس موضع میں پہونچا گورو گورکھ ناتھ نے ایسا ہی نگہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکہان	رکہ دو سدہ بچارناتہ نے وہ پہاڑ اوٹھا کر کے اس جگہ پر رکھدیا تب سے یہہ پہاڑ ہی اور مدت تک ویران رہا سمت ۱۷۱۰ مین ایک نام تہ جوگی یہان آ بیٹھا اوسکا ایک بیل تہا کہ وہ گداگری کر کے لاتا تھا اوس سے قوت لایموتی فقیر کی ہوتی تھی ستر برس تک وہ وہان رہا پھر اوس فقیر نے بہیڑ مین سمادہ لی پھر یہہ مقام ویران ہوگیا پھر ناتھ کا ذات کد کور چالیس دن اوس بیت مین جاروب کشی کرتا رہا کہ یہان کی فیضان سے کامل ہوا اور موضع دیرنیمہ پرگنہ لکہان مین اوسکی خانقاہ ہے کہ میلہ ہر سال وہان ہوتا ہے اور سدہ بچارناتہ یعنی پتھر ہی کو اب بھی سب لوگ زندہ کہتے ہین اور امر جانتے ہین مشہور ہے کہ سمت ۱۸۵۴ مین سدہ بچارناتہ نے خود آ کر سندر داس فقیر جوگی کو اس پہاڑ پر بٹھایا اور گدی نشین کیا اور یہان گدی نشین کا طریق یہہ ہوا کہ وقت گدی نشینی کے تا مرگ پہاڑ سے نیچے اوترتے ہی اور اوسکے چیلہ دیہات مین جا کر مانگ لایا کرتے ہین ہوتے ہوتے ان فقیران کا اعتقاد مخلوق کے دل مین پیدا ہوگیا میلہ ہونے لگا چڑہاوا

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکہان	چڑہنی لگا بہت بڑا کارخانہ ہو گیا چنانچہ بعد سندر داس سمت ۱۷۹۳ مین جٹو چیلا اوسکا بیس برس تک اور سمت ۱۸۱۳ سی لغایت ۱۸۲۴ پہر نانک گیارہ برس پہر سوکہ [illegible] پہر [illegible] اوسکا چیلا بعد اوسکے سمت [illegible] سی سوکالا داس تا سمت [illegible] بعد اوسکے گنیش داس چہ مہینی گدی نشین رہی اور اب کاشی ناتہ سمت [illegible] سی تا حال موجود ہی اور وقت گدی نشینی اس کاشی ناتہ کے بہ سبب تنازعہ یکدیگر بابا گودہا داس کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لوچہ روپیہ نذرانہ لیکر گدی نشین کیا یہان کے فقیر دولتمند لکہی مشہور ہین اور خاصیت یہان کی ہی کہ جو کوئی گدی نشین ہو وہ فقیر کامل ہوتا ہی اور ان فقیرون کی بہت جاگیرات وجہات معاش ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت اعتقاد رکہتا تہا اور اونکے چیلون کے مکانات تمام پنجاب مین ہین اور وہی سب لوگ کارخانہ عظیم رکہتی ہین لین دین کرانہ والہ کو فقیر کہلاتی ہین اور وہ لوگ جا بجا سے

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	نکہان	نذر تحایف قدر آمدنی پیش گدی نشین فقیران کرانہ کے بھیجتے ہین۔
	لالیان	اس پرگنہ مین کوئی آبادی کلان نہین ہے اور نہ کوئی امر عجیب ہے الا بسبب جنگل و کثرت مویشی کے پیداواری روغن زرد کی بہت ہوتی ہے اور بیوپاریان جابجا کے آکر خرید لیجاتے ہین۔
	مانگووال	پرگنہ مانگووال یہ علاقہ برلب دریای جہلم ہے زمیندارہ قوم جٹ کا ہے ایک نالہ دریای جہلم سے نکلکر موضع ہٹووالہ [illegible] کرتا ہے دوسرا نالہ سے تمام علاقہ مین پانی دریا بطور سیلاب پہونچ جاتا ہے اور زراعت اس سے نہایت پختہ ہوتی ہے اور اکثر چاہ چلانے سے بھی آبپاشی ہوا کرتی ہے کوئی گاوں اس علاقہ مین بڑا لایق بیان تعریف نہین مگر موضع شاہ کوٹھ مین ایک روضہ شاہ یوسف کا بعمارت پختہ لایق تعریف اور بہت مدت کا بنا ہوا ہے اور کام مینا کاری کا بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بنا ہے بلکہ اس ضلع مین اور کوئی مکان اوسکی ثانی

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	مانگووال	نہین ہے ہندو مسلمان مزار شاہ یوسف پر بہت جایا کرتے ہین کبوتر بہت اس روضہ مین رہا کرتے ہین اور کوئی مارنے نہین پاتا۔
	بہنگ	اس پرگنہ مین کوئی آبادی بڑی نہین ہے لیکن متصل موضع پنج پیر کے ایک ٹبہ بلند ہے محمد سلف مین مہاراجہ بہونہ کہ جسکی اولاد زمیندار موضع بہنگ مین ہوئی ہے اوسی جگہ پہلو بڑا شہر بعمارت پختہ آباد تہا سنا جاتا ہے کہ راجہ بہونہ اور پنج پیران سے لڑائی ہو کر شہر ویران ہو گیا اب پنج پیر اوس پیر کا موجود ہے اوسکا میلہ بتاریخ اول ماہ بیساکہ ہوتا ہے اوس ٹبہ مین اب بھی وقت بارش کے فلوس ضرب کہنہ و خشت ہای کلان کلان نکلتی ہین اور دانہ ہای غلہ جو و گندم و برنج سوختہ کہنہ بہ آمد ہوتی ہین اوسکو لوگ کہتے ہین کہ ہوم کرتے ہین کیونکہ یہان کا راجہ ہنود تہا اور اوس ٹبہ مین ایک غار ایسا ہے کہ اوسکی انتہا نہین کہ کہان تک گیا ہے سنا جاتا ہے کہ دو دو فرسنگ لوگ اندر گئے ہین اوسکی انتہا نہین ملی اور ایک موضع جہانیان شاہ اس علاقہ مین

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	پہنک	ہی وہان بتاریخ ۶ - اساڑہ میلا ہوتا ہے زیارت جہانیان سے ہوتا ہے۔
	تیٹیری	اس علاقہ مین کوئی گاون بڑا یا کوئی بات اس علاقہ مین لائق تذکرہ خاص نہین ہے یہہ علاقہ پہلے سردار رام سنگہ چہاپہ والا کی جاگیر مین تھا جب ضبط ہوگیا تب سے یہہ پرگنہ ٹیری مشہور ہوگیا پہلے دیہات اوسکے اوس پرگنہ مین شامل ہین
	کونڈان	اس علاقہ مین کوئی بات لائق تعریف نہین ہے
	فیروکہ	اس علاقہ مین قصبہ فیروکا اچہا ہے اور بہت دوکانین ہین سوا اوسکے اور کوئی گاون بڑا نہین ہے پہلی یہہ علاقہ قادرپور مین بہ ضلع جہنگ شامل تہا سنہ ۱۸۶۱ مین شامل تحصیل سیائی وال ہوا۔

حال پیدائش سجی

پرگنات مفصلہ ذیل مین پیداوار سجی کا ہوتا ہی سیال ‌ظل ڈیرہ جات وغیرہ جہنگ - لالیان - لکہان - اور درخت اوسکا ایک ہاتہ اونچا خورد چہوٹے چہوٹے پتے کا ہوتا ہے واقعہ پتہ کا نمکین اور موسم برسات مین خودرو ہے

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
		ہوجاتا ہی ماہ کاتک مین اوسکا بوٹا قوم چوہڑہ کاٹکر جمع کرکے ایک گڑہا مین جلاتے ہین اوسکا عرق مثل آگ کی پگھل کر جم جاتا ہے وہی سجی ہوجاتی ہے اور جس وقت سجی جلاتے ہین کہ اگر آدمی پاسنے وقت جلنے سجی کے ڈالین تو اوسکی آتش کا جذبہ اوس آدمی کو اپنی طرف کہینچ لیتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی سوار ارادہ کرے کہ پانی اوس گڑہے مین جہان سجی جلائی گئی ڈالکر بہاگے تو بہاگنے نہین پاتا یعنی ایسا تپنگا آتش کا اوس گڑہہ سے نکلکر سوار تلک پہنچتا ہے کہ اوسے جلا دیتا ہے اور سجی بنرخ فی روپیہ ۲ سیر فروخت ہوتی ہے ٹہیکہ اوسکا ہمیشہ سرکاری ہوجاتا ہے چنانچہ اب سال ۱۹۱۲ء مین الاماسہ کا ٹہیکہ ہوا تہا ورسہ تحصیل کی تعداد متعلقہ و موضع اور جمع توضیحاً ذیل ہے

نمبر	نام تحصیل	تعداد متعلقہ	تعداد موضع	تعداد جمع بندوبست ۱۹۱۱
۱	بھیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کی قدر ضلع میں آدمی اسکی ہے اور شرح کیا ء کی غیر کاشتکاران و پیشہ ورا

حسب ذیل — فی آدمی جوان — طفل اور ضعیف —
۱۱ ر ۲ پائی — ۱۰ ر

قسمت ملتان

کیفیت ضلع ملتان بموجب خط مرسلہ منشی بالمکند سررشتہ دار محکمہ کمشنری ملتان

مورخہ ۹ ۲ - اگست ۱۸۵۱ء

اس ضلع ملتان میں پانچ تحصیلیں ہیں - ملتان خاص - سرائے سدہو - شجاع آباد
لودہران - سوٹیان - اور حدود ضلع کی یہ ہیں کہ شمال میں ضلع گوگیرہ و جھنگ
و کوٹ شرق جنوب پر دریائے ستلج پار ملک بہاولپور اور غرب میں ضلع خانگڑ
شہر ملتان میں قوم ہنود یعنی کھتری و روڑہ و برہمن سارسُت و لبکرن و دیگر
قوام ہنود بہت ہیں اور مسلمان بہ نسبت ہندوؤں کے کمتر ہیں اور دیہات
گرد نواح ملک ملتان میں قوم مسلمانان مختلف مذہب ہیں مثلاً ایک وہ قوم ہے
کہ پہلے جاٹ تھی اور پیچھے مسلمان ہوئی تو قوم اونکی بہرگور مشہور ہوئی و اسی طور پر
ایک قوم کو بہرگور کہتے ہیں کیا ہندو کیا مسلمان اور قوم پٹھان اور شیخ شہر
بیچ ملتان کے کمتر ہیں پہلے کثرت افغان کی تھی اب نہیں رہی جابجا اور اگلے
دو چار پٹھان کہ پہلے ملازم مولراج کے تھے ہنگام جنگ بوجہ خیرخواہی
سرکار ہر ایک کو حسب حیثیت جاگیر عطا ہوئی اور بیچ ملتان کے آباد ہیں

اور اولاد حضرت شاہ بہاؤ الحق اور شاہ رکن عالم مخدوم محمود شاہ قریشی کے
بھی بیچ ملتان کے موجود ہیں صاحبان عالیشان بہت عزت اونکی فرماتی ہیں
اور وہ بھی خوش اخلاق ہیں۔ اب ہوا اس ملک کی واقعی ور مردمان
ہندوستان کو بالکل مفید نہیں اگر کسی نے تھوڑا کہا یا بلکہ اگر ایک وقت کہا
تو تخفیف سے ہی ورنہ مبتلائے بیماری ہو جاتا ہے۔ دریائے چناب ملتان سے بفاصلہ چار
کوس کے جاری ہے اور نالہ شاہ پور والہ اور نالہ ولی محمد خان و نالہ سکندر آباد و نالہ
و دیگر نالہ جات بہ تعداد بائیس دریائے چناب سے بیچ علاقہ ملتان و سکندر آباد و
شجاع آباد وغیرہ کے جاری ہیں اور طرف دکھن کی ملتان سے بہاولپور کو
دریائے ستلج جاری ہے اور دریائے ستلج کے ۱۹ نالہ جاری ہیں اور علاقہجات
میلسی و کہروڑ و گیاہی وغیرہ ضلع ملتان میں آبپاشی ہوتی ہے اور بہ باعث
ضلع ملتان کا صرف انحصار آب نالہ جات سے متعلق ہے ورنہ پیداوار نہو اور
بارش اس ملک میں بہت کم ہوتی ہے اور طریقہ آبپاشی کا یہ ہے کہ نالہجات کلاں
سے کول کھود کر بیچ چاہات میں لاتے ہیں اور اوسپر جہلار کہ مشابہ دولاب
ہوتا ہے جاری کر کے پانی پہونچاتے ہیں اور بعض بعض جگہ آب شور میں پہونچتا ہے
اور صفائی نالہ جات بعوض آب نالہ ہا ہر سال میں ذمہ زمینداران ہے جو کوئی
نہ کرے دو آنہ یومیہ دیتا ہے اور فی دہنہ جہلار ایک آدمی واسطے صفائی نالوں
کے لیا جاتا ہے اور ماہ اساڑہ سے نہایت اسوج و کاتک پانی نالہ ہا کا جاری ہو کر

خشک ہو جاتا ہی اور بعض جگہ حق آب نالہ بھی مقرر ہے فی دہنہ چاہ بطور ستمراری اس
تفصیل سے دو روپیہ اور چار روپیہ اور ایک روپیہ یکم اب تجویز تقرری آب نالہ
کی ہے گفتگو اس ملک کی نہ پنجابی نہ ولایتی مرکب بلہجہ علیحدہ تعلق سماعت
سے رکھتی ہے اور ضلع ملتان طرف غرب اور دکھن متصل دریا اور جس جگہ
نالہ جات دریا آتے ہین آباد ہی و طرف شرق و شمال جنگل بار بہت ہی بنسبت
شرق کے شمال کی طرف کچھ کچھ آباد مگر طرف شرق کی ویران بہت اور بار کا جنگل
سو کوس کی طول مین ہے اور بعض جگہ زیادہ اور بعض جگہ کم۔ زیادہ تر رواج اس
ملک مین پڑھنے فارسی کا ہے اور اکثر مسلمان عربی مین دخل رکھتے ہین اور برہمن
شاستر پڑھتے ہین۔ اس ملک مین تحفہ پارچہ ابریشمی گلبدن کہیس و لونگی
بناوٹ کلاہتو نکا ہے یا میوہ جات کہ ولایت خراسان سے براہ ملتان ہندوستان
کو آتا ہی اور ورہی ریشم و تاکین و کار چکن و کشیدہ مقیس اچھا ہوتا ہے
اور چھینٹ کے تھان نہایت نادر کہ تمام بلاد ہندوستان مین مشہور معروف
ہین اس ملک مین ملتان ایک بڑا نامی شہر ہے اپنی نظیر نہین رکھتا قریب
بارہ ہزار گھر کے اور تین ہزار پانچسو دکانین بازار مین آباد ہین اور تمام عمارت
وشہر پناہ پختہ ہے اور مقامات بھی مثل شجاع آباد مشہور ہین پوشاک مردان
اس ملک کی انگہ چولغلہ کا بشکل جامہ یعنی کشادہ آستین لیس پیش پیلا اور
دستار کھدر کی دارا اور پاجامہ مثل پوٹھو دار نہایت گھیر اصحری تنگ ادر

پوشش عورتون ہنود کی مثل ہندوستانی اور مسلمانون کی بوضع اپنے
اور مردم بالطبع نا ملایم اندک سخن مین باہم کینہ پیدا کر لیتے ہین عزت کو نہین جانتے
کہ کیا چیز ہے اور پوشاک صفا نہین رکھتے اور اکثر بال گردہ کے بہت دراز
رکھتے ہین اور روغن تلخ اس کثرت سے سر مین ملتے ہین کہ مردمان ہندوستانی
کو انکے پاس بیٹھنا اور بات کرنا دشوار ہے مگر اب عادت تیل ڈالنے کی کم
ہوتی جاتی ہے۔ تجارت زیادہ قسم پشمی ہوتی ہے و یا تجارت گنجد سیاہ
زیادہ تر ہے۔ آب چاہات سے مقدار بیس چوبیس ہاتھ کی برآمد ہوتا ہے اور جو
چاہات متصل دریا ہین وہان دس یا پندرہ ہاتھ پر۔ گیہون اور جوار اور مکی
اور جو۔ چینا۔ باجرہ۔ مونگ۔ مٹر۔ شالی وغیرہ اجناس آبکاری و کپاس
پیاز و تیل۔ نیشکر۔ و کوکنار و شملک و چیچے سرخ۔ و زیرہ سفید و سیاہ
و اجواین و سونف و کشنیز وغیرہ منضبط ہوتی ہین مگر ماش کم پیدا ہوتا ہے
اوائے محصول مالگی عہد سانول مل مین از روی خام و بابت چاہات قرار دی
موافق جمع مقررہ وصول ہوتا تھا اور بہاولی عملہ بحساب شمارہ سے سوا تیرہ
حصہ تک اور استمرار چاہات بشرح مختلف ہر ایک چاہ سالیانہ بیس روپیہ سے
آٹھ روپیہ تک اور ہیچ ملک جوستان فی دہنہ مختلف [illegible]
[illegible] سے سوائے محصول مقررہ و رقومات مثل فروہی و ترنی و پہ خار و جوک
و بیری یعنی پٹواری و محصلانہ و کاہ چری و شکرانہ و زکوۃ و محصول [illegible]

و محصول گلستان یعنی کہجور و نیشکر و تمباکو و خربوزہ وغیرہ بہت سی قسم کی جاری تھی
اور محصول ترکاری و غلہ ہر ایک چیز کا علٰحدہ علٰحدہ لیتے تھے اور ملتان کی
کی بہت آمدنی ہوتی ہی اور پہل درخت کہجور کا مثل خرما کے ایسا شیرین ہی کہ
کھانے والی جانین مگر اب ٹہیکہ مقرر ہوگیا اور رقومات سوای حسب دستور
سرکار معاف و ترک ہوئین صرف ترنی شتران باقی رہی ہے اور لفظ ترنی
شتران یہہ کہ بعوض چرائی جنگل فی راس شتر لیا جاتا ہی۔ مکان پرستش
ہنود پہلاد پوری اندر قلعہ کہ بیچ ہنگامہ سولیجہ کے مسمار ہوگیا اب تجویز تعمیر اوسکی
در پیش ہے یہہ مکان ہے کہ بموجب شاستر ہندوؤن کے نرسنگ اوتار نے چودہ
کا وتار کرکے ہرناکس کو مارا کہ وہ دعوی خدائی رکھتا تھا اور پہلاد اوسکا
بیٹا کہ بھگت یعنی معتقد وحدانیت تھا اوسکو بچایا دوسرا مکان سورج کنڈ تیر آ
مقام جوگ بابا اور مقام طوطلا بابی اور مکان شیو والہ اور مکان بابا داگیشو پوری
پرستشگاہ خاص ہی اگرچہ اور مکانات بھی ہین مگر مقامات مندرجہ صدر
قوم ہنود ان مین زیادہ تر مشہور ہین اور بیچ قوم مسلمانون کے خانقاہ
شاہ بہاؤالحق و شاہ رکن عالم اندرون قلعہ و شاہ شمس تبریز طرف شمال
کے شہر سے باہر اور خانقاہ میر صاحب کہ اوس جگہ ایک تیر بہی متصل ہے
اندر شہر اور خانقاہ شاہ گردیز صاحب اندرون شہر اور سوای اسکے ہزار ہا
مقام پیرون کے ہین اور کثرت قبرستان اس قدر ہے کہ شمار مین نہین آتی

اور یہہ شعر واسطی ملتان کے کہا گیا ہے شعر چار گانہ تحفۂ ملتان - گرد و گرما
گدا و گورستان - اور اوپر خانقاہ پیر صاحب اور شمس تبریز ہر روز پنجشنبہ اور
خانقاہ شاہ رکن عالم پر ہر روز شنبہ ہنگامہ میلہ ہوتا ہے ہندو و مسلمان جاتے ہین
اور مقام جوگ مائی و سورج کنڈ پیر ایک دفعہ سال تمام مین ہنگامہ ہوتا ہے اور ملتان
خاص مین یہی مقام زیادہ تر مشہور اور امید گاہ ہندوان و مسلمانان کی ہین بقول
پیر مین خس ست اعتقاد من بس است - اور عمارت سلاطین سابقہ سے
قلعہ ملتان نہایت استوار قدیمی ہے کہ دور اوسکا الہامیہ قدم کا ہے اور
اوسکے چالیس برج اور چار دروازہ ہین اور بلندی دیوار کی باہر بیس درعہ اور
اندر بہی کم اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسکے گرد خندق بعمارت پختہ بنائی تھی اور آگے
دروازہ سنی اور اندر سکے دمدمہ عالیشان بنے ہوئے ہین اور مقام عیدگاہ کہ اب
وہان کچہری ضلع اور مقام خاص و عام اور باقر آباد اور مسجد ولی محمد صاحب
اور مقامات تو آئین و خوانین سابقہ کے ہین مگر یہہ مقام لائق پسند اور تعریف کے
ہین اور تعمیر مقامات ملتان بالکل خراب یعنی بلندی زیادہ اور صحن کم اور کوچہ
غلیظ کہ اگر ملتانیون کو کشمیریون سے مناسبت دین تو لایق ہے - ہندو اور مسلمانون
مین تکرار زیادہ مگر عدالت گستری سرکار سے ایک دوسرے پر زیادتی نہین کر سکتا
اگر خوف سرکار نہو تو اوسکے لڑنے مین نوبت کشت و خون پہونچے - طریقہ زمینداری
اس ضلع مین بہی جیسے کہ کوئی بنا یا وہ یعنی آباد کاری زمیندار بہ اصطلاح چک آرہے

اور چکدار کو بجز حق زمینداری کی اور واسطہ نہین اور چکدار معرفت اپنے مزارعان
کو ساتھ اپنے ملاکے آباد کرتا ہو اور معاملہ سرکار کا چکدار اپنے پاس سو دیتا ہے
اور مزارعان سو بٹائی کرتے ہین اور یہی طور زمینداری اکثر دیہات کا ہے
قوم روڑہ کہ ملتان مین ہین سب پیشہ کرتے ہین یعنی جو کچھ پیشیج جہان کے ہین
صرف بھنگی کا کام اور طوائفان کا اون سو متروک اور کوئی پیشہ اون سی نہین بچا
کہ یا کرم تیج اس ملک کے نہین ہے سب ہندو جہان کہین جاہین روٹی کہاتے
ہین چوکی نیچ کہاتی اور دال وریج پختہ بازار مین فروخت ہوتا ہے ہندو خرید کر
کہاتے ہین مگر فروشندہ بھی قوم ہندو سو ہین اور یہی طریقہ برہمنان وغیرہ اس
ملک کا ہو اور یہ ایک عجیب جگہ ہے کہ ندی راوی اس موقع پر دس کوس تک سیدھی
بلا خم وپیچ جاری ہے اور اوسکا نام سیدھنی مشہور ہے یعنی اس دس کوس
تک کے کنارے کو پانی دریا سو صدمہ مسماری کا نہین ہوتا اسکے روایت یہہ
مشہور ہی کہ رام چندرجی اوتار نے یہان آکر قیام کیا اور اشنان کرکے پاپیادہ
دس کوس تک سیدھا چلا اوسی سیدہ پر اجرا ندی راوی کا ہوا اور
وجہ تسمیہ سیدھنی کا اوسی کے سبب سے ہے کہ لفظ سیدہ مخفف لفظ سیدھا
کا ہو اور نی ندی کو کہتی ہین۔ اور موضع رام چوترا مین ہر سال بیساکھی کا
میلہ بہت ہجوم سی ہوتا ہے دور دور کے آدمی آکر اشنان کرتے ہین اور
اسی رام چوترہ مین سادھو ہمہ جاری رہتے ہین اور آئندہ و رروند کو روٹی

دیتے ہین اور دیوان ساون مل نے ایک گہاٹ پختہ داہنی کنارہ ندی پر بنوایا
کہ اوس سے رونق دوبالا ہوئی اور بائین طرف یعنے چپ کنارہ ندی پر مکان
ایک بہوت فقیر کا ہے اور اوسکو کچھ زمین دہرم ارتھ سرکار سے معاف ہے اور یہہ ابد ہوت
فقیر سنیاسی بعمر ما عہ برس اب موجود ہے ہمنے ہی دیکھا کہ جہنگ کے خزانہ سے
سے پنشن بموجب منظوری ۔ اگست پاتا ہے اور تحقیقات اوسکی عمر کی
پہلے بہت ہو چکی ۱۸۵۳ء مین اوسکی عمر ما عہ برس کی تہی اور یہہ آدمی اچہا
مضبوط تندرست ہے کہ آپ پیادہ پا رام چبوترہ سے جہنگ مین آکر پنشن لے جاتا ہے
بینائی بہی اچہی ہے گزشتہ وقت کے معرکہ اپنی دید کہتا ہے حلیہ اوسکا یہہ ہے
گندم رنگ ـ سفید بال ـ ابرو کی بال کنجان ـ اور ایک داغ جل جانے کا داہنی
ہاتہ کے پہونچے کی پشت پر قدرے فٹ ہے ـ

کیفیت ضلع جہنگ سے و ہی تحقیقات کالی راے صاحب مولف

المرقوم ماہ دسمبر ۱۸۵۵ء

مجکو ماہ دسمبر ۱۸۵۵ء بتقریب تبدیلی اس ضلع مین پہونچنے کا اتفاق ہوا یہان
کا حال دیکھا اور سنا لکہا ہے نقشہ ضلع سے ثابت ہے کہ دریا ہے راوی و چناب
و جہلم تینون اسی ضلع کی حد گوشہ غرب و جنوب پر مخلوط ہوئے ضلع کی
حدود اربعہ یہہ ہے کہ شرقی ملحق ضلع گوگیرہ ـ جنوبی ضلع ملتان ـ غربی
ضلع لیہ او خانگڑہ ـ شمالی ضلع شاہ پور و گوجرانوالہ ہے اس ضلع کی

حد ضلع گوگیرہ کے حصہ کی مابین بار دولالی ملحق ہوتی ہے اور یہ بار جنگل کلان کی
اسکا عرض چالیس کوس تخمیناً ہے کہ نواحی لاہور سے تا ملتان طول اسکا سو سوا سو
کوس کا سیدھا چلا گیا ہے پانی کہین کہین شاذ و نادر واقع ہے چنانچہ ایک منزل کے
وقت آنے راہ کے کمالیا ٹہرا ضلع ملتان سے چودہ پندرہ کوس چوکی رچنا ہ
سے تا چوکی روڑہ دن والی پہلے پانی کا نشان نہ تھا چنانچہ اپنے ساتھ ایک سبوچہ
آب لے لیا تو کار روائی ہوئی سو موسم گرما مین سفر اس راہ کا دشوار ہے اور یہ جنگل
زیادہ تر اس ضلع جھنگ مین ہے یعنی شرقاً غرباً قریب ۳۰ کوس اس ضلع
متعلق ہے مابین راہ گوگیرہ و جھنگ کے تین چوکی سرکاری سر راہ جھنگ سے ہین چلکر چوکی
بھوانہ سات کوس۔ چوکی چاہ گوجران عرف گھیتی سات کوس۔ چوکی سمندری
ے کوس اس سے آگے حد ضلع جھنگ کے پانچ چھ کوس تک ہے اور اس بار کے
بیچ مین ایک تھانہ سرکاری شاہ کوٹ مین تھا پھر وہ چوکی گھیتی پر مقرر ہوا ہے
اور ایک شہر ویران بیچ کوٹ کا واقع ہے اینٹ اوسمین سے خشت ہای کلان
طول ڈہائی فٹ اور عرض دو فٹ اور موٹا ایک فٹ ہے کہ ایک خشت
آدمی سے بمشکل اوٹھ سکتی ہے اکثر لوگ متعلق چرائی مویشی کے مع عیال کے
اس جنگل مین مع غول مویشی جا بجا رہتے ہین بطور خانہ بدوشان کی اونکے
سب مقدمات معرفت تھانہ دار کی انتظام پذیر ہین اس راہ پر مسافر کو ان
چوکیات مقررہ سے ٹھکانا ٹھہرنے اور آرام کا ہے اور غالب ہے کہ آئندہ جانب

مرکا بہی سرا نا ۔ جی ان مقامات پر بن جا دین گی اور نہر سے دریا کی آدہی
دریائے چناب وجہلم کے کنارہ کنارہ دیہات آباد مزروعہ زمین ہے باقی سب
جنگل ہے کہ اور نشیب کی زمین کو ہتہیار اور جنگل کی بلند زمین بانگر کا لفظ
یہاں اوتا ہے آب وہوا اچہی ہے مگر سردی موسم سرما مین زیادہ تر ماہ جنوری
سے اپریل تک رہتی ہے پہر گرمی بہی بشدت ہوتی ہے اور بارش بہت کم ہوتی ہے
اور مابین حصہ ضلع لیہ اور اس ضلع کی حد غربی پر ایک تہل ریگستان کا عرض
سات کوس ہے وہ جنگل تہل کا بہی دشوار گذار ہے اس تہل مین بحالت کثرت
بارش کہین کہین موٹہ باجرہ بویا جاتا ہے پہلے یہہ سب ملک مع ضلع گوگیرہ
معاملہ پانچ لاکہ روپیہ تخمیناً کا بقبضہ سردار قوم سیال رئیس جہنگ سیال کے
تہا اور مشہور ہے کہ سیال قوم راجپوت پنوار ہندوستان سے مع ایک بہت
اپنے پیروہت کے اس نواح مین آیا تہا اور مرید حضرت فرید شکر گنج پاک پٹن والہ
کا ہوا اور فرید شکر گنج نے اوسکو دعا دی تہی کہ تیری اولاد بہت ہو گی اب
ہزارہا آدمی اوسکی اولاد کا ہے اور اونمین بہت گوت ہین ہر ایک
گوت پر لفظ آخیر آنا آتا ہے یہہ پہچان سیال کی ہے مثلاً جلوآنہ ۔ علی جہانا
صاحبانا ۔ ملکانا ۔ رجبانہ ۔ اس طرح صدہا قوم ہو گئی ابتدا مین یہہ لوگ
تہل مین نا منگرہ ضلع لیہ کے باشندہ تہے پہر شدہ شدہ علاقہ کچہی دریائے جہلم و
چناب مین پہیل گئے اس ملک مین زیادہ تر قوم سیال مسلمان زمیندار ہے اکثر سب

اس ملک کو جھنگ سیالاں بولتے ہین آخری رئیس جھنگ کا مسمی احمد خان سیال
تھا اور اپنے آپ کو آزاد سمجھکر کسی کو خراج نہین دیتا تھا حالانکہ ملتان مین
مظفر خان صوبہ دار ملتان زبردست تھا مگر اس پر اوسکا بھی دخل نہ تھا متی
جیٹھ بدی تیج سمت ۱۸۶۳ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فوج کشی کرکے جھنگ مگھیانہ
کہ ہر دو آبادی مین فاصلہ ایک کروہ تخمیناً ہے مار لیا اور دو دفعہ کے حملہ مین
اس ملک کو اپنے تصرف مین کیا اور احمد خان کو بعد دو برس قید رکھنے کے
لاہور مین بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر میروال علاقہ نواح لاہور مین دی دو تین
برس وہ احمد خان کے قبضہ مین رہا پھر رنجیت سنگہ نے یہہ جاگیر اوس سے
لیکر ملتان کی نواح مین علاقہ سردارپور بقدر تیئیس ہزار روپیہ کے جاگیر دی تا
حیات اپنے احمد خان لغایت سمت ۱۸۹۵ اوس پر متصرف رہا بعد اوسکے مرنے
کے رنجیت سنگہ نے عنایت اللہ خان اوسکے بیٹے کو قطع لیہ مین جاگیر
اٹھارہ ہزار روپیہ کی علاقہ ملان والہ و مدوکان والہ کے تبدیل کر دی پھر باہم
راجہ دہیان سنگہ وزیر و ساون مل صوبہ دار ملتان کے تنازعہ سے موضع
بڑکن علاقہ کانووال ضلع شاہ پور میں ہو گیا یہہ عنایت اللہ خان تابع
و رفاقت ساون مل کے تھا لڑائی مین بسمت ۱۸۹۲ مارا گیا اوسکا بھائی اسمٰعیل خان
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دربار مین پکڑا گیا راجہ موصوف نے اونکی نشست جاگیر
دینا تجویز کیا مگر مہاراج بیمار رہتا تھا اور دہیان سنگہ وزیر کو اس خیال ندان سے

کا نوبت ہو گئی اور اسلئے نہ پنشن ہونے دی نہ جاگیر الا سالانوں ہی سے ساٹھ روپیہ
مشاہرہ عنایت اللہ خان کی بی بی کا پنشن ہو گیا اب عملداری سرکار انگریزی
کی ابتدا میں محمد اسمعیل خان خدمت گذار سرکار رہا اور اوسکو حکم ہو گیا کہ تم مولراج
صوبہ دار ملتان کا دخل وہاں دو تمہارے واسطے کچھ بہتری ہو گی وہ اپنی برادری
قوم سیال کو جمع کرکے مدد و معاون وصل حکم سرکار انگریزی ہوا اور کچھ کچھ چاہات
قدیمی اپنے پر قبضہ کر لیا جب عملداری انگریزی بالکل متسلط ہو گئی محمد اسمعیل خان
لاہور میں پیشگاہ صاحبان ذی اختیار کی حاضر نہ ہو سکا اسواسطے اوسکے حقوق
سابقہ و خدمت گذاری حال پیشگاہ نہ ہوئی صرف یہہ اوسکے واسطے ہوا کہ ساٹھ
روپیہ پنشن جو اوسکے بھائی کی تھی وہ موقوف ہو کر ایک عہدہ سپالداری سواران
ملکی و فوجداری بمشاہرہ سو روپیہ کے مقرر ہو گیا اور آٹھ دس سوار
بھی اوسکے نوکر ہو گئے اسی میں بسر اوقات اوسکی ہے خدا کی قدرت و انقلاب
زمانہ ہے کہ جسکے باپ کے قبضہ میں پانچ لاکھ روپیہ کا ملک تھا اب اوسکے
بیٹے کی یہہ اوقات ہے اور رنجیت سنگہ کہ جسنے اونکو خارج کیا اوسکی بھی
بنیاد نہ رہی بقول بیت ظلم کی ٹہنی کبھی پہلتی نہیں ؎ ناؤ کاغذ کی سدا
چلتی نہیں ؎ اور شمس جہان خان چچا حقیقی محمد اسمعیل خان کا موضع
بجونٹہ پرگنہ علاقہ تحصیل قادرپور میں پندرہ سو روپیہ سالانہ کی جاگیر
دائمی پر قابض ہے کہ یہہ جاگیر اوسکی رنجیت سنگہ کے وقت سے چلی آتی تھی

اور سکھون کی عملداری مین مسمی باقر قوم بہروانہ زمیندار کہیوا علاقہ واڑہ کو
ایک نوع کا عروج ہوگیا تہا کہ اوسنے تمام ضلع کا ٹہیکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی سرکار سے لیکر بہت حکومت تمام ضلع پر کی اور بہت سرمایہ جمع کیا
اور آخر وقت زوال سکہان کے اس باقر نے بہی سکہان کا واسطہ راہ تبلانے
کے ہوکر سکھون کی فوج کو بیلہ دریای چناب مین داخل کردیا اور آگ لگوادی
سرکاری فوج کو اطلاع کردی کہ سکہان کو ہر طرف سے آتش و فوج کا محاصرہ ہوا
بہت سکہ دریا چناب مین ڈوب کر تباہ ہوگئے اور سکھون کا بہت مال اس باقر
کے ہاتہ آیا کہ ابتک اس باقر کا بیٹا مسمی غنایت علاقہ واڑہ مین موجود اور بہت سامان
مویشی و شتر و دولت اوسکو ہے اور اس باقر کے بزرگان کی دختر مساۃ
صاحبان تہی کہ مرزا کے ساتہ اوسکا عشق ہوا تہا اور ایک راگ اوسکے عشق
کا ہے کہ بیان کی مخلوق و ماننجہ کی خلقت اوس راگ کو گاتی ہے اور اس
ضلع مین تین تحصیل اور ایک پنچکاری مفصلہ ذیل ہین - چنیوٹ دریای چناب
سے دو کوس جانب شرق اوسمین تین تعلقہ ہین - سیر آٹا - کوڑک - بہواد
آبادی چنیوٹ خاص کی ٹبہ کلان پر اچہی ہے کہ وہان کے معمار بکار تعمیر
اور کمانگر رنگ ساز و مشہور ہین اور قلمدان وغیرہ اشیای رنگت کی
اچہی بنتی ہے اور ایک مسجد سعد اللہ خان وزیر کی بنائی ہوئی موجود کہ
یہ سعد اللہ خان وزیر شاہجہان بادشاہ کا رہنے والا موضع پتہراکی پرگنہ کا

تہا اور ایک درگاہ شاہ شمس کی ہے وہان میلہ ہوتا ہے اور ایک پہاڑ خشک متصل آبادی ہے دوسری تحصیل جہنگ ومین پانچ تعلقہ ہین - واڑہ - جہنگ - گل والا سورکوٹ - کچا گمیرا - جہنگ - گمانہ - سورکوٹ اچہی آبادی ہین۔ سورکوٹ مین پیداوار درخت کہجور کی بہت شیرین دوستحفہ جابجا جاکر فروخت ہوتا ہے اور یہان کی کہجور کہی قسم اور کئی نام کی ہے چنانچہ ہرڑہ - واکہ سیپارہی اور کئی قسم کے نام ہین -

گمانہ مین کوٹہی وچہاونی صاحبان انگریز اور سراے ومکان تحصیل بریسٹر بنایا گیا ہیا اور مگہانہ مین مقبرہ ہیر کا ہے اور زبان زد عوام یہہ ہے کہ اوسکی چہت کہلی ہوئی ہے کیسی ہی بارش ہو مگر پانی مینہہ کا اندر مقبرہ کے نہین پڑتا مگر تجربہ سے ثابت نہین ہوا حقیقت عشق ہیر رانجہا کا یہان بہت مشہور ہے -

کہ یہہ ہیر دختر مسمی چوچک زمیندار قوم سیال کوت جہنگانہ ساکن موضع بییل واقعہ متعلقہ واڑہ کی تہی کہ مسمی مراد نمبردار موضع مذکور کیبار ہو ہیر پشت مین ووسا ہیر کا قصہ اب موجود ہے اور مسمی رانجہا کہ اصل نام اوسکا دہیدو تہا قوم جاٹ گوت رانجہا ساکن تخت ہزارہ تحصیل کانووال ضلع شاہ پور کا تہا -

تیسری تحصیل شادر پور ما بین ہر دو دریاے چناب جہلم کے ہے اور یہہ علاقہ عوام کی زبان زد بیچ کہلاتا ہے یعنی دو دریاؤن کے بیچ مین - ہے پہلے ضلع شاہ پور سے متعلق تہا ومین (۹) تعلقہ ہین بہٹیان - شاہ جیونا - واڑہ

سن - چوتره - کوٹ عیسی شاه - قادرپور سنجنتا - بهری - باڑهی - جهلم پار او رتحصیل مین شاه جونا و قادرپور سنجنتا و سن کوٹ عیسی شاه آبادی کلان هین مگر کچه اس سے بڑی قصبه یا شهر نهین سب عمارت خام مانند بڑی گاؤن کی هین -
چوتهی تحصیل اوچ جهلم سی پار طرف پچهم کے دوآبه سنده ساگرمین هی وهان ایک پیشکار رهتا هے اور اوسمین چار تعلقه - کوٹ ساکر - نیکوکاره - اوچ خاص چوتره اور یه علاقه بهی جهلم کے کناره غربی پر هے اور یهی مشهور هے چهه بستیان موقع اسپین کلان - اوچ خاص - واسواستهان - کوٹ ساکر - نهو تلیل رشید پور - نیکوکاره - ماچهی وال - ساجهر - اوچ خاص کی بنیاد آبادی یه هے که پهلے ایک ٹیبه معروف بهڑ مسمی سمی کا ویران پڑا تها عرصه ایکسو تین سو تخمیناً هوا که مسمی گل محمد سید فقیر متوطن قصبه بلوٹ واقع ڈیره اسمعیل خان بقوم سیالان کا یهان آیا اور اوسنے یه قصبه اوچ آباد کیا اور وجه تسمیه اوچ کی یه هے که اونچی جگه کناره تهل ریگستان پر یه آباد هوا تو اوچ نام رکها گیا اور عنایت الله خان سردار جهنگ نے یه زمین اوسکو ملکیت مین دیدی بلکه بیالا جس گاؤن پر اوسنے هاته رکها اوسکی ملکیت مین کردیا گل محمد کی اولاد کچه نهین هوئی وه مجرد تها مگر اوسکے بهائی مهر علی کی اولاد هے که مهر علی کا بیٹا چراغ علی اوسکا بیٹا ناگ سلطان فقیر اور عطا الله هوے ناگ سلطان کا بیٹا نور سلطان سجاده نشین حال هے اور عطا الله کا بیٹا کریم حیدر قابض هے

اونکو ایچ خاص لنصف جاگیر اور ناگ سلطان مہاراجہ رنجیت سنگہ سے اجارہ
کل علاقہ کا رہا اس خاندان کے مرید تاکابل نہایت مخلوق ہے اور شہر بلبیل داوچ
مین تخمینا پچیس دکان بطور بازار ہین اور کہین اس قدر دکانین نہین ہین اس
علاقہ مین کثرت قوم سیال کی ہے اور کوئی نامی مکان کہین نہین دو مسجد پختہ
واسو استہان مین ہین موضع ملی خانہ مین ایک درخت برگد کا نہایت کلان
کہ جسکا سایہ ایک کنال مین پڑتا ہے ایسا درخت کلان ہمارے دیکھنے مین نہین آیا
یہ جگہ پیر کے بوٹہ مشہور ہے کہتے ہین کہ کسی شخص نے ایک بوٹا برگد کا پیر علاالحق
کے نام سے لگادیا تہا جسکا یہ پہیلاؤ ہوا اور اوس ٹہر کی داڑہی کے بہت
درخت ہوگئے پہچانا نہین جاتا کہ اصلی درخت کونسا ہے اور مخلوق براہ اعتقاد
آکر آہنی جرس یعنی ٹلی چڑہاتے ہین صدہا ٹلی اس درخت پر لٹکتی ہین کہ
جن سے بہت خوشنما لگتا ہے صنعت کسی طرح کی نہین تجارت بہی نہین ہوتی
موٹا کپڑا یہان کا دریا ہے اٹک پار ڈیرہ جات کو جاتا ہے موضع ٹہٹہ ہزاری
مین میلہ اول پیر درگاہ تاج الدین پیر کے ہرسال ماہ چیت مین سوم کو باجتماع
پندرہ سولہ ہزار آدمی کے ہوتا ہے چار روز جمع رہتا ہے دوم میلہ اوچہ
خانقاہ پیر روڈو سلطان در روضہ گل امام کہ جس سے بنیاد آبادی قصبہ
اوچ کی ہوئی تاریخ ۲۰ کاتک باجتماع ہزار آدمی کے ہرسال ہوتا ہے اور اس
ضلع مین اکثر آدمی لباس کثیف رکہتے ہین سب عورت مرد تہبند لنگی کا

باندہتی ہین چادر اوڑہتی ہین اور پگڑی سر پر ایسی قرینہ سے باندہتی ہین
کہ سر کی کہوپری کہلی رہتی ہے ہندو اکثر قوم کہتری روڑ کراڑ کہلاتے ہین
پیشہ کرپا لانعام نہین خاکروب ہی مسلمان ہین کلمہ پڑہتے ہین مگر مردار خوار
ہین اور چاہات پر دہوتا ہی کاشتکاران اوسی چاہات پر اپنی جہنگیان
یعنی چہپر باندہ کر بود و باش رکہتے ہین ایک موضع کے رقبہ مین جس قدر چاہ
ہیون اوسی قدر آبادی نظر پڑتی ہے اور چاہات سوا آبپاشی بذریعہ رہٹ
کے ہے چرس نہین ہوتا اور ندی کنارہ پر بہی رہٹ لگاتے ہین اونکو
جہلار بولتے ہین گفتگو مردمان عوام ہندوستانی و پنجابی سے علیحدہ
مرکب بزبان پنجابی و ملتانی ہے تماشہ جیونا وسن دمار ہی مین میلہ ہوتا ہی
لیکن ایسا نہین ہے کہ دور دور سے آدمی آتے ہون اور بہت ہجوم
ہوتا ہوا سواسطے زیادہ لائق تذکرہ نہین ہے اور چڑہاوا بہی زیادہ
نہین ہوتا مگر بموجب خیال کوہ نور کے ایک رسم عجیب لائق تذکرہ
خاص ہے کہ یہان کی مخلوق ہندو سری نرسنگ جی کو بہت مانتے ہین
جو کوئی یہ منت قبول کرتا ہے کہ یا نرسنگہ جی ہماری فلانی مراد بر آوے گی
تو ہم تمہارا ہمن کرین گے جب وہ بر آتی ہے تو وہ بمقام جہنگ جاکر
بروز مشہور بت ماہ پہاگن مین آٹا گہی شیرینی اپنے پروہت کو پیش
کرتا ہے وہ پروہت اوس آرد وغیرہ کو گوندہتے ہین اور اوسکا بڑا

گولہ بنا دیتی ہین مستورات اوس گولہ پہ کچا سوت لپیٹتی ہین اور پھر وہ گولہ
انبار آتش مین رکھدیتی ہین عورت اور پہر وہت رات بھر غمگینی کی تعریف
مین بھجن وراگ گاتے رہتی ہین تمام رات وہ گولا آگ مین رہتا ہے صبح کے
وقت اوس گولہ کو آگ سے نکالتے ہین تو وہ آٹا وغیرہ مانند زعفور کی پک جاتا ہے
مگر کچے سوت کو مطلق آسیب آتش نہین پہونچتا وہ بدستور محفوظ رہتا ہے
اوس گولہ کو ٹکڑہ کرکے بطور پرشاد کے تقسیم کرتے ہین اور کھا لیتے ہین اور
کچے سوت کو کھول کر مرد اوسکے دوڑی اپنے ہاتھون مین باندھتے ہین اور اسکو
تبرک سمجھتے ہین اور یہ بات بیان کسان معتبرین سے ہمکو بھی تصدیق ہوئی
اور نواحی چنوٹ مین ایک قوم خوجہ مشہور ہے کہ پہلے وہ قوم کھتری تھی
مسلمان ہوکر خوجہ کہلائی اوس قوم مین عجیب رسم دعوت برادری کی
ہے کہ جو کوئی تقریب شادی کی پیش ہو تو وہ لحم اپنے گھر پکا کر اور
آٹا گوندہ کر دو دو پیڑے آٹہ خام کے اور کچھ لحم پختہ فی آدمی ہر ایک کے
گھر پہونچا دیتا ہے اور جملہ ہندوان مین وقت شادی دختر کے یہ بھی
رسم ہے کہ جب برات دولہ کی آتی ہے اور دولہ دروازہ چوکھٹ
پر یعنی سرحدی کے پہونچتا ہے دختر والہ دختر کو ایکدفعہ نوشہ کی سواری
اسپ یا اونٹ کے نیچے کو نکالتے ہین یہ بھی ایک شگون نیک سمجھتے ہین
اور پیداوار اس ضلع کی زیادہ تر گندم ہے نیشکر شاذ و نادر اور باڑی

وجوار باجرہ مونجہ بھی کچھ کچھ پیدا ہوتا ہے اور تسلیم کہ جسکو گوگلو بولتے ہین
وچری وبیتھا خورش بیلون کی ہے مزارع کو اس اجناس کا محصول
معاف رہتا ہے مگر فی چاہ پر زیادہ چہہ کنال سے کاشت نہین کرتا اور
پہنگ خاص مین نیشکر پونڈا اور خربزہ قسم کربلیا اور تربوز کلان شیرین
اور اچھا پیدا ہوتا ہے اور دو طرح کے حصہ دار یہان خلاف ہندوستان کے
ایک لیکھا لکھی والا ہے کہ جو کوئی ساہوکار اپنا دادستد کسی مالک چاہ سے
کرتا ہے حقیت چاہ اوسکو بکفول ہوتی ہے کہ وہ لیکھا موکھی دار اصل
مالک کے عوض توتیلع وسب خرچ خانگی دی اور کل پیداوار مع حق تہوتاری
لینی مالگانہ لیتا ہے اور سود لگا کر پانچ چار برس مین حساب کر کے باقی
فاضل نکال لے جب تک اوسکا قبض رہے اصل مالک اوسکا اختیار
نہین اوٹھاتا اگر ناخوش ہو جاوے تو جس قدر حساب کے رو سے لیکھا موکھی
مین قرضہ نکلے وہ دوسرے سے دلا دے تب لیکھا موکھی سے بری ہو
دوسری فریق کا ہاتہ رکھا کہلاتا ہے کہ مثلاً کسی مالک نے زمیندار نے کسی
پناہ لی اور امداد چاہی وہ ہاتہ رکھا کہلاتا ہے دستور یہ ہے کہ ہاتہ
رکھنے والا کل حقوق مالک پر قابض ہوتا ہے مگر منجملہ حق بوتاری
یعنی زمینداری کے کچھ اصل مالک کو دیو اختیار مالک کا بجز پانے اوس
حصہ حق بوتاری کے نہین ہوتا تحصیل محاصل ونفع ونقصان کہیت

اور پیمایش زمین کی مرلہ کنال و گھاؤ پر ہوتی ہے یعنے تین ہاتہ کا کرم ایک طرف اور تین کرم دوسری طرف ہو تو ایک مرلہ ہوا اور بیس مرلہ کا کنال آٹھ کنال کا ایک گھاؤ ہے اور ہاتہ اس قدر طوالت کا سمجھا جاتا ہے کہ کہنی سے تا ناخن انگشت میانہ تک ناپ کر پھر پشت ہاتہ کو تا پہونچہ پیوستہ ہوا اور اسی شرح ہاتہ پر خرید و فروخت پارچہ جاری ہے اور یہ ہاتہ بقدر (۲۲) انچہ انگریزی ہے اور واسطے دریافت کے چند الفاظ گفتگو مروجہ اس ملک کی ذیل میں لکھتے ہیں جدول سے دریافت کرو وہ یہ ہیں —

حروف فارسی زبان جانگلی	حروف ناگری	اردو	فارسی
راہک	रहक	کرسان	مزارعہ
بھوتار	भूतार	زمیندار بڑہ دار	مالک
کھوہ	खूह	کنوان	چاہ
گھاڑ	घाड	پیلی اور ڈموٹہ	خوشہ غلہ شالی وغیرہ
سٹیان	सिटयां	ڈانڈہ جوار باجرہ	شاخ جنس جوار باجرہ
روڑی	रड़ी	کوڑی یعنے انبار خس و خاشاک	دمن
اُہل	अहल	کہات	
ٹکی والا	टकीवल	روٹی کہانے والا نوکر	نوکر خوراکی بلا نقدی
لیکھا سوکھی	लेखा सूखी	ساہوکار	قرضخواہ

حروف فارسی زبان جھنگ	حروف ناگری	اردو	فارسی
پتیل	पतल	ٹٹی	دیو در جبس یعنی خفت
لوہے کے تاک	लोहेकताक	کیواڑ	تختہ در
سیرک	सीरक	رضائی	لحاف
تریمت	तरीमत	عورت	زن
ووہٹی	वोहटी	بہو	دلہن
نرسوں	निरसों	سنگم دو ندی	خلط دو دریا
منّا	मुला	بون	پیالہ دوان
نس	नस	بھاگنا	فرار شدن
چالا	जला	آلا	طاق
ملکا	झलका	باولا	دیوانہ
کوڑ	कुड	جھوٹھ	دروغ
شودا	थोदा	غریب	مفلس
ہیٹھاڑ	हेठार	نیچو	نشیب
اوٹھاڑ	ओठार	اونچا	بلند
آگت	अगत	آمدنی	آمدنی
سیلاب	सेलाला	پانی کا زور	سیلاب طغیانی دریا

حروف فارسی زبان جھنگ	بحروف ناگری	اردو	فارسی
اُٹھر	ऊँठउ	ریوڑ	رمہ شتر
چھتر	छतर	اونٹ	شتر
ڈاچی	डाची	اونٹنی	مادہ شتر
کوٹیلا	कोटेला	ایک برس کا بچہ اونٹ	بچہ شتر یکسالہ
ترہان	तिरहाण	تے برسا اونٹ	بچہ شتر سہ سالہ
مزات	मजात	دو برس کا بچہ اونٹ	بچہ شتر دو سالہ
مجھ	मझे	بھینس	گاو میش

کیفیت ضلع گوگیرہ قسمت ملتان بموجب تحریر منشی مولراج صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست وتحصیلدار ضلع

۱۵- جولائی ۱۸۵۶ع

یہ ضلع ویس میں سے حدود اربعہ یہ ہیں- شرقی دریای ستلج پار علاقہ بہاولپور- غربی ضلع جھنگ- شمالی ضلع لاہور وگوجرانوالہ- جنوبی ضلع ملتان- سطح زمین کا ہموار ہے کوئی پہاڑ یا تھل ریگستان اس ضلع میں نہیں آب ہوا معتدل ہے مگر وہ تین جنگل بار کلان ہیں چنانچہ پارہ سو مربع ساندل شتر. کو طول اور چالیس کوس عرض اس جنگل کے مابین ایک نہر دریای راوی سے منجانب سرکار انگریزی بنگھد رہی ہے جب یہ نہر جاری ہو جاوے گی بڑا فائدہ ہوگا اور ایک معروف کچی بار

اگر دریائے راوی مین بسر حد موضع ستکلی وسط پرگنہ مین مل جاتا ہے موسم
بارش مین اوسکی ایسی طغیانی ہوتی ہے کہ سب دیہات حوالی اس نالہ مین
سیلاب آ جاتا ہے اور بحالت طغیانی بذریعہ گہرنائی عبور ہو جاتا ہے اور دریائے
راوی سے بدون کشتی مجال عبور نہین اور بعد موسم برسات و قبل برف پڑنے
کے پایاب بھی ہو جاتا ہے سیلاب دریائے مذکور و نالہ ڈیک سے زراعت کو فائدہ
ہوتا ہے اور دیہات کنارہ دریا مین پانی بفاصلہ بارہ ہاتہ باقی دیہات مین
اٹھارہ بائیس ہاتہ پر نکلتا ہے ربیع مین اجناس گندم و نخود اور خریف مین
جنس جوار و مونجی بکثرت ہوتی ہے منجملہ اجناس غلے کے صرف کپاس
تخمیناً فیصدی چہار حصہ ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کم باغات میوہ وانگور
مین تمام پرگنہ مین چار پانچ سے زیادہ نہین ہین اور درخت آنب کا نہین ہوتا
اور ایک میلہ موضع شیرازہ اوپر مزار بہو شاہ فقیر کے اور ایک میلہ باوا ناگہ بموضع
لچھمن پاس مین ہوتا ہے ایک ایک روز ہجوم دو دو تین تین ہزار آدمی کا
رہتا ہے اور عہد سکہان مین دستور تحصیل معاملہ بروی کنکوت وبٹائی تھا
اکثر دیہات بصورت بھیاچارہ ہین باقی کی حق مالکانہ کا رواج مختلف
کسی جگہ فی صد ایک ٹوپا اور کسی جگہ فی خروار چار ٹوپا لیا جاتا ہے وہ
حق بیوپاری کہلاتا ہے اور رئیس قدیمی با نمود کوئی نہین ہے اور اس
تحصیل مین دو تہانہ اور تین چوکی مقرر ہین تہانہ سید والہ خاص۔ تہانہ اوچلی

چونی لہر - چوکی منڈی شیخ موسیٰ - چونی جہامڑہ - اور جمع تخمینًا اس تحصیل
کی [illegible] روپیہ اور موضع مامے حسب حدبست ہیں اور علم گورمکھی کا
چرچا قوم ہنود میں ہے اور عمارت یا پل وغیرہ قدیمی لایق تذکرہ خاص نہیں
ہے اور ایک سڑک شارع عام گوگیرہ سے تا موضع ہوجکی اور ایک سڑک سید والہ
سے کمالیہ تک جاتی ہے اوسمین گزرا ایہ وغیرہ ہوتا ہے مگر اس ضلع مین ایسا
کی سواری کا رواج نہیں اور نہ اسایہ باربرداری کے جاری ہیں -

تحصیل ہڑپہ

سطح زمین ہموار خوشنا مگر مابین پرگنہ کے جنگل بطول عرض پانچ پانچ کوس معروف
کبھی بار واقع اور زمین جنگل کی شور اور درخت فراش و جنڈ وغیرہ پیدا ہوتا ہے
بعد موسم برسات کے غلبہ بیماری تپ کا ہو جاتا ہے اکثر آبادی کنارہ دریاے
راوی کے ہے باقی بہت جنگل ہے اور باشندہ اس ضلع کی قوم - آروڑہ
و کاہنہ و وہنی وال - و بگھیلا - و کھرل - بکثرت ہے قوم وہنی وال و کاہنہ
سخت خود مفسد ہیں معاش انکی اکثر چوری مال مویشی کی ہے اور
قصبہ کمالیہ خاص اس پرگنہ میں اچھا آباد و رونق پذیر ہے تجارت غلہ
و روغن کی ہوتی ہے اور اس قصبہ میں انار کلان و شیرین پیدا ہوتا ہے
اور پارچہ چوتھی لایق بستر چارپائی اچھا طیار ہوتا ہے اور جنگل بار میں
جبھی کے درخت بہت پیدا ہوتے ہیں جبھی سامان سی سماعت سال تمام

مین سرکاری محصول مقرر ہے اور دریا راوی کے سیلاب سے زراعت کو فائدہ
ہو جاتا ہے اور دیہات لب دریا مین پانی بفاصلہ بائیس فٹ و دیگر دیہات
یا گرہ ۵ ۳ فٹ پر نکلتا ہی پیداوار جنس گندم و نخود بکثرت و جنس اعلے صرف
کپاس ہوتی ہے نیشکر مطلق نہین اور مقبوضہ خاص مین پانچ میوہ دار ہین
آب بہتر نہین ہوتا سال تمام مین دو میلہ ایک بیساکھی دوسرا ماگھی باجملہ
دو دو ہزار آدمی کے ہوتا ہے اوسی روز چلا جاتا ہی اور یہ اجتماع قصبہ کمالیہ
مین اوپر کنارہ نالہ کے کہ دریای راوی سے حد کمالیہ مین آباد ہوتا ہی اور دو سڑک
شارع عام ہے ایک گوگیرہ سے ملتان کو دوسری باہر سے جھنگ مین کو جاتی ہے
واقع مین اوسپر سے گذرتا ہی مگر سڑک جھنگ کی تحصیل مین ہی آبادی زیادہ
پانی بھی چودہ چودہ ۵ کوس ملتا ہے اور مالکان زمین مزارعان سے فی من
ایک ٹوپہ و باقی مزارع چار ٹوپہ فی من کہ اوسکو ڈھیری کہتے ہین ایک پائی لیتے ہین
ایک طریق تردد ی رائج ہے اور تردد وہ ہے کہ اصل مالک ملکیت واسطے
تردد حوالہ غیر شخص کی کرکے نفع نقصان سے دست بردار ہوتا ہے اور حق لگان
یعنی ہوتاری اپنا مقرر کر لیتا ہے اور متردد کو اختیار ہے کہ خواہ آپ کاشت
کرے خواہ اور سے کاشت کراوے اصل مالک کو کچھ مداخلت بیچ بیدخلی کے کسی کاشتکار
سے نہین ہوتی و متردد ان کو اختیار بیع و رہن حق تردد ی حاصل ہوتا ہے
لیکن جو کچھ حق اصل مالک کا متردد سابق سے قرار پایا جاتا ہے مرتہن و مشتری

بدستور ادا کرتا ہے اور لیکہ مولہی کا رواج بہی اس علاقہ مین ہے کہ شرح اوسکی
مفصل ضلع جہنگ مین لکہی گئی اور اس پرگنہ مین خاندان کہرلان رئیس بحال کیا ہے
کہ عہد پادشاہان چغتہ کے معزز و ممتاز تہے اور اکثر دیہات اونہون نے آباد
کئے اور اونکی اولاد سے سرفراز خان و جہان خان موجود ہین شروع عملداری
سرکار مین سب دیہات سے حق ملکیت پاتے تہے مگر اب وہ حق بند ہو گیا اور کم ساتہ
اونکو ہو چلی اور اس پرگنہ مین دو تہانہ ایک بمقام کمالیہ دوسرا بمقام ہڑپہ
و دو چوکی واقع آن روے دریا ہڑپہ مقام ولی والی اور تین چوکی این روے
دریا مین دو بہیجی چیچاوطنی محمد پور - اور جمع کل تحصیل کی نوبت لہ ہے
اور ہڑپہ مین ایک سرا آبادی مین ہے اور مقام تحصیل کا ہڑپہ کی آبادی سے
جانب شرق بلند ٹیلہ پر برکنار ہے اور کوئی عمارت قابل دید نہین ہے۔

تحصیل پاک پٹن

یہ علاقہ ویسے مین ہے سطح ہموار قدری ریت کنارہ دریاے ستلج ہے اور کوئی تہل
ریگستان یا پہاڑ اس علاقہ مین نہین ایک جنگل موسومہ بیاس خسک واقع
اوسمین ہیزم قسم جنڈ و کریر اور گاہ ولایا پیدا ہوتا ہے آب و ہوا ویسی ہی
معتدل جیسی تمام ضلع کی ہے کثرت قوم دیو و جوئیہ مسلمان کمتر و قوم ہنود
دیو و جوئیہ سخت طبع اور سابق یہ لوگ بہت مفسد اور چوری کا پیشہ رکہتے تہے
اور ہنود ملائم طبع و مطیع حکام ہین ایک قصبہ پاک پٹن کلان آبادی کا اس

اسی پرگنہ مین ہے اور کوئی کلان شہر نہین ہے تجارت غلہ زیادہ ہوتی ہے
پارچہ قسم لونگی و چوتہی و کہلونہ و چوکی و پایہ پلنگ گڈوے وغیرہ رنگ دار
و چلم برنجی خشخاشی تحفہ اس ملک کا مشہور اور پلنگ کا پایہ صندوقی بنتا ہے یعنی
اوسکے خلو مین ہزار روپیہ تک بھر سکتا ہے اور صنعت و کاریگری سوا ہر
کام چوبی و رنگسازی کے اور کچھ مشہور نہین ہے اور شورہ و سجی کی پیدائش
قدر ہے کہ بدولت محصول شورہ سازی اور تین سو روپیہ تخمیناً سجی کا سرکار
مین داخل ہوتا ہے اور کوئی کان نہین دریاے ستلج شمال مین پرگنہ کے جاری ہے
اور نالہ جالواہ عرف گمارا پرگنہ حجرہ سے آکر یہا مین چند دیہات کے جاری ہے
دریاے ستلج سے بذریعہ کشتی عبور ہوتا ہے اور نالہ جالواہ سے پایاب عبور ہوتا ہے
فایدہ آبپاشی زراعت ہر دو دریا و نالہ سے ہوتا ہے آب چاہات کنارہ
دریاے ستلج کا دس بارہ ہاتہ پر چاہات اوپار کا بیس ہاتہ سے تیس ہاتہ پر نکلتا ہے
زراعت چاہی و سیلابہ زیادہ بارانی کم جنس گندم بکثرت پیدا ہوتی ہے
خریف مین جوار ہوتی ہے نیشکر و نیل و باڑی پیدا نہین ہوتی باغات میوہ دار
تمام پرگنہ مین ایک قصبہ پاکپٹن ہے آب نہین ہے اور قصبہ خاص پاکپٹن
مین ایک خانقاہ بابا فرید شکر گنج پر بماہ محرم اور ایک میلا اوپر خانقاہ
بدر دیوان صاحب ماہ رجب مین چار چار پانچ پانچ روز تک بنتا ہے بہت
لوگ ہندوستان وغیرہ اطراف سے آکر بکثرت جمع ہوتے ہین اور بکم ماہ گ

ویکہ سنا گیا کہ ہر سال دو دفعہ خاص پاک پٹن مین ڈیہری بابا صروپ داس
صاحب جیدہی پر ایک ایک روز میلہ رہتا ہے ہجوم بہت نہین ہوتا ا راہ کا
گذر سوای رسٹہ کے عام نہین ہے رواج سواری اسپ کا بہی کم اور اسپ اری
کم خر زیادہ اور سوای داستان بابا فرید شکر گنج کے کہ اوسنے بہت طرح
سی عبادت کی تہی اور کوئی داستان مشہور نہین عملداری سکہان مین محل ملہ
از روی کنکوت وبٹائی کے تحصیل ہوتا تہا اکثر دیہات بہیا چارہ او زمینداری
مین لبطریق معاملہ از روی پیداواری ادا کرتے ہین اور حق زمینداری مختلف
ہے تعلقہ یکہ سدہ و چولہ ویکا ہانس مین اکثر دیہات چہارم حصہ نچیج جس قدر
مقرر ہو کاشتکاران سی بٹائی کرکے نصف ٹہیکہ دار و نصف حق بہوتاری
لیتی ہین اور خاندان کلان پیر الہ جو آیا اولاد بابا فرید شکر گنج کا قوم چشتی
رئیس گدی نشین پاک پٹن مین ہے بدستور قدیم جاگیر وغیرہ سرکار سی مقرر
ہے اور سردار جیت سنگہ و چڑت سنگہ قوم جٹ گوت گل ساکن یکہ سدہار بہی
رئیس تہی لیکن دونو فوت ہوگئے اور زمین اونکی سرکار مین ضبط ہوئی اب
اولاد اونکی بے معاش ہوگئی اور تحصیل وتہانہ پاک پٹن خاص مین ہے
اور چوکیات حسب ذیل ہین ۔ چوکی جمعہ ۔ بٹی ۔ ملہانہ ۔ فرید کوٹ ۔
اور جمع تحصیل کی تخمیناً پچاس ہزار روپیہ اور تین سو دس موضع بر دسے
حد لبست جدید ہین اور علم کا رواج قوم ہنود مین گورمکہی کا بہت ہے

اور ایک نالہ سوہاگ کہنہ جاری ہے اوسمین تمام اراضیات مین آبپاشی ہو
ہی الانالہ خوانواہ دریاتلج سی جاری ہوکر علاقہ تحصیل سی روان ہوکر طرف
دیہات تحصیل پاک پٹن کی پانی اوسکا وہین خشک ہو جاتا ہے اور نالہ خانوا
ایک پل مقام حجرہ مین کلان اور چہودہ خانواہ حجرہ سی جاری ہوئی ہے
تو اکثر پل بمقام ضرورت نہی معلوم ہوتیا چنانچہ ایک پل دیپال پور مین جو عہد
بادشاہان سی تہا درست ہوا ہی اور درخت بہی کنارہ خانواہ اور نہر متعلق
اوسکے پر نصب ہوئی ہین اور وہ نالہ ہر دو فصل مین جاری رہتا ہے مگر
آبپاشی اونکی کا کچہ اعتبار نہین کسواسطی کہ دہانہ نالہ ہای مذکورہ کا کنارہ تلج
سنجتہ نہین نبا جب دریا طغیانی پر ہوتا ہے اوس وقت خوب جاری ہوتے ہین
اور جب خشکی پر ہو تو کم جاری ہون اور بابت آبپاشی اراضی نالہای
مذکورہ کے محصول بحساب فی کنال ایک آنہ یعنی فی گہانو ہ سرکار مین
لیا جاتا ہے غرض کہ سال تمام مین تخمینا [illegible] روپیہ سرکار مین داخل
ہوتے ہین خواہ بطور خام تحصیل خواہ مستاجری اور ایک نالہ موسومہ بودہ
دریای تلج سے جاری ہوکر اطراف دیہات پرگنہ اٹاری کے آتا ہے اور
بہت سی اراضیات کو سیراب کرتا ہے مگر محصول اوسکا سرکار مین نہین لیا
تدہی دیہات کی بہیا سی اونچا یعنی بلندی پر ہین اگر بعض جگہ ہے تو
بہت کم یعنی [illegible] موضع حجرہ سی طرف تحصیل چونیان سمت شمال [illegible]

اور تمین پانی نالہ ہای مذکورہ نہین پہونچتا ہے اور جنگل بار علاقہ تحصیل مذکورہ مین
بالکل نہین کچھ قدری کھنڈ متصل دریا ستلج کے ہین البتہ جنگل بار حسب موضع شیر گڑھ
دیہات علاقہ تحصیل گوگیرہ پیہ پڑتا ہے اور مقام حجرہ خاص و دیپال پور و شیر گڑھ
و جبھیہ پور و اٹاری مکانات کلان بطور قصبہ کے آباد ہین عمارت آبادی
دیپالپور و شیر گڑھ و دولہ بھتو و مرزا پور و دیگر چند دیہات بالکل پختہ و جبھیہ پور خشت
بکثرت و خام کم و حجرہ پختہ و خام برابر مساوی و عمارت آبادی اٹاری کی خام
اور بازار و دکانات ان پانچون شہر مین بہ نسبت دیگر دیہات کے زیادہ ہین یعنی
حجرہ مین قریب ایک سو دیپال پور مین اسی شیر گڑھ مین ساٹھ جبھیہ پور مین
ستر اٹاری مین ایک سو دکان ہین اور مردمان بھی وہان کے خوش پوشاک
و خوش وضع و دیگر دیہات مین پوشش صرف پارچہ چادر اور لنگی کی
رکھتے ہین اور دو تھانہ تعلق تحصیل کے ہین ایک تھانہ حجرہ خاص مین اور ایک
حویلی مین رہتا ہے اور تھانہ حجرہ مین تین چوکی یعنی شیر گڑھ و دیپال پور و
اٹاری ہین اور تعلق حویلی کے ایک چوکی تلا کی ہے اور ہر ایک چوکیات پر
ایک ایک جمعدار چار چار برقنداز رہتے ہین اور حجرہ سے دیپالپور سات اور
اٹاری بارہ کوس جبھیہ پور شیر گڑھ پانچ کوس حویلی ۱۶ کوس کا فاصلہ
ہے اور دریا ستلج بفاصلہ بائیس کوس واقع ہے مگر بوقت طغیانی
کے اکثر دیہات کو سیلاب ہوتا ہے اور کل دیہات علاقہ تحصیل مین تین قوم

کے زمینداروں کی کثرت ہی اول قوم کمبوہ - دوم ولوٹہ - سوم گوراٹیہ و اقوام مہتم و
رائیں - و سید قادری قلیل ہین اور صنعت گری تحصیل مین چندان کچھ نہین
البتہ ایک نجار محمو نامی بہت ہوشیار ہے یعنی پایہ پلنگ وڈبہ وغیرہ خوب
بناتا ہی الا بہ نسبت پاک پٹن کے کچھ نہین اور سوداگری بھی چندان کچھ نہین
صرف سوداگر لوگ لاہور کی طرف سی اکثر غلہ خرید لیجاتی ہین اور شکر تری
فروخت کر جاتے ہین اور کان کسی چیز کی نہین ہے اور باوا کہیم سنگہ و
پورن سنگہ اقوام بیدی جاگیردار رئیس قدیم ہین اور عملداری مہاراجہ رنجیت سنگہ
مین علاقہ حجرہ کا بہ تحت حکومت اونکے تہا جب سی رنجیت سنگہ لاہور متصرف ہوئی
تب سی علاقہ حجرہ کا حکومت اونکی سی لیا گیا صرف دو پرگنہ ایک شاہپور نصیرپور
جاگیر مین دی گئی اور سردار گلاب سنگہ عدالتی ضلع گوگیرہ کا مقرر ہوا اور بعد تحقیقات
جاگیرات کے پیشگاہ صدر بورڈ سی پرگنہ نصیرپور کا باوا صاحبان مذکور کو بتعداد
دس ہزار روپیہ سال جاگیر مطلق الدوام کو معاف ہوا چنانچہ - ۲۵ - ودیہ
موضع اونکی جاگیر مین ہین اور دیپالپور مین بیشتر عملداری افغانان مین
بزرگان فضل خان و شہباز خان افغانان کی تہی اور عملداری رنجیت سنگہ
مین سردار چیند سنگہ حاکم ہوکر وہ فوت ہوگیا پسر اوسکا سردار سرجن سنگہ
نامی جاگیردار چند دیہات تحصیل چونیان مین ہے پرگنہ دیپالپور مین
صرف ایک موضع تلہ چیند سنگہ کا نمبردار مالگذار ہے و فضل خان وغیرہ اپنا

دو موضع دھندیا و فرید پور کے جاگیردار ہیں داڑھاری میں سردار عطر سنگھ ملقب بہ [illegible]
حاکم تھا ایسا وسکے خاندان میں کوئی نہ تھا اگر کوئی صورت ہو تو معلوم نہیں اور
تین میلہ ایک شیرگڑھ میں بماہ چیت اور ایک حجرہ خاص میں بماہ مگھر اور ایک
موضع جھنگ میں بماہ جیٹھ ہوتا ہے کسواسطے کہ شیرگڑھ میں مقام خانقاہ و حجرہ میں
دو خانقاہ عمدہ بادشاہان سابقہ کی بعمارات پختہ کلان موجود ہیں اور ان ہر دو جگہ
میلہ ہوتا ہے اور سید لوگ ہر دو مکان کی ہر دو جا سجادہ نشین ہیں بلکہ سجادہ نشینوں
شیرگڑھ کو نصف شیرگڑھ واسطے مصارف خانقاہ بطور علی الدوام معاف ہے
اور ایک مکان پرگنہ دیپالپور میں موسن شاہ فقیران اوداسی کا ہے اور دو
موضع انکو واسطے لنگر کے معاف ہے ایک میلہ وہاں بھی بماہ بیساکھ ہوتا ہے اور ایک
سڑک دہلی سے طرف ضلع جھنگ کو جاتی ہے اور ایک ضلع دیپالپور سے طرف ملتان
کو جاتی ہے اور ایک حجرہ سے گوگیرہ کو اور ٹھیکہ سب کا چند سال سے بجمع دو صد
روپیہ سال مقرر ہے اور کچھ بالکل نہیں ہے اور ترنی حسب دستور کمشنری
ملتان — شتر مادہ — شتر نر — گاؤمیش — بھیڑ بکری —
شمار ہوکر حساب فی راس لیا جاتا ہے —

حال ضلع کانگڑہ قسمت لیہ بتحریر روشن علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

مرقومہ دوم دسمبر ۱۸۵۹ع

پہلے یہ ملک بقبضہ مظفر خان کے تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے فتح کرکے

اپنا تصرف کیا اور پسران خان مذکور کو لاہور مین لیجاکر بقدر لیاقت اونکے
پنشن مقرر کر دی پہر اس ملک کا ٹھیکہ نواب بہاولپور کو دیدیا ۱۸۳۱ مین
بسبب تمرد نواب بہاولپور کے معرفت جنرل ونتورا کے پہر فتح کرکے اپنا بندوبست
و قبضہ کر لیا اور تفویض ساونمل کو کیا اوسکے ہمراہ یہہ ملک بہی تفویض
ساونمل مسطور کے رہا جب ملتان بقبضہ اختیار سرکار انگریزی کے آیا تب
یہہ ملک بہی متصرفہ سرکار ہوا اور وضع مردمان اس ملک کی یہہ ہے ۔
سب ہندو و مسلمان کے مونہہ پیر ریش اور چار پانچ پیچ کی بیٹھویں دستار کہ سر پر نیم ہو ا اور
اوپر کچہ پہیلی ہو اور ایک چادر ناف تک یا زانو تک بندہی ہوئی اور ایک چادر اوڑھی ہوئی عورتون کا بہی
یہی لباس ہے اور مذہب مین نہ ہندو ہندو ہے نہ مسلمان مسلمان ایک لکڑی کے پیالہ کہ ہندو
اور مسلمان پانی پیتے ہین قوم چمار کا نام نشان نہین تھا کر سب کچہہ پرہیز نہین
رکہتے ہندو جہان چاہین روٹی پکاکر کہالین چوکا جانتے نہین اور مسلمانون
اور ہندوون کی قوم شریف نہین کثرت کراڑ کی ہے ہندو سے کراڑ اوسکو کہتے ہین
کہ جیسی قوم کہتری ہین کمتر روڑا ہوتا ہے جو روڑ کا زراعت یا داد ستد کرے
یا دکانداری کرے اوسکو کراڑ کہتے ہین اور مسلمانان مین جٹ ملان اور
سیال بکثرت ہین اور لب و لہجہ اونکا اور گفتگو مثل بنگالیان ہے سوت کو
ستر اور پوت کو پتر جلد جلد بولتے ہین اور زبان پنجابی اور فارسی ملی ہوئی
بولتے ہین جیسے اونہیں پنجابی اسی انہی بولتے ہین یہان اینجا و انجا کہتے ہین

اوسکی ہمراہ لوکہین (اور نہان دو نالی شروالعین) اوسکے ساتھ چلو کا نام ضلع مین ایک دیہہ کا جاگیردار یا رئیس نہین ہے سب دیہات بطور پتی داری بہیا چارہ کی ہین محمد ساقون مل سے پہلے ویران ہوگیا تہا ساقون مل نے چاہات تقسیم کردیے چاہات پر زراعت کرتے ہین اوسی جگہ کو اپنا مسکن سمجہتے ہین بارش کی کچہ حاجت نہین اولا چاہات ہین اور علاوہ چاہات کے دریاؤن سے نالہ نکالی ہین جب دریا طغیانی پر آتا ہے تب نالون مین پانی آجاتا ہے اوس سے جہان اراضی نشیب کی ہے بلا وقت پانی جاتا ہے جو زمین بلند ہے اوس پر رہٹ سے پانی دیتے ہین اوسکو جہلار بولتے ہین آبکشی صرف رہٹ سے ہوتی ہے چرس وغیرہ مطلق نہین جانتے ضلع کی حد شرقی دریاے جہلم۔ و راوی۔ و چناب شامل ہوکر بہتا ہے جانب غرب دریاے سندہ یعنی اٹک ہے کہ نمونہ ضلع و پرگنہ و جمع ذیل سے دریافت ہوگا اور جانب جنوب دریاے ستلج آکر شامل اوسکے ہوگیا ہے سابق خانگڑہ و کنجہ دو تحصیل تہین اب جیت کمشنر نے کنجہ کی تحصیل تخفیف کرکے شامل خانگڑہ کو کردی ہے۔

نمبر تحصیلداری	نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد جمع
۱	خانگڑہ	خانگڑہ	لہ سہ م	
		مظفرگڑہ	سے لے م	
		مظفرگڑہ	لہ سہ م	
			جمع م	دریا لودیہ آبادی

حالات ضلع لیہ بموجب تحریر چٹھی امولک رام سررشتہ دار

۴ ماہ دسمبر ۱۸۵۵ء

یہ ضلع بطوالت ڈیڑھ سو کروہ جنوب شمال طول میں ہے شمال کی طرف تحصیل کچھی
جنوبی حد پر تحصیل کوٹ ادو ہے اور مشرق مغرب فاصلہ ۴۱ کوس ہے اور
مغرب میں دریای سندھ اور مشرق میں کنارہ دریای چناب لغایت موضع
اوچ ضلع جھنگ سے ملحق ہے اور شمال میں کوہستان نمک اور دیہات
ضلع شاہ پور اور ضلع جہلم کے ملحق ہے سطح زمین ہموار نہیں ہے جانب مشرق
ریگستان تھل اور جانب مغرب نشیب دریای سندھ چنانچہ کنارہ کنارہ دریای سندھ
کے آبادی دیہات کی جنوب شمال ہوتی چلی گئی ہے علی ہذا القیاس جانب
مشرق اونچی زمین میں دور دور کے فاصلہ پر دیہات اور چاہات آباد
ہیں مگر ریگستان کی تھل میں بہت بہت فاصلہ پر آباد ہیں اور آب و ہوا واقع ریگستان تھل کی
اچھی ہے اور آب و ہوا دیہات نشیب کی بہتر نہیں ہے اور کثرت قوم مسلمان جٹ کی ہے
مگر سقیم الاحوال لباس کثیف رکھتے ہیں اور بے مروتی و سنگ دلی
بدرجہ اتم ہے منجملہ اشیای تحائف کے ایک تحفہ ثمر نخلستان کا ہے
اور شوق باغیچہ کا اس ضلع میں کسی کو نہیں درختان آم نایاب
مگر بال مویشی اور نر میشی بکثرت معاملہ بنام زر و ترنی اور یہ بال مویشی
اور نیز شتر ان کے حسب ذیل لیا جاتا ہے — فی مادہ گاو — فی گاو میش

فی نشتر — مجر — چنانچہ قریب بیست ہزار روپیہ کے معاملہ کہ جسکو ترنی بولتے ہین سرکار مین لیا جاتا ہے علی ہذا القیاس مشخصہ درختان کہجی یعنے شر کہجور کا بہی ہر سال مقرر ہوتا ہے اور اس ضلع مین حسب ذیل شہر کلان مشہور ہین لیہ خاص — بہکر — کوٹ ادو — ڈیرہ دین پناہ — کروڑ — منکیرہ تہل مین — نمونہ مدرسہ سرکاری اس ضلع مین معین نہین ہوا قوم کراڑ کی لڑکے علم ہندی پڑہتے ہین اور سوای ہر دو دریای مذکور الصدر کے اور کوئی ندی نہین ہے سوان دونو دریا پر کشتی سے عبور ہوتا ہے اور پانی چاہات کا نشیب مین بمقدار (۵) گز اور تہل مین ابتدای ۲۰ ہاتہ سے لغایت ۷۰ ہاتہ نکلتا ہو مگر سوای دو چار جگہ کے اور سب جگہ پانی شیرین ہے اور بیشتر سیرابی نالہ جات دریای سندہ سے اراضی نشیب کی ہوتی ہے اراضی ریگستان تہل مین بسبب بلندی کے پانی دریا کا بکار آمد نہین ہوتا اور پیداوار فصل ربیع کی دیہات نشیب مین اچہی ہوتی ہے فصل خریف بشرط بارش باران دیہات تہل اور دامن کوہ مین بکثرت ہوتی ہے جنس گندم اور باجرہ کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور ادای محاصل ... بیشتر بمدد نقدی کے معین ہے اور ایک آنا بہ تعداد ہشتاد روپیہ کے ہو اور غلہ کے وزن کو بحساب پڑہ اور چوتہیہ و پائی اور ٹوپہ و ٹہردلی اور چار تہار کرتے ہین فی پڑہ نقد — فی چوتہیہ پائی — فی ٹوپہ — فی ٹہردلی — چارپان — مگر واضح رہے کہ ہر پرگنہ

میں نقد اوپتہ مختلف ہے اور قوم ہنود کو بیچ کردیا جیسا کہ چاہیے وہ نہیں ہے
کیا معنی کہ اول تو پانی ہاتھ سے نکالکر نہیں پیتے جو دولاب حیث قوم مسلمان کے
جاری نہ تھے ہیں اوس سے پانی کو کام میں لاتے ہیں دوسرے سوای سوار ہی
مرکب خر کے دوسری کا نام نہیں ہے چنانچہ مستورات بھی گدہے پر سوار ہوکر
باہر جاتی ہیں علیٰ ہذالقیاس روٹی کھانے میں بھی بہت بے تکلفی ہے کہ
سر راہ بھی کھاتے ہیں اور علاقہ کبھی میں بھی ایک دستور عجیب ہے کہ جب تک
عورت کی شادی نہیں ہوتی اوس وقت تک آبدست لینا منع ہے
اور جب تک ۲۵ - ۳۰ برس کی عورت کی عمر نہو جاوے تب تک شادی
نہیں کرتے بلکہ تا ہونے شادی کے وہ عورت پانی وبوقت پاخانہ جانے کے
نزدیک نہیں آنے دیتی اور عورت شوہردار دانتن یعنی مسواک واسطے صفائی
دہن اوس وقت کرتی ہے جب پاسخانہ پھرتی ہے پھر نہیں کرتی اور
اور ختنہ لڑکوں مسلمان کا قوم مراسی کرتے ہیں مثل رواج ہندوستان کے
نہیں اور پیران مسلمان کو سکنا ہی کچھی تا حد بلوغ ننگے سر پھرتے ہیں
اور عورت ومرد نیلا لنگوٹ باندھتے ہیں پاجامہ کے پہننے کا کچھ رواج نہیں ہے
اور لوگ اس ضلع کے نمازی کو ایک امر نیک سمجھتے ہیں اور اس ضلع میں
ایک میلہ بمقام کردریا اجتماع ہجوم کثیر بماہ ذیقعدہ ہر سال ہوتا ہے اوسکی
یہ کیفیت ہے —

کیفیت میلہ کروڑ

موضع کروڑ علاقہ تحصیل لیہ مین ایک خانقاہ پیر لال عیش صاحب مرحوم شیخ
قریشی بعرض ۸۴ فٹ اور اسی قدر طول و بلندی مین زمین سی تخمیناً ۵۰
فٹ تعمیر پختہ ہشت پہلو اوپر روضہ چینی کا نیلگون و سرخ و سبز رنگ
وغیرہ بطرف شمال لیہ سی واقع ہے کہ یہ شخص درویش کامل تھا اور
باشندگان اس ملک کے اس درگاہ کے بہت معتقد ہین اور بنظر اعتقاد
پندرہ بیس کوس تک کے مردہ آکر گرد و پیش خانقاہ کے دفن ہوتے ہین
تخمیناً بقدر ایکہزار قبر کے گرد و پیش خانقاہ بہ تعمیر خام ہے اور ہر سال
بتاریخ ۱۴ شہر ذیقعدہ کو ازبس ہجوم و ازدحام خلائق ہوتا ہے ابتدا ۱۴ سے
لغایت ۲۲ ماہ مذکورہ کو آٹھ روز تک ازدحام رہتا ہے چنانچہ ۱۴ شہر ذیقعد
مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۵۳ء مین جو میلہ ہوا تو معلوم ہوا قریب [illegible]
مرد و زن ریختہ والہ سو سو کوس کے جمع ہوئے اس جگہ راہ گاڑی کی مطلق
نہین اور نیز یہان گاڑی کی سواری کا رواج نہین اکثر لوگ شتران کجاوہ دار
پر مع مرد و زن و بعضی نرگاوان پر سوار ہو کر میلہ مین پہونچتی ہین اور
بعضی شخص خواہ عزت دار خواہ کم عزت قوم ہندو مسلمان اپنی مستورات
کو گدہون پر سوار کر کے اور آپ پاپیادہ پیچھے ہانکتے لکارتے چلے جاتی ہین
اور شرم و حیا کچھ نہین کرتے اور بکری اور خرید و فروخت نرگاوان و شتران

و آہنی دکاٹھا چوبی و دریائی وغیرہ قسم پارچہ آمد ملتان تخمیناً قریب
کی ہوتا ہے اور قریب چار سو کی نقد و شیرینی و شتران و نرگاوان بطور نذر چڑھاوا
چڑھتا ہے اور نصفی چڑھاوا اولاد پیر موصوف اور نصف مجاور مسلمان و ہندو
بحصہ بالمناصفہ لیتے ہیں اور باعث شراکت ہندوان کا یہ ہے کہ ایام حیات حضرت کے
ایک ہندو مودی اونکا تھا اوسکی اولاد مستحق حصہ چڑھاوہ ہوئی اور طوایفان
ڈیرہ اسمعیل خان و جھنگ و لیہ وغیرہ سے میلہ میں آتے ہیں گرد و پیش خانقاہ
کے رقص کرتی ہیں تماشائیان کا ہجوم جو جمع ہوتا ہے وہ طوایفان بے حیا
سب تماشائیوں کے روبرو ایک پیالہ بطور بھیک کے پیش کرتی ہیں اوسمیں تماشائی لوگ
فلوس وغیرہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ انعام رقاصان کا ہے اور ایک کیفیت اس میلہ
میں عجیب دیکھنے میں آئی کہ وقت رات کے صدہا مستورات جوان ضعیف اور بعضے
مرد بھی گرد و پیش خانقاہ اوپر آواز دہل کے کھیلتی ہیں اور سر ہلاتی ہیں مجاوران کے
بیان سے معلوم ہوا کہ جسکو آسیب بھوت کا خلل ہوتا ہے اوسکو اوسکی وارث
یہاں لاتے ہیں وہ بیمار یہاں پہونچتے ہی سر ہلاتے اور چیخیں مارتے ہیں اوسکا
بھوت اوتر جاتا ہے مگر اوسپر فرض ہے کہ ہر سال میلہ میں آوے اور جو نہ آوے تو پھر فوراً
بھوت اوسپر چڑھ کر صدمہ دیتا ہے اور بیان کرتے ہیں کہ اکثر عورات فاحشہ بطمع دیکھنے
میلہ اور حصول ملاقات اپنی آشنایان کے اس حیلہ سے میلہ میں جاکر یہ مکر کیا کرتی
کرتی ہیں اور تعداد موضع و قصبہ [illegible] اس ضلع کا جدول ذیل سے

مگر اس ضلع پر ایک صدمہ سیلاب دریای اٹک کا اکثر ہوتا رہتا ہے کہ موسم
برسات مین یورش دریا سے تمام علاقہ شہر مین سیلاب پہیل کر مکانات دریا برد
ہو جاتی ہین چنانچہ ایکدفعہ سنہ ۱۸۳۶ء مین ایسا ہی صدمہ ہوا اور اب ۱۸۵۶ء
سیل میں دریا کا ایسا ہوا کہ دس دس کوس ہر دو طرف سے دریا اپنے کنارون
سے نکل گیا اور بیس کوس تک ایک تختہ آب ہو گیا گاؤن کے گاؤن بہ
گئی لیہ خاص مین بہت عمارت مسمار ہو گئی دفتر ضلع کا بذریعہ کشتی بہت
مشکل سے محفوظ رہا جہان کوٹہیات مین کچہری ہوتی تہی وہان کشتیان
پہرتی تہین ہر سال یہان کے باشندگان کو یہ صدمہ عاید ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۲ء
مین صاحبان انگریز نے ایک بند یعنی پل مضبوط بند ہوا دیا تہا اسکے سال
وہ بند بہی شکست ہو گیا ۔

کیفیت ضلع ڈیرہ اسمعیل خان

از روی کیفیت مرتبہ سابق سنہ ۱۸۴۲ء ہمرسانیدہ تلسی رام تحصیلدار
و واقفیت پنڈت ہزراین اطلاق نویس شنکر گڑہ

یہ ضلع کنارہ دریای اٹک سے جانب غرب ہے زمان سابق مین اسمعیل خان
قوم بلوچ ہوت نے یہ سرزمین کنارہ دریا اٹک سے تا پہاڑ حد کابل باحاطہ
تصرف اپنی لا کر اپنی لشکرگاہ کو بطور شہر آباد کیا اور ڈیرہ اسمعیل خان
نام رکہا اور اطراف سے دکانات ساہوکاران و رعایا کو لا کر خوب آباد کیا اور

ذریعہ حکومت اپنا مقرر کیا اور یا نصف سالا اوسکے نوکر تھے اور اپنی قوم کی جماعت
سے متفق تھا ہر وقت ہنگامہ بارہ ہزار آدمی قوم بلوچ اوسکی ہمراہ ہوجاتے تھے اور
نوکروں کی مانند کام میں سعی کرتے تھے لیکن اسمعیل خان مثل دیگر منتظمان کے
معاملہ یہاں کابل میں نہ بھیجتا بادشاہ پہونچا دیتا تھا اور بعد اوسکے مرنے کے اوسکی
اولاد منتظم ملک و مالگزار رہی بعہد سلطنت شاہ تیمور والی کابل کی یہ لوگ مغرور
ہوگئے اور طریقہ باج گزاری کا چھوڑ دیا سلطنت سے اور منتظم مقرر ہوگیا چنانچہ دو تین
برس کے بعد تغیر منتظمان کا ہوتا رہا پھر عہدہ انتظام اس ملک کا بنام نصیر خان
قوم بلوچ ہوت اولاد اسمعیل خان کی مقرر ہوا پھر وہ بھی معزول ہوگیا اور
عبدالرحیم نامی اہالیان سلطنت سے بجای اوسکے مقرر ہوا اور سنہ ۱۲۰۷ ہجری
میں تیمور شاہ مر گیا اور شاہ زمان تخت نشین کابل ہوا اوس سال میں
نواب محمد خان بخطاب نواب سرفراز خان قوم سدوزئی بہادر خیل جاگیرداران ملتان
سے نائب نواب مظفر خان صوبہ دار ملتان کا بسفارش وزیر رحمت اللہ خان
عرف وفادار خان کہ رشتہ دار نواب مذکور تھا بانتظام اس ملک یہاں کے
مقرر ہوا اور پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر نواب مظفر خان کو بادشاہ سے
اس ملک میں عطا ہوئی اور ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ حضور بادشاہ کا
اور ستر ہزار روپیہ رسوم وزیر واجب الادا بذمہ نواب مظفر خان مقرر ہوا
جب شاہزادہ ہمایون بڑا بھائی شاہ زمان کا کہ منتظم قندھار تھا بدعوی سلطنت

شاہ زمان سے لڑائی کرکے اور شکست کھاکر براہ درہ پورا و گھاٹ فتح خان سے
ملک ملتان میں پہونچا اور نواب محمد خان حسب حکم شاہ زمان کے شاہزادہ مذکور
مع اطفال کے اسیر کرکے کابل میں بھیجا اس جلدوی میں یہ ملک بعوض
ایک لاکھ دس ہزار روپیہ سالانہ کے سنہ ۱۲۱۲ ہجری میں بنام قمر خان مقرر ہوگیا
اور اس نے انتظام ملک رفاہ عام اور حفاظت سوداگران اور امارمعاملہ
بادشاہی بہ نیکنامی تمام انجام کیا جب سلطنت کابل کو سستی ہوئی اور تابعان
سلطنت کے اطاعت بادشاہی سے باغی ہوئے نواب قمر خان بھی اس جذر
سے حضور بادشاہ میں معاملہ دینے سے دست کش ہوا کہ فوج کشی مہاراجہ
رنجیت سنگھ سے ہر سال نگاہداشت فوج و مرمت قلعہ ہا زیادہ تر رہتی ہے
اور نقصان ملک ہوتا ہے اور اپنے معتمد بحضور وارثان بادشاہ کے بھیجکر
عہدہ اپنا بنام نواب شیر محمد خان عرف شاہ نواز خان نواسہ اپنے کے
مقرر کرادیا سنہ ۱۲۳۱ء میں نواب قمر خان مرگیا نواب شیر محمد خان بعمر
صغیر تھا حافظ احمد خان باپ اوسکا یعنی داماد نواب قمر خان مرحوم
مختار ریاست ہوا سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں بادشاہ کابل نے ملک ٹانک پہ
فوج کشی کرکے ساٹھ ہزار روپیہ لیا علاقہ کلاچی و دراین سے وجہ دولت
واقع دامان کوہ کہ نواب متوفی نے بزور شمشیر لیا تھا اوس سے بھی معاملہ
معمولہ وصول کیا اوسکے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ دیا نواب پر دیگر جا بیلا کرا

تا ۱۲۱۲ ہجری نواب سے لیتا رہا اسمین ملک و رعایا خراب و زیر بار ہوئی ۱۲۱۸ آخر
مین مہاراجہ ممدوح نے مہم کر کے قلعہ ملکراہ اپنے قبضہ مین کر لیا نواب شیر محمد خان
و حافظ احمد خان سے عہدنامہ کیا کہ ملک ڈیرہ اسمٰعیل خان سے کچھ مزاحمت نہین ہوگی
اور جو اوسکی جاگیرین رہنو انکی تہی پندرہ ہزار روپیہ اور دس مہار شتر
اور پانچ راس اسپ سالانہ لینا کر لیا کہ خود بخود کو بہیجا کرے اور وقت
طلب کے خود بھی واسطے ملاقات کے آیا کرے بعدہ آبادی ڈیرہ اسمٰعیل خان
کہ کو بعمارت پختہ ہے دریای سندہ یعنی اٹک مین غرق ہوگئے نواب شیر محمد خان
و حافظ احمد خان نے بمقام پورانی کہ متصل ڈیرہ کوٹ اب آباد ہے
آبادی جدید بعمارت خام کی ہنوز اچھی طرح آباد نہوا تہا کہ ۱۲۲۲ ہجری مین حافظ احمد خان
مر گیا نواب شیر محمد خان نے بعد انتقال اپنے باپ کے طریقہ خلاف پکڑا اور صاحب
اوسکے کم ظرف اور فرومایہ ہوگئے اور سپاہ آمدنی سے زیادہ نوکر کہلی سرکار لاہور نے
خلاف عہدنامہ کے بجای پندرہ ہزار روپیہ مقرر کے پچاس ہزار روپیہ نقد اور
بیس شتر اور دس گھوڑے ہر سال لینا مقرر کیا اگرچہ ملک تباہ و سپاہ تنگ
ہوگئی تہی تاہم سپاہ نے ہنگامہ مردم لوہانی مین کہ اونہون نے ادای
محصول مین انحراف کیا تہا رفاقت کی مگر نواب مرض مراق مین مبتلا ہوا
اور آمد و رفت امرایان سے توقف کی اور سپاہ بارادۂ ہتک عزت خیرہ ہوئی
سنہ ۱۸۳۶ع مین کنور نونہال سنگہ نے واسطے تحصیل مبالغ سوم ملک کے صورت

فوج کشی کرکے ایک لاکھ روپیہ نقد اور چند راس اسپ اور شتر نواب سے طلب کیا
اور نواب نے کنور سے سوال کیا کہ میرا گذارہ ہو جاوے اور فوج کا تقاضا مجھسے
موقوف ہو اور ملک پر خود تصرف کرو کنور نونہال سنگھ نے ایک لاکھ روپیہ کا
ملک نواب کو لکھ دیا اور عہد کیا کہ اسمین قصور نہین ہوگا اور اپنا تصرف تمام ملک
ڈیرہ دکلاچی و درابن و چوہدوان پر کر لیا اور فوج سب طرف کرکے نواب
کو اپنے ساتھ بسرکار مہاراجہ صاحب لے آئے مہاراجہ صاحب نے ساٹھ
ہزار روپیہ نواب کا مقرر فرمایا اور عہد کیا کہ اس جاگداد مین ہرگز دست اندازی
نہوگی چنانچہ علاقہ کھری و بہرو و چوہدوان بہ تصرف نواب کے رہا اور چار ہزار روپیہ
نقد بابت جاگیر قدیمہ ملتان کی معرفت دیوان ساونمل کے نواب کو ملتا رہا
اور نواب بمرض مراق مین مبتلا ہوا اور بڑے بیٹے کو ولی عہد اپنا کیا کہ وہ
سنجلا نواب سرفراز خان ہوا اس ولی عہد مقرر کرنے مین بھی سرکار مہاراجہ
مین نذرانہ لیا گیا سنہ ۱۸۳۹ع مین نیا قلعہ کی موافق حکم کنور نونہال سنگھ ڈالی گئی
بنام اکال گڑھ قلعہ موسوم ہوا اور آب و ہوا ڈیرہ اسمعیل خان کی اچھی ہے
دریا سے سندھ ایک کروہ آبادی ڈیرہ سے جاری ہے اور گرانی غلہ کی ہمیشہ
رہتی ہے کیونکہ سب غلہ یک جگہ منڈی مین فروخت نہین ہوتا سرکار
سے ٹھیکہ ہے اور رعایا سے بابت نقدی کے بھی غلہ لیا جاتا ہے اور کاردار کی
[illegible] فروخت ہوتا ہے کسی کو پانچ روپیہ سے زیادہ نہین ملتا تھا [illegible]

بھی قیصرین ہوتی ہے جبسے عملداری انگریزی ہوئی تب سے یہ ڈیرہ اسمعیل خان
ضلع کا مقام مقرر ہوا اس ضلع میں چار تحصیل حسب ذیل ہیں ۔
جانب شمال ۔ عیسیٰ خیل ۔ لگی ترابہ ۔ بنون ۔ (جانب غرب تحصیل کلاچی
اور ڈیرہ اسمعیل خان کی جانب شرق دریا ہے سندہ یعنی اٹک یا اباسین واقع
ہے آبادی نہیں ہے اور جانب شمال کوہستان میں دیہات ہیں اور کچھ دامان کوہ
میں ہیں اور جانب جنوب کوہستان نہیں ہے اور جانب غرب اٹھارہ کوس
تک آبادی منتشر ہے تا بہ کلاچی سے تین کوس پر سرحد خراسان و پنجاب ہے
اوس پہاڑ میں قوم شیرانی و ناصر و بوسے خیل وغیرہ رہتے ہیں اور ساکنان
دامان کوہ کو گزند پہونچاتے ہیں اب ہر چہار تحصیل کا حال علیحدہ علیحدہ بیان
کیا جاتا ہے ۔

خاص ڈیرہ اسمعیل خان

اس شہر ڈیرہ اسمعیل خان میں چار صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور ایک
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر تشریف رکھتے ہیں اونکے ماتحت دو تحصیل خاص
ڈیرہ و کلاچی کی ہے اور چار تھانہ ہیں اور شہر کے کنارہ پر جانب شرق
لشکر سرکار کی چھاونی ہے اور دوسری جانب شہر کے بغرب روبہ
نواب صاحب کے مکانات خام واقع ہیں اور شہر کی جانب غرب ایک
قلعہ خام مہاراجہ نونہال سنگہ کا بنوایا ہوا ہے اب سرکار کی جانب سے

اوسکی خبر گیری ہوئی ہے شہر مین قوم کراڑ و پٹھان کثرت سے ہین اور
دیہات مین افغان و دیگر قوم مسلمان ہر ایک قسم کے زیادہ ہین ہندو بہت
اور زمینداری اکثر قوم مسلمان کی ہے ہندو کو شاذ و نادر اور زبان پشتو
بہت بولتے ہین ہندی زبان کم ابتدای ماہ اسوج سے بیوپاری معروف
پوندہ خراسان و کابل سے میوہ خشک و انجیر کثرت سے لاتے ہین اور اپنے
زن و بچون کو ڈیرہ اسمعیل خان و دیہات قرب و جوار مین چھوڑ کے
مال بیوپار کا ہر ایک شہر مین تا بہ کلکتہ لیجاتے ہین اور ہندوستان و پنجاب
سے کپڑا نیل۔ کمخاب لاتے ہین اور یہہ لوگ کثرت سے آتے ہین کہ
ایک ایک شہر انکا علیحدہ آباد ہو جاتا ہے لکوک روپیہ کا مال لاتے ہین
سوای اس مال کے میوہ خربزہ۔ سردہ۔ انگور۔ انار۔ ناسپاتی۔
لاتے ہین مگر سردہ تا بہ لاہور بعض بعض بھیجتے ہین ورنہ خراب ہو جاتے ہین
اور غضبان و چوغہ سمور قاقم سنجاب پوستین پشمینہ نمالہ و نبہ و شتری
و پشمینہ گندہ و ماغوت کہ مثل بانات ہوتا ہے اور گھوڑا اور خر خراسانی
اور گوسفند و نبہ غالہ وغیرہ لاتے ہین اور شہر مین ایک میلہ بیساکھی کا
ہوتا ہے وہان کی رسم ہے کہ طوایف شہر کی اپنا اپنا اکھاڑہ میلہ مین
باندہ کر رقص کرتی ہین اور مرد مان میلہ اونکو کچھہ دیتے ہین اور ماہ چیتہ
سے لغایت ماہ ساون دریا پر ہر ایک جنس ایک دن مقرر کر کے میلہ کرتے ہین

اور رقص کرتے ہین اور اسکو ناوڑی کہتے ہین اسی طرح مشہور ہے کہ آج فلانی
کی ناولی ہے ناوڑی یعنی غسل ہے اور دریا مین شناوری بہی کرتے ہین
اور شہر مین فتو حیدار خان و حافظ سمند خان و حیات اللہ خان و غلام حسن خان
و لگوسائین گنہیا لال وغیرہ رئیس رہتے ہین اور سمت جاہ گرد اسکی سید اسمعیل خان
مین آباد ہین اور سات سو دکانین آندہ دار وارداتِ کشت و خون کی اکثر ہو جاتی ہین
اور مرد مان شیرانی و نصرانی وغیرہ طفلان کرار ان کو رات کے وقت اوٹہا
لیجاتے ہین اونکو وارثان سے حسب حیثیت کچہ لیکے دیدیتے ہین مگر جب دیتے ہین
تو ایک انگشت کاٹ لیتے ہین اور یہ زراعت آب چاہ سے ہوتی ہے اور ایک رو
یادکی کابل سے آتی ہے جس جس بہات مین وہ پانی پہونچتا ہے اوس سے
کچہ خریف پیدا ہوتی ہے اور ربیع پیدا ہوتی ہے بغیر پانی چاہ کے
پیداوار بالکل نہین ہوتی ہے بارش بہت کم اور آب و ہوا وہان کی مرطوب ہے

تحصیل کلانچی

اس تحصیل کا یہ حال ہے کہ قوم افغان بہت ہین اور کلانچی قوم ہے قوم کے نام سے
یہ شہر کا نام ہے وہ درہ بہی آمد خراسان و کابل کا ہے ایک سو کوس
تک آبادی اور پانی نہین ملتا ہے مگر بعض جگہ جو رود کا پانی جمع ہوتا ہے
پوندہ لوگ رود کی اندر آتے ہین اور ہزار ہزار دو دو ہزار آدمی کی جماعت
مسلح نیزہ و تیر و شمشیر سے آتی ہے تو بہی راہ مین قوم موسیٰ خیل و وزیری

ادہر کا مال اسباب و شتر لوٹ لے جاتے ہین بکمال جا نیاز کثرت سے ہین اور
جب بمقام کلاچی آتے ہین تو کچھ مال ڈیرہ اسمعیل خان مین لاتے ہین ہندوستان
مال جانب راہ ملتان سے ہندوستان کو پہونچاتے ہین وہان ہمیشہ کسی قدر لوٹ
اور چوری ہوتی ہے اور چوری شتران زیادہ ہوتی ہے اور شہر ڈیرہ اسمعیلخان
و کلاچی مین کوئی پرستشگاہ ہندوان مثل ٹھاکر دوارہ و دہرمسالہ وغیرہ
نہین ہے نہ کوئی مسجد مسلمانان کا ہے مگر بمقام بلوٹ علاقہ تحصیل ڈیرہ اسمعیلخان
ایک زیارت گاہ مسلمانان ہے اور فقیر لنگر گاہ ہے وہان اکثر لوگ زیارت
کو جاتے ہین اور تابہ درہ پیرو علاقہ تحصیل ڈیرہ اسمعیل خان ہے درہ پیرو
ایک پہاڑ کا درہ ہے واسطے آمد و رفت لکی مورت و بنون وغیرہ ضلع کے ایک
تہانہ دار اور کچھ سپاہ واسطے حفاظت کے رہتی ہے اندر درہ کے ایک جگہ
کچھ زمین تخمیناً ایک گہاؤن سیراب ہے وہان کہودی سے پانی نکلتا ہے
اور کسی جگہ پانی نہین نکلتا ہے لوگ دیہات کے زمین سے پانی لیجاتے ہین
آٹھ آٹھ دس دس کوس تک کسی گاؤن مین تالاب ہے آب چاہ ہے
بکمال تکلیف سے دور سے پانی تالاب کا لے جاتے ہین گہوڑون پر لاد کے
ہندو مسلمان گہوڑون کا لایا ہوا پانی پیتے ہین آگے پہر لکی مورت کی تحصیل ہے

لکی مورت کی تحصیل

اس مقام کی آب و ہوا اچہی ہے مگر آبادی خراب مکانات خس پوش اور

اور رقص کرتے ہین او

...تا ہے کوئی نہین ہے جب کسی طرح کی تکلیف ہوتی ہے تو اپنے
...واولی ہے و تا و
...دہاکر دوسری جگہ آباد کرتے ہین آبادی اوس علاقہ کی بے ثبات
اور شہر مین
...کثر پیداوار ربیع کا بہت اچھا ہوتا ہے اور آدمی متمول ہین اور جوان حسین
انگور اور اونکی آنکھ اچھی ہوتی ہے متصل شہر ملکی مورت کے ایک ریا گنبد واقع ہے اوسمین
پہاڑ سے پانی آتا ہے اور وہی پانی سب لوگ شہر اور دیہات بیرونجات کے پیتے ہین
درخت اس شہر مین کسی قسم کا پیدا نہین ہوتا بلکہ کہین نشان بھی نہین ایک سطح
میدان ریگستان ہے رات ملی مورت کی مشہور ہے بہت سرد ہوتی ہے کہ جس کے
آگے زمہریر کا بھی دل سرد ہے اور روز قیامت سوز وہ بلا انگیز ہے کہ روز محشر بھی
اوسکے سامنے گرد ہے یعنی تمام دن باد صرصر و باد سموم کا ہجوم رہتا ہے اور شعلہ
آتش فشان باد گردسی ہر ایک رنجور و مغموم رہتا ہے زبان بالکل پشتو ہے
صرف کہین کہین ہندو لوگ کچھ زبان ہندی بولتے ہین جب نوبت گفتگو
کی آتی ہے کسی ہندو کو ٹٹولتے ہین اور غلام اس ملک مین بہت بکتا ہے
خربزہ اچھا ہوتا ہے سوای اسکی ایک تحفہ وہان کا ہے کہ اوس ملک مین
شیر مادہ شتر سے روغن نکالتے ہین اور مانند گاو کے گھی مین ملا دیتے ہین
اور کچھ علیحدہ بیچتے ہین سوای اوس جگہ کے اور کسی ملک مین مادہ شتر سے
روغن نہین نکالتے سنا ہے کہ کہین پیدا ہوتا ہے ترکیب روغن نکالنے کی
یہ ہے کہ جزات شیر مادہ ایک مشک چرمی مین جمع کرکے دونون سرے

اوسکی دو آدمی پکڑکے چار گہڑی کامل ہلاتے ہین اوسمین مکھن جمع ہوجاتا ہی
اور عجب بات یہہ ہے کہ سواے لکی مروت کے دوسرے دیہات مین روغن
نہین نکلتا ہی ایک تحصیل اور ایک تھانہ وہان رہتا ہے ایک قلعہ خام بھی وہان
چھوٹا سا ہے اوسمین تھانہ سرکاری ہے اور مقام عیسے خیل وہان سے (۱۴) کوس
جانب شمال پر واقع ہے وہ تکیہ مین دریاے سندھ کے ہین آب وہوا وہان کی
مرطوب وخراب ہی بیماری بہت رہتی ہے شہر خس پوش ہے کبھی کسی جگہ کبھی
دوسری جگہ آباد ہو جاتا ہے ایک جا آبادی نہین ہے عیسی خیل قوم ہے
اور قوم کے نام پر شہر مشہور ہے عیسی خیل قوم پٹھان ہی کچھ تحفہ وہان نہین ہی
دریاے سندھ الٹسی ایک کوس جانب شمال ہے اور ایک نالہ دریا کا شہر کے
قریب روان ہی مگر اوسی تحصیل مین ایک مقام کالا باغ مشہور ہے وہان
تین چیز کی کان ہے پھٹکری ـ آہن ـ نمک سرخ ـ مگر آہن تلخ ہے جو چیز
اوسمین پکاؤ تو تلخی پیدا کرتی ہے وہ شہر لب دریاے سندھ بالای پہاڑ آباد ہے
اور بازار وہان کا مسقف یعنی کل چھتا ہوا ہے کہین کہین روشنی کے واسطے
روزن ہے اور کچھ درخت آنب بھی وہان لگ رہا ہین اور پہاڑ نمک کے بہت
ہین اور کوئلہ پتھر کا جو اگن بوٹ یعنی جہاز دخانی مین صرف ہوتا ہے وہان
پیدا ہوتا ہے ہنود اوس شہر مین کثرت سے ہین مسلمان کم وہ شہر پورانا ہے
اور دہرم سال و ٹھاکردوارہ وغیرہ بہی اوس مقام پر ہے دونون جانب

پہاڑ ہے درمیان مین پہاڑ کے دریاے سندہ سمت کے نکلا ہی مگر پانیکا زور ہے
اس جگہ ایام برسات مین دریاے سندہ کو کل گذر گھاٹ خراب ہو جاتے ہین
اوس مقام پہ معبر رہتا ہے ورنہ اور راہ بند ہو جاتی ہے مقام جیسی جہیل سے
بارہ کوس لگی ہوتی ہے اور وہان سے ۱۸- کوس بنون ہے ایسی زمین کے
بیچ مین اوپر پہاڑ کے نشیب مین ہے کہ وہان عقل گم ہوجاتی ہے اوسکی نشیب
ہولناک دیکھنے والون کی سدہ بدہ بسر جاتی ہے کچہ تمیز نہین رہتی کہ یہ کونسی
سمت ہی کچہ عجب پیچ آپڑا ہے پہلے عہد سکہان مین فوج کشی سے معاملہ وصول
ہوتا تہا اب یہان انگریزون کی چہاونی ہے اور اوس جگہ ایک قلعہ موسوم دلیپ گڑہ
بنوایا ہوا سرکار کمپنی بہادر کا ہے اور بعزیمت جرنیل کورٹ لینڈ صاحب بہادر
ناظم سابق اوس ملک کو فوج نے لیا ہے وہان ڈپٹی کمشنر بہادر اکثر رونق پذیر
رہتے ہین اور فوج بہی اونکو تابع رہتی ہے آب ہوا خراب ہی مگر پیداوار اچہا ہے
ایک دریاے موسوم بہ کرم روان ہے جانب کابل سے آتا ہوا اوسکی نہرین ہر ایک
کہیت مین جاری ہین (۸۰) کوس مین تختہ زمین بنون کا سبز و سیراب ہے اور یہ
پیداوار بہت اچہا ہوتا ہے اور بنون کے ملک کی رسم ہے کہ عوض معاوضہ وجہ
باہم کر لیتے ہین اور اسبات مین اکثر نالش سرکار مین دائر ہوتی ہے اور ظلم
بہی بہت ہے اور وہان کے پہاڑ مین ایک کان نمک سیاہ برنگ آسمانی
اور کان تیل یعنی روغن موجود ہے تیل کار آمد کم ہے ۔ دنتی اوسکی اندہی

ہوتی ہے مگر وہ تیل جسم تستر پر اکثر ملتی ہین اور نمک یہان بہ نسبت نمک لاہوری
شوریت و تیزی کم ہے اور جو شخص اوس ملک مین بیمار ہوتا ہی اوسکو کھال
بکرہ کی پہناتے ہین اور مسامات بند ہونے سے آرام ہو جاتا ہے ادویہ کا
استعمال مطلق نہین اور روزہ نماز کا اون لوگون کو بہت خیال ہے زن و مرد
روزہ دار و نماز گزار ہین مگر خورش مین حلال و حرام کا پرہیز نہین ہے یہان
مین جو بن نس ہو جاتے ہین اونکو وہ لوگ کھا لیتے ہین اور زاغ بھی کھاتے ہین
جو چھون مشہور ہی وہ ایک گاؤن خرد ہی اور اوس گاؤن مین ایک چاہ اور
ایک قلعہ سرکاری ہے اور کوئی چاہ اوس ملک مین نہین ہی سو ہاتھ
پر پانی نکلتا ہے اور آدمی وہان کے مردم آزار ہین رات کو اونکا قابو خوب
چلتا ہے جسکو پاتے ہین قتل کرتے ہین اور لوٹ لے جاتے ہین دن مین انتظام
سرکاری سے امن رہتا ہے رات کو شہر سے کوئی نہین نکلتا ہے اکثر اوقات
شہر کے اندر بھی آ کے مار جاتے ہین اور لوٹ لیجاتے ہین اور رسالہ سے گھوڑے
کھول لیجاتے ہین کوئی دن ناغہ نہین جاتا کہ دو چار خون نہین ہوتے
اور اوس ملک مین قوم ناصر و شیرانی و جھک و کاکڑ و کورم اور وزیر وغیرہ افغان
آباد ہین پانی خراب ہی جو کوئی اول وہ پانی پیتا ہے تو ضرور بیماری اسہال
وغیرہ کی ہوتی ہے اور ہر دیہات کو گڑھی کہتے ہین آدمی سخت ہوتے ہین
اور بیر چم اشجار شیشم و توت بہت پیدا ہوتے ہین اور آلو بخارا و انگور
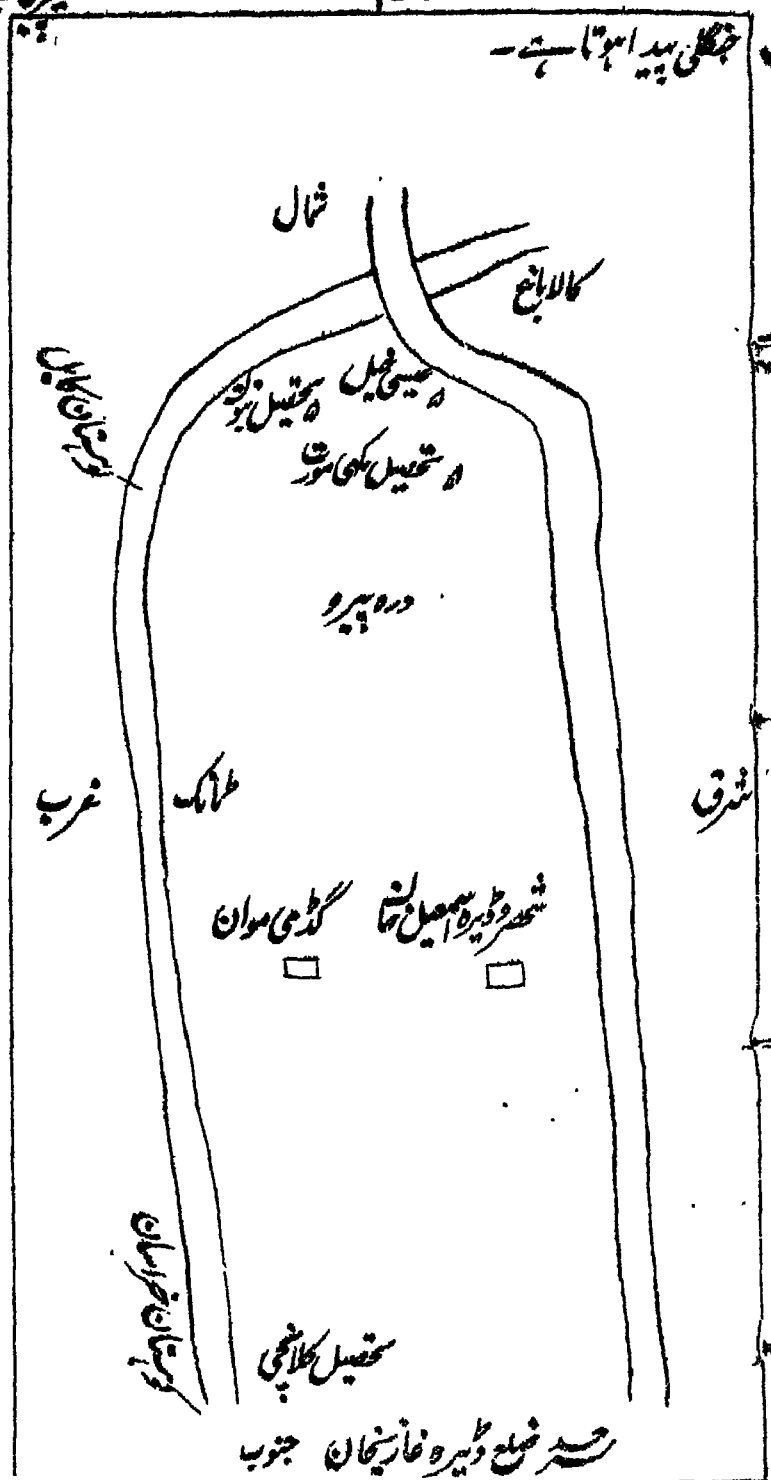
کیفیت ڈیرہ غازی خان حسب تحقیقات و تحریر منشی شام لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

۱۴ اگست سنہ ۱۸۶۰ء

یہ ضلع دریای سندہ کے کنارہ غربی پر ہے حدود اربعہ اسکی یہہ ہے کہ شرق کی
طرف شروع سے آخر تک دریای سندہ یعنی اٹک واقع ہے اور پار دریای مذکور
ضلع لیہ اور خانگڑہ معروف مظفر گڑہ اور علاقہ نواب بہاولپور ہین اور مقام ضلع
یعنی ڈیرہ غازی خان سے دریای سندہ بفاصلہ کوس ڈیڑہ کوس کے رواں ہے
اور شمال کی طرف ڈیرہ اسمعیل خان ہے اور ساٹھ کوس تک شمال طرف علاقہ
اس ضلع کا ہے اور پچھم یعنی غرب کی طرف ایک پہاڑ خشک معروف بنام
روجانی مسکن مردمان بلوچ خوش سیرت واقع ہے یہہ پہاڑ ڈیرہ غازیخان
سے متصل قریب بارہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور محاذی دریای سندہ
کے ضلع کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بلکہ آگے بھی اوسے چلا گیا ہے
عرض اوس پہاڑ کا کہین سے بارہ کوس کہین سے چھبیس کوس ہے اور طول
جنوباً شمالاً قریب ایک سو پچاس کوس کے ہے ارتفاع مین اس پہاڑ کا سطح
سمندر سے تین چار ہزار فٹ کے قریب ہوگا عملداری سرکار دامن پہاڑ تک
ہے اور پہاڑ مین بلوچ لوگ خود مختار ہین کوئی رئیس اور حاکم نہین صرف
قوم قوم کے سردار ہین اونکو تمن دار کہتے ہین اور پہاڑ کی دوسری جانب

میدان عملداری شاہ خراسان اور امیر کابل سے ہے اور جانب جنوب
سی نوہ کوس کے فاصلہ پر سرحد ضلع شکارپور ملک سندہ احاطہ بمبئی سے
ملحق ہے غرض کہ طول میں ضلع کا زیادہ ڈیرہ سو کوس کے اور عرض کمتر بندہ
سولہ کوس عموماً اور کہیں چوبیس پچیس کوس ہوگا بسبب نہونے پیمایش کمیاس
اور تیدوزیست قانونی سے کوئی نقشہ مکمل لایق اندراج نہیں ہوا اس ضلع میں
آب وہوا معتدل مگر اسوج و کاتک میں باعث طغیانی دریا اور آجانے پانی جدید
سوت جاہات میں کثرت بیماری کی ہوتی ہے اور کہیں موسم سرما میں باعث
کثرت سردی اور گرم موسم میں طپش آفتاب سے بسبب زیادتی گرمی کے تبدیل
ہوا کا ہو جاتا ہے اور دریای سندہ جو حد شرقی پر جاری ہے تا بمقام
مٹھن کوٹ اوس میں پانچ دریا مل جاتے ہیں جسکو پنج ند کہتے ہیں اور اس
دریا سے ہر موسم میں عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور سابق عملداری میں بذریعہ
سنائی پھری کی بعضی لوگ عبور کرتے تھے لیکن اب بموجب حکم سرکار انگریزی
امتناع کلی ہے اور اکیس نالہ اور اس ضلع میں بتفصیل ذیل ہیں —

نمبر شمار	نام بحروف فارسی	ناگری حرفون میں
۱	چانگا	[illegible]
۲	سورٹھ سیٹھ وارہ	[illegible]
۳	کوٹ وادو	[illegible]

نمبر شمار	نام بحروف فارسی	ناگری حرفوں میں
۲۰	نالہ قطب	[illegible]
۲۱	نالہ تھاوسا	[illegible]

اور موسم زمستان میں یہہ نالجات خشک رہتی ہیں اور شروع تابستان میں علی الطغیانی
دریای سندہ جاری ہوتے ہیں سنہ بالا ہر پل پختہ و خام بنے ہوی ہیں اور ان پر سے
عبور ہوتا ہے اور کہودائی نالجات کی معرفت سرکار ہوتی ہے زمینداران سے
حسب آئین ماضیہ مبلغ محصول بنام نہاد جبری وصول کیا جاتا ہے آبپاشی
خریف کی نالجات سے اور ربیع کی آب چاہات یا سیلاب دریا سے ہوتی ہے
اس ضلع میں عموماً دو قسم کی زمین ہے ایک رسندہ اور دوسری پچادہ سندہ
وہ زمین ہے کہ گویا بالکل سطح اور ہموار ہے اور دریای سندہ کی طرف واقع
ہے اور پچادہ وہ ہے کہ جو نشیب فراز پہاڑ کی طرف واقع ہے سندہ زمین
میں چاہات اور دریا کی نہروں اور نالوں سے آبپاشی ہوتی ہے اور
اس زمین کے واسطے مطلق ضرورت بارش کی نہیں ہے بلکہ بہت بارش
سے نقصان غرقی زمین اور خرابی فصل کا ہوتا ہے اور پچادہ زمین کے واسطے
بارش بہت ضرور ہے اور اس طور پر آبادی یعنی تردد اسکا ہوتا ہے کہ زمیندار
قبل برسات کے کہیتوں کے چاروں طرف نیچی اونچی مینڈ بنا دیتے ہیں اور جب
پہاڑ میں بارش ہو کر پانی نالوں میں آتا ہے اسکو حکمت سے روک کر کہیتوں

مین بھر دیتے ہین اور بعد خشک ہو جانے کے تخم ریزی کر دیتے ہین پھر فصل
خود بخود طیار ہوتی رہتی ہے ایسے کھیتون کو گوینڈ بولتے ہین اور یہہ
بذات مقدار مین کم زیادہ ہوتے ہین اسی طور پر سندہ کی زمین چاہات پر
منقسم ہوتی ہے اور ہر ایک چاہ چار جون خواہ آٹھہ نرگاؤ کا مقرر و معین
ہوتا ہے اور آپس مین زمینداران حصہ تعداد نرگاو پر مقرر کرتے ہین مثلاً
ایک چاہ مین جو ایک شخص کا ایک نرگاؤ لگا جاوے تو آٹھوان حصہ کل
چاہ کا سمجہا جاوے واضح ہو کہ اراضی سندہ کی زرخیز ہے اور پانی بھی
سطح سے پانچ چہہ ہاتہ نیچے نکل آتا ہے اور سب اجناس پیدا ہوتی ہے
خصوصاً باغ کے واسطے یہہ زمین بہت خوب ہے اور پچاوہ کی زمین بخلاف اسکے
سخت اور کم پیداوار والی اور پانی بھی سطح زمین سے بہت دور دراز ہزارہا
روپیہ خرچ سے بھی چاہ نہین لگتا صرف جوار باجرا کپاس گندم پیدا ہوتا ہے
اور ماسوا اسکے - توان اوس زمین کو کہتے ہین کہ دریا سے برآمد ہوئے یا ناقص
زمین پہ دریا کی چکنی مٹی پڑ جاوے ایسی زمین پانچ چہہ برس تک خوب پیداوار
دیتی ہے اول سال اوسمین سموکہا یعنی شالغ قسم چارہ ذنگران پیدا ہوتا ہے
در مفلس آدمی اوسکے غلہ کی روٹی بھی کہاتے ہین دوسرے سال اوسمین
مٹر بعدہ گندم و جو - خوب افراط سے پیدا ہوتا ہے عموماً اراضیات ضلع
کی اچھی قابل زراعت ہے فقط جہان تردد کا یہہ ہے کہ کاشتکاران

کم محنتی ہین تردد بخوبی نہین کرتے اور کوئی مزارعہ نقدی نہین دیتا علہ بٹائی
مالکان سے کرتے ہین اور حق مالکی کو یہان طلبہ بولتے ہین وہ سولہوین حصہ سے
آٹھوین حصہ تک اچھی زمینون مین ہوتا ہے مگر بجاوہ کی ناقص زمین کے
صرف چہارم حصہ بٹائی تہے مالکانہ علیحدہ نہین اسکو بہی مالک غنیمت جانتے
ہین اب مالکان کو بہ نسبت سابق خسارہ رہتا ہے اسواسطے اکثر مالکان
خراب ہوگئے اور اونکی ملکیت غیر شخصون کے ہاتھ مستاجری مین دی گئی
پہلے اس ملک مین کاشت نیل زیادہ ہوتی تہی اب بہت کم ہوگئی عموماً عایا
بہی مفلس ہے ساہوکار بہت کمتر ہین روپیہ وقت سے ہاتھ آتا ہے بلکہ نہین
ملتا کاشت نیشکر مطلق نہین ہے علی ہذا القیاس پوست کی کاشت بھی نہین
ہوتی صرف جو گندم جوار باجرا وغیرہ اجناس ہوتی ہین نتالی بہت کمتر
موسم برسات مین کل ایک دو بار بارش ہوتی ہے اور بہ سبب فراط نالہ کے
بارش کی ضرورت نہین ہے بلکہ زیادہ بارش ہونے سے نقصان عرقابی
اراضیات اور انہدام مکانات کا ہوتا ہے اور باشندگان اس ضلع کے اکثر
بلوچ مسلمان ہین ہندو لوگ کم ہین اور تاریخ حال سلطنت اس ضلع کا یہ ہے
کہ بمرور عرصہ تخمیناً چار سو سال کے ایک شخص غازی خان نامی قوم بلوچ
ولد میر اسمعیل خان مین خود مختار تہا اوسنے بخوف فوج کشی حاکم خراسان
کے اپنے وطن سے فرار ہوکر اصل پہاڑ آکر مین پناہ لی پھر وہان سے نکل کر میدان

مین شہر ڈیرہ غازی خان اپنے نام سے آباد کیا اور محاصل ملک پر متصرف ہوگیا اوس وقت مین جلال الدین اکبر بادشاہ دار الخلافت آگرہ مین جلوس فرماتہو اور سنہ ۹۸۰ ہجری مین غازی خان نے وفات پائی اور بائیس پشت تک ریاست اس ملک کی اوسکے خاندان مین قائم رہی اور بائیسوین پشت مین غازی خان آخر رئیس اس خاندان کا ہوا وہ خرد سال بعمر سات برس کے تہا اور نواب محمود نامی گجر اوسکا وزیر تہا اوسنے غلام شاہ سردار قوم کلہورا رئیس سندہ حیدرآباد سے سازش کرکے سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین فوج کشی کرائی اور غازیخان قید ہوکر ملک سندہ کو بہیجا گیا اور سنہ ۱۱۸۹ ہجری مین اوسنے وہان وفات پائی۔ قطعہ تاریخ وفات اوسکا یہہ ہے۔

چو غازی خان ز دنیا رفت مرحوم
خرد تاریخ وی گفت است بشنو
مسافر بود وطن مرو ست معلوم
طفیل الشمر ہی ای یار معصوم

اور غلام بادشاہ کی طرف سے محمود گجر نمک حرام ناظم اس ملک کا بن بیٹھا غازیخان لاولد مرا بعدہ سنہ ۱۱۸۹ ہجری مین تیمور شاہ درانی والی کابل اس ملک پر متصرف ہوا اور اوسکی طرف سے ناظم یہان مقرر رہے پہر سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین نواب صادق محمد خان بہاولپوری بہ اعانت فوج مہاراجہ رنجیت سنگہ اس ملک پر قابض ہوا اور تخمیناً پانچ لاکہ روپیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو بطور خراج دیتا رہا مگر اوسکے عہد مین ملک بہت ویران ہوگیا اسواسطے

سمت ۱۸۷۸ بکرماجیت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جرنیل ونتورا صاحب کو کہ وہ
فرانسیس سردار ملازم مہاراج تہا ناظم مقرر کیا وہ برس اوسکی حکومت رہی
بعدہ سمت ۱۸۹۸ بکرمی مین دیوان ساون مل صوبہ دار ملتان کو یہہ ملک سپرد ہوا
اوسنے اس ملک کو اپنے احسان اور عدالت سے خوب آباد کرایا اور انتظام
فوجداری بہی ایسا اچہا کیا کہ تمام قلمرو پنجاب مین ایسا انتظام نتہا اور
رعایا سے محصول بٹائی غلہ بشرح سوم تا ششم حصہ لیتا تہا اور اوسکے عہد مین
آمدنی ملک کی تخمیناً بارہ لاکہ تہی اور تاریخ ۱۹ مئی ۱۸۴۹ء مین بعد ہنگامہ
ملتان کے یہہ ضلع شمول ملک پنجاب کے تصرف سرکار والا اقتدار انگلشیہ
بہادر آگیا اور جرنیل کورٹ لینڈ صاحب بہادر حاکم اول ضلع نے بٹائی
عاید موقوف کرکے جمع مذکورہ بالا کے کہ برعایت تمام ہے بندوبست سرسری
ضلع کا فرمایا بعدہ بسبب غرقابی اراضیات کے حالات کاشتکاران تنگ
ہوا اور اس ملک مین دورہ جناب معلی القاب جان لارنس صاحب بہادر
چیف کمشنر بہادر کا ہوا صاحب ممدوح نے حال رعایا پر رحم اور مہربانی
فرماکر قریب پچہتر ہزار روپیہ اور تخفیف کردیا کہ ابتک وہی تخفیف شدہ
لیجاتی ہے فقط اور اب آمدنی ہر یک قسم کی یہہ ہے —

جمع بندوبست مال	آبکاری	ترنی شتران وگاؤمیش وتہکا ماہی
۵ لاکہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

نام قصبہ بحروف فارسی	بحروف ناگری	کیفیت
منگروٹہ	मंगरोटा	
ٹونسہ	टौंसा	
ہیوا	हवा	
سخی سرور	सखी सरवर	

ماہ چیت مین تاریخ ۲۰ کو بمقام سیر پادل کہ قصبہ ڈیرہ غازیخان سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے میلہ ہوتا ہے اور بقدر دس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین سٹھن کوٹ اور جام پور اور داجل اور موضع ٹونگ مین میلہ ہوتا ہے اور اون میلون پر بہت ہجوم خلق کا ہوتا ہے اور سخی سرور مین ماہ پھاگن ضلاع غیر سے آنا مردمان کا شروع ہوتا ہے ماہ بیساکھ کی دوسری تاریخ تک خوب میلہ رہتا ہے فقط پختہ تالاب اس ضلع مین کوئی نہین مگر ملک پچادہ مین بلوچ لوگ آب نوشی کے واسطے زمین کھود کر تالاب خام بناتے ہین اور سخی سرور مین شمال طرف پہاڑ کے اوپر ایک تالاب پختہ بنا ہوا ہے لیکن شکستہ اور خراب پڑا ہے فقط اور موضع کوٹ نصرانی وغیرہ مین چاہ آب نوشی مردمان و جانوران بقدر دو یا سوا دو فٹ عمیق ہین عجب قدرت پروردگار کی کہ چاہ کوٹ نصرانی والہ کا پانی ایسا شیرین اور خوشگوار ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی اور پانی چاہ ودور والہ کا بھی میٹھا اور خوشگوار ہے اور ملک

بچاوہ مین اکثر تلخ اور شور ہے اور متھن کوٹ کی تحصیل مین ایک دو جگہ
بڑا جنگل بطور باڑ کے ہے اور ایسا سخت جنگل ہے کہ سانپ بھی سواے
رستہ آمد و رفت کے دوسری طرف کو جا نہین سکتا اور وہان اکثر واردات
کا وقوع ہوتا ہے لیکن اب سرکار انگریزی کے اقبال سے واردات کا
انسداد ہوا اور جنگل اوسی طرح بدستور ہے لیکن سرکار نے کچھ کچھ جنگل
کٹواکر سڑک سیدھی اور فراخ بنوا دین ہین اور خرچ بریدگی جنگل عوض
مشقت قیدیان سے ہوا ہے فقط اور چوب شیشم و کنار یعنی بیری کا
پیدا ہوتا ہے اور یہان لوگ اکثر چوب نخل یعنی کھجور سے گھر بناتے ہین
یعنی لکڑی اوسکی ایسی پختہ نکلتی ہے کہ چالیس پچاس برس تک
قایم رہتی ہے اور قصبہ جام پور مین کام چوبی بہت اچھا طیار ہوتا ہے
اور ڈیرہ غازیخان مین پارچہ دریائی و گلبدن اچھے بنتے ہین اور کسی
چیز کی صنعت نہین اور یہان مٹی ملتانی کی جس سے سر دھوتے ہین جاری ہے
اور کان پھٹکری کی بھی ہے لیکن وہ بند ہے اور شورا اور بھی متھن کوٹ
کی تحصیل مین اور شورہ ڈیرہ جام پور مین بھی پیدا ہوتا ہے اور نمک شور
کا محصول کچھ نہین اور ترنی یعنی چرائی شتران و گاو میش و بز میش
کا محصول ہوتا ہے اور اس ملک مین سواری گھوڑا و شتر کی ہے نہر جاری
نہین سرکار انگریزی نے اکثر نہر کمین شاہراہ بنوائی ہین اور باقی بدستور

سابق بطور پک ڈنڈی کے راہ مین کوئی عمارت پختہ سابق بادشاہی یا سکھون کے
وقت کی نہین لیکن مندر سانو کوٹ مین شاہ جی کا تہنہ اور مسندمو جود ہے
اور اوسپر کسی استاد ذی استعداد نے بہت کاریگری نمایان کی ہے اور
اس علاقہ مین چند قلعہ چہوٹے چہوٹے کوئی خام کوئی پختہ ہین۔ ڈیرہ غازیخان
ہرنبد۔ کوٹ مٹہن۔ اوچان۔ منگروٹہ۔ مہوی۔ اور چوکیات افواج
سرکاری جو حفاظت ضلع کے واسطے زیر دامان کوہ واقع ہین وہ سترہ ہوے
ہین اور وہان سکونت فوج کے واسطے چہوٹے چہوٹے قلعہ بطور چار برجی کے
بنے ہوے ہین۔ بہنڈہ والی۔ عمرکوٹ۔ مرغائی۔ اسنی۔ محمد پور
فتح پور۔ دگڑہی۔ ہرنبد۔ چوٹی بالین۔ وڈور۔ باطل۔ نور پور
مہوی۔ منگروٹہ۔ تہتہ۔ ہوڑا۔ گہنیر۔ ازانجملہ چوکیات ہذا سے
چار چوکیات۔ (۲) (۵) و (۱۱) و (۱۵) بباعث انتظام اور انسداد وارداتا
خالی کردی گئی ہین اور باقی پر بدستور فوج تعین ہے اور حال تجارت کا
یہ ہے کہ بہاولپور اور ولایت و ملتان سے ترازی و کرانہ اور خراسان سے
میوہ جات اور قنا ویز و پوستین و چوغہ اور امرتسر سے شکر تری
اور شجاع آباد و خانگڑہ سے قند سیاہ وغیرہ آتا ہے اور یہان سے
تیل و کپاس خراسان و ملتان اور جنوب کو جاتا ہے اور شورہ صرف
بنی کی طرف بارود بنانے کے واسطے جاتا ہے اور باجرہ جوار کپاس تیل جو

کیفیت ضلع ہزارہ قسمت پشاور بزبانی معصوم علیخانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

مرقوم ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۶۱ع

یہ ضلع کوہستان مین ہے حد شرقی ملحق علاقہ مظفرآباد مقبوضہ مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموون و حد غربی و جنوبی ملحق اضلاع راولپنڈی و حد شمالی ملک یاغستان اور سطح زمین کا ناہموار اور کوہستان نشیب فراز ہے اور کثرت قوم افغانان و اعوان گوجر مسلمان کی ہے اور ہندو نہایت کمتر قوم کھتری ہین اور سب لوگ تندخو اور بے رحم لباس کثیف بنگون رکھتے ہین تین پارچہ متعدد از کی پوشاک ہی ایک عمامہ سر پہ باندہنے کا اور دوسرا خرقہ بطور جبہ ڈھیلا اور بہت کشادہ شلوار یعنی پاسجامہ کہ بیس پچیس درعہ پارچہ مین بنتا ہے اور آدمی یہان کے حسین و خوبصورت ہوتے ہین بڑی آبادیان حسب ذیل ہین ۔ ہری پور خاص مقام ضلع کا ہے کہ سردار ہری سنگہ نلوہ سپہ سالار مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۲۲ مین آباد کیا تہا ۔ کوٹ نجیب اللہ ۔ سرائی صالح ۔ خانپور ۔ جا گل ۔ نواشہر ۔ بجوہہ ۔ اور مکان پختہ تمام ضلع مین کوئی نہین کوٹہا ہی خام جنگلی دیوارین ٹہیہ سنگ کی ہین اور کوئی میلہ یا عرس کہین نہین ہوتا اور کان یعنی معدن کوئی نہین اور میوجات سی ۔ انگور و ناڑہی و آلوچہ بشہ توت ہوتا ہے مگر خوش ذائقہ نہین ۔ پونڈہ نیشکر ۔ بہت اچہا

ملائم پیدا ہوتا ہی اور موسم ہمیشہ سرد رہتا ہے اور علاقہ خنجلی و نتود کاعیان کی کوہستان پہ سوای تین مہینے جیٹھ اساڑھ ساون کے ہمیشہ بہت سردی و کثرت برف کی ہے اور آبنوشی مخلوق انہار ودریا و چشمہا جو جاری ہین سے ہوتی ہے اور خریف مین غلہ مکی۔ اور ربیع مین گندم اور پچھلی طرف وہان زیادہ ہوتا ہی اور ایک دستور کاشتکاری کا خلاف اور ملکون کے یہہ ہے کہ پہاڑون پر درختون کو کاٹکر جلا دیتے ہین اور اوسکی خاکستر مین تخم جنس کنگنی یا کوہم بو دیتے ہین منہ بسنے پہ زراعت اوس ہی خاکستر سے جمتی ہے اور اقسام زمین یہہ مشہور ہے۔ پنیال یعنی آبی۔ سکی یعنی بارانی۔ بہیڑ کہ بلندی گریوہ کوہ پہ کاشت ہو۔ اور سواری ارابہ و بگہ ورتہہ وغیرہ کی راہ نہین۔ اور نہ اوس ضلع مین اس سواری کا رسم صرف سواری خچر و خر و اسپ کی ہی اور ہتنا و نا و شتر بھی ہے اور ندیان حسب ذیل ہین۔

نمبر شمار	نام ندی	کیفیت
۱	ہرون	یہہ ندی شمال سے آکر خانپور ہوتی ہوئی ضلع راولپنڈی کو چلی گئی آبپاشی کا اس سے فائدہ ہے۔
۲	دوڑ	یہہ ندی اطراف بالا سے بہتی ہوئی ہری پور کے نیچے جاری ہے اور اس ہی جا کی انہار ہری پور

نمبر شمار	نام ندی	کیفیت
۲	دور	مین کوچہ بکوچہ نمانہ پنجابہ پھرتی ہے اور اسی سے علاقہ ہزارہ پائین مین زیادہ آبپاشی ہوتی ہے ہزارہ بالا مین پانی نہین چڑہتا۔
۳	سرن	یہ ندی طرف پکلی سے آکر درمیان ہری پور وتربیلہ کے جاری ہے اور آبپاشی ہوتی ہے۔

چشمہ ہای دیگر سوای ان ندیون کے کوہستان مین بہت جاری ہین اور ہزارہ جو اس ملک کا نام مشہور ہے کوئی ہزارہ شہر خاص نہین وجہ تسمیہ یہ مشہور ہے کہ عہد سابق مین قوم مغل معروف ہزارہ نے جانب کابل سے آکر ملک کو گھیر لیا اونہین کے لقب یہ مشہور ہو گیا اور پھر تسلط افغانان کا ہوا کہ ریاست آغامنہ۔ ترین۔ تارجیلی۔ دلزاک۔ مشوانی۔ تنولی۔ کرال وغیرہ۔ عرلشی۔ کی تہی اور یہ لوگ خود سر تہے کسی کو محصول نہین دیتے تہے سردار ہری سنگہ ملازم مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بزور شمشیر جنگ و جدل اپنا مطیع کیا اور علاقہ پر تصرف کرکے یہانتک نوبت آغامنہ کی پہونچائی کہ گداگری اختیار کرنے لگے اور یہ ہری سنگہ ایسا بہادر اور شجاع تہا کہ جتک اوسکے نام سے افغان لوگ کانپتے ہین اب انگریزی عملداری مین کچھ کچھ جاگیر و پنشن بعض رئیسون کو مقرر ہو گئی کہ اب یہ لوگ بخوبی اوقات بسر کرتے ہی

کرتے ہین مگر غلام خان ترین نے ابتداے آمد عملداری انگریزی در باغیوں سے سازش
کرلی تھی کہ وہ گرفتار ہوکر آب الہ آباد مین قید ہے اور دو تحصیل اور اضلاع تھا
اور ایک لاکھ ... ہزار روپیہ جمع تمام ضلع کی سواے جاگیرات حسب
ذیل ہے —

ہری پور کی تحصیل — بانسرہ

تھانہ خاص ہری پور . تھانہ بارہ .. خاص بانسرہ ایبٹ آباد و گردونواح کتیان

تربیلہ خان پور سپنال کھنڈ بالاکوٹ گڑھی حبیب اللہ

سری کوٹ — کرنیال — سیمل —

اور مویشی کم خصوصاً گاؤ بیش گران قیمت ہے کہ تین سیر وغیرہ والی گاؤ بیش
سے روپیہ کو ملتی ہے اور کوئی اشیاے تجارت یہان سے باہر نہین جاتی
اور نہ کوئی دست کاری مشہور ہے اور لکڑی سواے چیڑہ کے اور قسم کی
کثرت نہین اور زنا کاری کا کچھ چندان عیب نہین زیادہ تر عیب اسکا ہے
کہ کوئی کسی کی عورت ناکتخدا یا کتخدا بھگا لیجاوے اور عل سے بطور آشنائی
رہے تو مضایقہ نہین کیونکہ اس مرض سے کوئی گھر خالی نہین اور بدون
لینے نقد یا جنس کے دختر کی شادی نہین کرتے اگر طرف ثانی مرد سے اور
کچھ نہ ملے تو تین یا پانچ برس خدمت گاری خانہ داری کی کرادین تب
شادی کرین بعض بے ایمان خدمت کراکے بھی جواب دیتے ہین - اور تین حصہ

شادیات عورتون کے اور ایک حصہ دیگر نزاع عدالت مین رجوع ہوتی ہے
اور ہندو قوم کہتری وبرہمن سارست ہین مگر بہت کم اور چلن اونکا بہت میلا
اور ناشدہ ہے اور کہتریون مین یہ رسم ہی ہے کہ شادی مین اونکے گہر کی
عورات ناچتی ہین اور اونکے مرد ساز بجاتے ہین۔

حال پشاور وکوہاٹ

شہر پشاور پورانا ہی آبادی دریافت نہین ہوئی قول عام یہ ہے کہ یہ شہر
پیرلام نے آباد کیا تہا اور قلعہ جمرود جمدگن ناپید سرای بنایا پہلے اسکا
نام پرساور تہا جب مسلمانون سے لڑائی ہندوستانی شروع ہوئی پشاور
نام ہوا شاہجہان بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین اس شہر کو رونق دی
ایک باغ بادشاہی اور عمارت پسندیدہ بنوائی اور دیگر امیر الامرا نے
بہت عمارت بنائی ایک نہر بہی اس شہر کے واسطے نکالی جب سلطنت
مین ضعف آیا وحشی اقوام کی تاخت تاراج شروع ہوئی یہہ شہر بے رونق
ہوگیا پھر سکہون کے عہد مین بارہ چودہ ہزار فوج رہنے لگی تب سے زیادہ
رونق ہوئی اور جنرل شوالیر ونتورا وفرانسیس نے اپنی حکومت
مین تنگ تنگ بازارون کو توڑ کر وسیع وسیع عمدہ بازار بنائے نہر جو خراب
ہوگئی تہی پھر نکالی جب سے خوب زیادہ ہے یہ ضلع دریاے اٹک سے
پار ہے بلکہ سرحد ہے پہلے ہندوستان کی سلطنت مین شامل تہا جب

نادرشاہ بادشاہ نے ہندوستان پر غالب آکر محمد شاہ بادشاہ کو سلطنت پر
قائم رکہا اوس وقت اِس ملک کو شامل سلطنت ایران کے کرکے عہدنامہ
لکہا لیا تب سے تصرف شاہان ہندوستان کا اوٹھ گیا اور ہمراہ ملک کابل و
افغانستان کے تصرف اولاد احمد خان والی کابل کے آگیا تھا اور بعد
اخراج شجاع الملک کے بقبضہ دوست محمد خان والی کابل کے رہا پشاور
مین سلطان محمد و یار محمد خان برادران دوست محمد خان بارک زئی کا
قبضہ رہا زیادہ تر اختیار ورتبہ گدی نشینی سلطان محمد خان کو تھا
پہر مہاراج رنجیت سنگہ نے اوسپر قبضہ کر لیا اور افغانان مغلوب ہو گئے
اور خراج رنجیت سنگہ کو دینے لگے آخر نونہال سنگہ نبیرہ رنجیت سنگہ و دیگر
امراء سکہان نے بڑی بڑی لڑائیان کرکے افغانان کو اپنا تابع دار
کیا اور مسماری عمارت چیلی و تعمیر قلعہ جدید سکہان سے ہوئی اور بہت
عرصہ ہوا کہ مولوی سید احمد نے ایک جھنڈا اسلام کا کہڑا کرکے لشکر اپنا
بنام غازیان جمع کرکے بامداد قوم یوسف زئی کی بہت سا بلوہ اور
لڑائیان کین کچہ کچہ تصرف بہی کر لیا تھا مگر اوسکی قیام نے استقلال
نہ کیا وہ سب لشکر بدست سکہان غارت ہو گیا جب سے زیادہ تر تصرف
سکہان ہو گیا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین اکثر نونہال سنگہ
بذات خود رہتا تھا اور پہر ونتورا صاحب لارد وہان کا گورنر ہوا آخری

زمانہ مین شیر سنگہ پسر چتر سنگہ یہان کا گورنر تھا اور تصرف سکہان قرار واقعی
نا ہوئے عملداری انگریزی رہا گو کہ دوست محمد خان والی کابل کا تمنا ہی
واپس لینے اس ملک کو رہی اور جنگ آخری سکہان مین اوسنے
اسی ہوس سی حسب الطلب شیر سنگہ پسر چتر سنگہ معاون جنگ سکہان رہا
اور یہ اقرار ہو گیا تہا کہ اگر سکہان کو انگریزی فوج سے بریت ہو جاوے
تو ملک پشاور دوست محمد خان کو دیوین گے مگر بجز اسکے دوست محمد خان
کو اور کچہ حاصل نہوا کہ وہ اپنا ایک فرزند ارجمند اس لڑائی مین
دیگیا اور آپ بعد شکست سکہان کے مفرور ہوکر کابل کو واپس چلا گیا
اس ضلع پشاور مین پانچ پٹہ مفصلہ ذیل ہین - پشاور خاص پٹہ خلیل
پٹہ داؤد زئی - پٹہ مومند پٹہ مدوزئی - پٹہ سدوسی - اور تین پٹہ
اوس سی علیحدہ ہین - قلعہ ہشت نگر جانب شمال - لانچی سری جانب جنوب پہاڑ
کوہاٹ اور یہ سب ملک جنوب تہ پہاڑ - پہاڑون کے بیچ مین ہی
سطح زمین کا اکثر ہموار حدود کے قریب نشیب فراز پہاڑون کا ہی آب و ہوا
معتدل کہ یہان کے باشندہ بہت درشتخو و جنگ جو حدود پر ہمیشہ
فساد رہتا ہے کیونکہ چارون طرف یاغستان کا ملک ہے اور وہی لوگ
بڑی تکلیف دیتے ہین اور زر مالگزاری بہی بڑی دقت سی وصول
ہوتا ہی اور جوان ذی رویت و سینہ زور پیدا ہوتا ہی باشندگان

قوم مسلمان بکثرت ہندو بہت ہو نام ہین یعنی کھتری ہندو وغیرہ ہین مگر کچھ مذہب
اونکا ہندوانہ نہین ہے بلکہ مثل مسلمانان ہین کہ بازار کا پکا کھانا کھالیتے ہین
ہیچ کراہیت علاقہ نہین ہے اور پوشش مردمان کثیف بیشتر ہے اور دستار
مثل جامہ کلان بطور ملاتیان سر پر رکھتے ہین کرتہ۔ پاجامہ ۔۔ یا لنگی
باندھتے ہین اور زمین سبز ہے پیداوار سب جنس کی اچھی ہوتی ہے
میوہ ہر ایک قسم کا سوای آنب اور بادام کے اور نیشکر پونڈہ بہت اچھا
ہوتا ہے قند سیاہ نہایت مزہ دار ہے اور ایک کان نمک کی پہاڑ مین جانب
مشرق ہے وہ مثل سانبہر ہوتا ہے اور نمک پشوری کہلاتا ہے باشندگان
کان سے وہ نمک نکالتے ہین اور ندی نالہ اکثر جاری ہین چنانچہ بڑا دریا ہے
لنڈہ ہے جو آکر اٹک مین مل گیا اور ایک دریا باڑہ ہے کہ خیبر کے گھاٹے
سے آکر پشاور سے جنوب کو ندی لوانیی سے ملکر شامل لنڈہ کے ہوگیا ہے
نالہ باڑہ سے بہت فایدہ آبپاشی کا ہے اور چاول بہت عمدہ ہوتا ہے
کہ بطور تحفہ جا بجا کو جاتا ہے ایک شاخ اوسکی شہر پشاور کے بیچ کو گئی کہ
اوسپر پل بندی ہوئی اور باغات اور کشتزار ہین اوسکی کولین جاری ہین
اور لنڈہ دریای مذکورہ بالا غربی سے شرق کو چلکر دریای سندھ سے اوس ضلع
مین ملا کہ ایک گھاٹی پہاڑ معروف گیدڑ گلا اوس موقع پر واقع ہے
کہ اسکے کنارہ شرقی پر قلعہ شہر اٹک اور بیچ کے کنارہ پر قلعہ خضر آباد

متعلقہ پشاور کے ہے اور یہان ایسا زور دریا ہی کا ہے کہ دریا کی کشتی معروف
گیدڑ گلا مین ٹکر کہاتی ہے اوس وقت حفاظت کشتی منحصر بر فضل الہی ہے
ورنہ اکثر تباہ ہو جاتی ہے بلکہ وجہ تسمیہ اس دریا کا یہ نام زور اٹک یہہ روایت کرتے ہین
کہ کسی فقیر کی دعا سے دریاے لنڈہ واسطے شامل ہونے دریاے گنگ کے پچہم سے
شرق کو چلا جب اس موقع پر پہونچا ایک فقیر گوسائین صاحب کمال تھا
اوسنے کہا کہ اٹک یعنی ٹہر وہ دریاے لنڈہ یہان دریا مین شامل ہو گیا اور
اٹک اسکا نام ہوا اور منشی امین چند نے اپنے سفر نامہ مین یہان کا حال
یہہ لکہا ہے کہ شہر پشاور نہایت خوبصورت اور پر رونق ہے بازار اچھی طرح
ترکیب سے بنا ہوا ہے خصوصاً بڑا بازار اور رام جوگ ورام گڑہ خشک اور طویلہ
صاحب فرانسیس نے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اپنی تجویز سے بنایا تہا
بہت عمدہ ترکیب کا ہے اور نامور مکانات اس شہر مین حسب ذیل ہین۔
گورکہڑی۔ قلعہ بالاحصار۔ باغ علی مردانخان۔ باغ وزیری۔ جامع مسجد
پنج تیرتہی۔ اور کابل کی طرف سے مال تجارت اس جگہ بہت آتا ہے
مثلاً میوہ جات ہر قسم کے چنانچہ۔ بادام۔ انگور۔ سیب۔ انار
پستہ۔ کشمش۔ سردہ۔ شکر ولایتی۔ اور پوشش کی چیز پوستین وغیرہ
سنتری چوغہ اور بول چال یہان کی باشندگان کی پشتو ہے مگر ہندوستانی
گفتگو سمجھتی ہین اور آپسمین پشتو بولتے ہین اور جو شخص کہ کابل سے

آتا ہی وہ فارسی بولتا ہی یہان کی مستورات خصوصاً مسلمان عورتین
بلا برقع گھرسی باہر نہین نکلتی برقع پوشی کا بڑا رواج ہے ـ

باب چہارم نسبت ملکہای مقبوضہ راجہ سرداران کلان ذی اختیار متعلقہ ایجنٹی پنجاب

فی زمانہ حال چار سرکار کلان متعلق بہ ایجنٹ یعنی چیف کمشنر پنجاب سے
ہین ایک مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون و ملک کشمیر کہ اپنی دار الحکومت
و ملک مقبوضہ مین اوسکو سب طرح کا اختیار ہے اور سرکار انگریزی
نے اوسکو والی ملک بنایا ہی دوسرا امیر دوست محمد خان صاحب بہادر
والی کابل کہ جس سی بحسن رسائی جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر
رنج و دشمنی سرکار انگریزی کا ہوکر ازسرنو بنیاد دوستی مستحکم ہوئی
اور تیسرا نواب بہاولپور کہ پہلے رنجیت سنگہ کے تحت مین خراج دیتا تھا
پھر بحفاظت سرکار انگریزی ہوا چوتھا سردار اہلووالیہ رئیس کپورتھلہ
ضلع جالندھر کہ اونکو بھی قریب تین چار لاکھ روپیہ کی ملک قبضہ مین
اختیاری ہی بموجب تحقیقات تلسی رام تحصیلداران چارون سرکار روت
کا حال بھی کچھ کچھ لکھنا مناسب ہوا اور ایک راجہ سکیت منڈی کے ضلع شملہ
سے جانب شمال متعلقہ اس ایجنٹی کے ہے اور تابع وہ رہے چنانچہ اونکی
کیفیت واسطے توضیح تمام آئندہ تحریر ہے ـ

کیفیت راجسی منڈی و سکیت

بہیادر اس خاندان کا حال مفصل معلوم نہین ہوا لیکن جیسے کہ یہ خاندان
منڈی بنا اوس وقت سے مجمل حال کچھ تحریر کیا جاتا ہے واضح رہے
کہ یہ خاندان سکیت سے نکلا سالباہن کا بیٹا کہڑک سین خدا جانی کس بات
سے سکیت سے علحدہ ہوا ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی اہل گدی نشین
سکیت سے ناراض ہوا ہوگا غرض سکیت سے نکلکر ملک منڈی کو سنبھالا اور
راجہ ہوگیا اس راج کا حال تواریخی کسی طرح کا نہین ملا اور زیادہ تر
موجب عدم واقفیت اسکا نالیاقتی اہلکاران اور اصل مالک اوس
ملک کا ہے حکام نے بہی اون لوگون سے تحقیقات کی تو واہیانہ جواب ملا
چونکہ حکام بادشاہی کو اس ملک مین دخل نہوا اونکے دسترس نہ پہونچی
کچھ حال یہان کا تواریخ سے دریافت نہین ہوا صرف شاہجہان
اور عالمگیر کے وقت مین کبہی کبہی یہان کے راجہ سے کچھ تحفہ جات
آتے لیکن راجہ کا نام نہین لکھا اس قدر معلوم ہوا کہ کہڑک سین سے شب جوالا سین
تک تیس جانشین علے الاتصال حکومت کرتے رہے شب جوالا سین
کے دو بیٹے ہوئے ایک شمشیر سین دوسرا دہوچی شمشیر سین ملک کا مالک
ہوا اوسکے پیچھے سورما سین اور اسکا بیٹا ایشری سین نے حکومت کی ایشری سین
لاولد مرا اور اوسکے بہائی ظالم سین نے حکومت حاصل کی اوسکے عہد

مین حکومت سکھون کی اوس ملک مین پہلی اور یہ راجہ بہی لاولد فوت ہوا اور بلبیر سین کو گدی ملی اور یہ راجہ کنیزک زادہ ہے مگر بسبب حسن صورت اور چالاکی طبع کے ظالم سین کا مطبوع ہوا ایام زندگی ظالم سین مین اوسنے طریقہ اجبار کیا اور اعیان حکومت کو اپنے سے راضی کرلیا چونکہ ظالم سین کا کوئی وارث نہ تہا اور لوگ اوس سے راضی تہے اوسکو حکومت مل گئی اس راجہ کی ایام حکومت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طلا. قیمت خوب بڑہ گئی تہی مہاراج کے خراج گزارون مین ہوا جب نوبت سلطنت مہاراج کھڑک سنگہ اور اقتدار حکومت شاہزادہ نونہال سنگہ کو ہوئی اوسنے ایک فوج تحت حکم جنرل ونتورا کے کوہستان مین روانہ کی کہ تمام راجگان کوہی پنجاب کو مطیع کامل کرلی اس افسر نے منڈی مین پہونچکر راجہ بلبیر سین کو مقید کرکے لاہور کو روانہ کردیا یہ راجہ معزول چندے قلعہ گوبندگڑہ مین قید رہا جب مہاراج شیر سنگہ حکمران پنجاب ہوا ان مہاراج نے راجہ بلبیر سین کو چھوڑکے حکومت اس ملک آبائی کی ازسرنو عطا کرکے کچہ نوکری فوج کی اسکے ذمہ مقرر کردی ۱۸۴۶ء مین جب حکومت حکام انگریزی نے حاصل کی یہ راجہ اس سرکار انگریزی کا مطیع شمار ہوا ملک بخشیدہ مہاراجہ لاہور کہ تخمیناً چار لاکہ روپیہ کا تہا بدستور راجہ بلبیر سین کو بطور راج مسلم رہا اور بالعوض نوکری کے ایک لاکہ روپیہ نقد سالیانہ نذرانہ کا قرار پایا

اثبات وصول ہوکر داخل خزانہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۴۲ء مین راجہ بلبیر سین مرگیا
بجے سین اوسکا بیٹا عمر دو سال چار برس کی عمر مین مالک ملک ہوا اتبک
موجود ہے اختیار حکومت کل اس راج کی ساون نام وزیر کو حاصل
ہوئی ہے یہ شخص ایک ناخواندہ ہے مگر عقیل ہے۔

حال خاندان سردار کپور تھلہ

اصل حال معتبرون سے معلوم ہوا کہ موضع آہلو جو لاہور سے جانب مشرق
مایل بجنوب بفاصلہ چھ کوس ہے ایک شخص بہاگو نام کلال بہت
مفلس تہا جب اسکا کاروبار اوس موضع مین شراب فروشی کا نچلا اور
تنگ دستی نے ستایا لاہور مین بمقام گنج دکان شراب فروشی کی کہولی
مگر اوسمین بہی گذارہ نہ ہوا اوسنے سکہون کا حال ترقی پر دیکہا اسواسطے
اوس کلال نے اپنی دکان کا اسباب بیچ کر ایک گہوڑا لیا اور نواب
کپور سنگہ فیض اللہ پوری سے پاہل لیکر سکہ ہوکر بہاگ سنگہ نام پایا اور
ہمراہی مثل کنور سنگہ کے رہزنی کرنے لگا بہت چالاک اور ہوشیار
تہا تہوڑے ہی عرصہ مین ایک چہوٹی سی جماعت کا سردار ہوگیا نواب
کپور سنگہ بہی اوسکے اوپر مہربانی کرتا تہا ایک روز کپور سنگہ بہاگ سنگہ
کے گہر گیا وہان اوس نے بہاگ سنگہ کی بہن کو دیکہا کہ وہ بیوہ تہی وہ
عورت بہی پاہل لیکر سکہ ہوگئی گورو کی بانی رباب کی آواز پہ جوش الحانی

اسمین خوب گالی تہی کپور سنگہ اسکے اوپر بہت مہربان ہوا اور جسا سنگہ اوسکا بیٹا کو کہ خوبصورت تہا دیکہکر بہت محظوظ ہوا اور اوسکی ماکو کہا کہ اس لڑکے کو ہمارے ساتہ کرد ہو چنانچہ اوسکی ماننے جسا سنگہ کو کپور سنگہ کی ہمراہ کردیا کپور سنگہ نے اوسکو مانند بیٹا اپنے پاس بہت اختیار دیا تہوڑے ہی عرصہ مین بہاگ سنگہ اپنے ماموں کے برابر ہو گیا بعد مرنے بہاگ سنگہ کے کوئی وارث اوسکا نرہا اس سبب سے اوسکے ڈیرہ کا مالک بہی جسا سنگہ ہو گیا یہ شخص نہایت ہوشیار تہا اسنے اپنی چالاکی اور رسائی سے اوینہ بیگ خان حاکم پنجاب کے ساتہ رسائی پیدا کرکے جب تک ادینہ بیگ خان جیا اوسکے ساتہ رہا جب وہ مرگیا اوسکے بعد ملک گیری شروع کی جسا سنگہ نے اول ستلج پار جاکر سرہند کی طرف کچہ فتوحات حاصل کین اور شہر فتح آباد کو قبضہ کیا اور ایک چہوٹی سے لڑائی مین ملک کپور تہلہ کو راے ابراہیم بہٹی سے چہین کر اپنے تحت مین کرلیا یہ شخص نہایت بہادر تہا اپنے عصر مین نیام بادشاہ مشہور ہوا بہت اچہے اچہے کام کئے ایکمرتبہ محمد شاہ درانی جب ولایت کو اولٹا جاتا تہا اور بائیس سو عورت ہندوستان کی قیدی اوسکے ہمراہ تہین اس سردار جسا سنگہ نے شباشب پہونچکے ساری قیدی اوس سے چہوڑا لیے غرض کہ بڑی بہادری اسکی مشہور ہوئی اور بہت ملک اوسنے فتح کیا کپور تہلہ کو اپنا دارالسلطنت بنایا سنہ مین یہہ سردار جسا سنگہ فوت ہوا اوسکا وارث

نرہا مہر سنگہ و موہر سنگہ جو اوسکے داماد تہے اونکے طرف دارون نے چاہا
کہ موہر سنگہ مالک ریاست ہو لیکن جے سنگہ کنہیہ سردار بٹالہ نے جو اوس وقت
مین صاحب اقتدار تہا بہاگ سنگہ کو گدی نشین کیا بعد فوت بہاگ سنگہ
کے فتح سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہ شخص بڑا عاقل تہا جب مہاراج
رنجیت سنگہ کا آفتاب اقبال چمکا اور دیگر سرداران کو تنزل ہونے لگا
فتح سنگہ نے اس مہاراج سے دوستی کر لی اور مہاراج کا بہت مددگار
اور اکثر باعث فتوحات ہوا رنجیت سنگہ بہادر اوسکو بلقب بہائی پکارتا تہا
بلکہ اوس سے دستار بدل بہائی بڑا مصاحب رنجیت سنگہ کا تہا چنانچہ رنجیت سنگہ
نے سمت ۱۸۶۳ سے دورہ اپنا آنرو سے ستلج مین کیا تو علاقہ جگراوان و بسیرہ
و تہارا و بہوندری رائیکوٹ کے سردار سے اور تعلقہ نراین گڑہ کنور کشن سنگہ
ناہن والہ سے و تعلقہ عالم پور اور سکہان سے چہین کر اسی فتح سنگہ
کو دیدیا بعد چندی آپسمین سردار صاحب مذکور و مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی ناراضگی ہو گئی فتح سنگہ سمت ۱۸۷۱ مین مع جمیع اہلکاران و فوج اپنی کے
جگراوان جا رہا اور صاحبان عالیشان انگریز بہادر سے توسل اور
پناہ پیدا کر کے وہان رہنا اختیار کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بلحاظ قدیمی
دوستی اندازی اوسکی علاقہ دوابہ جالندہر مین نکی تو الا مانجہ مین جو
ملک اوسکے قبضہ مین تہا مع کٹرہ امرتسر اپنے قبضہ مین کر لیا سمت ۱۸۸۳

مین سردار مذکور بعد صفائی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کپورتھلہ آرہا اوسکے
پاس چند کاردار اور مصاحب خاص مثل چودہری قادر بخش ساکن تلونڈی
و دیوان سوداگر مل و میان دانشمند واندری رمال صاحب بہت نمود کی
آدمی تہے اپنی ریاست کا انتظام اچہا کر رکہا تہا اور رعب بہی اوسکا بہت
تہا سمت ۱۸۹۴ مین فتح سنگہ مرگیا دو پسر وارث چہوڑے بڑا بیٹا نہال سنگ گدی نشین
ہوا امر سنگہ چہوٹا بیٹا گزارہ خوار رہا بعد چند عرصہ کے امر سنگہ کو جب
و نجلا بید کی لکہا نامی زمیندار کاردار ہوس تقسیم علاقہ کی ہوئی اور باہم
ہر دو برادران لڑائی شروع ہوگئی بلکہ ایک دفعہ امر سنگہ نے قابو پاکر نونہال سنگہ
کو قید کر لیا مولوی غلام محمد کہ مدار المہام و مشیر خاص ریاست کا تہا اوسنے
از امر سنگہ بڑے بیٹے نونہال سنگہ کو گدی پر بٹہا کر انتظام ریاست فوج کا
بدستور رکہا پہر سودہی ساد ہو سنگہ رئیس کرتارپور نے آکر صلح ہر دو برادران
مین کرائی اور امر سنگہ کو ایک علاقہ سلطانپور جمع تخمیناً [illegible] ہزار روپیہ
دیکر علیحدہ کر دیا اور نونہال سنگہ بدستور گدی نشین رہا مگر امر سنگہ
کی مصاحبت مین لکہا مفسد تہا سردار نونہال سنگہ کو اوسکی مصاحبت
ناگوار تہی سردار نے لکہا کو نکال دینا چاہا امر سنگہ نے نہ مانا اور لکہا
بمقام سلطانپور سرکش ہوگیا آخرش بہ فوج کشی اہتمام مولوی غلام محمد
کے مقام سلطانپور سے وہ گرفتار ہوکر قتل ہوا چنانچہ اس سانحہ کی مثنوی

نظم بوزن شاہنامہ سعدی علیخان ذکی کی تصنیف ہی پھر امر سنگھ وقوع آیا
امر سے ناراض ہوکر لاہور مین واسطی تقسیم ریاست نصف حصہ کے پیش مہاراجہ
شیر سنگھ چلا گیا مہاراجہ شیر سنگھ نے وعدہ تقسیم کرا دینے ملک کا کیا مگر قضا کار
جس روز کہ صلاح صدور حکم تقسیم ہونے کی مہاراجہ موصوف کو ہوئی اوسی دن
امر سنگھ بسواری کشتی دریاے راوی پر سیر کرتا تھا غرق ہو جانے کشتی سے
ڈوب کر مرگیا پھر کل ریاست بلا مزاحمت بقبضہ نہال سنگھ رہی چنانچہ تا بحالی
سلطنت لاہور کو سات لاکھ کا علاقہ ستلج کے وار پار ہر دو طرف اس ریاست
کے قبضہ مین رہا جب سلطنت لاہور کو زوال ہوا اور مہاراجہ شیر سنگھ مارے گئے تو
دلیپ سنگھ گدی نشین ہوا اور فوج ستلج لاہور سے شرقی جنوبی کنارہ پر
پہونچکر با افواج انگریزی جنگ جو ہوئی تو نہال سنگھ و مولوی غلام محمد نے
سرکار انگریزی کا رفیق رہنا مناسب سمجھا یہ بات اوسکی فوج سکھان کو
ناگوار ہوئی مولوی غلام محمد کو تو فوج نے مار ڈالا اور سردار صاحب کو
حاضری اور تقدیم خدمات سرکار سے قید کرلیا اور جیسی کہ امید مدد کی
سرکار انگریزی کو اس خاندان سے تھی اہلکاران ریاست سے اوسمین
کوتاہی ہوئی بعد فتح مہم لاہور اور جا بجا علاقہ دوابہ جالندھر دایین رویہ
ستلج کے سب علاقہ جگراون وغیرہ جو مابین ستلج و جمنا کے ہے قبضہ مین
نہال سنگھ کے تھا جمع تخمینا (۳) لاکھ روپیہ جنوری ۱۸۴۶ء سے ضبط سرکار

انگریزی سے ہاکیور تھلہ وغیرہ تخمینا تعدادی تیج آٹھ لاکھ روپیہ بقبضہ سردار
نونہال سنگھ رہا و اختیار فوجداری بھی اپنے کل علاقہ کا ازجانب سرکار
اوسکو حاصل تھا الا ایک لاکھ سے ہزار روپیہ نذرانہ سرکار نونہال سنگھ پر مقرر ہوگیا
یہ نونہال سنگھ نہایت عاقل و صاحب قیمت تھا اپنی حیات مین اوسنے تجویز تقسیم
حصص پسران دراثیان وغیرہ مرہم بابت نذرانہ سرکار کردی سنہ ۱۸۵۹ء مین
سردار نونہال سنگھ مرگیا تین پسر اوسکے رہے بڑا بیٹا رندہیر سنگھ گدی نشین
ہوکر ہر چند کہ دلجوئی و بہت دلداری بکرما جیت سنگھ و سوچیت سنگھ اپنے چہوٹے
بہائیون کی اختیار کی الا سوچیت سنگھ نے حسب وصیت والد خود علاقہ کی
تقسیم چاہی بعد معرض ودیشتی ضلع بحکم صاحب چیف کمشنر بہادر بعد استمزاج
نواب گورنر جنرل بہادر کے کنور سوچیت سنگھ کو چہارم حصہ کا ملک تقسیم کرادیا
گیا اوس چہارم حصہ مین تو فوجداری سرکار ہوگئی اور باقی علاقہ مین دستور
اختیار فوجداری رندہیر سنگھ کو رہا اور بکرما جیت سنگھ اطاعت پذیر رندہیر سنگھ ہی
اور رندہیر سنگھ بہی اوسکی بہت دلداری رکہتا ہے اور اوسکو اکثر امورات
مین اختیار دے رکہا ہے۔ اس خاندان کے رئیس کی عزت سرکار انگریزی
مین اس قدر ہے کہ گیارہ توپ سلامی شلک انکو ہوتی ہے اور وقت
ملازمت گورنر جنرل بہادر کے صاحب سکرٹری پیشوائی کے واسطے جاتے ہین
اور صاحب چیف کمشنر بہادر انکو بہت عزت سے کرسی دیتے ہین اعلے

علاقہ مین اول کپورتھلہ اچھا آباد اوسمین طرح طرحکے مکانات و باغات
خصوصاً ایک کمرہ و بنگلہ باغ قابل دید دلچسپ صاحبان عالیشان ہے
دوسرا قصبہ پھگواڑہ اوسمین بھی مکانات چودھریان زمینداران پختہ وہ
موجود ہین اور ایک پرگنہ بھلہ مبچہرہ کا اوس علاقہ مین (۱۵) کوس طول
مین ہے بڑا فائدہ اوس سے ملتا ہے تیسرا سلطانپور یہ بھی ایک قصبہ ہے
اوسی علاقہ مین دو تین جگہ بڑے بڑے شکارگاہ جب یعنی جہل واکہہ کر
ہے اور اکثر صاحب لوگ شوق سے وہان شکار کہیلتے ہین فی الحال اون خاندان
مین منصاحب ہی اختیار کار ہین ایک میان غلام جیلانی وزیر دوسرا
چودھری سلطان علی رسالدار پسر چودھری خادر بخش تیسرا لالہ رام جس
سررشتہ دار صدر ہے اور تحصیلداران اور تھانہ داران بہ مقامات مفصل
رہتے ہین ۔ کپورتھلہ خاص ۔ سلطان پور ۔ پھگواڑہ ۔ سرکپور
علاقہ دایان ۔

کیفیت ملک نواب بہاولپور

یہ ملک دریای ستلج و بیاس کے کنارہ شرقی پر متعلق ایجنٹی لاہور ہے اور
ریاست و حکومت نواب کی کہ داؤد پوترہ مشہور ہین مدت سے قائم ہے
اور بنیاد اس ریاست کی اس طرح معلوم ہوئی کہ سمت ۱۶۹۷ بکرمی مطابق سنہ ۱۱۳۰ ھ
خان صادق محمد خان داؤد پوترہ قوم پٹھان نے جد کلان والی بہاولپور نے

مع پسران یعنی مسمیان بہاول خان و مبارک خان و فتح خان کما جانب شکارپور حیدرآباد ملک سندہ سے آیا اور باجازت سید بلال کے موضع رام کلی میں آ کر رہا اور دیگر داؤد پوترہ مال صاحب بطور شخصیہ پیش صوبہ ملتان ادا کرتے تھے یہ بھی اوسی طرح ادای مالگزاری کرتا تھا جب یہ مر گیا بہاول خان بڑا بیٹا اوسکا جانشین ہوا سنہ ۱۱۶۱ ہجری میں حسب ایمای صوبہ ملتان کے جنگل لق و دق مشہور جہوک میں بہاولپور آباد کیا اور دستور اس ملک کا ہے کہ جس جگہ مالداران واسطے چرائی مال کے یعنی مویشی و شتران وغیرہ ٹھیرتے تھے اوس جگہ کو جہوک بولتے ہیں سنہ ۱۱۶۳ھ میں بہاول خان لاولد فوت ہوا مبارک خان برادر متوفی اوسکا جانشین رئیس ہوا اور بہاولپور کو اوس نے سب اطراف سے خوب آباد کیا اور ترقی پکڑی سنہ ۱۱۸۶ھ میں انتقال پایا یہ بھی لاولد مرا اور بہاول خان بیٹا فتح خان برادر سوم مبارک خان کا گدی نشین ہوا اور روز بروز ترقی پکڑی اور ملک گیری کی اور جاگیرات داؤد پوترہ کی ضبط کی اور کچھ واگذاشت رکھی اور زر مالگزاری تا دو سال داخل خزانہ خراسان کیا اور بعد اوسکے دینے زر مالی میں توقف کیا سنہ ۱۲۰۳ھ حضرت تیمور شاہ والی خراسان نے بہاول خان پر مہم کی اور یہ بہاول خان جیسلمیر کی طرف بھاگ گیا اور قلعہ ڈیرہ اور بجنگ دجبل متصرف اہلیان بادشاہ خراسان کے آ گیا پھر بہاول خان مذکور بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور اطاعت

قبول کی وراوسکے بعد رفتہ رفتہ ترقی پکڑی سنہ میں انتقال کیا نواب
صادق محمد خان بڑا بیٹا سکا باپ کی جگہ بیٹھا اور حسب عادت اپنے باپ کے
منتظم ملک رہا سنہ میں بسبب وقوع سستی سلطنت خراسان مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر والی لاہور نے علاقہ ڈیرہ غازیخان و خانگڑہ و کوٹ مٹھن
کو تصرف خانزمان خان حاکم سلطنت خراسان کی سی نکالکر اور تین لاکھ
روپیہ سالانہ مقرر کرکے وہ علاقہ بھی حوالہ نواب صادق محمد خان والی
بہاولپور کے کیا سنہ ۱۸۲۶ میں نواب صادق محمد خان مذکور مرگیا
اوسکا بیٹا بہاول خان گدی نشین ہوا اس نواب نے انتظام علاقہ بطور خود
جانا اور یعقوب محمد و محمد دایم و شیخ مقبول آنا لیان عہد نواب سابق
کو ناگوار ہوا صورت بے انتظامی کی رہی اوسی عرصہ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی طرف سے سنہ ۱۲۱۶ لغایت ۱۲۳۳ سوائے جنرل ونتورا صاحب بہادر سپہ سالار
نے فوج جرار واسطے ضبط ملک آنرومی آپ یعنی ڈیرہ غازیخان و ضلع خانگڑہ
کے لیجا کر موافق حکم کے اوسکو ضبط کرکے بندوبست اپنی سرکار کا کیا اور
چھ لاکھ روپیہ وصول کیا اور نواب نے نکل جانا اس ملک کا اپنے قبضہ سے
بسبب تمرد اون ہرسہ اہلکاران مرقومہ بالا کے سمجھکر اونکو سزا دینی
اور بہبود نظر اور پہ تخفیف رعایا اپنے ملک کی رکھی اور یہ اہلکار نواب کے
محمد یعقوب تھا سے چوکس یار منشی ۔ منشی سلامت شاہی خزانہ ۔ منشی موتی رام رنجیت سنگھ

خواجہ زین العابدین مصاحب اول - کبیر خان داود پوترہ مصاحب دوم - جیون خدمتگار
کو خدمت تمام سایر و تقسیم تنخواہ فوج - جان محمد خان تحصیلدار خیرپور - موسی خان تحصیلدار خانپور و احمد پور
- سید امام شاہ رسالدار سواران تحصیلداری اللہ آباد و نوشہرہ فریدہ - احمد خان پسر شیر خان رسالدار
یہ اہلکار وفادار و خیر خواہ ہیں اگرچہ پہلے نوابون کے وقت مین فوج زیادہ تھی مگر اسکے وقت مین
یہ فوج تھی - سوار خود اسپہ ٥٠٠ - سوار بارگیر ... سپاہی پلٹن ٣٠٠٠ - سوار ڈاک کام تحصیل ١٥٠ - اور خطاب
گدی نشین اس ریاست کا رکن الدولہ نصرت جنگ ہے اس نواب پر ہمیشہ رنجیت سنگھ کا
بڑا دباؤ رہتا تھا آخرش اسنے سرکار انگریزی سے پناہ چاہی اور موافق عہد رنجیت سنگھ کے
کہ جسمین ستلج سے شرق کی طرف سرداران کا ملک بحفاظت سرکار انگریزی مقرر ہوگیا تھا
اس سرکار نے اپنی حفاظت مین اس ملک کو لیا اور یہ ملک ستلج کے بائین کنارہ علاقہ
لودیانہ سے تالب دریاء سندہ واقع ہے پانچوین اکتوبر ١٨٣٨ء کو اقرارنامہ صلح کا
مابین نواب بہاول خان مذکورہ بالا کے اور سرکار انگریزی کے لکھا گیا اور یہ
شرائط تحریر مین آئین ہمیشہ باہم رابطہ دوستی اور اتفاق طرفین مابین صاحبان کمپنی اور
نواب بہاول خان کے اور نیز اوسکے جانشینون اور وارثون کے ساتھ رہیگا اور جو
لوگ ایک فریق کے دوست یا دشمن ہون وہ فریق دوسرے کے بھی دوست یا دشمن
ہونگے (۳) سرکار انگریزی کا اقرار ہے کہ بہاولپور کا علاقہ اور ملک سرکار کی حفاظت
مین رہیگا (۴) نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا جانشین سرکار انگریزی کے
پابند رہین گے اور کسی دیگر والی ملک سے تعلق نہ رکھین گے (۵) نواب اور اوسکے ورثا

اور جانشین بلا اطلاع اور منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس یا ملک سے رابطہ صلح کا نکرینگے
مگر دوست آشناؤن کے ساتھ خط کتابت دوستانہ بدستور جاری رہیگی۔ (۵) نواب صاحب
اور اونکے جانشین اور وارث کسی کے ملک پر دست اندازی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی کے
ساتھ نزاع آپڑے تو اوسکا فیصلہ سرکار انگریزی کی معرفت ہوگا اور جو حکم دیا جاویگا اوسکی
اطاعت کرتی ہونگی (۶) عند الدرخواست سرکار انگریزی کے نواب بہاولپور کو
حتی المقدور اپنی اعانت فوج کی دینی ہوگی۔ (۷) نواب اور وارث کے جانشین اور
وارث اپنے ملک مین اختیار کلی رکہینگے اور اوس ملک مین دخل سرکار انگریزی کا
نہوگا فقط جنگ ملتان مین اس نوابنے بہت مدد سرکار انگریزی کی کی اوسکے
جلدو مین سرکار سے دو لاکہ روپیہ سالانہ کی پنشن نواب کی ہوئی اور اوسکا ملک
نسلاً بعد نسلٍ معاف رہا بعد اسکے یہ نواب بہاول خان ۱۸۵۲ء مین مرگیا اور اوسکے
دو بیٹے ہوے ایک حاجی محمد خان عرف فتح یار خان دوسرا سعادت یار خان
مگر بہاول خان نے اپنی زندگی مین سعادت یار خان چہوٹے بیٹے کو منظوری
سرکار انگریزی اپنا جانشین وگدی نشین کا مستحق کردیا تہا چنانچہ وہ گدی نشین
ہوا مگر اوسکی ریاست کو قیام نہوا کہ سب اوسکے ہوتے اوس سے ناراض ہوگئے حاجی محمد
عرف فتح یار خان بڑا بیٹا باتفاق اپنی برادری اور موافقت فوج کے سعادت یار خان
کو ۱۸۵۳ء مین بیدخل کرکے آپ گدی نشین ہوگیا اور سرکار انگریزی کو بہی بلحاظ
ہونے حق پسر کلان کے مزاحمت نہوئی اور سعادت یار خان لاہور مین طلب ہوکر

محسن بیچ مین رکہا گیا اور اوسکا وظیفہ خرچ ریاست بہاولپور سے مقرر کرایا گیا اب تک وہ مقید ہے بسمت ۱۸۹۲ یعنی ۱۸۳۶ء مین حاجی محمد خان عرف فتح یار خان فوت ہوا بجای اوسکے اوسکا بیٹا مسمی سعادت یار خان گدی نشین ہوا اور اس خاندان کا دستور ہے کہ جو کوئی رئیس ہوتا ہے اپنے دادا کے نام و خطاب سے مشہور ہوتا ہے اونکا کرسی نامہ موافق شرح بالا واسطے ترتیب الفہمی ذیل مین ہے۔

حاجی محمد عرف فتح یار خان

سعادت یار خان

بہاول خان

بہاول خان

مبارک خان

فتح خان

بہاول خان

صادق محمد خان

داود خان عرف

ذیل مین ہے

اس علاقہ کی زمین اکثر ریگستان ہے قوم داودپوترہ کثرت سے آباد ہین اور نوکر یہ کام مذکور ہین وہ لوگ خوش پوشاک اور متفرق باشندہ دیہاتی میلا لباس رکہتے ہین

اور کام ریشم کا بہت اچھی طرح سے ہوتا ہے چنانچہ جوڑے ریشمی قابل پاجامہ و دارائی و لنگی و
کھیس کنارہ دار کلابتو و سوسی سوت کی جابجا بطور تجارت جاتا ہے کپڑا سفید بھی چھاپا
ہوتا ہے اور ایک مولوی عظیم الدین نامی کاریگر تھا کہ وہ گھڑی انگریزی بناتا تھا اور
اس علاقہ میں مشہور تھا اور بڑی آبادیاں اس ملک میں یہ ہیں۔ کوٹ سبزل
خانپور۔ آلہ آباد۔ اوچ۔ احمد پور۔ بہاول پور۔ بہاول پور خاص بہت آباد
ہے تخمیناً گھر خام پختہ۔ دو ہزار ہندوؤں کے اور دو ہزار آٹھ سو گھر تخمیناً مسلمانوں
کے ہیں اور دوکانات وغیرہ مشتمل ہیں۔ دوکانات خام۔ مسجد پختہ و خام۔ دھرم سالہ
باغ شہر اندر۔ باغ بیرون شہر۔ چاہات۔ ارابہ خرد۔ اور اٹھارہ دکان ساہوکاری
ہنڈی و تجارت اور لعہ دکان غلہ فروشان کی بہت نامور باقی مکانات خرید
اور شورہ سرکاری بنتا ہے اور چبوترہ زکواۃ لینے کا قایم ہے یعنی جس طرح عملداری
رنجیت سنگھ میں دستور لینے زکواۃ۔ اجناس تجارت پر جاری تھا وہ اس علاقہ میں
جاری ہے یعنی اس علاقہ کی زکوٰۃ موقوف نہیں ہوئی خاص بہاول پور کی سایر کی
آمدنی ستر ہزار لغایتہ ۷۵ ہزار ہے اور سوا ہے خاندان نواب یعنی داؤد پوتروں کے
ایک پیر نوبہار شاہ۔ اور دوسرا پیر گنج بخش ساکنان اوچ سید جلال اور
میاں خدا بخش ساکن چاچران کا بڑا خاندان ہے اور قدیم سے وہ رئیس چلے آتے ہیں
اور اونکی جاگیرات بھی مقرر ہیں دیگر جاگیردار و مالک سرحدی نواب کے فقیران
و بلوچان داؤد پوترہ کو کثرت سے ہیں اور اس علاقہ میں علم فارسی کی کثرت ہے

اور یہ ملک پرگنہ وار تقسیم ہے ایک پرگنہ کا ایک کاردار رہتا ہے فوجداری وہاں کا دیگر کام
کرتا ہے اور زمین ریگستان اکثر بلند اور جو زمین ہموار ہے وہ سخت ہے اور پیداوار ربیع گندم
بکثرت و جو و نخود کم اور خریف باجرہ و مونگ ماش و نیشکر و لوبیا وغیرہ پنبہ دانہ کثرت
سے ہوتا ہے اور تنباکو و نیشکر و کپاس یعنی پنبہ دانہ و ترکاری کا محصول نقدی شرح سے
لیا جاتا ہے۔ نیشکر فی بیگہ پنجہ۔ تنباکو فی بیگہ پنجہ۔ ترکاری۔ کپاس۔ اور جنس کا بٹائی
کی بٹائی بتعیناتی سمجھتا ہے۔ سو یہ دو حصہ سے لغایت سیزدہم حصہ تک تقسیم ہوتا ہے
یعنی بارہ حصہ رعایا اور ایک حصہ سرکار اور فوجداری کا انتظام یہ ہے کہ مجرمان
کو سزای مقیدی و جرمانہ ہوتا ہے اور تخمیناً بارہ ہزار فوج نواب کے پاس ہے جیسی آمدنی
ملا ایسا خرچ ہے کچھ بہت اپیل نہ راضی نہیں۔ اور دریای ستلج کا حد شرقی پر یعنی
مابین ضلع گوگیرہ و ملتان کے جاری ہے اور دریای چناب و راوی و جہلم ایک جگہ
ہوکر اور حد ضلع خانگڑھ ملتان جاری ہے اور نالہ کلان و چاہ بھی جاری
ہے پانی بھی اور نہر بھی ہوئی ہے اور عبور کشتی سے ہوتا ہے غرضیکہ دریای ستلج کے
متصل دیہات پیداواری میں اچھی باقی سب ریگستان و کم پیداوار ہے

کیفیت خاندان راجہ جموں و کشمیر مقبوضہ مہاراجہ گلاب سنگھ

واضح ہو کہ ملک پنجاب میں ایک خاندان ڈوگران والی جموں کا قابل تذکرہ خاص ہے
کیونکہ اس خاندان نے ترقی عروج جدید بعہد مہاراجہ رنجیت سنگھ پاکر سرکار
انگریزی سے ایک ملک جدید کے والی باختیار ہیں اور نشی ہے سکھراج تم کوہ اور لے

ماہ اپریل ۱۸۵۸ء مین اونکے خاندان کا حال مفصل ابتدا ہی سے آخر تک اپنے اخبار
مین تحریر کیا وہ خوش آیند معائنہ ناظرین کے واسطے ہے وہ یہہ ہے —
کہ اس خاندان مین قدیم سے راجہ ہوتے چلے آئے ہین بلکہ پشت بہ پشت اونکی
نسل راجگان قدیم سورج بنسی مین یا کٹوچی مین رہتی ہے انکے بزرگ اجودھیا سے
آکر کوہستان کی طرف آباد ہوئے تہے اور اول تو وہ جمون کی طرف ٹھہرے تھے تھوڑے
عرصہ بعد جمون پر قابض ہوئے تہے ایک مدت تک خودمختار حکمرانی کرتے رہے اونکی ساتوین
پشت مین پہلے ایک شخص صاحب اقبال ہری دیو ہوا تہا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
گجی سنگہ اور گجی سنگہ کے بعد دہرو دیو اور اوسکے بعد بعہد سلطنت محمد شاہ
بادشاہ کے رنجیت دیو مسند نشین ہوا یہہ شخص بڑا شجاع اور صاحب اقبال و جلال تہا
اوسنے اپنی قوت بازو اور شجاعت سے چہوٹے چہوٹے گیارہ راجے مفصلۂ ذیل
سوتلی — ہستہ — پونچ — رجور — اتہال — عسروتہ — منکوٹ مقبہ بنام کوٹلے — چینہ
بہدوڑ — کشتواڑ — بنیہ یا لالا معروف بنام تکراین روہی راوی اور دس راجے مفصلۂ ذیل
نورپور — ہری پور — گولیر — کانگڑہ — شاہ پور — منڈی — ناہن سرمور — کہلور
بلاسپور — بہدوڑیا نالاگڑہ — آنروہی راوی اپنے تحت تصرف مین کی تہین اوسکے
بعد برجراج دیو مسند نشین ہوا یہہ شخص بڑا تیرہ درون اور احمق تہا اوسکے عہد
مین رعایا کو بڑا گزند پہونچتا رہا اور رئیسون کو بہی انواع اقسام کے تکلیفین پہنچائین
چنانچہ دولیل سنگہ اور بہگوان سنگہ اپنے دو بہائی اوسنے بخوف اپنی جان و مال کے

قتل کرا ڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا سنپورن دیو مسند نشین ہوا اور چونکہ سنپورن دیو کے کوئی بیٹا نہ تھا اسواسطے اوسکے بعد جیت سنگہ بیٹا دلیپ سنگہ مقتول کا مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کا زور و اقبال عروج پر تہا اونہون نے بسر کردگی دیوان بہوانی داس کے ملک جمون پر فتح پا کے جیت سنگہ کو گرفتار کیا کہ وہ مدت تک لاہور مین قید رہا اور رانی اوسکے دو بیٹے نشین خواہین اور راجہ جسی ہاہو دیگر سے اپنا تصرف کر لیا اور اوس ملک اور شہر جمون کی لوٹ کھسوٹ سے نفع خاطر خواہ اوٹھایا۔

اب بیان یہ بھی ضرور ہے کہ جیت سنگہ تک مسند نشینی پشت بہ پشت چلی آئی مہاراجہ گلاب سنگہ گو اوسی خاندان مین ہین مگر اونکی شاخ راجہ دہرو دیو سے الگ ہو گئی یعنی دہرو دیو کے چار بیٹے تھے۔ رنجیت دیو۔ گھنسار دیو۔ بلونت سنگہ۔ صورت سنگہ گو مسند نشینی تو رنجیت دیو کی اولاد کے قبض و تصرف مین رہی اور گھنسار دیو کا بیٹا میان لابہ سنگہ تہا جو راجہ ہیرا سنگہ کے ساتھ طوفان بے تمیزی مین غارت ہو گیا اور بلونت سنگہ کی اولاد اب خدمت مہاراجہ صاحبان مین بہت ذلیل اوقات ہوا اور صورت سنگہ کے تین بیٹے پیدا ہوے۔ زوراور سنگہ۔ میان موٹا۔ میان ڈلا۔ سو یہ دونون میان موٹا و ڈلا لاولد گئے اور زوراور سنگہ کے ایک بیٹا کشورا سنگہ کے تین بیٹے ہوے۔ گلاب سنگہ۔ دہیان سنگہ۔ سوچیت سنگہ۔ جنکو حکمرانی اوسی ریاست قدیم کی اونکی خوش اقبالی اور مہربانی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سے گویا چار پشت کے فرق پر نصیب ہوئی حال نصیب ہونے اس ریاست کا یہ ہے۔

سنہ ہم جمون مین دیوان بہوانی داس کے ہمراہ ایک شخص راہی جسکا نام بہی گیا تہا اوسنے لاہور مین واپس آنیکے وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے روبرو بیان کیا کہ ایک شخص نوجوان عمر اٹھارہ سال نے ڈوگرون کی نسل مین سے میدان جنگ مین بڑی بہادری کی مہاراجہ نے دیوان بہوانی داس سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون تہا دیوان مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص نسل راجگان جمون مین سے میان کیسرا سنگہ کا بیٹا ہی چونکہ مہاراجہ صاحب بہادر کو ملک گیری کا خیال تہا اور شخص بہادر اور خوبصورت اور نوجوان کو بہت عزیز رکہتے تہے اونہون نے میان گلاب سنگہ کو پیغام بہیجا کہ اگر تمکو نوکری سرکار کی منظور ہو تو چلے آؤ گلاب سنگہ بخوشی حاضر ہوا مہاراجہ نے اوسکو پیادون کے ذیل مین بمشاہرہ سات روپیہ نوکر رکہ لیا اور چونکہ اوسکی عادات اور خدمات مہاراجہ کو پہلے معلوم ہوئی تہی تو مہینے بعد گلاب سنگہ کو پیادون مین سے سوارون مین بمشاہرہ پندرہ روپیہ مہینے کے بدلدیا گلاب سنگہ نے جب مہاراجہ صاحب بہادر کو اپنے حال پر متوجہ دیکہا اپنے والد کیسرا سنگہ کو اور دونون بہائیون دہیان سنگہ اور سوچیت سنگہ کو بہی بلالیا اور سرکار سے عرض کیا کہ یہ تینون بہی سوارون مین بہرتی ہو نیکو آئے دہیان سنگہ و سوچیت سنگہ تو اردلی مین تعینات ہوے گلاب سنگہ اور اوسکا باپ کیسرا سنگہ لین مین تعینات ہوگئے۔ جیت سنگہ راجہ جمون کا وزیر ایک شخص میان موٹا نام تہا جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی سو وقت جنگ کے ایک بیدی نے اوس وزیر کو گولی

سے ہلاک کیا تہا جب وہ بیدی لاہور مین آیا ان تینون بہائیون کو حال قتل و ضرر کا معلوم ہوا اوسوقت اونہون نے اوسکے انتقام کا ارادہ کامل کرکے ایکدن بحصول رخصت تینون بہائی اوسکے ہمراہ داتا گنج بخش کی درگاہ پر بہانہ سیر و تماشا گئے اور وہان اوس بیدی کو قتل کرکے فوراً مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے پاس چلے آئے اور سب حال ظاہر کردیا اہل دربار نے یہ حال سنکر بڑا شور و غوغا کیا اور نہایت برآشفتہ خاطر ہوکر کہا اونہون نے بیدی ہمارے گورو کا مار ڈالا انکو سزا کامل ملنی چاہیے مگر مہاراجہ صاحب نے نہ چاہا کہ ایسے چار شخص بہادرون کو ایسی بات کے واسطے ہاتہ سے کہودین صرف بنظر رفع کرنے بلوہ کے انکو حوالہ جمعدار خوشحال سنگہ و بہائی گورمکہ سنگہ کے کردیا تاکہ انکو تا رفع ہونے بلوہ کے کسی مکان محفوظ مین رکہین چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی جب بلوہ رفع ہوگیا تو مہاراجہ صاحب نے برملا فرمایا کہ انہون نے بڑی شجاعت کی کہ اپنے رشتہ دار کا خون بلا اندیشہ بدلا لیا اور سردارون کا خوف نہ کیا بعد اوسکے ان سب کو جمعدار سواران بنادیا اور بیس بیس سوار ہر ایک کی تحویل مین تعینات کردی سنہ ۱۸۱۹ع مین دیوان چند کشمیر کے تسخیر پر متعین ہوا اور گلاب سنگہ اوسکے ہمراہ گیا نواب جبار خان برادر دوست محمد خان حاکم کشمیر سے شکست ہوا بعد فتح کے دیوانچند تو صوبہ کشمیر کا ہوکر وہین رہا اور گلاب سنگہ لاہور کو واپس آیا اور دو برس تک اوسی حال مین رہا ایک مرتبہ دیوان چند صوبہ کشمیر نے کچہ تحائف پشمینہ وغیرہ ساخت کشمیر کی کشمیر سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے واسطے

بہیجے تہے اونکو اتنا رراہ مین لُتیا ڈپیڈو نے کہ ایک ڈاکو تہا کہ وہ بہی خاندان رنجیت سنگہ مین سے یعنی ڈوگران مین سے تہا اون تحالیف کو لوٹ لیا اس حرکت سے مہاراجہ رنجیت سنگہ سخت پراشفتہ ہوے اور میان دہیان سنگہ کو کہ اس وقت اردلی مہاراجہ صاحب مین تہا بولا کر اوس ڈاکو کا حال پوچہا اوس نے عرض کیا کہ اگر آپ میرے بہائی گلاب سنگہ کو ہمراہی تہوڑی سپاہ کر تعینات فرماوین تو وہ اوس ڈاکو کو بے شبہہ گرفتار کر لاوے مہاراجہ صاحب نے عرض میان دہیان سنگہ کی منظور فرمائی اور گلاب سنگہ کو بسرکردگی پانسو سواران جرار کے ڈپیڈو ڈاکو کی گرفتاری کے واسطے تعینات کر دیا اور ایک پروانہ بنام بہوانی داس کے اس مضمون کا لکہدیا کہ گلاب سنگہ کی کمک ہر طرح سے کی جاوے گلاب سنگہ نے چہ مہینے سرگردان رہ کر بعد مقابلہ سخت کے ڈپیڈو کو قتل کیا جب مہم گلاب سنگہ سر کر کے بفتح و فیروزی لاہور مین واپس آیا مہاراجہ نے دہیان سنگہ سے کہ وہ اس وقت جمعدار سواران اردلی مہاراجہ صاحب بہادر کا تہا پوچہا کہ تو اور تیرا بہائی اس خدمت نمایان کا صلہ کیا لیکر خوش ہوگا دہیان سنگہ نے عرض کیا کہ میرے بڑے بہائی گلاب سنگہ کو افسری سو سواران کی قدیم کے واسطے ملجاوے اسمین مین اور وہ تو خوش ہونگے چنانچہ مہاراجہ نے ایسا ہی کیا سنہ ۱۲۴۱ھ مین مہاراجہ صاحب مع دہیان سنگہ کے بطریق دورہ جمون اور کہنور کی طرف تشریف لے گئے جمون میں جا کر میان دہیان سنگہ ازراہ بے تکلفی مہاراجہ کو اپنے گہر مین لے گیا اور سب تورات خورد و کلان کو دکہلایا دو روز مہاراجہ جمون مین مقیم رہے بعد اوسکے کہنور کی

طرف تشریف لے گئے اور مہاراجہ لاہور مین کیسرا سنگہ باپ میان دہیان سنگہ کا راہی ملک
بقا ہوگیا ۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر نے گہنور مین پہونچکر بنظر مزید پرورش
میان دہیان سنگہ سے فرمایا کہ ہم تمکو خطاب راجگی کا دیا چاہتے ہین اور جمون تیری جاگیر مین
مقرر ہو جاویگا میان دہیان سنگہ نے یہ سنکر عرض کیا کہ میرا بڑا بہائی گلاب سنگہ اس بات
سے ناراض ہوگا آپ خطاب راجگی کا اور جاگیر اول اوسکو مرحمت فرماوین مہاراجہ نے
التماس دہیان سنگہ کی قبول کی مگر دہیان سنگہ سے کہا کہ تو اپنی ضمانت لکھدے کہ
گلاب سنگہ مرتکب کسی بدوضعی کا نہو دہیان سنگہ نے ضمانت لکھدی کہ وہ اصل کاغذ اب تک
موجود ہے کہ گلاب سنگہ کو بمقام اکہنور راج جمون کا تلک ہوگیا اور خلعت مل گیا اور سند
جاگیر جمون کی لکھدی گئی کہ یہ سند لکھی ہوئی فقیر عزیز الدین کی اور دستخطی خاص مہاراجہ
بہادر کی بہی موجود ہے اور سند پر مہاراجہ صاحب نے اپنے دستخط زعفران سے کئے ہین
اور سب شرایط عطای جاگیر مفصل و مشرح لکہین ہین بعد عطای سند بہوانی داس کے
نام حکم لکہا گیا کہ بعد سپردگی ملک جمون خود حضور دولت نظام پر کہ طرف امرتسر
کی نہضت فرما ہین حاضر ہو ۔ جب مہاراجہ صاحب بہادر لاہور مین آئے میان دہیان سنگہ
سے پہر کہا کہ ہم تمکو راجہ کیا چاہتے ہین دہیان سنگہ نے خطاب راجگی کا بدین شرط
منظور کیا کہ میرے چہوٹے بہائی سوچیت سنگہ کو بہی یہی خطاب عطا ہووے چنانچہ
یہ استدعا دہیان سنگہ کی منظور ہوکر اوسی دن دونو بہائیون کو خطاب راجگی کا عطا ہوگیا
جیپال تو راجہ دہیان سنگہ کو جاگیر مین ملا اور رام نگر راجہ سوچیت سنگہ کو جاگیر مین مقرر ہے

ہوا اگرچہ ہنوز راجہ دہیان سنگہ کے اقبال کا کمال باقی تہا کہ پہلی مددہی وہ لاہور مین
پہونچکر وزیر اعظم مہاراجہ صاحب کا مقرر ہوگیا اور خدمت ڈیوڑہی کی بہی جمعدار خوشحال سنگہ
سے بازیافت ہوکر راجہ دہیان سنگہ کو ہی مل گئی غرضیکہ یہ تینون بہائی بارہ برس
کے عرصہ مین بطفیل خدمت مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے اس رتبہ کو پہونچ گئے
یعنی جاگیر جمون بقدر تین لاکہ روپیہ راجہ گلاب سنگہ کو اور جاگیر جسیال بقدر تین لاکہ
راجہ دہیان سنگہ کو اور جاگیر ... بقدر دو لاکہ روپیہ راجہ سوچیت سنگہ کو یعنی کل
آٹہ لاکہ روپیہ کا ان تینون بہائیون کو ملا اور مہاراجہ صاحب کی نظر مین بہت معتمد
اور معتبر رہی اور بعد انتقال مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے جو مفسدہ ہوئے وہ ظاہر الشمس
ہے چنانچہ ۱۸۴۶ء مین جو آل لڑائی فوج لاہور کے ساتہ ہوئی اور سکہون کو شکست
اور صاحبان عالیشان کو فتح نصیب ہوئی ۱۰ فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگہ
مرسلہ رانی جندان مع پیشکش بحضور لارڈ صاحب بہادر حاضر ہوا اور تاریخ ہفتم سرکار نے
دلیپ سنگہ کو فرما کر وزارت واسطے گلاب سنگہ کے تجویز کی مگر رانی جندان کو وزارت
گلاب سنگہ کی منظور نہوئی اور لال سنگہ کو وزیر کروایا لارڈ صاحب نے بپاس اپنے قول کے
گلاب سنگہ کو بعطائے خطاب مہاراجگی جدا مہاراجہ بنایا تجویز کرکے کشمیر اور وزیر آباد
کا ملک بہ منجانب خود عوض ڈیڑہ کروڑ روپیہ کے دیدیا اور عہدنامہ جدید
تاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء بمقام لاہور مابین مہاراجہ صاحب ممدوح و سرکار کے
تحریر پایا اور واسطے عظمت و جلال سرکار انگریز کے دو گہوڑے اور پانچ دوشالہ

اور دس دنبہ پیشکش سرکار انگریزی کے بذمہ گلاب سنگہ ٹھہرا ہوا اور ایک صاحب ذی اقتدار بعہدہ اسسٹنٹ ایجنٹ مہاراج کے دربار مین رہنا تجویز کیا چنانچہ مہاراج گلاب سنگہ فرمانروا اس ملک کا باختیار کامل اطاعت پذیر سرکار انگریزی ہی اور جو انکے پسر رنبیر سنگہ بہ تبعیت مہاراجہ موصوف گذارہ خوار اپنی جاگیر کا ہے اور نقل عہدنامہ کی یہ ہے —

عہدنامہ کہ درمیان سرکار انگریزی و مہاراجہ گلاب سنگہ کے امرتسر مین بتاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کی لکھا گیا

عہدنامہ کہ درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون کی لکھا گیا اور ضرر جو جانب سرکار انگریزی بدستخط فریڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہنری مانگمری لارنس صاحب کے حسب الحکم نواب سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر کہ منجملہ اہالیان خاص کونسل شاہی مین اور سرکار کمپنی بہادر کے حضور سے مقرر ہوے ہین واسطے ضبط و ربط امورات ملک ہند کے بطریق گورنر جنرل اور تصدیق کیا گیا منجانب مہاراجہ گلاب سنگہ بدستخط خاص مہاراجہ ممدوح کے — دفعہ اول سرکار انگریز بہادر نے مہاراجہ گلاب سنگہ اور انکے بیٹون پوتون وغیرہ یعنی اولاد ذکور کو قبضۂ تمام اوس ملک کے ہستانی اور اوسکے متعلقات اور مضافات کا کہ واقع ہے مشرق رویہ دریای اندس کے اور مغرب رویہ دریای راوی کے بشمول علاقہ چمبا عنایت فرمایا اور اپنی طرف سے مہاراجہ ممدوح کو ایک پارچہ خود سر بنایا مگر واضح ہو کہ بیچ حدود محروسہ مہاراجہ

ممدوح کے مقام لہول داخل نہین ہی کسواسطی کہ وہ حسب دفعہ (۴) عہدنامہ مرقومہ دربار
لاہور مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع کے دربار لاہور سی مفوض بہ سرکار کیا گیا ہی اور بیچ عملداری
سرکار انگریز بہادر کے شامل ہی دفعہ دوم۔ واسطی حدبندی سمت شرقی ملک محروسہ
گلاب سنگہ بہادر کے کچہ اہلکار منجانب طرفین یعنی مہاراجہ ممدوح اور سرکار انگریز بہادر
مقرر کئی جاوینگی اور جب حدین بعد پیمایش کے مقرر ہونگی قلمبند کردی جاوینگی
دفعہ سوم بعوض اس سلوک کے کہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر اور انکی وارثان
کے حسب دفعات بالا کیا گیا ہی مہاراجہ ممدوح پچہتر لاکہ روپیہ نانک شاہی نذر
سرکار کرینگے اس طرح پر کہ پچاس لاکہ بوقت تصدیق وتوثیق اس عہدنامہ کے
اور پچیس لاکہ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۴۶ع یا قبل اس سی۔ دفعہ چہارم حدین عملداری
مہاراجہ گلاب سنگہ کی کسی صورت مین بدون منظوری سرکار کے بدلی نجاوینگی
دفعہ پنجم۔ اگر کبہی کچہ نزاع وفساد درمیان مہاراجہ ممدوح اور دربار لاہور کے
یا کسی اور ریاست قرب جوار کے واقع ہوگا سرکار اسمین بطریق ثالث مقرر
ہوگی اور جو کچہ سرکار تجویز کریگی وہ انکو ماننا پڑیگا دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگہ
بہادر نے یہ بہی اقرار کیا کہ جس وقت افواج سرکاری بیچ کسی ملک کوہستانی
یا اور ملک متصلہ انکی ریاست کے بیسر جنگ متعین ہونگی تو وہ خود اور انکی وارث
مع تمام اپنی فوج کے معاون ہونگی دفعہ ہفتم۔ مہاراجہ ممدوح نے یہ بہی قبول
کیا کہ بدون استرضا سرکار کے کبہی کسی انگلستانی اور اہل ولایت یورپ اور

امریکا کو اپنی ملازمت مین نرکھین گے دفعہ ہشتم ۔ شرائط مندرجہ دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ مرقومہ و بار لاہور مورخہ گیارہوین مارچ ۱۸۴۶ء کو مہاراجہ ممدوح نے بہی منظور کیا دفعہ نہم ۔ اگر کوئی رئیس نسبت مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر سر عناد و خصومت ہوکر تعدی کریگا سرکار مہاراجہ ممدوح کی مدد کرنے مین قاصر نہوگی دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر ہر سال ایک گھوڑا اور بارہ میش کہ شکلی اون سے شالین بنتی ہین اس تفصیل سے کہ چہ نر و چہ مادہ ہون اور تین پارچہ شال کشمیری سرکار مین گذرانا کرین گے کہ دلیل بزرگی و برتری سرکار کی ہووے ۔ اس عہدنامہ کو کہ مشتمل اوپر دس دفعات کے ہے بروز مسطور فریڈرک کری صاحب و برورٹ میجر ہنری مانگری لارنس صاحب نے حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر کے اور مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر نے باہمدگر قبول و منظور کرکے بدستخط خاص مرتب و مزین کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بہی اپنی مہر خاص سے توثیق بخشی ۔ واقع مقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۷ ۔ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری ۔

دستخط و مہر گلاب سنگہ بہادر ۔ دستخط مہر ایچ ہارڈنگ صاحب بہادر ۔ دستخط و مہر الف کری صاحب دستخط و مہر ایچ ایم لارنس صاحب ۔

حال ملک جمون و کشمیر

ہمکو اتفاق اوس ملک کے جانیکا نہین ہوا مگر واسطے پورا کرنے کتاب کے جو حال بہ بیان منشی امین چند صاحب معاینہ سفرنامہ مولفہ اونکے معلوم ہوا مختصرا

لکھنا اس کتاب مین ضرور ہوا سیالکوٹ سی یہ علاقہ نزدیک آبادی شہر جموں
کی بلندی پہاڑ پہ ہی اور نیچی اوسکے جانب شرق اور جنوب ایک ندی موسوم
نبتی جاری اور پایاب برسات مین اوسکی یورش بمنزلہ دریا کے ہو جاتی ہی اور
ندی سی پار دوسرے پہاڑ پر باہو کا قلعہ بنا ہوا ہی یہ شہر جموں دور تک آباد مگر آبادی
بے رونق اور قدیمی کوئی مکان عالیشان لایق تذکرہ نہین مہاراجہ گلاب سنگہ
نے اپنے دربار کا مقام منڈی مین قابل دید بنایا ہے اور پرانی مسجدین اور
قبرین مسلمانان کی بہت ہین عہد سلطنت مین مسلمانان کا زور اس آبادی
مین بہت ہوا سکھون کی عملداری مین اکثر مسلمان وطن چھوڑ کر چلے گئے
ایک خانقاہ میر مٹھا کی نامی ہی ہر جمعرات کو میلہ ہوتا ہی اور اس شہر مین پاجامہ
چمڑہ کا کڑہا ہوا کا بہت ملائم اور عمدہ طیار ہوتا ہے اور ایک قاعدہ [illegible] سے
بہی اس شہر مین شہر کے گرد اگرد جہاڑ جنگل بہی بہت ہی سوای راہ خاص کے
اور کہین کو آدمی نکل نہین سکتا اور اس جنگل سی لکڑی نہین کٹ سکتی
منجانب والی جموں اوسکی حفاظت ہی اور یہ جنگل بمنزلہ ایک قلعہ کے ہے
سردار فتح سنگہ مان سردار جواہر سنگہ ماسون مہاراجہ دلیپ سنگہ کا اسی
جنگل مین مارا گیا بول چال اس ملک کی بہت ملائم اور عاجزی کے ساتھ ہے
باشندہ اکثر خصوصاً مستورات خوش وضع و حسین ہوتی ہین ایک مکان
بیر منڈل دیوی کا ندی کے کنارہ بنوایا ہوا مہاراجہ گلاب سنگہ کا بصرف زر کثیر

ہی اور ایک مکان شیو دیوی کا نا سعد ہی اور بڑا میلہ ہوتا ہی اس علاقہ مین قصبہ آمر نولے پنجاب
پنجاب واقع زبان سلف سے یہ ریاست گادیان بہت سنگہ کی تہی ایک قلعہ ابتک موجود ہی
اور بہت سنگہ کے خاندان سی جو لوگ ہین پنشن خوار ہین اس ملک مین ڈاگن عورت کی
جسکو ڈاین اور ڈاگ کہتی ہین اپنے جادو سی لڑکو کا کلیجہ نکال لیتی ہے اکثر باعث
اندیشہ اور خوفناکی کا باشندگان کو ہی اور سیکڑون مرد و عورت اس قسم کے
جرائم مین ماخوذ ہوکر سخت سزا ڈوبا دینی دریا کی یا قید شدید کی پاتے ہین
اور اس قصبہ آٹہ کوس سی طرف شرق کی ورتہ کوتا دیوی کا بہا تسکل ہر سول نظر
آتا ہی اور اس ملک کی انتظام اور قانون بالکل حکم حاکم اور سخت گیری سے تمام
مخلوق ناراض ہے *

قصبہ بہنبر

قصبہ بہنبر پہلے ریاست نگاہ مسلمان راجون کی تہی اور وہ لوگ مقسوم جا لحاظ آنے
سی باغی رہتی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اونکو خاندان کو ریاست سے خارج کرکے
اپنا مقبضہ کیا اب مہاراجہ جمون کے تصرف مین ہے اور آبادی اس قصبہ کی
پہاڑ کے نشیب مین کنارہ ندی کی ہی اور چوٹی پہاڑ پر ایک بادشاہی کارخانہ تہا
مگر بے مرمت ہے اس مقام سی پہاڑون کا سلسلہ کشمیر تک چلا گیا اور مقام
بہنبر سے چڑہائی شروع ہوتی ہی چار پہاڑ تا کشمیر راہ مین آتے ہین اول
کہانا ڈرہ دوم لکمان کوٹہ سوم رتن پنجال ۔ چہارم پیر پنجال ۔ بہنبر کے

پہاڑ پر ایک پورانا قلعہ معروف امرگڑہ یا سرائے والا ہے کہان کوٹہ کا پہاڑ اوتر کر آبادی نجو
کنارے ندی کے جوری کے واقع اور یہ کاروان سرای محمد بادشاہی کی بنی ہوئی ہے آگی ایک
مکان جگکش کی سرای ندی کے کنارہ پر ہے اوس سے آگی قصبہ جوری داہنی کنارہ
ندی کے ہے یہ قصبہ مسلمان راجون کی ریاست کا تھا سنہ ۱۲۶۲ھ تک اونکی قبضہ مین
رہا یہان کے راجہ ہمیشہ مفسد باغی رہتے تھے اور شیخ امام الدین ناظم سے جب
لڑائی مہاراجہ گلاب سنگہ کی ہوئی راجہ فقیر اللہ خان شریک فساد تھا مہاراجہ
گلاب سنگہ نے اونکو جلا وطن کیا اب یہ لوگ کانگڑہ کے پہاڑون مین رہتے ہین مہاراجہ
گلاب سنگہ نے اس جوری کا نام بدل کر رام پور رکہا شہر کے بیچ مین ایک قلعہ راجہ
سابق کا ہے اور ایک مسجد اوس محمد کی تعمیر کی ہوئی راجہ رحیم اللہ کی ہے ندی کے
کنارہ اوس پار ایک باغ شالامار پورانے زمانہ کا ہے پھر ایک قصبہ ٹہیہ زیر چیچال
پہاڑ کے نیچے آباد ہے اس قصبہ سے چڑہائی رتن پنجال کی شروع ہوتی ہے رتن پنجال
کے پہاڑ سے پانی کی نہرین جاری ہوئین نیچے اوسکے پونچہ ندی جاری ہے آگی ایک
مقام بہرم گلہ بیچ پہاڑون کے یہ آبادی پانچ چار گہر اوپر ندی پنجال کے
واقع اور بلند پہاڑ پر ایک قلعہ طیار ہوا ہے اس ندی پیر پنجال کی دہار بلندی
پہاڑ سے بڑی زور سے گرتی ہے اور اس ندی کے کنارہ کنارہ مقام پونچہ تک
راہ جاتی ہے ندی کے وار پار کئی دفعہ اوترنا پڑتا ہے اکثر جگہ لکڑی کے پل بندہے
بعض جگہ پایاب ہے پیر پنجال پہاڑ کے اوپر پانچ کوس اونچائی اور راہ دشوار گذار ہے

اور برف ریزی اس پہاڑ کی مشہور نقارہ اور بندوق کی آواز سے برف ریزی ہوتی ہے
اور اس پہاڑ کی بلندی پر ایک مکان بنا ہے اور کشمیری زبان میں پنجال پہاڑ کو
کہتے ہیں اس ہی پیر پنجال درگاہ کے ہونے سے اس پہاڑ کا نام پیر پنجال مشہور ہوا ہے کہ مکان
میں قبر نہیں ہے سو چل گدی کی زیارت کرتے ہیں اس سے آگے علی آباد کی سرا ہے اوس سے
آگے مکان لال غلام آگے قصبہ ہیر پور تک راستہ خراب ہے آگے قصبہ سوپیان تک میدان صاف
ہے قصبہ سوپیان میں چوبی مکان اور میوہ جات کی کثرت ہے یہاں سے قلعہ پربت اور
تخت سلیمان عرف سنکراچارج واقع شہر سری نگر دار الریاست ملک کشمیر خوب نظر آتا ہے
اور جانب مشرق پہاڑ خسرمال نکاس دریائے جہلم بشکل ترسول یا وصف ہونے اٹھارہ
کوس کے نظر آتا ہے اور یہاں سے ایک مقام ہے جس پر پرستش گاہ ہندوان ہے اور وہاں
ایک تالاب پہاڑ کے نیچے ہے وہاں کا پانی بڑے زور سے گرتا ہے موقع کل کام میں
ندی قیسر نام کی جاری ہے اور سرخاب کی پیاس ہی جگہ سے نکلتی ہیں کہ جسکو لوگ
سجا کے طرہ کے سر پر باندھتے ہیں مشہور ہے کہ ہر سال جیٹھ اور اساڑھ کے مہینے میں بموجم گرما
یہ جانور اکثر درختوں پر رہتے ہیں اور اوسکے پر زمین پر گرتے ہیں اور وہ بیش قیمتی ہوتے ہیں
حاکم کی طرف سے اوسکا بھی ٹھیکہ ہوتا ہے اور اس سے آگے ایک چشمہ ہے ویری ناگ نہایت
عمیق گہرا اوسکو عمارت پختہ عہد جہانگیر بادشاہ تعمیر ۱۰۲۹ سنہ ہجری کی ہے
اب خراب اور مسمار ہو گئی پانی اس چشمہ کا نہایت صاف اور تاریخ تعمیر اس سے نکلتی ہے
نکلتی ہے۔ حیدر آباد و چشمۂ ویرناگ۔ اور اس ہی چشمہ پر ایک مکان بارہ دری
۱۰۲۹

مہاراجہ گلاب سنگہ نے بھی بنایا ہے آگے قصبہ شاہ آباد بہت دلچسپ ہے یہان سے
چشمہ ولول چشمہ کوکرناگ . اکثر دیکھے جاتے ہین مشہور ہے کہ بیرنگ ندی جو مقام
اچھابل مین جاکر نکلی ہے یہی چشمہ سے چار کوس تک زمین کے نیچے جاتی ہے اچھابل
مقام فرحت افزا اور چشمہ نامی آب روان آگے ایک پورانی عمارت محل نینڈ وان
دکور وان بہت پورانی چھت اور دیوارین اوسکی سنگین اور مضبوط ہین اوس سے
آگے متن صاحب کا مکان بڑا متبرک ہے برہمن اوسکا مہاتم گیا کی برابر سمجھتے ہین ایک
تالاب اور اوسکے گرد پانڈوان کی مکان دلچسپ بنے ہوے ہین آگے قصبہ اسلام آباد
ہے ایک چشمہ بنام اننت ناگ ملکہ ناگ اور ایک سوناناگ پرستشگاہ ہنود وان سے ہے
پہلے اس قصبہ کا نام ناگ تھا مسلمانون نے اسلام آباد رکھدیا دریاے بہت
جاری ہے کہ جسکا نام دیس مین جہلم مشہور ہے اور یہ دریا ہی شہر سری نگر کے
بیچ مین ہوتا ہوا تالاب ولر واقع کشمیر کے جا پڑا آگے بہت نالہ ہو گئے اس مقام سے
آگے قصبہ پانپور پیدائش گاہ زعفران اوس سے آگے شہر سری نگر دارالریاست
ملک کشمیر کا اوسکی کیفیت لکھنی اب طول طویل بہت کتب سے ظاہر ہے
خصوصاً منشی امین چند صاحب نے اپنے سفرنامہ مین مفصل لکھا اور لالہ گنیشی لال
صاحب لاہوری نے ایک کتاب تحفہ کشمیر جو اپنے معائنہ ترتیب کی شہر و ملک کشمیر کی
صنعتین و لطافت و عمدگی کہانتک کہا جاوے یہ شعر کافی و بس ہے ۔

ہر سوختہ جانی کہ بہ کشمیر درآید ۔۔ گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

دیوان کرپارام صوبہ دار مہاراجہ رنجیت سنگہ کا نام مدت تک اس ملک مین رہیگا کہ اوسکی ایجاد سے تحایف مین لبطرز نو وپسندیدہ و فائدہ خاص و عام بطور سکہ جاری ہوئی اور اوسکی رعایت مشہور و مطبوع دلہاے مخلوق ہے اور لاہور سے تا کشمیر حسب تحقیقات زبانی قاضی محکم الدین وکیل مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۴۶ع یہہ تحقیق ہوا کہ اس راہ سے قبل ازین باربرداری واسطے پیادہ و تحائف و زرگار بخوبی و بسہولیت جاتے ہین تفصیل منازل و مقامات ذیل مین ہے۔

نام مقام	کروہ فاصلہ یا کتنے	نام علاقہ جسکی حکومت مین ہے	کیفیت
از لاہور تا شاہدرہ	۲	انگریزی	راوی عبور کرکے شاہدرہ جاتے ہین۔
باباوالہ	۵	״	نالہ باگہ بچہ کے کنارہ پر ہے اور پل نالہ کا بنا ہے اوس سے ورے پار فرودگاہ ہے۔
منگل	۵	״	اوسکے نیچے نالہ ایضاً جاری ہے اور چہ سات دکانین اس گانون مین ہین۔
گاکہون کی	۵	״	بڑا گانون ہے چالیس چاہ اور بارہ دکانین بازار
حالی والہ	۴	״	چار پانچ دکانین ہین۔
گوجرانوالہ	۳	مقام ضلع خاص	یہہ بڑا شہر ہے۔
گکہڑ چیما خان	۶	״	بیس پچیس دوکانین اور چالیس چاہ ہین۔
وزیرآباد	۴	״	بڑا شہر ہے سب چیز ملتی ہے اور اوسکے نیچے

نام مقام	کروہ فاصلہ باہمدیگر	نام علاقہ	کیفیت
وزیرآباد	۷	خاص تعلق انگریزی	نالہ ملکیور جاری پایاب ہے۔
گجرات	۸	″	اس راہ کے مابین دریا ہے چناب کہ مجبوری کشتی سے ہے اور گجرات شہر اچھا آباد ہے۔
جبہا و سیاہ وات	۲	″	
دولت نگر	۸	″	یہ گاؤں بڑا تیس دکانیں اور نل پندرہ چاہ ہیں ایک نالہ برساتی وہاں جاری اور پانی دو ہاتھ نیچے نکلتا ہے۔
شیخ پور سرایہ	۵	″	چار پانچ دکانیں ہیں اور کوٹلہ عرب [illegible] بفاصلہ ایک کروہ سے اچھا آباد اور اسمیں دکانات و چاہات زیادہ ہیں۔
قصبہ بہیرہ بر کنارہ کوہ	۵	″	اس جگہ پختہ سرا ہے اور نالہ پانی کا متصل شہر جاری ہے یہانتک شہر کی بار پہاڑی جا سکتی ہے آئندہ شہر میں نہیں جا سکتے۔
سرائے سعد آباد	۶	حکومت گلاب سنگھ	راہ میں دس کوس تک پندرہ بیس جگہ ندی نالہ پڑتا ہے جو جہیر کے نیچے ہے اور اسمیں ایک دو بالشت پانی رہتا ہے آگے حالی کوہ [illegible]

نام مقام	کروہ فاصلہ یا نیچے	حکومت	کیفیت
سرای سید آباد	۲	گلاب سنگھ	آدھی ڈھیک کو گھاٹی کوس چڑھائی ایک کوس کی اوترائی ہو اور دیگر راہ لائق گذر سوای ڈھیپا وغیرہ کے نہیں ۔
نوشہرہ	۶	"	ایک سرای پختہ و چند دکانیں دو تین چاہ و چند باولی ہیں اور دریای راجوری جو کہ بمشہور کوہ زیر نوشہرہ جاری اور ایک پہاڑ معروف کمان گوشہ اوس جگہ نشیب و فراز پڑتا ہے درمیان راہ کے آتا ہے ایک کوس کی اوترائی آدہ کوس کی چڑھائی ہے
ناریان	۳	"	بڑا گاؤں ہے ۔
سرای چنگس	۲	"	چند سات دکان اور پانی کا چشمہ جاری اور دریای توہ بھی نیچے جاری ہے
قصبہ راجوری	۶	"	بڑا قصبہ ہے تین سو دکانیں اور پنچھ کو دریای توہ اوسکے نیچے جاری ہے ۔
قصبہ تھنہ	۶	"	پختہ سرای بادشاہی ہے قریب چالیس دکانیں اور پانی نالہ دریای توہ اور چشمہ کا جاری ہے ۔

نام مقام	کروہ فاصلہ یا منزل	نام علاقہ جسکی حکومت میں ہے	کیفیت
بہرام گلہ	۵	گلاب سنگھ	دس بارہ دکانیں ہیں اور اوسکے نیچے پانی دریای جاری ہے اور اس رستہ میں پہاڑ پیر پنجال واقع ہے دو ڈہائی کوس چڑہائی اور اسی قدر اوترائی ہے۔
سرای صیدی مرہ	۱	"	آٹھ سات دکانیں ہیں پانی نالہ پیر پنجال کا اوسکے نیچے جاری ہے۔
سرای پوشانہ	۴	"	دس دکانیں ہیں اور اس راہ میں تمام نالہ پیر پنجال کے نشیب پیچ در پیچ ہوتے نالہ کے آتے ہیں اور تین کوس تک راہ میں پتھر اور ایک کروہ کی چڑہائی بہیانک ہے
علی آباد مشہور بہ گڑہی	۲	ایضاً	تین کوس تک چڑہائی پیر پنجال کی ہے اور وہان دو برج کلان پختہ چونہ گچ کے ہیں اور اون برجون میں ناظم کشمیر کا پہرہ رہتا ہے اور عمارت بادشاہی اوسکے متصل ہے اوسکو [illegible] کہتے ہیں اور دو سو آدمی کی رہنے کی گنجایش اوس عمارت میں ہے اور

نام مقام	کروہ فاصلہ یا کتنا	حکومت مین	کیفیت
علی آباد مشہور سرائی	۷	گلاب سنگہ	راہ تنگ ہی کسی جگہ مین گز کہین دو گز اور بعد تین کوس کے زمین ہموار اور بعد اوسکے ایک کوس کی اوترائی ہی اور علی آباد مین تین سرائے بادشاہی بنی ہوئی ہین ناظم کشمیر کا پہرہ جانبین سے پچاس آدمی مسلح رہتا ہی اور ایک کان بقدر گزارہ سپاہیون کے ہے اور پانی نہر و چشمہ کا جاری ہے۔
ڈبسہ بجی نار	ڈیڑہ کوس	″	علی آباد سی اوترائی ہی اور اوترنے کی جگہ نہین پہرہ ناظم کشمیر کا بیچ مین رہتا ہی
لعل غلام	ایک کروہ	″	عمارت پختہ بنائی ہوئی جہانگیر بادشاہ کی ہی کئی مرتبہ اس عمارت کو تعمیر کیا قائم نہین رہی آخر کار بموجب الہام ایک لعل منہ مین غلام کے رکھکر اوس پہ بنیاد رکھی گئی تب تعمیر مستحکم ہوئی اس سببسے اس عمارت کو لعل غلام کہتے ہین۔
ہیج ایک باری	دو کوس	ایضاً	اس راہ مین چڑہائی اور اکثر اوترائی کوہ کی

نام مقام	کروہ فاصلہ یا بگہہ	حکومت	کیفیت
پیج ایک باری	دو کوس	گلاب سنگھ	اور راہ تنگ اور جای فرودگاہ مین ناظم کشمیر کا پہرہ رہتا ہی۔
دوبیچ شمس نوبچہ	۳	ایضاً	اس راہ مین اکثر اوترائی پہاڑ ہو ہے اور فرودگاہ ہی مگر آبادی نہین اور میدان ویچہ مین چشمہ خلش ہی کہ پانی اوسکا بہت اچھا ہی اور جہانگیر بادشاہ اس پانی کو برغبت پیتا تھا اور کشمیر مین منگاتا تھا۔
ہیرپور	۴	ایضاً	یہان بادشاہی سرا ہی مابین اس راہ کے ایک پل اوپر نالہ پیر پنجال کے واقع ہی اور اس پل تک راہ نشیب اور پھر میدان ہموار ہی دکان نان پزکی اس جگہ موجود اور گزر محصول کشمیر کا لگتا ہی اور پہرہ بھی رہتا ہے
قصبہ شوپین	۴	؍؍	راہ ہموار اور جگہ لایق فرودگاہ ہے سب چیز مل سکتی ہی دو سو دکانین ہین پانی نالہ پیر پنجال کا جاری ہی۔
سرای شادیمرہ	۴	؍؍	راہ ہموار اور [illegible]

نام مقام	گروہ فاصلہ از یکدیگر	حکومت	کیفیت
سرائے شادی پور	۴	گلاب سنگھ	آبادی کچھ نہین مگر گرد نواح مین ایک ایک کوس پر اور دیہات آباد ہین۔
ویرہ پسال النو	ڈہائی کوس	ایضاً	جا ہی فرودگاہ سے دکان وغیرہ نہین گوشائین و پنڈت و فقیر رہتے ہین۔
سرائے خانک پور	۳	؍؍	سرا کے متصل چھاونی فوج ناظم کشمیر کی رہتی ہی دکان کم راہ ہموار اور جائے فرودگاہ کی ہی۔
سطح دوچی	۳	؍؍	راہ صاف و ہموار دس بارہ دکانین و باغات میوہ دار اور نہر دودہ گنگا جاری ہی۔
شہر کشمیر	۴	؍؍	راہ صاف و ہموار اور اگر کوئی فوج ادہر کو جاوے سب قسم کی جنس خورش اور چارہ بحکم راجہ والی ہو تو مل سکتا ہی مگر جنس بخوبی نہین بکتی ہی۔
میزان	۱۲۴		

کیفیت صلح مابین والی کابل و سرکار انگریزی سنہ ۵۵ء بمعرفت مسٹر لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب بمقام پشاور

پیشتر ہو کر جنگ مابین سرکار انگریزی و دوست محمد خان والی کابل کے ہوئی و بامداد

فوج انگریزی تحت لینو شجاع الملک بادشاہ اور دوست محمد خان کے گرفتاری اور بھیجا
طرف کلکتہ اور پھر وقوع بلوہ وتباہی فوج انگریزی وقتل ہونا میکناٹن صاحب وزیر شجاع الملک
کا بعدہ انگریزی محمد اکبر خان پسر دوست محمد خان اور واپس جانا دوست محمد خان کا
کابل کو اور نکل آنا افواج انگریزی کا بسمت ہندوستان کو ہوا کہ اوسکی تواریخ علیحدہ
اکثر ترتیب پائی مگر بعد اوسکے جو والی کابل نے صلح ساتھ سرکار انگریزی کی کی اوسکا
حال یہہ ہے کہ ۱۸۵۴ء مین جس وقت کہ مابین شہنشاہ روم وشہنشاہ روس آغاز جنگ ہوا اور
سرکار انگریزی اور بادشاہ فرانس شہنشاہ روم کے معاون ہوئے اور بادشاہ ایران نے شہنشاہ
روس سے اپنی صلح کی اوس وقت امیر کابل نے خیال کیا کہ کس سے مصالحت رکھنی
چاہیے چنانچہ بعد نوشت وخواند مشورہ باہمی سرکار انگریزی سے صلح ہوئی مفصل حال
اس معاملہ کا اس طرح پر ہے کہ اول رحمت خان اورکزئی نے پشاور سے سردار محمد اعظم خان
پسر امیر دوست محمد خان کے نام ایک مراسلہ جو اسطرح آگاہی امیر دوست محمد خان کے بدین مضمون
لکھا کہ مینے میجر ایڈورڈ صاحب کمشنر پشاور سے ملاقات کی اور نفع صلح کا درمیان سلطنت
انگریزی اور کابل کے بیان کیا میجر ایڈورڈ صاحب کا جواب ہے کہ سلطنت انگریزی امیر کی طرف
سے بدگمان نہین ہے اور ہمہ جہت خواہان مدارات ہے الا اول امیر کی طرف سے بنا ہے منافقت جو
اب اگر امیر کو تمنا ہے صلح ہے تو بہتر یہہ ہے کہ اول خود پیغام دے فقط مینے اسلیے تمکو لکھا ہے کہ
امیر کو ابن امر سے آگاہ کرو کہ مین پیراہ کو جاتا ہون اگر ضرورت ہے تو سردار کے لشکر مین
بھی جاؤنگا فقط سردار محمد اعظم خان نے امیر دوست محمد خان کو اعلام بھیجا کہ نواب گورنر جنرل

بہادر نے افواج متعینہ پشاور و دیرہ جات و سندھ کو حکم دیا ہے کہ فوراً ایک مہم کے ارادہ مین
اور حال مندرجہ بالا بھی لکھا امیر نے اوس خبر کو پوشیدہ رکھا اور اوسکے جواب مین محمد اعظم خان
کو لکھا کہ جو کچھ گفت و شنید سنا ہوا در رحمت خان اورکزئی کے درمیان مین آئی کچھ معلوم
ہوئی مگر یہ خبر ارکین سلطنت امرا و اعیان دربار کو آگاہی دی تھی جو رحمت خان کو صلاح
دی کہ میجر اڈورڈ صاحب کی منظوری حاصل کرلینی اختیار انعقاد صلح کے سرکار انگریزی
کری یہ بات پسند آئی کیونکہ بے اسکے باہم طریقہ صلح مستحکم نہین ہو سکتا تاآنکہ حضور نواب
اس امر مین پیروی نہ کرو فقط جبکہ تحریر و تقریر معرفت رحمت خان اورکزئی کے
ہوئی تب درمیان سردار محمد اعظم خان بھائی امیر دوست محمد خان اور میجر اڈورڈ صاحب کمشنر
پشاور کی بابت انعقاد صلح کی نوشت و خواند ہوئی اور خط سردار محمد اعظم خان کا بنام
صاحب کمشنر بہادر بوساطت خط رحمت خان اورکزئی کو گیا بجواب اوسکے
خط رحمت خان اسمی سردار محمد اعظم خان تاریخ ندارد کا ترجمہ یہ ہے آپکا خط مع خطوط
ملفوفہ موسومہ صاحب کمشنر کے پہونچا اور مینے مکتوب الیہ کے حوالہ کردیا صاحب موصوف نے
اوسکو بحضور تمام پڑھا اور انگریزی مین حرف بحرف ترجمہ کیا اور زبانی مجھسے کہا
کہ امیر کابل اور نواب گورنر جنرل دونون بڑے آدمی ہین اور مین سردار محمد اعظم خان
کو اپنا برادر دوست جانکر خط کتابت کرتا ہون مگر بہتر یہ ہے کہ سردار صاحب
امیر کابل کا عتقہ اسمی نواب گورنر جنرل بہادر لکھا کہ میرے پاس بھیجدین اوس سے
انعقاد صلح کی ہم صاحب آپ یہ جانتے ہین کہ انگریز دوستون کی مددگار ہین اور دوستی اپنے

پھر جہاد کرتے ہین پس اگر تم یہان آجاؤ یا ایک بہائی اپنے کو بھیجدو تو بہت جلد صلح ہوجائیگی
تو پھر مطلوب تمہاری بیچ بہو پہونچیگی فقط دستخط رحمت خان اورکزئی اور ترجمہ خط
میجر اڈورڈ صاحب کمشنر پشاور اسمی سردار محمد عظیم خان مورخہ ۲۲ - جولائی سنہ ۵۴ع
کا یہ ہے کہ بعد سلام واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ بدرخواست انعقاد صلح درمیان امیر کابل و
سرکار دولتمدار انگریزی پہونچا اور آپ جو لکھتے ہین کہ ہم حتی الوسع بیچ قیام مصلحت کے
ذرایع بہم کرینگے معلوم ہوا خط مذکور معرفت رحمت خان اورکزئی خیرخواہ انگریز
کے آیا اور باعث خوشنودی کا ہوا اور جواب اوسکا بخوشی تمام بلا تامل لکھا جاتا ہے
آپ جو لکھتے ہین کہ ہماری تمنا ہے کہ درمیان ملک کابل اور گورنمنٹ انگریزی کے ربط
اتحاد قایم ہوجاوے بالیقین سمجھیے کہ ہماری تمنا بھی یہی ہے مگر ازانجا کہ یہ معاملہ سلطنت
کا ہے نہ دوستی دو اشخاص متفرق کا ایسے حکام ہندوستان ادہر امیر کابل قبل از
ہنگامہ پنجاب ہم اتحاد قلبی رکھتے تھے امیر موصوف نے خود اوسمین رخنہ ڈالا اور ریاست
انگریزی سے راہ خلاف اختیار کرکے سکھون سے صلح کی پس نواب گورنر جنرل اس تقصیر
سے ناراض ہوے مگر اس بات کو پانچ برس گذر چکے جب سے پہر کچھ ذکر اس معاملہ کا نہین
ہوا یقین یون ہے کہ امیر کو اس صلح شکنی کا رنج اور افسوس ہوا ہوگا گو ابہی اسقدر
عرصہ دراز نہین گذرا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر اس امر کو قطعاً بہول جاتے الا اگر
امیر اب بہی گذشتہ را گذشتہ بناکر تمنی ربط کا ہو تو بہتر یہ ہے کہ جس طرح اول
اوسنے آغاز مخالفت کیا تھا اب آغاز دوستی کرے اور ایک رقعہ بنام گورنر جنرل

لکہ اوسمین اصل حقیقت صاف صاف اور اپنی تمنا اور مدعا بلا کم وکاست ظاہر کرو
اور بذریعہ کسی معتمد الیہ کے کہ لایق اس مہم سترگ کو ہو ہمارے پاس بہیجو جس وقت میرے
پاس آئیگا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے روانہ ہوگا غالب ہے کہ جواب حسب
مطلب آپکے دوستانہ آویگا اور نواب موصوف امیر ممدوح سے رابطہ اخلاص ظاہر کرینگے اگر میرے
ذہن مین کچھ اشتباہ ہوتا تو مین ایسی صلاح صریح نہ دیتا کیونکہ میرا مدعا یہ نہین کہ
امیر یا اوسکے خاندان کو کسی وجہ سے تنگی پہونچے بلکہ مجہے امیر کی عزت اور اوسکی ریاست
کا بڑا خیال ہے اگر امیر ایسا خط لکہنا نامناسب سمجہیں تو جس طرح جی مین آوے کرین
الا جب لکہا یہ آپکے نام راہ راست خط کتابت ہوگی مجہکو لکہنا فضول اور صرف
تضیع اوقات ہے جواب آپکے خط کی مجہے لازم ہوا کہ ایک صاف سیدہا جواب لکہا جاے
جسمین اصل حقیقت آپ پر واضح ہو جاوے فقط دستخط میجر ایڈورڈ صاحب

معرفت ناظر خیر اللہ

ناظر خیر اللہ خسر امیر دوست محمد خان والی کابل کہ اسکا ایک مقدمہ تغلب مال کا
بنام احمد خان گماشتہ کے عدالت انگریزی مین رجوع تہا اور کچہ بہی صلح کی تدبیرات
مین رہتا تہا اوسکا ایک دوست مفتی غلام حیدر خان پشاور سے کابل کو گیا کہ امیر کو
سمجہا کر خط بنام نواب گورنر جنرل کے لکہواوے کہ جس سے صلح ہو جاوے امیر دوست محمد خان
نے بعد مشورہ کے اپنے سرداران کے مفتی کو حکم دیا کہ جب تک اصل حقیقت بخوبی بتقریر
سردار محمد اعظم خان اور صاحب کمشنر پشاور کی بخاطر نہ معلوم ہو جاوے تم ٹہرو بعد

اوسکے ناظر خیر اللہ کے نام خط دیکر تمکو رخصت کیا جاویگا جس وقت کہ سردار
محمد اعظم خان کابل مین پہونچا امیر دوست محمد خان نے ایک خفیہ مشورہ کیا تمام
کاغذات متعلقہ ایران و ہرات و قندہار و ترکستان و پشاور اور نیز خط کتابت رحمدلخان
اورکہندل اور ناظر خیر اللہ کے کہ جو بمقدمہ مصالحت اپنی تہی پیش ہوے اور تجویز ہوئی
کہ اب فرصت نہین ہے اسلیے سرکار انگریزی سے بلا توقف نتیجہ انعقاد صلح یا عدم
صلح کا معلوم ہوجاوے اس مشورہ مین خود امیر اور اوسکے خاندان کے لوگ
جمع تہے سردار محمد اعظم خان اور حیدر خان نے اول صلاح دی کہ افغانستان
کی خیریت اسی مین ہے کہ سرکار انگریزی سے موافقت ہووے کہ اونکے پاس
افواج کثیر ہے کہ ایران اور روس سے ایکلخت قطع تعلق کرین امیر نے بہی اتفاق ظا
ہر کیا۔ پہر جو درمیان میجر ایڈورڈ صاحب اور ناظر خیر اللہ کی ملاقات ہوئی
اور اونمین جو گفتگو درمیان آئی وہ ایک خط خفیہ مین منشی غلام حیدر معتمد الیہ
ناظر خیر اللہ نے کہ جسکے شخص بہی بوقت ملاقات موجود تہا امیر کو لکہی وہ یہ ہے
کہ اول ناظر نے بیان کیا کہ سرکار انگریزی پر تمہارے بہت سے دعوے ہین اور بعد
اوسکے ذکر معاملات سلطنت افغانستان کا چلا ناظر نے دوست محمد خان کے
انتظام کی تعریف کی اور بعد اوسکے ذکر سرداران خراسان اور ترکستان کا
ہوا میجر ایڈورڈ صاحب نے جواب دیا کہ امیر سے صلح کرنے کا حال یہ ہے کہ امیر نے
جو بوقت ہنگامہ پنجاب کے سرکار انگریزی پر حملہ کیا اس بات کو ہم نہین بہول سکتے

تب ناظر نے کہا کہ امیر سکھون سے ملنے کا ارادہ ہرگز نہ رکھتا تھا کیونکہ انگریزون نے امیر کو زمانہ
قید بہت خاطرداری اور سلوک سے رکھا کہ وقت جنگ پنجاب کے اوسکی طرف سے کچھ آثار عناد ظاہر ہوے
مگر وہ اپنی تباہی بچانے کے واسطے تھی کہ اوس زمانہ مین دوست محمد خان کے اقربا اوسکی تخریب
کے درپے تھے اب امیر کا منشا یہ ہے کہ سرکار انگریزی اوسکو اپنا دوست سمجھے مگر اس طرح
پیش نہ آوے کہ جس طرح امیران سندہ اور سرداران پنجاب ور حکام دیگر ریاست ہاے
ہند سے پیش آئے باوصف صلح اور مدارات کے جو ان ریاستون پر سرکار نے دست اندازی
کی اسلیے تمام ملک ایشیا مین اونکے قول قرار مین شک معلوم ہوا اور سب کو اندیشہ ہے کہ
ایک روز ہمارا بھی یہی حال ہونا ہے صاحب کمشنر نے اسکے جواب مین فرمایا کہ سرکار انگریزی
نے سندہ اور پنجاب کو بنظر طمع نہین لیا وہان کے کسی جھگڑون اور اپنے ملک کی حفاظت
کے لیے جبراً قہراً لیا ان ملکون کا ..... پڑا اگر امیر صلح پر قائم رہیگا۔ سرکار کسی عہد شکنی
کی طرف سے بے اندیشہ ہے کیونکہ اونکے پاس تھوڑا ملک ہے اور افغانستان سے ایسے غریب
ملک کے لینے کی تمنا نہین کہ وہان سے اخراجات جنگ بھی ناممکن الوصول ہے
تب ناظر نے کہا کہ اگر سرکار انگریزی دوست محمد خان کو دوست صادق بنانا چاہتی ہے
تو اوسکو منجملہ دیگر ایرانیون اور روسیون کی دست اندازی سے بچاوے صاحب کمشنر نے
جواب دیا کہ جب یہ دونون قومین طرف افغانستان کے حرکت کرینگی تو اوس وقت
اس بات کا بہت موقع ملیگا تب ناظر خیر الله کہنے لگا کہ اگر اس ..... لیے اور
روسیون نے انگریزی ..... کرنا چاہا تو یہ کیسے موقع ہے کہ ..... ایسی

حالت مین کہ تمام دیگر رئیس اور اوسکے بہائی سرکار انگریزی کے نام سے متنفر ہین اہل تت
سے انکار کرے اس کلام سے میجر ایڈورڈ صاحب کو نہایت حیرانی ہوئی اور بعد تامل تام کو
جواب دیا کہ یہ معاملہ سنگین اور نازک ہے اور نواب گورنر جنرل سے استصواب کی لابدی ہے
بعد اسکے ملاقات تمام ہوئی فقط یہ حال امیر نے اور اوسکے بیٹے سردار
محمد اعظم خان نے کہ وہ صاحب کمشنر پشاور کا طرف لحاظ کرتا ہے تو یہ تمام سنا
تو منشی کو لکہہ بہیجا کہ تا طرح خیر اللہ سے سرکار انگریزی کا اطمینان کرادے کہ ہم سرکار
کی طرفدار ہین اور اوسکے ساتھ ایک خط محمد اعظم خان کا بنام میجر ایڈورڈ صاحب
پیش کردے اور حسب صوابدید صاحب کمشنر کے امیر نے خود ایک مراسلہ بنام نواب
گورنر جنرل کے اور ایک خط بنام صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کے لکہا اور اول با ظہر نعیم
و میرزا احمد خان معتمدان سردار حیدر خان واسطے پہونچانے خطوط کے پشاور کی
طرف قرار پائی مگر برادر کو نے عذر کیا اور میرزا محمد حسین خان منتخب کیا گیا
چنانچہ وہ بہی بہیجا گیا نقل خط کی جو امیر دوست محمد خان نے بنام صاحب چیف کمشنر
بہادر پنجاب کے لکہا یہ ہے۔

نقل خط دوست محمد خان

افلاطون زمان جالینوس دوران رونق افزاے اورنگ عزت زیبندہ حشمت
صاحب والا شان عالی مکان لارنس صاحب بہادر خداے آفرینندہ نور و ظلمات
کی عنایات سے یہان ہر طرح پر خیر و عافیت ہے چند مہینے گذرے کہ ہمارا بیٹا سردار

محمد اعظم خان مرحوم اور حشمت مین تھا کہ وہان اوس نے سر ایڈورڈ صاحب بہادر سے
رابطہ اتحاد پیدا کیا اور باہم جو گفتگو اور تحریرات ہوئین انکو مینے بخوبی ذہن نشین کیا
اور ادہر بھی طرفین کی خواہش انعقاد سلسلہ دوستی پائی گئی کہ اس سے ہمکو بھی خیال دوستی
کا زیادہ ہوا اور اوسکے منافع معلوم ہوئی پس بدین نظر سردار باوقار معتمد علیہ
مرزا محمد حسین خان روانہ ہوا تا کہ بخدمت بانی آئین شوکت موجد قانون ایالت
نویان فرمای ہندوستان یعنی نواب گورنر جنرل بہادر کے نامہ اتحاد لیجاوے
اول تو نامہ مذکورہ آپکو ہمارے خیالات اور مضمون سے آگاہ کریگا اور جیسا لحاظ اور سلوک
دوستانہ ہمکو تمہارے ساتھ مدنظر ہے اوسکو بخوبی ظاہر کر کے بخدمت نواب گورنر جنرل
جاویگا تا کہ ہمارا ارادہ دلی وہان جا کر ظاہر کرے اور وہان سے جواب نواب ممدوح مع
منشائے سرکار انگریزی معہ دولت انگلشیہ کا لیکر ہمارے پاس واپس آوے ہمارا ارادہ
تھا کہ تم سے سب چیز ارادہ دلی ظاہر کریں اور بدست تمکو لکھیں چنانچہ تمہاری خدمت
مین یہ شخص بھیجا ہون تا کہ آپ بھی ایسے امور مین باعث رابطہ سرکارین عالیین
کی ہو جاوین اور بعد ازان رابطہ اتحاد طرفین مین منعقد ہو گیا ہمیشہ آپکے
خطوط محبت اسلوب کے پہنچنے سے نہایت خرسندی حاصل ہوا کریگی۔

اور خط اسی گورنر جنرل کا ترجمہ یہ ہے — بعد اداب القاب معمولی۔ خدا تعالیٰ
کا نیاز سے کی جناب مین کہ اوس نے کل اور ہمارے دونون پیدا کئے مین شکر ہے کہ ہمارے
ملکوں مین بہ طور امن و امان رہتا ہے آپکو معلوم ہے کہ سابق مین درمیان

افغانستان و صاحبان انگریز کی کیسا اتفاق تہا اور یہ بات تمام جہان مین اظہر من الشمس
ہی کہ وہ کدورت عارضی کہ جسنی آئینہ مصادقت طرفین کو چند روز کے واسطے مکدر کردیا تہا
بباعث ایسی اتفاقات کے ہوئی کہ کاش نہوتی اور ہماری طرف سی عمداً اوسمین کچہ تقصیری
نہین ہوئی مگر تقدیر سمجہا کہ امور دنیا پابند قضا اور قدر کے ہین انسان کو اوسکی بہلائی
اور برائی مین کیا دخل اور مالک ہر نیکی اور بدی کا خداے تعالی ہے اسواسطے معاملات
گذشتہ کا بیان کرنا ناحق اور فضول ہے کیونکہ تحقیق اوسکی تضییع اوقات عندیات مجہول سی
ہوتی ہی ہمارا دل مجروح مدت سے تمہاری مرہم اتحاد کا طلبگار ہے اور عرصہ سی تمنا ہی
کہ اپنا حال تمکو لکہین مقام خورم مین جو میجر ایڈورڈ صاحب کمشنر پشاور اور
میری خلف سردار محمد اعظم خان سی ملاقات دوستانہ ہوئی اوس سے طرفین کی صفائی ہوگئی
اور وہ ملاقات باعث اجرای سلسلہ ارتباط اور رسل رسایل کی ازسرنو ہوئی پس بر نظر
اور بخیال محبت قدیمی مینے یہ نامہ دوستانہ لکہا ہی اور مرزا محمد حسین خان رکن اعظم
دربار اپنی کو آپکی خدمت مین روانہ کیا ہے تاکہ آپکو ہماری شوق دوستی
کا حال سناوی امید ہی کہ آپ بہی اپنے ارادہ دل سی ہمکو آگاہ فرماوین
تاکہ انجام اوسکا اسطور سے کیا جاوی کہ جو لایق آپکی شان کے ہو اور جس سے
ربط اتحاد کی ترقی ہووی زیادہ کیا لکہین ہمیشہ منتظر استماع اخبار خیریت اور
فتح تمہاری کا رہتا ہون —

۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع کو جواب نواب گورنر جنرل بہادر کا معرفت فوجدار خان علیزئی

پٹھان ملتانی کے امیر کابل کے پاس بھیجا گیا - یہ فو حیدار خان وہ شخص ہے کہ جس نے
میجر ایڈورڈ صاحب کے ساتھ مہم ملتان مین جانفشانی کی تھی اور عوض حسن خدمت
خطاب خان بہادر کا اوسکو ملا تھا اسواسطے بہتر دوسری پیغام بری کے واسطے کوئی آدمی نہ تھا
اور مرزا محمد حسین خان جو امیر کابل کا پیغام لیکر آیا تھا ہمراہ بمعیت فوجدار خان کابل کو
پہنچ گیا امیر دوست محمد خان والی کابل کا چند مدت سے ارادہ تھا کہ اہالیان سرکار
انگریزی ہماری سابق کی تقصیرات عفو فرما دین اور ہمکو اپنے خیر اندیشان سابق الاعتقاد
مین شمار کرین چنانچہ اب وہ ارادہ اونکا پورا ہوا خدا مبارک کرے کہ جناب نواب لارڈ صاحب
گورنر جنرل بہادر ممالک محروسہ ہند نے تقصیر سابق عفو فرما کر اجازت دی کہ اونکو اختیار ہے
اگر ایسا منظور ہے تو سرکار کی جانب سے کچھ خیال اون باتون پر نہیں بلاشک مزاج اہالیان
سرکار کا متوجہ ہے بجان خود تصور کرین بلکہ طرفین سے ایک ایک سفیر یعنی وکیل ہر دو
دربار مین حاضر رہے امیر کی پاس سے بہر دو خطوط سردار غلام حیدر خان کے
لیے اور اوسمین نصیحتین اور مشورے لکھے آئے کہ کس طریق پر گفتگو کرنی چاہیے اور
بابت حالات گذشتہ کے کیا ذکر ہونا چاہیے اور کس طور سے صلح کی گیا تدبیر لازم ہے
اور یہ بھی صلاح دی کہ جو افواج تمہارے ہمراہ گئی ہے اوسکو باہستگی درہ خیبر کی
طرف روانہ کر دو جبکہ روز پنجم صاحب کمشنر کا مقام پشاور مقرر ہو جاوے
سردار موصوف خود بھی اوس جانب روانہ ہو سردار سلطان محمد خان سے ایک روز
امیر نے مجمع عام بیان کیا کہ ہمنے باوجودیکہ سرکار انگریزی سے بہت برائیان کین

مگر اونکو عوض مین دونون نے ہمارے ساتھ نیکی کی ہے اور ہمکو توقع ہے کہ صاحب
چیف کمشنر بہادر اس مرتبہ ایسی بات نہ کرینگے کہ جس سے ہمارے اطمینان مین
فرق آجاوے اور ربط اتحاد بطور شایستہ منعقد نہو جاوے اور بحالت مجبوری اور
کسی تدبیر بادشاہ سے ربط کرنا پڑے فقط اور ایک روز سلطان محمد خان نے دربار
مین یہ بھی بیان کیا کہ اگر سرکار انگریزی اور افغانان سے صلح ہوگئی تو صاحبان
انگریز صدہا خطوط اس معاملہ مین بھیجا کرینگے کہ تمہارے فلانی رعایا نے ہمارے
ملک یعنی پشاور مین اگرچہ چوری یا رہزنی کی یا اور کوئی واردات بعہد حکومت سکھان
کرنیل میکسن صاحب نے جنرل ادیٹابیلہ کو جان سے تنگ کردیا تھا اور ہر روز شکایتین
کرتے تھے کہ تمہارے لوگ فوج جنرل پانک صاحب پر چڑھ آتے ہین اور اونکو دق کرتے ہین
فقط- سردار محمد افضل خان والی بلخ کے پاس شاہ بخارا نے ایک خط دوستانہ بھیجا ہے
اور سردار موصوف نے اوس خط کو بجنسہ اپنے والد بزرگوار یعنی دوست محمد خان کے
پاس بھیجا ہے چنانچہ امیر نے وہ بھی خط سردار غلام حیدر خان کے پاس جلال آباد کی
طرف روانہ کیا ہے غلام حیدر خان نے امیر کو اطلاع دی ہے کہ بعضے سرداران مہمندی
اور خیبر اور سوراتیون سے درخواست کی ہے کہ ہمارے ہمراہ پشاور کو چلین اور بوقت
جلسہ ملاقات ہمارے اور صاحب چیف کمشنر بہادر کے موجود ہون کہ وہ جلسہ عظیم [illegible]
ہوگا خیمہ سے دربار قریب جمرود کے استادہ ہونگے- جس وقت امیر نے مرزا محمد کو
پشاور کی طرف روانہ کیا تو سردار غلام حیدر خان سے کہلا بھیجا کہ سرکار انگریزی سے

لیا گیا طلب کرنا چاہیے مگر سردار موصوف نے صلاح دی کہ آہالیان نگر یا انگریزی
سمجھ تا آنکہ یہ نہ معلوم ہو جاوے کہ وہ اس صلح کو ضروری سمجھتے ہیں یا غیر ضروری کوئی
درخواست ضروری نہ کرنی چاہیے فقط۔ تاریخ ۲۵ ۔ فروری ۱۸۴۸ء کو صاحب چیف کمشنر
بہادر جہلم میں اور اگلے روز پشاور میں پہونچے اور تاریخ ۱۵ ۔ مارچ ۱۸۴۸ء سردار غلام حیدر
خان ولی عہد امیر دوست محمد خان والی کابل معہ پانصد سوار جرار ولایتی و صاحبان
مصاحبان اپنے کے متصل جمرود پہونچکر فروکش ہوے اول روز صاحب کمشنر پشاور و
کمانڈنٹ ملیٹن صاحب بہادر بتقریب پیشوائی تشریف لے گئے فقط ۱۶ ۔ مارچ سنہ الیہ
کو بسبب بارش کے وہیں مقام رہا اور صاحبان ممدوح بتقریب مزاج پرسی تشریف
لے گئے اور سامان رسد و ضیافت تمام لشکر کا کرنیل و ہنس راج تحصیلدار نے
پہونچایا ۱۷ ۔ کو لشکر سردار صاحب کا بمقام سرباولہ متصل برج ہری سنگھ فرود
ہوا صاحب کمشنر بہادر بمقام جمرود جاکر اونکی ہمراہ خیمہ گاہ تک آئے اور بعد نزول اقبال
سردار صاحب کے خود بدولت صاحب کمشنر بہادر اپنے خیمہ گاہ کو تشریف لے آئے
سہ پہر کے وقت منشی نبولال صاحب میر منشی چیف کمشنری پنجاب بجلو پنجاہ نفر
سواران سواری فیل پر صاحب کمشنر بہادر کی طرف سے بتقریب مزاج پرسی و خیریت بیانی
تشریف لے گئے اور ہزار روپیہ نقد بتقریب ضیافت صاحب والا شان
چیف کمشنر بہادر کی طرف سے سردار صاحب ممدوح کو دیا جس وقت منشی صاحب
موصوف روپیہ ضیافت کا لیکر بسواری فیل زرین پوش وجلو سواران رسالہ گئے۔

مذکورہ چلو بہت سی گورہ اپنے بارگون سی نکلکر صرف تقریب سیاحت ہوی کہ جس سے اوسکی
زیادہ رونق ہوگئی جس وقت ایک کوس ڈیرہ سردار صاحب کا رہا فوجدار
معتمد سرکار گورنمنٹ انگریزی نے ایک سوار واسطے اطلاع سردار صاحب کے روانہ کیا اور
میر منشی صاحب خیمہ سردار صاحب مین پہونچے بعد ادای رسمیات تسلیم و کورنش سردار
کے اول از طرف صاحب بہادر خیر و عافیت مزاج دریافت کی اوسی طرح آپ نے
بھی خیر و عافیت و مزاج پرسی صاحبان عالیشان کی ہوی اور جتنے سردار اور
امیر ہمراہی سردار صاحب کے تہے خوش زبانی اور لیاقت میر منشی صاحب سے نہایت
خوشنود ہوے اور بعد اوسکے منشی صاحب نے مراسلہ صاحب چیف کمشنر بہادر کا
اور گیارہ ہزار روپیہ مذکورہ بالا پیش کیا کہ اوسکو سردار صاحب نے بکمال بشاشت
و خورسندی پذیرا کیا اور تا دیر منشی صاحب سے اونکے وطن اور ہندوستان کا حال
پوچھتے رہے ایک گھنٹہ کے بعد پانسو نقد اور چادر جامہ وار پشمینہ قیمتی حسب ایما
سردار صاحب ناظر نعیم خان صاحب نے لاکر بطریق ضیافت منشی صاحب کی روبرو رکہا
منشی صاحب نے بعد کچھ عذرات معمولی کے قبول کرکے رخصت چاہی تا دروازہ ڈیوڑھی
فوجدار خان بہادر بطریق مشایعت منشی صاحب کے ہمراہ آئے اور سوار کرا کر واپس چلے گئے
اوسی وقت منشی صاحب خیام دولت نظام انگریزی مین واپس آئے اور سب
احوال خوشنودی اور مسروری اور ضیافت کا صاحب چیف کمشنر بہادر سے گذارش
کیا ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۴۷ء کو طیاری ملاقات سردار صاحب کی ساتھ عالیشان

چیف کمشنر بہادر سے مہری کی اول آرایش جلسہ گاہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ متصل
کوٹھی لفٹنٹ گورنری صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ ایجیٹن جنرل کے میدان میں خیمہ جات دربار
لگائے ان خیموں میں تکلف یہ ہوا کہ تین خیمہ کلان جوڑ کر ایک خیمہ بہت وسیع بیچ میں لگایا
اور تین چار خیمہ اوسکے آگے پیچھے بطور برآمدہ کے لگا ہوا اور گرداگرد قنات رنگین بہت
شائستگی سے جائی اور دونوں دروازوں کے سامنے ایک ایک شامیانہ بہ تکلف نصب کیا بڑے
کمرہ کے بیچ میں ایک تخت بچھایا گیا کہ جسپر کمخواب بیش بہا کا فرش تھا اور اوس تخت کے
یمین و یسار تخمیناً دو سو کرسی انگریزی مخمل لگا کر بچھائی گئی تھی اور باقی تمام خیموں میں
فرش تکلف بچھایا گیا اور علی الصباح میجر ایڈورڈ صاحب بہادر کمشنر اسپرنٹنڈنٹ
اضلاع پشاور اور جرنیل صاحب بہادر چھاونی پشاور اور کپتان ہوجسن صاحب بہادر
ڈپٹی کمشنر پشاور مع دو ترپ سواران جنگی واسطے پیشوائی سردار صاحب کے خیمہ گاہ
سردار صاحب تک تشریف لے گئے اور ادہر قبل از پہونچنے سردار صاحب کے افسران
فوج اور سرداران رئیسان پشاور بلباس تکلف کرسیوں پر آکر جم گئے اور پلٹن گورہ
بادشاہی پیدل اور دو توپخانہ اسپی گورہ بادشاہی اور ایک پلٹن پیدل ہندوستانی
خیمہ دربار کے آگے لین باندہ کر کھڑی ہو گئی اور ایک کمپنی سپاہیان گورہ مسلح
اندرون خیمہ دربار قنات سے لگ کر قطار بر قطار دو رویہ کھڑی ہو گئی اور اہتمام
دربار پر مسٹر ارنسٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر قائم ہوئے اور بیرون خیمہ
دربار جم غفیر خلقت تماشا دوست کا جمع ہو گیا ساڑھے سات بجے سواری سردار صاحب

اور اونکے مصاحبان اور ہمنشینان کی پہونچے جس وقت لین دورویہ بیرون خیمہ گاہ
کے اندر داخل ہوے سپاہ نے نوبت بہ نوبت سلامی دی اور سترہ ضرب سلامی کی
توپخانہ سے سر ہوئی سردار صاحب سوار ہاتھی پر ہودج طلائی پر بکمال عظمت و شوکت اور
تھی اور ایک نہایت اچھی طرح کا جلال سرداری اونکے بشرہ مبارک سے عیان تھا
اور باقی سب سردار اسپان ہی بادرفتار پہ بکمال رونق سوار تھے الغرض جس وقت
دروازہ خیمہ دربار پر پہونچے سردار صاحب ہاتھی پر سے اوترے تو دست راست سردار صاحب کا
صاحب کمشنر بہادر اور دست چپ جرنیل صاحب بہادر پکڑ کر خیمہ دربار کے اندر لائے
دس قدم تک چیف کمشنر بہادر نے پیشوائی کی اور دست بدست آکر سردار صاحب
اور صاحب چیف کمشنر بہادر باہم اوس تخت پر بیٹھے جانب راست تخت جلوس کے
صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جملہ سرداران و مصاحبان
ہمراہی سردار غلام حیدر خان اور اونکے بعد سردار نہال سنگھ صاحب پیشوا
راولپنڈی و وکلائے مہاراجہ جموں و نواب صاحب بہاولپور و معتمد راجہ جواہر سنگھ
وغیرہ وکلا و معتمد جو کہ ان سے رونق پذیر ہوے اور بجانب چپ جرنیل صاحب بہادر
و کرنیل سر صاحب بہادر انجنیر اور صاحبان عالیشان جلوہ افروز ہوے پشت صاحب
چیف کمشنر بہادر سیکرٹری منٹگمری صاحب سکرٹری ملٹری و اسسٹنٹ کپتان لارنس
صاحب بہادر و منشی نولال میر منشی و پنڈت موتی لال صاحب مترجم چیف کمشنری
و منشی غلام جیلانی صاحب روزنامچہ نویس ایستادہ ہوے اور اونکے بعد چپراسی اردلی

صاحب چیف کمشنر بہادر و سپاہیان گارد وکالیدکو امر پس پشت سردار غلام حیدر خان
صاحب بہادر کی پچیس نفر غلام سردار صاحب کے با پوشاک خوش ایستادہ ہوئے اور باجہ
خوش الحان انگریزی بجنے لگا یہان تفصیل سرداران ہمراہی سردار صاحب بہادر
کی بھی ضرور ہے۔ سردار محمد صدیق خان صاحب بہادر۔ سردار محمد خان بہادر۔ میر حافظ جی صاحب
سردار شیر محمد خان صاحب بہادر۔ سردار شہنواز خان صاحب بہادر۔ سردار عبد اللہ خان صاحب بہادر
حاجی خیر اللہ خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ نایب۔ سلطان محمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ شاہ مرد خان صاحب بہادر
سید جام الدین خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ مرزا احمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ محمد حسن خان بہادر
عالیجاہ شہنک باشی خان گل خان بہادر۔ عالیجاہ خالو خان بہادر۔ عالیجاہ شاہ نواز خان بہادر
عالیجاہ نور محمد خان بہادر الکا۔ عالیجاہ سید محمود خان بہادر ایانہ۔ عالیجاہ اللہ داد خان بہادر
عبد السلام خان بہادر خوان زادہ۔ عالیجاہ عبد الوہاب خان بہادر۔ سیادت پناہ شفیع خان صاحب بہادر
عالیجاہ نشک باشی میر اکبر خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ احمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ نواب محمد خان صاحب بہادر
عالیجاہ عبد الرحیم خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ ناظر نعیم خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ منشی محمد علی خان بہادر
عالیجاہ مرزا محمد حسن خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ اخوند عبد الکریم بہادر۔ عالیجاہ مرزا عبد العلی بہادر
عالیجاہ محمد امین خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ مرزا عبد العزیز خان صاحب بہادر اخوند زادہ۔
عالیجاہ گل محمد خان بہادر۔ عالیجاہ پیر محمد خان بہادر لی۔ عالیجاہ محمد غوث خان بہادر
بعد جلوس تحت میمنت مانوس اول طرفین سے مزاج پرسی اور خیریت پرسی ہوئی بعد
ازان صاحب لاٹ صاحب چیف کمشنر بہادر نے بعد دستور ذیل تقریر زبانی بکمال خوش بیانی

ارادگی کہ آپ براہ مہربانی متضمن تکلیف رسان و خطرناک اختیار کرکے ہدایت اپنے والد بزرگوار
امیر دوست محمد خان مالک افغانستان کی بنظر کرنے صلح دوستی با سرکار انگریزی از طرف
امیر صاحب موصوف پشاور مین تشریف لائے ہین میرے اوپر بدین نظر کہ مین گورنر جنرل
کشور ہند کی طرف سے مختار ہون یہ ایک فرض خوش آیندہ ہی کہ آپ کی اور آپکے سرداران کی
اس موقع پر تواضع کرون نواب گورنر جنرل بہادر کا حکم یہ ہے کہ آپکی بہر نوع
تواضع اور تکریم اور مہمانداری کی جاوے میجر ایڈورڈ صاحب بہادر کمشنر پشاور
بمقام جمرود سامنے درۂ خیبر کے آپسے ملے اور تعظیم تمام آپکے تکلیف تک کرکے تمام
چھاونی پشاور سے فاصلہ قلیل پہ ہے آپکے ساتھ آئے اسی ملاقات اولین کے
موقع پہ مینے جنرل صاحب بہادر اور جملہ افسران صاحبان انگریز پشاور کو آپکی
ملاقات کے واسطے بموقع دربار عام کو بلوایا ہے اور از طرف نواب گورنر جنرل بہادر
اور اپنی طرف سے اور از طرف جملہ افسران صاحبان انگریز جو موجود ہین مین
آپکی اور آپکے سرداران کی تشریف آوری پہ خیر مقدم کہتا ہون۔
ہماری خواہش صمیمی یہ ہے کہ جو صلح ہونے والی ہے وہ سرکارین کو مطبوع ہو
اور قائم رہے اور یہ روابط دوستی حقیقی مجدد کے بار دیگر شکست نہو اور سکتا ہے
ہر دو ملک کو اس سببسے آسایش و امن حاصل ہو اور جملہ اشخاص از کہ تا مہ
یعنی رئیس و غریب کو اس صلح کے فواید نصیب ہون اور اس صلح سے کل نفع مین
شریک ہوکر اپنی اپنی حیثیت کے موافق دوستی جانبین کی ابدالاباد ہونے مین

سامعی بلیغ کرین اور اسی طرح تقریر شائستہ و گفتگو بائستہ سردار غلام حیدر خان بہادر
اونکے مصاحبین نے کی غرض کہ ایک گھنٹہ تک باہم مکالمہ محبت و مصادقت ہوتا رہا
شدت سفر کے باعث چو چشم چپ سردار غلام حیدر خان بہادر پر آشوب رہی تھی
صاحب کلان بہادر بکمال خلاق و اشتیاق اوسکے معالجہ کا ذکر کرتے ہے
بعد اوسکے منشی پاسی سردار صاحب نے تین خریطہ امیر دوست محمد خان بنام میر کبیر
نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند و صاحب عالیشان چیف کمشنر بہادر ممالک
پنجاب و صاحب کمشنر بہادر پشاور بحضور صاحب کلان بہادر پیش کیے کہ صاحب
محتشم الیہ نے خریطہ اسمی خود دولت و صاحب کمشنر بہادر تحصیل نامہ کتاب سے
نکالکر اوس وقت منشی سدا سکھ صاحب منشی محکمہ کمشنری پشاور سے کہ وہ بھی اسی
جلسہ مین موجود تھے پڑہوائی اور بسماعت مضامین محبت و مصادقت سرکار دولت
صاحب نہایت خوش ہوے (مضمون مراسلہ اسمی صاحب کمشنر بہادر یہ تھا)
مکتوب مرغوب تو دوا سلوب مصحوب عالیجاہ منصور دستگاہ فراست نشان
محمد حیدر خان علذئی پہونچا اور سرور افزای خاطر ہوا نواب مستطاب معلی القاب
گورنر جنرل بہادر ممالک کشور ہند نے جو اپنے خط مین تحریر فرمایا ہے کہ مدار ان
و معتمدان اپنے مین سے ایک صاحب کو واسطے تکمیل شرائط عہدنامہ معاہدت کے
مامور کیا جاے کہ وہ اس طرف سے پشاور مین پہونچکر استحکام شرائط عہدنامہ
کی کرے نظر بر آن فرزند ارجمند سعادت و اقبال نشان غلام حیدر خان شوکت

اجلال سردار غلام حیدر خان بہادر ولیعہد دولت کو بھی شوکت از جانب فرخندہ
بہادر سے سپرد مختار امور ریاست و انتظام حدود وان اتحاد کیش کیا جاتا ہی تاکہ
مقام پشاور میں بہ پہنچکر انجام امور مذکورہ بدلا میں سرگرم ہو فقط بعد سماعت
اس نامہ کے تواضع عطر و پان وغیرہ معمولی ہو کر دربار برخاست ہوا صاحب چیف کمشنر
بہادر نے بدستور سابق چند قدم تک مشایعت سردار صاحب کی فرمائی اور صاحب چیف کمشنر
بہادر اور جنرل صاحب بہادر اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر در خیام دولت نظام
سردار صاحب تک تشریف لے گئے اور سلامی توپ اور توپخانہ کی بھی بدستور
سابق سر ہوئی حاضرین جلسہ میں شور تہنیت و مبارکبادی بلند ہوا اور صاحب چیف
کمشنر بہادر بغیر وزیر و خورسند و شادماں اپنی کوٹھی کو تشریف لے گئے اگلے دن یعنی
تاریخ ۲۰ - جنوری ۱۸۵۷ء کو چند گھڑی صبح صاحب عالیشان چیف کمشنر بہادر بھی
بکمال عظمت و شوکت مع صاحب کمشنر و جنرل صاحب بہادر و ڈپٹی کمشنر بہادر
اور کرنل ایڈورڈس صاحب وغیرہ تحفۂ پیمبران صاحبان انگلشیہ اور امرا معتمد پشاور اور
افواج پشاور کے خیمہ گاہ سردار صاحب میں صاحب چیف کمشنر بہادر بسواری
ہاتھی و دیگر اصحاب بسواری اسپان تشریف لے گئے - اول خیمہ گاہ صاحبزادہ
سردار صاحب محمد عمر خان بہادر - بعد ازاں امیر دوست محمد خان بہادر و جناب
سردار صاحب تشریف لائے - سب وقت سواری صاحبان دو کوس چھاؤنی سے
اور عین طرف خود فرح سردار صاحب سلطانی انبوہ بنتا دیتا ... کے واسطے آیا جس وقت سواری

سردار صاحب پر منظور کیا اور رخصت ہوئی اور عمر خان اور پسر سردار اعظم خان ہمراہ
سواری صاحب چیف کمشنر بہادر کوٹھی تک آئی صاحب عالیشان نے ایک جوڑی [illegible]
ولایتی پستول نہایت عمدہ سردار عمر خان کو عطا فرمائی اور پچاس روپیہ سائیسان کو اور
اسپ سوار سردار امیر دوست خان کو اور پانسو روپیہ دیگر سپاہیان کو عطا فرمائی اور پانچ [illegible]
کو ڈیرہ سردار غلام حیدر خان بہادر کا سرنا والہ سے کوچ ہو کر بیرون چہاونی پشاور
متصل کوٹھی [illegible] سپاہ سرکار کے آگے نصب ہو گیا اور اس دن بارش زیادہ
رہی وقت دوپہر صاحب چیف کمشنر بہادر کی طرف سے سردار نہال سنگھ چاچی بتقریب
مزاج پرسی و خیریت پرسی سردار صاحب کے گئے اور واپس آکر خیریت پہنچائی ۲۲ مارچ
کو باعتبار سلسلہ تحریک آمد و رفت بلا تکلف جانبین کے واسطے مراسم عمدہ [illegible] ہوئی
سوم مارچ [illegible]ء کو صبح سردار غلام حیدر خان بہادر مع چار کس مصاحب یعنی [illegible]
پسر میر واعظ و سردار شاہ نواز بہادر قرابتی سردار غلام حیدر خان و عالیجاہ
شاہ مرد خان بارکزئی حاکم جلال آباد و عالیجاہ میرزا احمد خان بہادر منشی [illegible]
یعنی میر منشی سررشتہ دفتر سردار صاحب کوٹھی صاحب کمشنر بہادر میں جہان صاحب چیف کمشنر
بہادر رونق افروز تھے تشریف لائے اور خلوت میں جلسہ مخفی قرار پایا اس جلسہ میں
بجز سرداران مذکورہ بالا یا صاحب چیف کمشنر و صاحب کمشنر بہادر جملہ ہفت تن اور
کوئی شامل نہیں ہوا دو گھنٹہ کامل اس جلسہ میں گفتگو ہوتی رہی بعد اوسکے سردار صاحب
رخصت ہوئے وقت رخصت صاحب چیف کمشنر بہادر نے صندوق جوڑی پستول ولایتی [illegible]

ہیرے کا اور چشمہ عینک ولایتی کے بطور تحفہ و بطریق دوستانہ سردار صاحب کو عطا فرمائی سہ پہر کے وقت
دونوں بھائی چیف لین ایک برگیڈیر ڈیرہ اسمعیل خان دوسرا اور خوشنما شعار سابقہ لشکر
سردار صاحب میں تشریف لے گئے اور بعد ملاقات کے واپس آئے ۲۴ مارچ [illegible]ء کو صاحب چیف کمشنر بہادر و
کمشنر بہادر بھی ڈیرہ سردار صاحب پہ تشریف لے گئے سردار نہال سنگھ چاچی مع ایک سو سوار جرار کے جلو میں
سواری کے ساتھ گئے اور دو گھنٹہ تک ویسا ہی جلسہ تخلیہ کا وہاں بھی رہا اور باہم شرائط عہد و پیمان منضبط و مضبوط
ہوئے - بعد اس جلسہ تخلیہ کے وہاں طیاری قواعد جرنیلی کی واسطے ملاحظہ سردار صاحب کی ہو رہی تھی اور
جو سامان ضیافت کا ہر روزہ بھیجا جاتا تھا وہ ختم ہو چکا تھا سات سو روپیہ نقد ہر روز تو لشکر کی
ضیافت کے واسطے بھیج جاتی تھی اور صرف مطبخ خاص سردار صاحب میں سب اجناس سرکار
انگریزی کی طرف سے بھیجی جاتی تھیں اور تا قیام خیام دولت نظام سردار صاحب کے یہی طریقہ جاری
رہنے کو تھا ڈیرہ غازی خان فوجدار خان بہادر کا بھی اسی شامل ڈیرہ جات سردار صاحب کی ہی تھا
تاریخ ۲۸ - مارچ [illegible]ء کو ملاحظہ قواعد جرنیلی کا بریگیڈ توپخانہ پر ہوا سردار صاحب والا مناقب مع جملہ
سرداران ہمراہی اپنے کے بہ تزک و احتشام تمام جیسی لبوری فیل پر بیٹھ پر تشریف لائے پیشوائی و تکریم
و تعظیم معمولی عمل میں آئی اور جناب چیف کمشنر صاحب بہادر بھی بسواری فیل کوہ تمثیل وقت آنے و میدان
پر پہنچے ہوئے اور تا دیر ملاحظہ قواعد سپاہیان و سواران و توپخانہ کا کر کے حملہ پلٹن سے جھوڑ و چھاونی انبالہ
حاضر نہیں فرماتے رہے نہایت محظوظ ہوئے قریب دس بجے جب تابش آفتاب تیز ہو گئی ہر دو سرداران عظیم الشان
مراجعت فرما اپنے خیام کے ہوئے یہ معلوم نہیں ہوا کہ کچھ انعام و اکرام فوج کو بھی عطا ہوا یا نہ
۲۹ مارچ [illegible]ء کو حسب معمول ہر آمد و رفت سرداران باوقار طرفین کی شروع ہوئی اور کچھ اصلاح شرائط

صلحنامہ کی ہوئی اور ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو جلسہ خیر واسطے انعقاد و شرائط صلحنامہ و ملاقات مشفقانہ
کے قرار پایا چنانچہ صبح حسب موعود جلسہ اولین متذکرہ بالا موقوع تاریخ ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو
عالیشان و زرنگار و ذی شان خیمہ کو بزرگی افروز خیمہ جلوس مصادق ہوا اور بعد ازاں
صاحب لامناقب سردار غلام حیدر خان صاحب مع تمامی سرداران و اکابران ہمراہی اپنے کے رونق بخش خیمہ
جلوس انتظام نشست بر تماشائی سلامی اور نیکنامی باجہ وغیرہ کا حسب دستور سابق ہوا صاحب چیف کمشنر بہادر
و سردار صاحب حسب دستور سابق پہونچ کر تخت زرنگاری پر جلوس فرما ہوئے اور جملہ صاحبان عالیشان
و سرداران بلند مکان حسب مراتب بیٹھ کے کرسیوں پر بیٹھے اور کاغذ عہدنامہ صلحنامہ کہ پہلے سے
تاریخ ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو مرتب ہو چکے تھے ایک بزبان فارسی اور دوسرا بزبان انگریزی پیش ہوئے
اول عہدنامہ فارسی کو جناب منشی نبولال صاحب میر منشی چیف کمشنری ممالک پنجاب وغیرہ نے
سرو قد ایستادہ ہو کر با آواز بلند جمیع اہل مجلس کے روبرو پڑھ کر سنایا اور بعد اوسکے جناب والا القاب چیف کمشنر
بہادر بنفس نفیس ایستادہ ہو کر عہدنامہ زبان انگریزی کا جمیع صاحبان موجودین کو زبان انگریزی اپنی سے
پڑھ کر سنایا اور دستخط و مہر سردار صاحب از طرف والی کابل اور دستخط و مہر صاحب چیف کمشنر بہادر
از طرف گورنر جنرل بہادر ثبت ہوا اس وقت ۲۱ شلک توپ سلامی سلطانی سر ہونے لگا اور
سرود تہنیت بکمال خوش الحانی بجنے لگا تھوڑی دیر بعد باہم مبارک مبارک سلامت سلامت کا غلغلہ
بلند ہوا بعد اوسکے خلعت ہائے فاخرہ جانبین سے ہوا اور میر منشی صاحب و پنڈت موتی لال صاحب مترجم
و سید غلام جیلانی صاحب منشی ترجمہ نویس سردار غلام حیدر خان بہادر ولیعہد والی کابل و دیگر سرداران
صاحبان ہمراہی سردار صاحب کو مرحمت ہوئے تفریق اونکی نام بنام دریافت نہیں ہوئی مجملاً گزارش ہوئی

سردار غلام حیدر خان صاحب بہادر — نہ پارچہ مع ایک شمشیر قیمتی یا ہو ہی اور کمل یک
اسپ عربی با ساز طلائی ایک اسپ عربی با ساز نقرہ و ایک اسپ با ساز انگریزی و بندوق
مصاحبان نمبر اول — ہفت ہفت پارچہ — مصاحبان نمبر دوم — ہفت ہفت پارچہ
نمبر سوم ہفت پارچہ — نمبر چہارم پنج پنج پارچہ — کل خلعت چالیس عدد قیمتی
کو دی اور مضمون عہدنامہ حسب تحریر صاحب اخبار پشاور کے یہ ہے —

منکہ سردار غلام حیدر خان خلف الرشید امیر دوست محمد خان والی کابل ممالک افغانستان ام
چونکہ از جانب امیر صاحب پدر بزرگوار خود وکالتاً و از جانب خود اصالتاً ہو کر یہ
عہدنامہ لکھتا ہوں کہ جو ملک سرکار انگلشیہ بہادر ہے اوسپر کبھی دست اندازی ہماری نہوگی
اور جو ملک مقبوضہ ہمارا ہے اوسکو سرکار انگلشیہ سے کچھ سروکار اور تعلق نہیں اور علاوہ اسکے
جو شخص دشمن سرکار انگلشیہ کا ہے وہ دشمن ہمارا ہے اور جو دوست سرکار دولتمدار کا ہے
وہ ہمارا بھی دوست ہے لہذا یہ عہدنامہ لکھدیا فقط —

اور صاحب لاٹ بہادر کیطرف سے یہ لکھتے ہیں کہ اصول شرائط صلح کے صرف یہ تھے کہ فیما بین سلطنت
افغانستان و سرکار انگریزی فرمانروای ہندوستان طریق دوستانہ مقرر ہو جو
ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا بھی دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا
بھی دوست ہو دوم اقرار طرف سرکار انگریزی سے یہ ہے کہ ہم معاملات افغانستان میں
اور اوسکے متعلقین میں دست اندازی نہ کرینگے اور یہ لوگ بھی دوستانہ پیش آوینگے
مطلب یہ کہ اب سرکارین میں واسطے دوستی اور محبت کا ہو گیا انتظام قرار واقعی

اور بدمعاشون اور مفسدون سرحد کا بوجہ احسن عمل مین آویگا یعنی اکثر بدمعاش لوگ
سرکار کی عملداری سے مال مارکر کابل مین چلے جاتے تھے اور اوس طرف سے پشاور مین
چلے آتے تھے اب ہر دو جا سے مجرم طلب کئے جاوینگے گویا جیسی اور ریاست عملداری
سرکار مین ہین ویسی یہ بھی ایک ہونی ہوگی مجرمان سے پہنچنے مجرمون مین نہوگا
اکثر مقدمات بذریعہ انگریزی انفصال ہوا کرینگے یہ باب خوب اور بہت اچھی ہوئی
مگر امیر صاحب مطلب کو پا رہین خدا اونکے دل فیض منزل کو صفائی بخشے یعنے
مرزا احمد خان نے مقام پشاور سے امیر دوست محمد خان والی کابل کو لکھا کہ چیف کمشنر نے
مجھسے کہا کہ مدت سے درمیان امیر اور سرکار انگریزی کے رابطہ اتحاد ہے لیکن یہ سبب
اسکے کہ سرکار انگریزی نے شاہ شجاع کو کابل مین بھیجا اوسمین خلل آگیا تھا اور
چونکہ یہ حرکت خلاف آئین یک جہتی امیر کی طرف سے بھی ظہور مین آئی تھی کہ اونے
مقابلہ انگریزون مین سکھون کی مدد کی اس حالت مین برابر ہوگئے لیکن یہ
اوسکے علاوہ ہے کہ سرکار انگریزی نے سردار سلطان محمد خان کا قصور معاف فرمایا
جو کہ اوس سے کرنیل جارج لارنس صاحب کے سونپنے مین جیتے سنگہ کو صادر ہوا تھا
اور یہ بات صرف بپاس خاطر امیر کے تھی سو یہ سنکر ہمنے جواب دیا کہ اگر یہی بات ہے
تو آپ کیون اونکی جاگیر بھی واپس نہین کرتے جو کہ ضلع پشاور مین سے ضبط کرلی
ہے مگر صاحب چیف کمشنر چپ ہو رہے اور جواب نہ دیا یہ حال سنکر امیر نے آہ الیاذ
دوبارہ سے کہا کہ جبتک انگریز مجبور نہ کئے جائینگے ایک انگل بھر زمین بھی نہ دینگے

اور سب حاضرین نے اس بات کو تسلیم کیا اور مرزا کلب علی نے پشاور سے لکھا کہ انگریزان
پشاور کہتے ہین کہ اگر ایرانی یا روس قصد یورش کابل کا کرین گے تو سرکار انگریزی روپیہ
اور سامان جنگ سے امیر کی مدد کریگی فقط اور جو اس عہدنامہ مین یہ شرط ہے کہ سرکارین
مین سے کوئی ایک دوسرے کے ملک مقبوضہ پر دست اندازی نہ کرے اس بات سے خاندان
امیر کے سب لوگ اور بلکہ اونکے دوست بھی ناراض ہین لیکن امیر آیا درحقیقت یا صرف
واسطے چپ کہتے اہالیان دربار کے کہتا ہے کہ مینے اپنے بیٹے کو جو بھیجا تھا اوسمین بھی بہت
منافع مد نظر اور منظور تہے لیکن خلاف موقع وقوع مین آیا کیونکہ انگریزیون نے
روپیہ سے میری مدد نہ کی اور نہ کرین گے جبتک کہ واردات اور موقع وقت اونہین
اس بات کے لیے مجبور نکریگا لیکن سردار غلام حیدرخان نے خوب کیا کہ اون سے مصالحت
کرلی اور اسمین ہمارا کیا تلف ہوا بالفعل اس صلح سے باہم نزاع نرہیگی اگر آیندہ کو کبھی
ضرورت ایسی ہوگی تو اس عہد وپیمان کا کچھ لحاظ نہ کیا جاویگا - بعد اسکے سال ۱۸۵۶ء
مین جب فیمابین شاہ ایران و صاحبان عالیشان انگریز والی ہندوستان کے اوپر ریاست
ہرات کے جنگ وجدل شروع ہوگیا اور سرکار انگریزی نے بوشہر متعلقہ ایران پر قبضہ
کر لیا تو سرکار انگریزی کو شریک کرنا امیر دوست محمدخان والی کابل کا اس جنگ مین
اور مدد دینا اوسکو انبوہ زر و افواج سے مناسب معلوم ہوا ماہ فروری ۱۸۵۷ء مین دوست محمدخان
بمقام پشاور تشریف لائے اور جناب سرجان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر بھی وہان
تشریف فرما ہوئے بماہ فروری مذکور دو ریاست مین زیادہ تر دوستی اتحاد ہوئی اور دوست محمد خان نے

واسطے سرکار کے دس گھوڑے ولایتی نذر کیے اور سرکار انگریزی سے بہت سامان خلعت وغیرہ اشتی ہزار روپیہ کا دوست محمد خان کو دیا گیا بعدہ آٹھ لاکھ روپیہ سرکار انگریزی نے واسطے طیاری فوج وخرچ کے دوست محمد خان کو دیا مگر بعد اوسکے مابین شاہ ایران و سرکار انگریزی کے صلح ہو گئی دوست محمد خان کو کچھ تردد نکرنا پڑا اور سرکار انگریزی سے دوست محمد خان کی دوستی بیتوریہ فقط

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدا اور نعت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح ہو کہ کتاب سیر پنجاب کا حصہ اول مصنفہ ومرتبہ رای کالی رای صاحب منتظم فی اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع انبالہ متوطن قصبہ سلطان پور ضلع سہارن پور کا جمیع مصنف سے صوف نے ریاستہا ہے آن روی ستلج کا حال بکمال تنقیح وتوضیح مع نقشون کے نہایت صحت اور حسن عبارت کے ساتھ بطور رعایت درج کیا اور جمع کرنے اس کتاب مین بدرجہ نہایت عرق ریزی اور سعی کی در حقیقت یہ نسخہ دریاے حالات ریاستہا ہے آن روی ستلج کے لیے جام جان نما ہے ان دنون بموجب خواہش شائقین کے مطبع منشی نولکشور واقع دار الریاست پٹیالہ مین

سید محمود علی مہتمم ومنیجر پٹیالہ اخبار کے اہتمام سے

آخر ماہ جون ۱۸۷۲ء مین چھپا

کتاب سیر پنجاب

متضمن حالات ریاستہای این روی ستلج مؤلفہ مترجم
منشی تلسی رام صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست برادر حقیقی
رای کالی رای صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
رئیسان قصبہ سلطانپور چلکانہ ضلع سہارنپور قوم اگروال
باہتمام سید محمود علی مہتمم و منیجر پٹیالہ اخبار سے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹیالہ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنا ہی لاتعداد اوس مالک الملک دایمی کو سزاوار ہو کہ جس نے اپنی حکمت کاملہ سی سطح آب پہ فرش خاک بچھایا اور کون و مکان اور زمین و زمان کو کتم عدم سے قالب وجود مین لایا خاکدان بے بنیان کو جوہر وجود انسان سی بلندی بخشی اور چادر آسمان پہ کواکب رخشان سی نقش بندی کی

نظم

ہر شاخ مین ہی شگوفہ کاری	ثمرہ ہی قلم کا حمد باری
کرتا ہی یہ دو زبان سی یکسر	حمد حق و مدحت پیمبر

لیکن ازانجا کہ یہہ صحرای پر خار بس شوار گزار ہے اوسکی حد بے پایان مین قلم یکتا باشق اللسان اور بیان اس توصیف لا بیان مین زبان یکسر بے بیان ہی اسواسطی عنان شبدیز قلم عطارد رقم کی اوس طرف سی منعطف کرکے جادہ نورد مطالب ضروری

کاکرتا ہو کہ بندہ بحبودیت ارتسام تلسی رام متوطن قصبہ سلطان پور تحاص متعلقہ ضلع سہارنپور
کا ہے اور قدیم سے مقام اپنی ریاست گاہ باعث عز و جاہ ہے سن بلوغیت سے ذوق روزگار
رہا اول سولہ برس تک ضلع سہارنپور مین کسی کسی عہدہ پر بکار سرکار دولتمدار انگریزی مور
رہا آخر کار بعہدہ نایب پیشکاری حضور تحصیل منصوب تھا بعد فتح لاہور جب ملک
پنجاب بالقبضہ اقتدار سرکار انگریزی آیا اور انتظام مالی و ملکی اوس ملک کا مع ملک این
متعلق ہوا ۱۸۴۹ع مین جناب نواب مستطاب معلی القاب مسٹر طامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر
آگرہ نے ذات ستودہ صفات اخوی صاحب قبلہ خداوند نعمت فیاض زمان ورد ریائے
مکرمت نیر سپہر عظمت طبع ذکا روشن راے لہی کالی راے صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کو ضلع
فرخ آباد سے بنظر ہوشیاری اور آزمودہ کاری بذریعہ حکم ۱۰ اگست ۱۸۴۹ع پیشگاہ
صاحب چیف کمشنر پنجاب برا اجراے و معاونت کار بندوبست تفویض فرمایا اور
حسب الحکم جناب کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کار بندوبست ملک این و سی متعلقہ
اضلاع انبالہ و لودیانہ ولا ڈوہ و کیتھل و فیروزپور اونکے سپرد مین آیا اور صاحب
علا مناقب فیض بخش عالمیان روشن قیاس مردم شناس معنی رس دستگیر
ہر یتیم و بیکس جناب مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست اضلاع این رو سی متعلقہ
مقرر ہوے بہجت اونکے معرفت جناب ڈپٹی صاحب کے حد بست خشیلہ ازقانون ۹ سنہ ۱۸۲۲ع
اجرا پایا صاحب ممدوح نے براہ قدردانی توسل ڈپٹی صاحب ممدوح کو ضلع سہارنپور سے
طلب فرماکر جنوری ۱۸۵۲ع مین سررشتہ دار بندوبست اپنی محکمہ کا مقرر فرمایا اور

بعد چندی سیر ٹلمنٹ بندوبست مختار با ختیار ڈپٹی کلکٹر تجویز کر کے بمنظوری نواب
گورنر جنرل بہادر کشور ہند مامور کا بندوبست ضلع تھانیسر فرمایا اس عرصہ مین تجربہ
حدبست اضلاع مذکور دیہات اور قصبات مین ہمراہ لشکر صاحب ممدوح جو گزر ہوا
گفتگو و بول چال باشندگان اس جوار سے کچھ واقفیت بہم پہونچی اگرچہ اس ملک کے
باشندگان کی بھی گفتگو مانند اضلاع سہارنپور وغیرہ کے ہے مگر جو سکھان مانجھہ کی عملداری
اسی برس تک اوس ملک مین رہی اسواسطے گفتگو ہندوستانی اور پنجابی مرکب ہو گئی جو الفاظ
پنجابی زبان کی سماعت مین آئے اور غیر محاورہ اردو زبان سے پایا اونکو مستنبط کر لیا
اور واسطے سمجھنے زبان پنجابی کے جمع کیا ہرچند مانجھہ پنجاب کی گفتگو زبان ہندوستانی سے
بہت مخالف ہے سب الفاظ تو جمع نہ کر سکا مگر جس قدر سماعت مین آئی وہ بترتیب
حروف ابجد بیچ فہرست کے لکھے اور تواریخ نوشی وقت راہ اور پرنسپ صاحب
بہادر اور مری صاحب بہادر نے بڑی بڑی ضخیم کتابین کاشف حالات اس ملک کی
بشمول ملک پنجاب کے لکھی ہین مگر اس ملک دوابہ کا حال مختصرانہ لکھکر چند اجزا اپنے
جمع کئے تھے سنہ ۱۸۵۰ء مین نقل حکم گورنمنٹ نمبر ۳۹۴۲ مورخہ ۲۷ - نومبر ۱۸۴۹ء کی
صاحبان صدر بورڈ پنجاب نے پسند کی کتاب فتح گڑھ نامہ مولفہ رای کالی رای صاحب
ڈپٹی کلکٹر اور ایماے تحریک کرنے جملہ حکام ماتحت کو واسطے ترتیب ایسی کتاب
ہر ایک ضلع کے بذریعہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر اس رو سے تبلیغ نمبر ۲۳۲ ۱۶ مورخہ
۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۰ء صادر ہوا اور مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست نے

بہ تعمیل حکم صدور ہ مجھکو ہی جا کہ مین بعہد سپرنٹنڈنٹ باختیار ڈپٹی کمشنر ضلع تھانیسر مین
مامور تھا بذریعہ روبکار مورخہ یکم اگست ۱۸۵۰ء حکم تعمیل حکام صدر ارشاد فرمایا زیادہ تر
شوق کو غلبہ ہو کر اس کتاب کا چٹھہ ترتیب کیا اتفاقاً ماہ اکتوبر ۱۸۵۱ء مین جب جناب
مستطاب صاحب بلند اقبال قابل و فاضل محقق کامل بے نظیر مرجع صغیر و کبیر ہنری
میر ایلیٹ صاحب بہادر سکتر اعظم گورنمنٹ ہمراہ جناب مستطاب معلی القاب لارڈ ڈلہوسی
صاحب گورنر جنرل بہادر بمقام پنجور تشریف لائے اور تمام سرداران این روی ستلج
واسطے ملاقات کے حاضر آئے اور بندہ کو بھی باتفاق جناب ڈپٹی صاحب قبلہ کہ
بہ نسبت ذات ممدوح کے صاحب سکرتر بہادر بحال شفقت رکھتے تھے اتفاق جانے
اوس مقام کا ہوا اور صاحب ممدوح کہ ازبس شایق علم جغرافیہ وغیرہ کے تھے عند التذکرہ
اسکا بھی ذکر درمیان آیا چنانچہ اس کتاب کا چٹھہ جس قدر اوس وقت تک مرتب
ہو چکا تھا بعد ملاحظہ اور سماعت اکثر پنجابی حروف و کیفیت مندرجہ اوسکے پسند خاطر
فرماکر ارشاد فرمایا کہ ایک پرت نقل اس چٹھہ کی بخط صاف ہمارے پاس بھیجدو
بجالانا حکم کا واجب اور لازم آیا اوس چٹھہ مرتب و غیر مرتب کو بہ ترتیب چار بابوں
تفصیل فصول مرتب کیا اور دیگر حالات بھی علاوہ اوسکی مندرج کیے بحال خوش قسمتی
اپنی کہ اب یہ نسخہ ۱۸۵۲ء مین بعہد جناب مستطاب حاجت روائی عالمیان عادل ال
زمان بہین سلطہ بان صاحب جاہ و جلال سکندر طالع بلند اقبال نیکو خصائل
نایب گورنر جنرل سر جان لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر فرمان روائی ملک

پنجاب وغیرہ عوام اچھا لہ روبہ انصرام ہوا ختتام لایا اور واضح ہو کہ یہ کتاب نوادر انتخاب حاوی ہے بجز حالات کلیات علاوہ ستمیس تلج دو آب اور نا : رہ عوام سکے لیے خالی از فوائد نہیں ہے

باب اول دربیان گفتگو پنجابی و پرستشگاہ عوام و اقسام و دربیان الفاظ پنجابی اور ترجمہ معانی و دیگر حالات عام اوسکا اردو و فارسی زبان میں

حرف	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	خط فارسی	خط ناگری		
الف	الہنا	अलहना	گھونسلا	آشیانہ
"	امرت ویلا	अमृतवेला	تڑکا	صبح
"	اوگن	उगण	فجر	طلوع
"	ایدون	[illegible]	اسکی	این
"	آوا	आवा	پجاوہ	پزاوہ
"	آڈو	अडेउडु	جدا	علیحدہ
"	آڑو	आडु	کھالی	نالی آبپاشی
"	اکال	अकाल	پرمیشر	خدا
"	ارک	अरक	کوہنی	مرفق
"	اسین	असीं	ہم	مایان
"	آتھن	आथुण	سانجھ	شام

حرف	زبان پنجابی: خط فارسی	زبان پنجابی: خط ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
الف	انبری	अंबरी	بارو	بارانی زمین
〃	اوچھالی	उछली	قے	استفراغ
〃	آکھو	आखो	کہو	بگو
〃	اروالی	उदले	آس پاس	گرد نوح
〃	آپھو	आफो	افیم	افیون
〃	آکھ	आख	بول چال	گفتگو
〃	اتھی	इथे	یہاں	اینجا
〃	اوتھی	उथे	وہاں	آنجا
〃	اگراہا	उगराहा	تحصیلا	تحصیلدار
〃	اڈ اڈ	अडोअड	الگ الگ	متفرق
〃	اوڑ	उड	سوکھا	خشکی
〃	اڑملا	अड़मला	کٹگھیرا	احاطہ چوبی
〃	اٹکو	अटको	ٹھہرو	قیام کن
〃	اڈیک	उडीक	باٹ	انتظار
ب	بتا	बता	سینو	[illegible]

حرف	زبان پنجابی — فارسی	ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ب	بڑہنا	ਬੜਨਾ	کاٹنا	درو کردن
"	باٹا	ਬਟਾ	پہول درخت کیل	ثمر
"	بنڈ	ਬੁੰਡ	گانڈ	سفرہ و کون مقعد
"	بانی	ਬਾਣੀ	بات	گفتگو
"	بہانڈے	ਭਾਂਡੇ	برتن	ظروف
"	باہلا	ਬਾਹਲਾ	بہت	بسیار
"	بگدی	ਬਗਦੇ	چلتی	روان
"	باڑہی	ਬਾਟੀ	کوڑ	رشوت
"	بوہٹی	ਬੋਹਟੀ	بہو	عروس
	بوڑہی	ਬੁਟੀ	عورت	زن
"	بوہل	ਬੋਹਲ	اناج کا ڈہیر	انبار غلہ
"	بولا	ਬੋਲਾ	بہرا	کر
"	بوٹا	ਬਟਾ	کنڈا	زنجیر دار دروازہ
"	بودی	ਬੋਦੀ	چوٹی	جعد
"	باہرا	ਬਾਹਰਾ	چرس پکڑنے والا	برآرندہ دلو چرس
"	برمی	ਬਰਮੀ	بانبی سانپ	خانہ مار

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ب	بکر ودا	क बकदर	روس گیا	خفا شد
"	بیجنا	बीजना	بونا	کاشتن
"	بھون شور وگو نگلو	गंगाल	شلجم	شلغم
"	بلہ	बुल्ह	ہونٹھ	لب
"	بٹ	बट	ڈول کھیت	پیوند یعنی سرحد کھیت
"	بیٹ	बेट	کھادر	زمین نشیب [illegible]
"	بیلا	बेहला	چھاچھ مٹھہ	آب جغرات
"	بیڑی	बेड़ी	ناؤ	کشتی
"	بوہڑ	बोहड़	بڑکا درخت	برگد
"	بھن	भंन	توڑنا	شکستن
"	بالن	बालणा	ایندھن	ہیزم سوختنی
"	بھراو	भराव	بھائی	برادر
"	بوڑا	बोड़ा	پوپلا	دندان شکستہ
"	بتاؤں	बताऊं	بینگن	بادنجان
"	بھرجائی	भरजाई	بھاوج	ایورزن

حروف	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	فارسی	ناگری		
ب	بیوڑ	ਬੇਵੜ	کہائی	خندہا
پ	پہنیا	ਪਿਹਣਾ	پسینا	سائیدن آرد گندم
"	پلون	ਪਲੋਂ	بھوس سروان	بھوسہ سرشف
"	پھنگ	ਫੰਕ	جھٹ	فوراً
"	پل	ਪਲ	جوکابھس	بھوسہ جو
"	پیر	ਪੈਰ	کہلیان	خرمن
"	پاڑی	ਪਾੜੀ	گاجر	زردک
"	پھڑنا	ਫੜਨਾ	پکڑنا	گرفتن
"	پڑ گیا	ਪੈ ਗਯਾ	لیٹ گیا	پا دراز کردن
"	پھاہہ	ਫਾਹੇ	پھانسی	دار کشیدن
"	پیلی	ਪੈਲੀ	کھیت	کشت
"	پاتھی	ਪਾਥੀ	اوپلہ	پاچک
"	پچھی	ਪਛੇ	گھاس	گاہ
"	پدھر	ਪ ਧਰ	گہاڑ	میدان زیر دامن کوہ
"	پل چھی	ਪਲਛੀ	جھاؤ	قسم درخت لب دریا

حرف	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان پارسی
	فارسی	ناگری		
پ	پٹنا	पटना	کھونا	کندیدن
〃	پیہا	पैहा	گوہر	شاہراہ
〃	پے	पड़	پڑی	افتادہ
〃	پرشادی	परसादी	روٹی	نان
〃	پرنایا	परनाया	بیاہا	کتخدا
〃	پہوئی	फाटी	کپاس	پنبہ
〃	پنج انکھا	पनअंखा	کانا	احول یک چشم
〃	پوسٹا ماسٹ	पोस्ट मास्ट	ہرشنا ماس کا	بوسم سر پاشن باران
〃	پنڈ	पिंड	گانوں	دہ
〃	پاہرو	पाहरी	ٹوال دار	باندازید
〃	پور	पोर	انگلی	نے
〃	پگ	पग	پگڑی	دستار
〃	پینیڈی	पिंजणी	پنڈلی	ساق
〃	پنج اشنان	पंज इशनान	منہ ہاتھ دھونا	دست و رو شستن
〃	پنجوان	पंजवान	گھی	روغن زرد

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی	حروف
زمین چاہی	سینچی ہوئی زمین	ਪਿਆਰੀ	پیاریں	پ
معابرگاہ	گھاٹ	ਪਤਨ	پتن	"
پدر	باپ	ਪਿਉ	پیو	"
طرف	اوڑ	ਪਾਸਾ	پاسا	"
میزان	ترازو	ਤਕੜੀ	تکڑی	ت
سبوچہ	گھڑا	ਤਾਵੜਾ	تاوڑا	"
عورتہا	لگائی	ਤੀਵੀਂ	تیویں	"
دوادوش	دوڑادوڑ	ਤਾਬੜ ਤੋੜ	تابڑتوڑ	"
مضبوط	ٹھاڈا	ਤਕੜਾ	تکڑا	"
شام	سانجھ	ਤਕਾਲਾਂ	تکالاں	"
روغن زرد	گھی	ਥਿੰਦਾ	تھندا	"
تو	تیرا	ਤੁਹਾਡਾ	توہاڈا	"
رفتن	چلنا	ਤੁਰਨਾ	ترنا	"
نظر	سائیں	ਟਹਲੀਆ	ٹھلیا	"
خار	کھوانہ	ਟੋਰਾ	ٹورہ	"

حرفها	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	فارسی	ناگری		
ت	ترکہان	ਤਰਖਾਨ	بڑہئی	درودگر
ٹ	ٹوبہا	ਟੋਆ	جوہڑ	تالاب
"	توڑی	ਤੂੜੀ	بہوس	بہوسہ گندم
"	تنگلی	ਤੰਗਲੀ	چہلی	اوزار علاقہ افغانی
"	ٹہانو	ਠਾਂਵ	جگہ	جاءی
"	تیتہر	ਤੀਤਰ	بہوت	تیہو
"	تہوہ	ਥੇਹ	پتہ	خبر
"	ٹہدہ برجی	ਠਠੇਬੁਰਜੀ	روڑی کی دیوار جالندہر میں کہتی ہیں	نشان سرحد
"	ترودی	ਤ੍ਰੂਡੀ	نسوت	تربد
"	تلی	ਤਲੀ	تلوا پیر کا	کف پا
"	ترکالا	ਤਰਕਾਲਾ	گوہرا	جوگندم
"	تنگڑی	ਤੰਗਾੜੀ	جالی بہوس باندہنے کی	جوال
"	توسی	ਤੁਸੀ	تم	شما
ج	جہلانگا	ਝਲਾਂਗਾ	تڑکا	وقت صبح
	جٹا	ਜਟਾਂ	سر کا بال	موی سر

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ج	جندرا	ਜੰਦਰਾ	تالا	قفل
"	جھیڑا	ਝੇੜਾ	کوئی	کسی
"	جگرا	ਜਗਰਾ	ہانڈی	دیگ
"	جن جیج	ਜਨੰਜ	جنیت	مجمع ہمراہی نوشہ
"	جم جم	ਜਮ ੨	سدا	ہمیشہ
"	جواترا	ਜਵਾਤਰਾ	جنوائی	داماد
چ	چرگیا	ਚਰਗਯਾ	پھر گیا	منحرف
"	چھکڑ	ਛਕੜ	پچھلا	آخیر
"	چکھنا	ਚਖਨਾ	کھانا	خوردن
"	چول	ਚੂਲ	توکھا	سر عدسہ چوب قطع کلتھ
"	چیٹی	ਚਟੀ	ڈانڈ	جرمانہ
"	چیتی	ਛੇਤੀ	شتابی	جلدی
"	چھاپہ	ਛਾਪਾ	جھاڑ جھونڈ	خار و خس
"	چھڈ	ਛਡ	چھوڑ	بگذار
"	چیر	ਚੀਰ	ادھیڑ	درید

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی	حرف
		ناگری	فارسی	
پاپوش	جوتا	छितर	چھتر	چ
بے نصیب	کرم ہین	चंद्रा	چندرا	"
چہارم	چوتھائی	चपा	چپّا	"
آواز بلند	روکا	चानक	چانک	"
ضرب	جوہڑ	छपड़	چپیڑ	"
برواریز	اوٹالو	चकलौ	چکلو	"
خوشہ مکئی	کوکڑی	छल्ली	چھلی	"
بزوگوسپند	بکری	छेल्ली	چھیلی	"
پنج ریان	چوڑ	छिड़वः	چڑوہ	"
نخود	چنا	छोले	چھولہ	"
کشیدن	کھینچنا	धोना	دھونا	د
دندان	دانت	दंद	دند	"
بگو	کہہ	दस	دس	"
زن غیر منکوحہ	کراو کی عورت	धरैल	دھریل	"
گردن	گدی	धउन	دھون	"

زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
فارسی	ناگری		
ڈانگ	ढग	لاٹھی	چوب دستی
ڈھکان	ढकां	بندھوا	قیدی
ڈھوئی	ढूंढ	کمر کا کلہ	قلعہ پشت
ڈھاک	ढाक	"	"
ڈھیڈ	ढींढ	چمار	قوم چمار
ڈھورا	ढमोरा	اڈو	چوب بلوغ شکستہ
ڈولا	डोला	پھیرا	گردش کردہ
ڈھانڈی	ढांडी	گود	مادہ گاو
ڈنگہ	ढगा	بیل	نر گاو
روکھ	रूख	پیڑ	درخت
روڑی	रौडी	کوڑی گھات	خاشاک
روڑی	रोडी	بھیلی گڑ کی	گلولہ قند سیاہ
روہ	रसरी	رس	عرق نیشکر
ربنا	रंबा	کھرپا	آلہ کاہ تراشی
رن	रन	لگائی جورو	زن

	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	فارسی	ناگری		
ک	کھرکا	खड़गा	جھاڑو	جاروب
"	کنڈھا	कंढा	ڈھانک	کنارہ
"	کرڑا	कड़ा	مانند چرس	حلقہ آہنی چرس
"	کیڑا	केड़ा	کون	کدام
"	کھوڑ	खोड़	بیر	دشمنی
"	کھچرا	खचरा	دوغلہ	حرامزادہ
"	کماد	कमाद	ایکھ	نیشکر
"	کوکڑ	कुकड़	مرگا	مرغ خروس
"	گھر	खर	گھاس	گاہ
"	کنک	कणक	گیہوں	گندم
"	کتک	कतक	کاتک	ماہ ہندی
"	کھبل	खबल	دوب گھاس	گاہ سبز
"	کول	कोल	پاس	قریب
"	کلگا سنگھ	कलगासिंघ	گنجا	گل
"	کاچھو	काछू	کیتنا	نصف تخم زراعت

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ک	کانو	काव	کاگ	زاغ
〃	کھوہ	खूह	کوا	چاہ
〃	کچھ	कछ	کن	تخمینۂ جملہ
〃	کنچھ	कंछ	کانچھ	بغل
〃	کندہ	कंध	بھیت	دیوار
〃	کوڑی	कुड़ी	لڑکی	دختر
〃	کی	की	کیا	چہ
〃	کنگن	कंगणा	کڑا	یارہ دستی
〃	کہیان	खयाणी	دبیا	قسم سخت
〃	کہتی	खनी	آدہی روٹی	نصف نان
〃	کھوری	खुरी	دوڑ	دوس
〃	کھانبی	खांडी	چرس یا گنجی والا	چرسی یا رند
〃	کاہلی	काहली	جلدی	شتاب
〃	کیلا	कीला	کھونٹا	میخ
〃	کلیوا	कलेवा	[illegible]	[illegible]

حروف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ک	کان	ਕਾਨ	تین قدم لمبا	بطول سہ گام
"	کپتان	ਕਪਿਤਾਨ	بوند	قطرہ
"	کوڑ	ਕੂੜ	جھوٹھ	دروغ
گھ	گھلا	ਘੱਲਾ	بھیجا	فرستاد
"	گھٹا	ਘਿਟਾ	ٹخنہ پائی	شتالنگ
"	گڑوا	ਗੜਵਾ	لوٹہ	آفتابہ
"	گیٹک	ਗਿਟਕ	گٹھلی	تخم اشجار
"	گھماو	ਘਮਾਵ	دوگھڑیہین	بیگمان
"	گبتہ	ਗਭਾ	بیچ	درمیان
"	گھٹا	ਘੱਟਾ	دھول	غبار
"	گل	ਗੱਲ	بات	سخن
"	گولی	ਗੋਲੀ	بانڈہوی	کنجشک
"	گھوڑوال	ਘੁੜਵਾਲ	لشکر سائیس	[illegible]
"	گلتی	[illegible]	گاتی	[illegible]
"	گھن	[illegible]	سیکھ	آموز

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
گہ	گیہا	ग जहा	گراس	لقمہ
〃	گہولی جاؤن	घोलेजाउं	سدقہ جاؤں	قربانت شوم
〃	گیہو	घेउ	گہی	روغن زرد
〃	گدوہی	गउेवेह	چاکر	خدمتگار
〃	گوجی	गोजी	بورو سور	بجو مدس
〃	گوہا	गोहा	گوشا	پاپیک
〃	گوگلو	गोगलू	شلغم	شلیم
〃	گوجتی	गोम्हराती	گیہوں چنا	گندم نخود
ل	لوہا ویلا	लोहावेला	تیسرا پہر	سہ پہر
〃	لمبہ باہان	लंबवांहां	ٹونڈہ	دست بریدہ
〃	لٹیرا	लीडा	کیڑہ	پارچہ
〃	لت	लत	لات	پای
〃	لوہا پڑگیا	लोहडावेगया	آفت پڑی	غضب افتاد
〃	لنگر	लंगर	رسوئی خانہ	باورچی خانہ
〃	لدین	लदीन	تولاونا	[illegible]

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ل	لسّی	ल:सी	چاچھ	[illegible]
"	لام	लाम	برابر	مقابل
م	مڑنا	मुड़ना	ہٹ آنا	واپس آمدن
"	منجھا	मंझा	کھاٹ	چارپائی
"	مُتھا	मुसल	تانڈ	جای نشستن سپاہ فوج
"	مونڈا	मुंडा	لڑکا	طفلک
"	مکّا	मुका	چوکاوا	فیصل کردن
"	منا	मुनाला	کھونٹا	میخ
"	موٹا پاٹ	मोटा पाट	جانگھ	ران
"	مکھا	मखा	گھڑا	سبوچہ
"	موہلا	मुंहला	موسل دستہ	دستہ چوبی
"	منتی	मिंनती	بنتی	پیمایش
"	مگر	मगरा	دلوی	پست
"	میدان	मैः दान	جھوٹا جاشور	جاموش
"	مینہہ	मैंह	بھینس	گاومیش

زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
فارسی	ناگری		
ماتم	मांहूं	اوڑو	ماش
ماشکی	मश्की	بہشتی	سقا
سوڑہی	मूढी	چرس لینے والا	گیرندہ چرس
ناؤلی	मल्लि: मल्ली	دھیلا دمکی	زیر دستی
ناڑا	नाड़ा	ناڑا	ازار بند
نک	नक	ناک	بینی
نال	नाल	ساتھ	ہمراہ
نوہ	नौः	بیٹے کی بہو	عروس پسر
نیرہ	नीरा	گھاس	کاہ
نکھر جانا	निघरजाना	اوت گیا	لاولدی
نہر بانگہ	निहररामिह	نائی	حجام
بیائی	निआई	گوبرہ کی زمین	کان قسم زمین
ناکی	नाकी	بیجائی کی وقت ناکا توڑنا اور بند کرنے والا	
نکا	निका	اچھا	بچہ
وکھو وکھی	वखोवखी	الگ الگ	علیحدہ علیحدہ

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
و	واہی	ਵਾਹੀ	کھیتی	زراعت
"	ویلا	ਵੇਲਾ	سمان	وقت
"	واڑھا	ਵਾੜਾ	لاوہ	درمکندہ زراعت
"	وانٹھہ	ਵੰਡ	بانٹ	تقسیم
"	وچ	ਵਿਚ	بیچ	درمیان
"	وہراں	ਵੇਹੜ	تیشہ گنڈاسہ	دستہ گنڈاسہ
"	واک	ਵਾਕ	بچن	قول
"	وہی	ਵੇਹੀ	گلی	کوچہ
"	وگدی	ਵਗਦੀ	جلد	شتاب
"	وجا	ਵਜਾ	گھس گیا	خزیدہ
ہ	ہوکا	ਹੋਕਾ	روکا	آواز بلند
"	ہیٹھ	ਹੇਠ	نیچے	زیر
"	ہاڑ	ਹਾੜ	اساڑھ	نام ماہ اساڑ
"	ہیٹک	ਹੇਠਕ	گٹھلی	تخم و بیجو
"	ہاڑھی	ਹਾੜੀ	ساڑھی	فصل ربیع

رسم تحریر خطوط سکہان کی مرکب زبان فارسی و پنجابی اکثر تہی اور طریق تحریر القاب و آداب کا یہ تہا۔ **القاب**۔ واہ گوروجی کے پیارے ست گوروجی کے سنواری اوجل بنتگ شرمل ہیدا رسگہہ الاکال۔ اداب بعد فتح گوروجی کے واضح رای منور باد **مضمون**۔ ڈیرہ سرکار پرشادہ چکیدہ ملہولی خواہد رسید۔

تذکرہ پرستگاہ اقوام رزیل

اس مودابہ مین ہمنے دیکہا کہ اکثر مخلوق گوگا پیر اور سرور سلطان اور گوڈیا پیر کو بہت مانتی ہین اور آسار ڈہی کی مسافرین نہایت ادب اور تعظیم کرتے ہین اونکا حال مختصرانہ ذیل مین ہے۔

نام گورو	کیفیت
گوگا پیر	یہہ گوگا پیر پسر راجہ جے پور قوم راجپوت گوت چوہان یکجدی اپنی بمقام قصبہ گرودریڑہ ملک باگڑ سراج بیکانیر مین بدعای گورو گورکہ ناتھ بطن مساۃ باچہل سے پیدا ہوا او سراج پر اپنے خالہ زاد بہائیون سے لڑا اور اونکو قتل کیا آخر ش اپنی والدہ کی نارضی سے گہوڑے سمیت بموضع مکہی پورہ وودہڑہ زیر زمین سما گیا او مشہور ہے کہ باسک ناگ سردار سانپونکا اوسکی تابع تہا اور عوام سچا آدمی اسکے احکام کی نہایت کرتے تہے کہ ملک ... مین اوسکی پرستش ہیاں تک ہوئی کہ کسی نے پوچہا کہ گوگا بڑا کہ علم جانا

کیفیت	نام گورو
کہ جو بڑا ہے سو بڑا اپنے گہر سانپون سے کون کٹواوے یعنے اونکے عقیدہ مین یہہ ہے کہ کوئی کلمہ بے ادبی کا بانسبت گوگا زبان مین نہ لانا سانپون سے اذیت پاتا ہے موسم برسات مین لوگ وہان جاکر ادا منت کرتے ہین اور وہیہ بدیہ مین اوسکے نام سو ایک مکان ماڑی بنا ہوا ہے اکثر ہر سال ماہ بہادون مین میلہ ہوتا ہے اور چہڑی کھڑی کرتے ہین کمہار نائی کرو بالجوگی اوسکے بہگت ہین اور چڑہاوا لیتے ہین اور ایک راگ اوسکے حال کا گاتے ہین —	گوگا پیر
شہر نگاہا علاقہ ملتان مین اس پیر کی درگاہ ہے وہان توپڑی پرستش اور میلہ ہوتا ہے مگر اس ملک مین قوم بہرائین اوسکے مجاور ہین وے بدیہ چبوترہ اس پیر کے نام کا بنا کر مسلمان لوگ یا ہندو بروز جمعرات کچہ شیرینی چڑہاتے ہین اور سرور کا ایک روٹ ورتی سوا من خام یا پختہ آرد وقند سیاہ سے بنا کر ٹکرہ ٹکرہ لوگون کو بطور تبرک بانٹتے ہین مگر اکثر معتقدان اسکے بوجہ تفاخر یوم جمعرات دودہ کہ روغن نہین نکالتے اور اپنے گہر کے دودہ اور دہی کو اوسکے نام پر صرف کرتے ہین —	سرور سلطان

نام گورو	کیفیت
گوڈریا پیر	لوہ بانہ سی پرسے دہم کوشا کی طرف ہمنی بچشم خود دیکھا کہ اکثر جگہ پر ایک آبادی میں کسی درخت کیکر پر کپڑہ کے چیتھڑے پورانے چڑہاتی ہیں اور وہ زمین تک لٹکتے ہیں اور درخت پر لٹکتے ہیں اوسکو گوڈریا پیر بولتے ہیں اور خاص عام مسافر اوس درخت پر ایک چیتھڑا لٹکا دینا ثواب سمجھتے ہیں۔
آسار وڑہی	یہ نام پیر یا شہید یا ولی کا نہیں ہے وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ آسا امید و روڑہی یعنی سنگریزہ اقوام رذیل بضعف اعتقاد اور ناواقف عقاید مذہبی نے بروقت سفر اپنے عزیز و اقارب کے واسطے کسی مقام پر ایک پتھر بدین مراد ڈالدیا کہ اکثر اشخاص امیدوار بامداد غیبی اس پر اور پتھر ڈالینگے تو افزونی ان پتھروں کی امید خوشحالی اور جلد عود کرنے اوس مسافر کی متصور ہے اور جبکہ ہر فرد بشر کو غربت در پیش ہے اور خالی از غرض کوئی نہیں ہر اشخاص خصوص مسافروں نے بنظر ثواب یہہ طریقہ اختیار کیا کہ وقت گذرنے ایسے مقام کے ایک پتھر اوس پتھر پر ڈال دیا شدہ شدہ ایک رسم عام ہو گئی اور یہہ منت آسار وڑہی مشہور ہے۔

اقسام زمین معافی کہ اس ملک مین نامزد ہے ظاہر ہے کہ بادشاہون کے وقت مین تین قسم کی معافی تحریر مین آتی تھی۔

قسم	کیفیت
[ا]لتمغا	وہ معافی کہ بادشاہ نے دوام کو نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً معاف رہے اور کسی طرح کا ابواب اوس پر نہو۔
مدد معاش	حاکم نے اپنا خراج تا حیات کسی کو عطا کیا۔
ملک	کسی حاکم متقدم نے کسی زمین کا جو [illegible] بعطیہ کے معاف ہو۔
جاگیر	ملازم کو بذ انعام [illegible] دی خدمات مین تا حیات دی جاتی ہے

الحال [illegible] زمینات [illegible] معافی زادہ سکھان و زمینداران ہی باقی رہی [illegible] وہ معافی [illegible] وقت کی کسی کے پاس باقی نہین رہی [illegible] آئی ہم ذیل مین لکھتے ہین۔

قسم معافی	کیفیت
انعام زمینداری	حاکم نے کہ جسکو [illegible] اپنے محصول کا ہی اپنا حصہ زمیندار کو بوجہ حق زمینداری معاف کر دیا ضلع ہوشیارپور مین اسکو [illegible] کہتے ہین
دوہری	حاکم یا زمیندار نے مقدم یا مزارع کو کچھ دی کوشش تردد کی زمین [illegible] معاف کیا۔

یہی اقسام [illegible] ضلع [illegible]

قسم معافی	کیفیت
پن ارتھ یا دھرم ارتھ	بولتی ہین اور یہہ زمین تملک کر کے دیتے ہین۔
شاستر ہت	کتھا و گرنتھ پڑھنے کے وقت جو زمین دی جاوے۔
پرمارتھ	واسطے اپنی عاقبت کے دے۔
نراین ہت	جس زمین کی پیداوار نذر اللہ کھلائی جاوے۔
دھولی	جو زمین بچولی یا دہا پروہت کو زمیندار دیتے ہیں پوربیہ اس طرح کی زمین کو یا وارک بولتے ہین اور یہہ بھی ایک نوع کی مشروط خدمت ہے
پونہاڑہ	چاکرانہ زمین کہ بعوض خدمت گاؤن کے چاکران دہ کو دی جاوے۔
دھرم نت سا	مرنے کے وقت بعد کریا کرم عطا ہوا اور مرنے کا تلفظ سکھوں مین حکم ست ہے سبکو اور ہندو پیر لوگ اور فارسی والے انتقال کہتے ہیں
پتر ارتھ	بعد مرنے کے مہابرہمن چارج کو قبل کریا کرم یا اتشا گرڈ پر یہ زمین کو بعد کریا کرم کے دین۔
گرہ ارتھ	جو زمین ٹہلوت کو یا گجراتی برہمن دان لینے والے کو دی جاوے
بیاہی کا خرچ	جو زمین یا گاؤن وقت شادی کے لڑکی کو دین۔
بدیا ارتھ	کسی معلم یا پاندہا کو پڑہاوے طالب علموں کے واسطے فائدہ عام کے دی جاوے۔

قسم معافی	کیفیت
تیرتھ ارتھ	گنگا و کچھت وغیرہ پر بوقت اشنان کی پربہ کے دن سنکلپ کرکے پروہت کو دی جاوے۔
خون بہا	بعوض ماری جانے کے اوسکے وارثان کو منجانب اوسکے کہ جسکے کام پر مارا گیا یا جسکے ہاتھ سے مارا گیا دی جاوے۔
بدھائی	لڑکا کے پیدا ہونے میں عطا کریں اوسکو نندی موکہ سرا بھی بولتے ہیں۔
سدا برت	واسطے خرچ خوراک روزمرہ مسافران آیند و روند کے دی جاوے
ناگ بیدہ	وقت قلبہ رانی کے جب کھیت میں سانپ پھالی ہل سے مارا جاوے وہ کھیت مع بیل و ہل کسی برہمن کو دیتے ہیں۔
دیوہاٹ	ٹھاکردوارہ۔ ماڑی گوگا پیر۔ سرور سلطان۔ پیر یا سید درگاہ مندر دیبی۔ سمادھ۔ تکیہ۔ یا میلہ درگاہ کے صرف کو دی جاوے
باغ و چاہ کی بیاہ میں	جب باغ طیار ہو یا نئی چاہ اوسکی شادی کرتی ہیں اور برہمن کو کھانا کھلا کر کچھ زمین عطا کرتے ہیں اور جبتک بیاہ باغ او چاہ کا نہ ہو تب اوسکا پھل نہیں کھاتے او پانی نہیں پیتے۔

شرح سرحد چھا سنیو و کچھ کچھ

چھاہ، دریا، سیالیئی مثل ہے بڑی دھار دریا کی جہاں جاری ہی وہی سرحد

ہو گو کہ پیچ تاب رہا ہے کچھ زمین ایک گاؤن کی دوسرے گاؤن مین کٹ جاوے
اضلاع غربی مین اوسکو بھچا سنیو اور اضلاع شرقی مین دہار دہو را بولتے مین
اور پنجاب اوسکو کچھ مچھ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ کچھ مچھ بھی معلوم ہوتی ہے
کہ کچھوا یا مچھ دریا مین رہتا ہو اوسکے نشان سے بایں تلفظ نامزد ہوا۔

برہمنان پرہت و پچولی و پادہا کی شرح

اس ملک مین برہمن تین قسم کا حق رکھتے ہین ایک پروہت پرہتا وہ ہے
کہ جو قدیم سے صبحل نداں کا پروہت ہے بدستور رہے پچھان کو جسکا وہ پروہت
ہے تغیر و تبدل نہین کرسکتا وقت شادی کے وہ ساکھو چار یعنی نسبت نامہ
پڑہتا ہے۔ دوسرا پادہ ہے۔ پادہا وہ ہے کہ جو شاخ سے پاہوا ہوا اور وہ
رسم بیاہ شادی کی کرادے جو فلوس اوس وقت پوجا بیاہ مین چڑھتے ہین
وہ لیتا ہے اور سروہا کہلاتا ہے اور سادہی پاتا ہے اور مرنے مین کریا کرم
اور سرادہ کناگت وہی کراتا ہے جو کچھ فائدہ اس سے ہو وہ پادہا کو موجب
وہ گاؤن مین بسے وہ ہے جب اوٹھ جاوے پھر اوس گاؤن مین اوسکا
کچھ حق نہین رہتا اور تغیر و تبدل اوسکا باختیار زمینداران دیہہ ہے اور
شہرون مین باختیار گھر والی کے ہے۔ پچولی وہ ہے کہ جو آٹھ روز
ہندو کی روٹی پکا دیوے اور گاؤن کا آسرت کہلاتا ہے بیاہ شادی مین جو
اوسکو کچھ مل رہتا ہے اوسکا تغیر و تبدل باختیار زمینداران دیہہ ہے شہر والے

مین باختیار مالکان ہر ایک کو ہے اور ساڈہی غلہ کی بہ نسبت پیدا وہت کے
کم پاتا ہے مگر پھر ایک بیگھہ فی من اوسکو بھی غلہ ضرور ملتا ہے۔

باب دوم بیان پرگنجات عہد بادشاہی و آمد طرایقہ سلطنت سکھان حال دوابہ ما بین جمنا و ستلج بقید پرگنجات عہد بادشاہی مندرجہ آئین اکبری

دوابہ جمنا و ستلج بادشاہی عملداری مین بنام سرکار سرہند لکھا جاتا تھا اور
اب عمل انگریزی مین سس ستلج یا ادہر ستلج لکھا جاتا ہے اور اوسکے محدود
اقطاع بنام پرگنجات و نیابتون ہوا اور تخمینا جسمین جسکا نام ہر ایک پرگنہ قدیم کا
پتہ سکا لگا یا بطور کلیات سلسلہ وار تحت مین لکھتا ہون حد وار بعہ اس دوابہ
کی یہ ہے شمالی حد کوہ شوالک علاقہ نالہ گڑھ و پنجور متعلقہ شملہ و دریائے ستلج پار
ضلع جالندھر و ہوشیارپور (جنوبی حد ضلع پانی پت و حصار و رہتک شرقی حد
دریائے جمن ملحقہ ضلع سہارنپور و مظفر نگر) غربی حد دوابہ باری و ضلع
امرتسر و لاہور فقط آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک عمل بادشاہی
مین متعلق صوبہ دہلی سے تھا اور سرکار سرہند مین (۳۳) پرگنجات متعلق تھے
اور اب اور تین پرگنہ سرکار حصار کا اس ملک مین شامل ہو گئے اور ایک پرگنہ
سرکار سہارنپور سے آیا کہ اوسکی کیفیت خاتمہ اس کیفیت مین ثبت ہے اور ان
پرگنجات کے قصبہ جس جس سردار کے علاقہ مین اب شامل ہین اوسکی کیفیت و

تفصیل موافق آئین اکبری کے ذیل مین درج ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱	انبالہ	اب یہ انبالہ خاص عمل انگریزی مین ہے اور انبالہ کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے ہنود کہتے ہین کہ چنڈی دیوی کا مکان نہان تھا اور دیوی کا نام انبا اور لہ کو کہتے ہین تو انبالہ اسکا نام ہوا بلکہ اوس مکان دیوی ہمیشہ مسلمانون کا نزاع رہا کہ مسلمانون نے وہ مکان اپنا مسمار کرکے مسجد بنائی وہ مسجد مسمار ہوئی انہین فسا ہوا اور وہ زمین چنڈی کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۸۶۲ع مین اسپر جھگڑا ہوا کہ مسلمانون نے قصاب بٹھلاوینے چاہیے اور باجازت ڈپٹی کمشنر کے احاطہ نشست قصابان مقرر کرنا چاہا مگر ہندوان کی نزاع پر بند ہوا۔
۲	بنوڑ	قصبہ اسی نام سے مشہور عملداری پٹیالہ مین ہے
۳	پائل	قصبہ اسی نام سے مشہور عملداری پٹیالہ مین ہے۔
۴	بہوڑ	قصبہ اسی نام کا مشہور ضلع تھانیسر مین ہے۔
۵	بھنڈہ	اب یہ راج پٹیالہ ضلع فیروزپور مین شامل ہے قصبہ اس نام کا موجود ہے اور اوسمین قلعہ نامی ہے۔

کیفیت	نام پرگنہ	نمبر
یہ ضلع تھانیسر مین شامل ہے اور قصبہ اس نام کا موجود ہے اور اسی سے متصل ایک ٹیری ہے کہ جسکا پرانا نام جاتا ہے اور یہ بھی قیاس مین آتا ہے کہ شاید یہ نام پونڈری ہو کہ متصل بھاٹہ علاقہ جگراوان کے ہے۔	پونڈری	۳
علاقہ جگراوان ضلع لودیانہ مین اسی نام کا قصبہ موجود ہے اور اسی سے متصل پونڈری بھی ہے۔	بھاٹہ	۴
اسی نام کا قصبہ موجود اور اسی نام سے اب ضلع قرار پایا	تھانیسر	۵
ریاست پٹیالہ مین شامل اور قصبہ اسی نام کا موجود قدیم نام لکھنوتی تھا زبان زد عوام ہے کہ راجہ پتھورا کو علم تیر کا ایسا تھا کہ جسکو شبد بیدی بان شاستر مین کہتے ہین یعنی جہان سے آواز آدمی کو ل لیسا ہی مضبوط پردہ ہو بیان [illegible] تیر اوسکو توڑ کر وہان پہنچتا چنانچہ شہاب الدین غوری نے جسوقت [illegible] ایک مکان مین راجہ پتھورا کو قید کیا اور اوس کی چھت مین آہنی تختہ ایسا لگا تھا کہ موٹا چھ انگل کا اور آپ اوس پر بیٹھا اور آواز دی راجہ پتھورا نے تیر چلایا آواز کو ساتھ چھت توڑ کر شہاب الدین محمد غوری کے	چھت	۶

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱۳	دہوتہ	پہلی عہد مین یہہ بہی پرگنہ تہا اور جنگل کا علاقہ مشہور ہے
۱۴	دیورا	اسکا ٹہکانا ہمکو نہین ملا کہ کس پرگنہ اور کسکے قبضہ مین ہے مگر ایک موضع دیوڑا دندوہم علاقہ انبالہ مین ہے اور دہرا کا وارث پا سینہ کا غذات سعایند انبالہ مین اسکا نام دیورا نا لکہا ہے عجب نہین کہ تہا و آباد ہے طرف غرب و شمال کے مابین انبالہ اور شاہ آباد کے یہہ پرگنہ دیرانہ ہے
۱۵	روپڑ	اب بہی اس نام کا قصبہ موجود اور تحصیل بہی وہان ہے ازضلع انبالہ مین ہے
۱۶	حویلی	اسکا پتا نہین ملا مگر روپڑ کے پاس موضع حویلی کلان و حویلی خورد مین ایک بڑا مقبرہ پٹہانون کا موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہی روپڑ کے ساتہ علحدہ لکہا جاتا ہے
۱۷	سرہند	اب بہی اس نام کا قصبہ موجود مشہور اور یہہ کان جاسے شہرت صوبہ کا تہا اور مکانات اور محلات بادشاہی بہی موجود اور اب راج پٹیالہ مین ہے قدیم اسکا نام سہرند پہچانا پہر شہر سرہند نامزد ہوا شدہ شدہ سرہند ہوا۔
۱۸	ساہانہ	اب اس نام کا قصبہ موجود ہے اور راج پٹیالہ مین ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱۹	سنام	اب بہی نام کا قصبہ موجود ہے اور راج پٹیالہ مین ہے۔
۲۰	سادہورا	اب بہی نام کا قصبہ موجود اور اب پرگنہ بہی اسی نام سے قرار پایا اور ضلع انبالہ مین ہے اور وجہ تسمیہ اسکا یہ بہی کہتے ہین کہ اسکا نام تہا غلطی عوام سے سادہورہ ہوگیا۔
۲۱	سلطانپور پاٹیہ	اسکا پتہ نہین ملا۔
۲۲	شاہ آباد	اب اس نام کا قصبہ موجود ضلع تہانیسر مین ہے۔
۲۳	فتح پور	فتح پور کہوڑہ ٹبا سے جا کردہ جانب شرق اچہا قصبہ آباد ہے۔
۲۴	قریات بہی بہیڑ	یہ علاقہ ولوٹ کا مشہور ہے ولوٹ ان دیہات والون کا مورث اعلی بزرگ چوتہی پشت مین تہا اب علاقہ دہوبہ مین بہیڑ کی نام سے گانون موجود ہے پہلی راج تہانیسر مین تہا اب شامل پرگنہ ملانہ ضلع انبالہ مین بقبضہ سرکار انگریز آگیا۔
۲۵	کیتہل	اب اس نام کا قصبہ موجود اور ضلع تہانیسر مین ہے قدیم نام کپستہل تہا سنسکرت مین لکہا ہے یعنی کپی من کا استہل تہا یہ وجہ تسمیہ ہے شدہ شدہ بطور العام سے کیتہل ہوگیا اور مشہور ہے کہ ہنومان کی پیدایش اسی جگہ ہوئی تہی کپی بندر کو بہی کہتے مین اور ہنومان کی صورت بندر سے مناسبت رکہتی ہے

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۲۶	گھڑام	اب اس نام کا قصبہ موجود اور راج پٹیالہ مین ہے —
۲۷	لودیانہ	اس نام کا قصبہ موجود ہے اب ضلع لودیانہ مشہور ہے -
۲۸	مصطفی آباد	اس نام کا قصبہ موجود ہے اب ضلع انبالہ مین ہے —
۲۹	سنگین	اب اس نام کا گاؤن متصل گھڑام کے موجود راج پٹیالہ مین ہے
۳۰	منصور پور	یہ منصور پور اچھا آباد اور چھیون والا قصبہ تہا مشہور ہے مگر اب نام نہین ہے اب راج پٹیالہ مین شامل پرگنہ سوانی گڑہ ڈسوڑا کے ہے —
۳۱	مالیر	اب اس نام کا قصبہ موجود ریاست افغانان مین بنام کوٹلہ مالیر اور ضلع لودیانہ کے ہے —
۳۲	ماچی واڑہ	اب اس نام کا قصبہ موجود تہا اور جلوا ہو ضلع لودیانہ مین ہے
۳۳	مانڈہی	اب اس نام کا گاؤن موجود اور لیتھل کے علاقہ مین ہے اب پرگنہ اپنی پونڈری سے مشہور ہے

اور چار پرگنہ اور سرکارون سے پہلے متعلق تہے اب ملک سکہان سے اس ملک مین شامل ہوئے ہین —

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱	خروانہ	پہلے سرکار حصار سے تعلق تہا اب بقبضہ راج پٹیالہ جنید سے

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱	خسروانہ	جانب شمال خسروانہ مشہور ہے اور اوسکا تعلقہ مشہور مقرر ہے
۲	جیند	پہلے سرکار حصار سے تعلق تھا اور اب بقبضہ راجہ جیند کے اور مقبوضہ اصلی نام کا اچھا آباد ہے۔
۳	سفیدون	پہلے سرکار دہلی سے متعلق تھا اب بقبضہ راجہ جیند ہے اور قصبہ اسی نام کا موجود وجہ تسمیہ اسکی یہ مشہور ہے کہ بعہد مہاراجہ پانڈوان کے کا نام سرپ دمن تھا کہ راجہ جنمیجے نے اسی جگہ سانپون کو پھونک دیا تھا اب اوس جگہ میں ایک تالاب معروف ناگ دمن موجود ہے اور آبادی سے ملحق ہے اور غلطی عام سے رفتہ رفتہ زبان زد عوام سپیدون اور دفتر کی تحریر میں سفیدون ہوگیا۔
۴	اندری	عمل بادشاہی میں سرکار سہارنپور سے متعلق تھا معلوم ہوتا ہے کہ دریای جمن پہلے اس پرگنہ کے غربی پر جاری تھا اور اب تک اوسکا کنارہ ڈھانک موجود ہے مگر دریای جمن پھیر کھا کر حد شرقی پر چلا گیا کہ اب حد شرقی پر جاری ہے یہ پرگنہ جمن وار ہوکر بقبضہ نواب کنج پورہ آگیا اور اندری کا قصبہ اب بھی موجود ہے نلوی اور سولپور کلان اور دو تین گاؤں علاقہ کنج پورہ کے اب بھی ایسے ہیں کہ آدھے قبضہ دار اس علاقہ

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۴	اندری	مین اور آدہا بتیہ پار علاقہ مظفر نگر مین شامل ہے۔

حال آمد سکہان و شکستگی پرگنہجات قدیمی و قائم ہونا علاقہ ہر ایک سردار و تصریح مثلہای سکہ و سکہ جات مبالغ مجریہ این ملک

تا قائم رہنے انتظام سلطنت کے ان پرگنہجات کے حدود و نشان بخوبی قائم رہے سمت ۱۸۲۰ مین منجملہ بست مثل مقررہ سکہان مفصلہ ذیل کے سرداران نے ملک این روی ستلج پر دو ادو و شش ۱۷۶۳ع کی ہنگامہ مین زین خان صوبہ دار سرہند کے مارے جانے پر سکہان بجیل گروہ ہا گروہ بہیں گئے اور خاندان پہولکیان ملوہی یعنی ساکنان مالوہ این روی ستلج نے ہر ایک علاقہ پر قبضہ کر لیا بادشاہی وقت مین جو نمبر پرگنہ بندی تہی وہ جاتی رہی جس سردار سکہ نے جس علاقہ پر اپنا ہاتہ رکہ لیا وہان کا مالک ہو گیا اپنی بود و باش کے نام سے علاقہ مشہور کر دیا تفصیل ان مثلون کی کہ جن نے تصرف ملک این روی ستلج پر کیا ذیل مین ہے ؛

نمبر	نام مثل	کیفیت
۱	بہنگیان	بسبب کثرت استعمال بہنگ یہہ لقب ہوا اور اس مثل مین بوریہ و دیال گڑہ و کہاروں و بوڑیہ کہاوند و جگادری کے سکہ تہے۔
۲	...گڑہ	بہا شند سردار تہا سو نہر و غیرہ ضلع انبالہ اسکے علاقہ

نمبر	نام مثل	کیفیت
۲	رام گڑھ	مین تھا اور امرتسر مین بکھرے ہین۔
۳	نکئیا	سے جے سنگھ و تارا سنگھ سردار تھے معروف گھیبا اور اونکا علاقہ بہرہ و طرف کنارہ ستلج تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ سے اونکی [illegible] نیست و نابود ہوگئی۔
۴	نکریا	سنگھان نکئی اس مثل کے سردار طرف ملتان کی ہین۔
۵	آلووالیہ	جسا سنگھ کلال سردار اس مثل کا تھا اوسکی جگہ سردار فتح سنگھ ہوا اب وسکی ریاست واوالا کپورتھلہ و دوابہ جالندہر مین ہے اور اس سوہ ستلج مین علاقہ نرائن گڑھ تعلقہ عالم پور و مکا[illegible] تا ۱۸۴۲ء انکے قبضہ مین رہا۔
۶	ولہ والیہ	دیوان سنگھ لنڈہ علاقہ دار [illegible] و سکندرہ و صاحب سنگھ کھونڈہ مصطفی آباد و سادن علاقہ دار لاڈوہ و تھانیسری وروپڑ والا اس مثل مین تھے۔
۷	سیاپون والیہ و جھنڈہ والہ	شاہ آبادی و کیتھلیہ و انبالیہ و سرسے اشکر بیخانوالہ اس مثل مین تھے۔
۸	فیض اللہ پور	کپور سنگھ و خوشحال سنگھ [illegible] سنگھ ہوئے تھے کہ اب اونکی اولاد سنگھ پوریہ ضلع انبالہ مین علاقہ دار ہین اور پانڈوان بھی

نمبر	نام مثل	کیفیت
٨	فیض الہ پور	مثل مین تھے۔
٩	کروڑا سنگہ	اوسکا بیٹا بگھیل سنگہ چھلوندی والا نواب کہلایا اوسکی بیوہ چھلوندی مین تہی کہ اوسکے مرنے کے بعد سرکار انگریزی کا تصرف ہوا اور شیام سنگہان ور دورہ والا وجامہ رائیان بہی اس مثل مین تہی۔
١٠	شہید یا نہنگ	کرم سنگہ اس مثل کا مورث سردار دہدمہ مین مسلمانون کے ہاتہ سے مارا گیا شہید ہوا شہزادپور یہ اسی مثل سے ہین اور شہید کہلاتے ہین۔
١١	کلسیہ	چہچرولی والہ سردار سوبہا سنگہ وغیرہ وسکہان جہالیان وترکان علاقہ وارسا وشورا وسکہان بلاسپور کہ جنکا علاقہ سرکار انگریزی مین آگیا اس مثل مین تہی۔
١٢	سوکرچکیان	سردار چڑت سنگہ مورث رنجیت سنگہ کی اسی مثل کے سردار تہے کہ پانچ مین اونکا زور ہوا اور اس روہی ستلج مین چند علاقہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین تہی۔
١٣	بہولکیان	بہولکیان یعنی اولاد پہول کی قوم جاٹ سدہو برار مین مالوہ دوابہ جمنا وستلج مین ہوئی کہ جنکی اولاد راجہ پٹیالہ

نمبر	نام مثل	کیفیت
۱۳	پھولکیین	ہو نابہ و جیند ہین اور برار بنس سو اسطی کہلاتے ہین کہ برار اونکی آل ہی اور وجہ تسمیہ برار کی یہہ ہے کہ اونکی بڑے ہتھیار برچھی بہت رکھتے تہے اور اپنی برچھی چلانے مین بہادر تہے بر لفظ شروع برچھی کا ہے آر دشمن کو کہتے ہین اور دوسرا یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ لفظ بر کی معنی شاستر مین زبردست کے ہین اور آر معنی دشمن کے لیے دشمن پر زبردست جو بنس ہے وہ یہہ ہین اسواسطی انکا لقب برار بنس ہوا اور مالوہ کہ جہان سی انکا نکاس ہی نواحی بٹھنڈہ و کوٹکپورہ و ماڑہی و مکٹسر درولی مین جاٹ گوت سدہو برار کہلاتے ہین چنانچہ فقرہ زبان زد عوام ہے جب تک رہین جار جب تک ہین برار چنانچہ راجہ پٹیالہ والہ اولا الہا کے فی زمانہ وہ آلہا کی کہلاتے ہین نابہ والہ چودہری مشہور ہین وہ ان مثلون سی علحدہ اور راجہ مشہور ہین اور راجہ پٹیالہ کا خطاب یہہ ہے (مہاراجہ دہراج راجیشر مہاراجہ راجگان ہند بہادر) و راجہ نابہ اس لقب سے لکھے جاتے ہین۔

نام مثل	کیفیت
بھوکیان	(برار میں سرسور مالوہ اندر بہادر) و راجہ جیند والہ کا کچھ حساب نہیں ہے بلفظ راجہ لکھے جاتے ہیں اور دو کھاپ کھان کے ہیں ایک منجھیل کہ جنکا نکاس ملک نجہ سے ہے دوسری ملوئی کہ جنکا نکاس مالوہ دوابہ جمنا و ستلج سے ہے اور منجھیل اپنی لڑکی کا رشتہ ملوئی سے نہیں کرتی تہی مگر ملوئی کی بیٹی آپ لیتے تہے اب بسبب عظم شان و عروج راجگان پٹیالہ وغیرہ ملوئیون سے بھی منجھیل اپنی بیٹی کا رشتہ ملوئیون سے کرنے لگی اور جب یہ سرداران سکھ اس ملک میں پہیل گئے ہر ایک طائفۃ الملوک ہو گیا اور دار الضرب اپنی اپنی ریاستون کا علیحدہ جاری کرکے روپیہ سکہ جداگانہ جاری کر دیا چنانچہ بہت قسم کے سکہ کے روپیہ اس دوآبہ ستلج و جمنا میں ابتک جاری ہیں اونکی جس قدر تفصیل معلوم ہوئی بقید مروجہ قیمت حال ذیل میں لکھی ہے جگادہری ۱۱ - کوٹلہ ۱۲ نشکت شگہ ۱۲ جیند سروپنکہ ۱۲ کنتہلی ۱۲ ہرسنگہی ۱۰ نانک شاہی ۱۵ و پاہی راجہ شاہی پٹیالہ ۱۵ کوٹلہ ۱۱ نابہ ۱۴ کہنہ پٹیالہ نوکلی ۱۵ زمان شاہی ۱۲ - گنڈا شاہی ۱۴ - بیبی ۱۳ - گنج شاہی ۱۵ - سوار شاہی ۱۴

نمبر	نام مثل	کیفیت
۱۴	بھوکیان	انبالہ کا روپیہ برابر ــ ہانسی ــ عہ چہرہ شاہی ۱۲/ــ اگرچہ منظور یہ تھا کہ ہر ایک سکہ کو بہم پہونچا کر نقل سکہ کی لکھے درج کتاب کیے مگر جس قدر بہم پہونچے حرف بسبب سکوں کے پڑھے نہیں جاتے اور کچھ نشانات و علامات سمجھ مین نہین آتے اسواسطے اوسکا لکھنا فضول سمجھا فقط ــ

حال طریقہ سکھون کا ابتدا مین

ابتدا مین سکھون کا طریق غارتگری اور لوٹیرون کا تھا جو ہاتہ آتا تھا لوٹکر اپنی اپنی جماعت سے تقسیم کر لیا کرتے تھے اور بسبب او سکی لوٹنے کے اور علاقہ دار اور دیہات والون نے اونکو نذرانہ دینا منظور کیا کر وہ راکھی کہلاتے تھے مسلمانون سے سکھون کو بڑی دشمنی تھی اذان یعنی بانگ باواز بلند ہونے نہ دیتے تھے مسجدون کو اپنے تحت مین لیکر گرنتھ پڑہنا اوسمین شروع کرتے اور اوسکا نام سنگت گڑہ رکھتے تھے اور سیچ کر پانندا اور ہندون کی او بلکہ مطلق نہین شکار اور شراب خوار ہوتے ہین اور گھوڑی پر چڑھے ہوئے ہوتے ہین گرنتھ کو ساتھ رکھتے ہین اور دیکھنے والے کہتے ہین کہ جہان وہ پہونچتے تھے جو کوئی بت ملتی بت تمام کو تھی مذہب والے کا پڑا ہوا اونکو ہاتہ آتا تھا پانچ چیتر اور ہاتہ گروا تا پکا لیتے تھے

یعنی پانچ جوتے اوس پر مارنا اوسکو پاک ہو جانا سمجھتے تہے اور یہہ تو اب بہی رسم ہے کہ اگر کسی برتن کو
گہوڑے کو سنگہا دیتے ہین پاک سمجہتے ہین اور چہری کو اوسپر پہیرا دینا اسکو کاروبست کہتے ہین
یہہ بہی طریق پاک کرنے ایسے برتن ناپاک کا سمجہتے ہین اور ان سکہون کی پوشاک کنوارد
تہی تین کپڑے اونکے پہننے کے تہے - پگڑی - کچہ - گاتی چادر کی - اور اسکا نات
بنانے کی کچہ تمیز نہین تہی بہنگ کا پینا زیادہ تر تہا جو کوئی بہنگ رگڑتا تہا اوسکو
سکہی بولتے تہے اور اوسکو انعام مین زمین اور گاؤن معافی دیتے تہے جو کوئی گورو
کی تصنیفات دوہرہ وغیرہ گاتا اور رباب بجاتے وہ ربابی کہلاتے ہین اونکو بہی
زمین اور جاگیر معاف ہے اور اکثر ربابی قوم مسلمان ہین کہانا پکانے والے کو لانگری
بولتے ہین چنانچہ سوڈہیان نندپور ماکہووال نے لانگری کو جو پروانہ لکہتے تہے تو یہہ
خطاب اونکا لکہا جاتا تہا - حضرت پناہ لنگر دستگاہ سلمکہ پرشاد - بال سر پر
بڑہانا آٹہوین روز دہونا اوسکو کیس اشنان بولتے ہین کڑاہ پرشاد کی بڑی رسم
تہی کہ گورو کی نذر نیاز مین حسب مقدور خود سوا روپیہ زیادہ پانسو ہزار روپیہ تک کا
کڑاہ کرتے تہے حلوا پکوا کر اوسپر گورو کی بانی پڑہتے تہے اور کاردا اوسمین ایک دفعہ پہیر کر تہوڑا
تہوڑا حلوا سب کو تقسیم کرتے اور ہر حصہ کو چہاندا بولتے تہے اور فقیر نانک شاہی کو کچہہ نذر دیتے
اور نذر دینے پہ باقی گورو کی پڑہنا اوسکو ارداس بولتے ہین اور صبح شام
بانی گرنتہ تصنیف گورو نانک و گوبند سنگہ پڑہنا عبادت سمجہتے ہین اور پگڑی ہر وقت
اپنے سر پہ بندہی رکہتے ہین جب غسل کرین تب بہی نہین اوتارتے اگر اتفاقیہ سر

اوتر جاوی تو بدون نکرنے کڑاہ پرشاد اور دینے چٹی جرمانہ کے پکڑی بھی نہین رہتی
اوران سکہون مین کراو کی رسم ہے مثلاً ایک اپنی بڑی چہوٹی بہائی کی زوجہ بیوہ
کو اپنی زوجیت مین لیتے ہین اور اوس کراو کو چادر دالنا بولتے ہین اور کچہ
پہننی ہوی کہاتی ہین جبتک دوسری کچہ نہ پہن لین پہلی کچہ کو نہین نکالتے اور ان
سکہون کے وقت مین زمینداری حقیت کی کچہ حقیقت نہین رہی تہی جو زمیندار
بسوہ دار قدیم تہے وہ اپنے حقوق سے بالکل خارج ہوگئے تہے کاشتکار کو زمیندار
بولتے ہین اور حصہ بندی خام اور سب حقوق جو بسبب متعلقہ زمینداران آپ تحصیل کر لیتے تہے
جسکو چاہا گاؤن اور زمین کی کاشت سے خارج کر دیا جسکو چاہا آباد کر دیا کوئی شنوا
فریاد کسیکی نہین تہا بعض بعض گاؤن اور قصبہ مین زمیندار قدیم ہین وہ صرف
زمینداری پاتے ہین کاشت زمین مین کچہ مداخلت اونکو نہین فی من دو سیر یا ایک سیر
غلہ اور فی روپیہ چہنبلی ایک آنہ پاتے ہین یہ حق ستہری کہلاتا ہی اور اس قسم کے
حق دار بلفظ بسوہ دار کہلاتے ہین اور اکثر تنازعات پر ہمیشہ لڑائی اور
فساد ہوتا تہا اور کاشتکاران اور سکہان علاقہ داران کے مابین اور کوئی فریق
نفع کہانے والا نہین تہا سب طرح کے جو سکہان کے علاوہ تحصیل محصول خانگی بیگاری
کے بطور جبر یہ جاری تہی سکہان کی عدالت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین تہا صرف اور
تلوار کا مدار اوپر آسودگی کے تہا آدمی دولتمند کو گویا اوس سے قصور کم ہوا زیادہ
تدارک اور مفلس مجرم کلان کو بہی قید برای نام ہوتی تہی گاہ گاہ جسکو ساتہ تنگ کہتے ہین نوبت اگر

کسی کا کچھ لینا بذمہ کسی باشندہ شہر و دیہہ دیگر کے ہی اور وہان کا کوئی غیر کس آگیا اوسکو
عوض اوس سے مطالبہ کرتے تھے اور نوکر چاکر روٹی کھاتا کپڑا پہنتا آسودہ حال کیا
فوراً قید کرکے لوٹ لیا بیڑیان ڈالدین اور قید کرنا ایک بات تھا اور سکھان کے
آپس کے کئی قسم علاقہ داران بنام زرد ذیل تھے ۔ سردار ۔ مثلدار ۔ ذیلدار ۔ پتی دار ۔
تابعدار ۔ جاگیردار ۔ معافیدار ۔ بڑی قسم کا نام مثل تھا جسکا حکم سب مانتے تھے
اوسکو سردار کہتے ہین اور مثلدار وہ کہلاتا تھا کہ خراج اپنا کسی کو نہ دے اور جب چاہے
دوسری مثل مین شامل ہو جاوے ذیلدار وہ تھا کہ کسی کی ذیل مین شمار ہو اور
اوسکی فوج کے ساتھ چڑھے ۔ پتی دار وہ تھا کہ بوقت تصرف کسی سردار کے
ساتھ اوس نے چند دیہات پر تصرف کیا اور بروقت تقسیم سردار سے علاقہ بانٹ کر
حصہ پایا اور جو کچھ پڑا سردار کی تجویز سے اپنے حصہ کے موافق دیا اور سردار کو
نذرانہ بنام زردلونہ بیاہ شادی مین اور بوقت ضرورت سوار نوکری مین دیتے تھے
تابعدار وہ تھا کہ جس سردار کی تابع مین اول سے ہوا بدستور تابع رہے دوسرے کی
تابعداری مین جا نہین سکتا تھا ۔ جاگیردار وہ تھا کہ کسی سردار نے اپنے اختیار سے
اپنے علاقہ مقبوضہ سے اوسکو کچھ جاگیر دی اور ضبطی کا اختیار اوسکو تھا ۔ معافیدار وہ تھا
کہ جسکو کچھ ٹکڑہ زمین کا معاف کیا اور واہب کو اختیار ضبطی و بحالی حاصل رہا
اور دستور تھا کہ جو کوئی جس مثل مین شامل ہوتا تھا دوسری مثل والا اگر کسی پر دباؤ کرے
تو اوس مثل کی فوج اپنی مثل والے کو مدد دیتے اور فوج کو بدل لیتے تھے ۔

تصحیح طریق قسمت ہای وراثت کہ جو مابین سرداران جاگیرداران زمیندا[illegible] اس ملک کے نامزد و رائج ہین

اس دوآبہ جمنا و ستلج کے مابین مین کئی طریق پر تفریق و تقسیم باچھ و کھیوٹ جاری ہے کہ اوسکا حال ذیل مین ہے —

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
سرداران جاگیردار[illegible] کی تقسیم	چونڈہ بانٹ	جو ریاست والدہ کے حصہ پر تقسیم ہو یعنے ایک عورت کو ایک بیٹا اور ایک عورت کو پانچ ہون تو نصفی ایک کو اور نصفی پانچ کو حصہ ملے وہ چونڈابانٹ کہلاتا ہے چنانچہ یہ رسم خاندان سنگہ پوریان والا[illegible] مین ہے —
	بہائی بانٹ	بہائیون پر بانٹ یعنی حصہ برابر ہو گو کہ ایک کے ایک بیٹا اور ایک کے پانچ ہون تو چھ حصہ برابر ہو جاوین —
	سرداری بانٹ	جو کوئی بڑا بیٹا ہو اوسکو دو حصہ اور دوسرون کو ایک ایک حصہ ملے یا سرداری مین کچہ زمین بڑے بیٹے کو دی جاوی اور بڑی بڑی ریاستون مین یہ بہی طریق ہے کہ راج کا مالک بڑا بیٹا ہو کہ وہ ٹیکا کہلاتا ہے اور دو[illegible]

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
سرداران و جاگیرداران کی تقسیم	سرداری بانٹ	گزارہ دیا جاوے۔
	چہارمی	نصف شرکت کو چہارمی بولتے ہین یعنی یہ مطلب ہے کہ نصف حق زراعت اور نصف حاکمی اوس نصف حق حاکمی مین نصفی حصہ چہارم ہوتا ہے۔
	کاڑہوں اور سواروں کا حصہ	جس قدر سواران نے متفق ہوکر علاقہ پر تصرف کیا سب کو حصہ اوس علاقہ مین ہی موافق حصہ سواران اوس وقت کے قرار پایا اور تقسیم ہوا اور اوسی حصہ سواران پر خرچ کی کہیوٹ دیتے ہین اور وہ حصہ آیندہ بہی جاری رہی چنانچہ کنتھر آبو رایل ساڈہورا و شاہ آباد و گوڑاہا و لکھنورہ و جامہ اٹیان و گہماون دیہی پوہ ضلع انبالہ مین سواران پر حصہ جاگیرداران کے
تقسیم رعایا	بسوات	ایک گانون کے بیس بسوہ شمار کرکے موافق رواج ملک شرقی کے حصص کی تقسیم ہو۔
ہلساری	ہلساری	یہ رواج اس ملک مین بیشتر ہے کہ موافق ہلون موجودہ کے جب کبھی زمین تقسیم ہووے ورثہ مقرر ہو گیا اور بجای بسوہ کے ہل شمار کئے جاتے ہین

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
تقسیم عایا	ہساری	اور ہل کی تفریق مین تین درجہ ہین ہل سے کا نصفی ہل کو ستل چہارم کو بولتے ہین۔
	لانہ بندی	یہہ شرکت کاشت کی ہے اور لانہ بندی مین شرکت کی ہے کہ کسی کا بیل کسی کا آدمی ہوا اوسکا بیل و دو آدمی ہو واسطے تقسیم حق مزارعہ کے چنانچہ تہانیسر کے علاقہ بانگر مین یہ رواج بکثرت ہے کرہی و نام مین ایک لانہ کی کاشت جو دیہات کے باشندے مستقل کا کی کرین اور باچہ وغیرہ مین حسب شرکت جو کوئی پاہی متفرق کاشت غیر مستقل کرین او و تبرہی شمار کرتے ہین اور لانہ چار ہل چار آدمی کا ہوتا ہے ہوشیارپور مین لانہ کو لاڑھی اور پور بنیڈ بولتے ہین۔
	پگڑیون کیپوٹ	جس قدر مرد دستاربند ہون گاؤن مین اون باچہ ہو جاوے۔
	تاگڑی بانٹ دہلی پرکہیوٹ	اس کہیوٹ کی باچہ مرد جوان و پیر و طفل بھی خانہ ہے کہ جسکا خورد و نوش علیحدہ یعنی چولہا جدا

نام تقسیم	کیفیت
ہلی پر کہیوٹ	اوس پر تصرفات ہو وہ ہلیون پر کہیوٹ کہلاتا ہے۔
پونچھی	جہان زراعت کم اور مویشی بیشتر ہوتے ہین اور گزارہ باشندگون کا اوپر فروخت شیر و روغن زرد کے ہوتا ہو وہان باچہ اوپر مویشی کے ہوتی ہو چنانچہ ضلع کیتھل کی طرف اکثر یہی رواج مویشی کا ہی۔
ٹھیکری	صفیدون وغیرہ علاقہ جیند کی طرف واسطے چوکیداری اور دینے دکان مہاجنان واسطے برداشت خوراک فوج وغیرہ کے اور نیز کار بیگار کے یہہ رواج دیکھا کہ سب لوگ کے نام ایک ایک ٹھیکرہ گلی پر لکھ کر ایک گھڑی مین بھر دین اور ایک سبو خالی رکھتا ہو ہر روز ایک ٹھیکرہ اوٹھاوین جسکا نام نکلا اوسکے ذمہ باچہ عاید ہوا اور ٹھیکرہ سبوے خالی مین ڈالتے جاوین جب وہ گھڑہ بالکل خالی ہو جاوے تب دوسری گھڑی سے اوٹھانا شروع ہو اور اسیکے مطابق عمل ہوتا ہو اوسکو ٹھیکری کی باچہ بولتے ہین۔
بھیا چاری قبضہ	جس قدر زمین جسکے قبضہ مین ہے وہی اوسکی حصہ بتا ہی وہ تفریق حسب قبضہ زمین تمام ہو۔

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
	ڈھنگوارڑی	یہ لفظ اوسکے واسطی ہے کہ کاشت مین کسیکو کوئی شریک ہو جاوی اور اپنے بیل ہل شامل کردی اور آدمی اور بیل کا حصّہ حق زراعت مین برابر محسوب ہو یعنی کسی کا آدمی کسی کا بیل تو حق مزارعت برابر تقسیم ہو جاوی۔

حال تسلط عمل انگریزی مع نقل شقجات و تسلی نامہ و عہد نامہ منجانب حکام انگریزی بنام سرداران

این روی ستلج مین چھوٹی چھوٹی ریاست بہت ہو گئیر ہر ایک اپنے اپنے علاقہ کی حکومت فوجداری و کلکٹری و دیوانی کا اختیار رکھتا تھا اور کوئی قانون جاری نہین قاعدہ انصاف ہر ایک کی زبان پر تھا مگر اوس ایام مین مابین سکہان حدود پر بہت جھگڑہ رہتا تھا اور لڑائیان ہوتی تھین جب رنجیت سنگہ سنہ ۱۸۰۶ء مین آیا ہر ایک سرداران سی کچھ کچھ نذرانہ و تحفہ لئی اور علاقہ مدکی اور بہلول پور وغیرہ اور نراین گڑہ و عالم پور و جگراون کے علاقہ پہلو والا اپنے مصاحب کا نذر کر دیا و موزیڑہ اور لودیانہ اور لبتیان و خنڈیالی راجہ بہاگ سنگہ جیند والہ کو دی ڈہرہ وغیرہ کچھ علاقہ راجہ جسونت سنگہ نابہ والہ کو دیدیا اور چاہا کہ جمنا اپنی سلطنت کی حد مقرر کری اور دس ہزار فوج بھی لیکر گیا

گنڈا سنگھ صافی کو اخبار میں چھوڑ گیا سرداران اس ملک کو بہت اندیشہ ہوا اور چار راجہ اور دیگر سکھان نے باہم مصلحت کی کہ اگر رنجیت سنگھ اس ملک میں آیا تو سب کو خراب کرے گا اور صاحبان انگریز کچھ خرابی نہیں کرتے اور حکومت سرکار انگریزی و رنجیت سنگھ میں تمیز کرکے یہ نظر دی کہ رنجیت سنگھ کی حکومت ہم شکل ہیضہ وبا کے ہے کہ وہ فوراً جاندار کو تلف کرنے والا ہے اور سرکار انگریزی کی حکومت ہم شکل عارضہ تپ دق کے ہے کہ بیمار اوسمین برسوں تک زندہ رہتا ہے اور تدبیر معالجہ کی گنجایش ہے بہرکیف اگر پناہ سرکار انگریزی کی لی جاوے تو چند ہماری ریاستوں میں قیام اور رنجیت سنگھ کے صدمہ سے حفاظت تمام رہے گی سرداران لال سنگھ کیتھل والا اور سردار بھنگا سنگھ تھانیسری و بھاگ سنگھ جیند والا و اہلکاران پٹیالہ و نابہ منجانب جملہ سکھان پیشوا ہو کر اونہوں نے جرنیل اوختر لونی سے دہلی میں ملاقات کرکے چاہا کہ حفاظت سرکار انگریزی میں آئیں اور برطبق رپورٹ جرنیل صاحب کے یہ خواہش سکھان کی نواب گورنر جنرل سے منظور ہوئی اور بذریعہ شقہ مورخہ بست و ہشتم ماہ مئی ۱۸۰۸ء بدین مضمون تسلی سرداران کو دی گئی ۔

نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامرا لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر حکم داوند کہ از مدایح و خیر خواہی و خیر اندیشی سرداران سکھان و حسن اعتقاد آنہا راسخ القولی و حق پرستی آنہا ایلیان انگریز بہادر بسیار خوشنود و شادمان گشتم و خیر خواہی و صلاح و بہبود سرداران موصوف منظور و چنان تحریر گردید کہ اختیار و اقتدار سرداران موصوف را کہ حق واجبی آنہاست منظور داشتہ دعوی حکومت و مداخلت در امور آنہا گرفتن نپذیرد۔

یا فسخ بالکلیہ ترک نماید سلسلہ فیمابین این سرکار و سرداران موصوف برین نوع مستقیم

ظاہر کہ فیمابین این سرکار و سرداران سکھان چنان رابطہ حاکمی و محکومی

ثابت نمی گردد المرقوم ہشتم ماہ مئی ۱۸۰۹ء

اور مسٹر چارلس مٹکاف صاحب بہادر کو پیشگاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ والی عہدنامہ جدید کے سرکار انگریزی نے بھیجا

سرداران اس ملک کے اوس وقت ہی اندیشہ ناک ہوئے مگر جرنیل اونی اختر صاحب نے معرفت بھنگا سنگھ کے بذریعہ خط اپنے مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۸ء کی تسلی دی

ان بعد بتاریخ ۸۔ جنوری ۱۸۰۹ء فوج سرکاری چلکانہ کے گھاٹ اوتری وتھانجات کہ جو نومبر ۱۸۰۸ء مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے این روی ستلج بٹھلائی تہی اوٹھا دی گئے اور علاقہ مدکی و دہیانپور وغیرہ ضلع فیروزپور رنجیت سنگھ نے ۱۸۰۸ء

مین لے لیا تہا اوسکے قبضہ مین چھوڑ دیا ۱۸ فروری ۱۸۰۹ء کو فوج انگریزی نے لودیانہ مین ڈیرہ کیا ۲۵۔ اپریل ۱۸۰۹ء کو ایک عہدنامہ سرکار انگریزی ورنجیت سنگہ کے مابین بین لنسبتا اس ملک کے معرفت چارلس مٹکاف صاحب کے لکہا گیا اور لودیانہ مین چہاونی فوج کی ہوئی اوسکے بعد حضور نصیر الدولہ جرنیل واؤد اختر لونی صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل سے اطلاعنامجات بنام سرداران این روی ستلج جاری ہوئی کہ نقل اون اطلاعنامجات کی یہ ہے ـــ

اطلاع نامه موجب حکم صاحبان صدر دار الامارت کلکته

اظهر من الشمس ست و ابین من الامس که ملتمیانی پلاتن انگریزی باین سوی دریای ستلج
حسب خواست و تمنای سرداران صرف بنظر مهربانی اهالیان عالیشان سرکار کمپنی
انگریز بهادر جهت حفاظت و حراست مکانات بظهور آمده چونکه بتاریخ بست و پنجم
ماه اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین اهالیان سرکار فیض آثار ممدوح و مهاراجه رنجیت سنگه
بهادر معرفت چارلس مٹکاف صاحب بهادر نوشت خواند عهدنامه بظهور آمده حسب
موجب حکم صاحبان ذی شان اهالیان صدر دار الامارت کلکته بنابر اطلاع
خواطر سرداران ضلع سرهند و مالوه منظورات و مذکورات اهالیان ممدوح را بذیل
دفعات بمعرض تحریر در آورده میشود ـ

دفعه اول ـ چونکه ملک سرداران ضلع سرهند و مالوه در حفاظت صاحبان عالیشان
انگریز بهادر در آمده حالا از مهاراجه رنجیت سنگه بهادر از ملک سرداران مذکورین بموجب
نوشت خواند عهدنامه مواخذه و دست و کار نخواهد ـ

دفعه دوم ـ هر قدر که ملک سرداران مذکورین در حفاظت و صیانت افواج انگریزی
در آمده اهالیان عالیشان ممدوحین را از سرداران مسطورین طمع پیشکش و
نذرانه مطلق نظر فیض اثر نیست ـ

دفعه سوم ـ بطوریکه سرداران ضلع سرهند و مالوه قبل از حفاظت صاحبان
عالیشان در اماکن متصرفه خود ها مصروف بحکومت خود بودند حالا نیز در اماکن

خود نگهدار عملداری خواهند ماند۔

دفعهٔ چهارم۔ هرگاه که اتفاقاً برای انتفاع عام بمقتضای مصلحت وقت افواج انگریزی از ملک سرداران مذکورین گذار نماید هر یک سردار را لازم و در مکانات متصرفهٔ خودها ضروریات که در بجا آوری حسن خدمات و سرانجام رسد غله وغیره اجناس مطلوبه تهاون بکار نه برند۔

دفعهٔ پنجم۔ اگر افواج غنیم از اطراف و جوانب با ارادهٔ تصرفات ملکی عزیمت بنماید تا بمقتضای موافقت و مصادقت اینست که تمام سرداران بالاجتماع مع جمعیت موجوده همراهی خودها باتفاق صاحبان عالیشان باندفاع فوج غنیم بپردازند و در اطاعت فرمان برداری دقیقهٔ فروگذاشت ننمایند۔

دفعهٔ ششم۔ اگر سوداگران اجناس لایقی جهت مصارف لشکر ظفر پیکر از ضلع مشرق بنا بر فروخت آرند احدی از تهانه داران و سایرداران بعلت محصول متعرض نشوند و از حد حدود خودها بسلامت واگذارند۔

دفعهٔ هفتم۔ هر قدر اسپان که جهت بهرتی رجمنٹ ها ترک سواران از ضلع هند خواه از ملک دیگر خرید شوند و پیش آرندگان اسپان چٹهی راهداری مهری صاحب کلان از دار الخلافه شاهجهان آباد یا صاحبان کلان لشکر ضلع همراه خود داشته باشند سرداران بعلت محصول در مکانات خودها مزاحمت و تعرض نسازند مرقوم هشتم ماه مئی ۱۸۴۸ مطابق بیست یکم ربیع الاول سنه ۱۲۶۴ هجری

چنانچہ سنہ ۱۸۰۹ء سے سول جو اب سرداران پنجاب کا معرفت صاحبان ایجنٹ کے کار نکا نیام اول کرنا ایر
خواہ ابتدا میں ہوا در پیش ہوتا رہا ابتدا میں صاحبان ایجنٹ کچھ مداخلت استغاثہ کسان
رعایا مقدمات خانگی ماتحت سرداران کے دراندازی نہیں کرتے تھے شدہ شدہ جب
کچھ کچھ بے انتظامی باقی رہی زیادہ مداخلت سرکار ہوتی گئی اور جو صاحبان ایجنٹ
فرمان روا اس دوابہ کے منجانب سرکار انگریزی رہے اونکا حال ذیل میں ہے۔

فہرست صاحبان ایجنٹ فرمان روای اس دوآبہ ستلج

کرنیل داود اختر لونی صاحب ابتداء غرہ جنوری ۱۸۰۹ء لغایت ۹ اکتوبر ۱۸۱۰ء
رہے ۱۸۱۰ء میں کرنیل داود اختر لونی صاحب جنرل ہو گئے او... معلوم ہو کر کچھ
کپتان جارج برچ صاحب ۱۰ اکتوبر ۱۸۱۰ء لغایت گیارہ جون ۱۸۱۵ء
بہ تحت حکم جرنیل صاحب موصوف کو ڈیلا کام کیا اکثر احکام جرنیل صاحب سے جاری
ہوتے رہے۔

جرنیل داود اختر لونی صاحب ابتداء بارہ جون ۱۸۱۵ء لغایت ۹ اکتوبر ۱۸۱۵ء
اور جرنیل صاحب کے احکام جاری ہو گئے مگر اس کے بعد واسطے صلح گورکھے طرف
دانا پور کے گئے

کپتان ولیم مری صاحب ۱۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء لغایت ۱۰ جون ۱۸۱۶ء
اور ان صاحب کے اجلاس سے احکامات جاری ہوتے رہے۔

جرنیل داود اختر لونی صاحب غرہ جولائی ۱۸۱۶ء لغایت ۱۳ دسمبر ۱۸۱۶ء آینده

اونجر نیل صاحب موصوف کا حکم جاری رہا۔

کپتان جارج بیچ صاحب ۱۴۔ دسمبر ۱۸۱۶ء لغایت ۱۸۔ اپریل ۱۸۱۷ء

جنرل داود اختر لونی صاحب ۱۹۔ اپریل ۱۸۱۸ء لغایت ۱۵۔ اکتوبر سنہ الیہ۔

کپتان جارج بیچ صاحب ۱۔ اکتوبر ۱۸۱۸ء لغایت ۳۱۔ اگست ۱۸۲۱ء

کپتان رابرٹ راس صاحب یکم ستمبر ۱۸۲۱ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۸۳۲ء۔

کپتان ولیم مری صاحب ۵ اپریل ۱۸۳۲ء لغایت ۲۵۔ جون ۱۸۳۱ء۔

جارج رسل کلارک صاحب ۵۔ اگست ۱۸۳۱ء لغایت ۲۵ جون ۱۸۴۳ء۔

نمرہ مئی ۱۸۴۳ء لغایت اپریل ۱۸۴۳ء احکام بسبب تعیناتی کلارک صاحب کے بجا رہا ہی لاہور و سنحانہ

ہارس گرٹ انڈ صاحب ہما در اسسٹنٹ اور نیز کلارک صاحب سے جاری ہوتے رہے

کپتان رجمنڈ صاحب ایجنٹ و کنیکم صاحب اسسٹنٹ نمرہ جولائی ۱۸۴۳ء سے لغایت

۳۰ اکتوبر ۱۸۴۴ء۔

براڈ فوٹ صاحب ایجنٹ و کٹ صاحب اسسٹنٹ ۳۱ اکتوبر ۱۸۴۴ء سے لغایت ۲۱ دسمبر ۱۸۴۵ء

بسبب وم دسمبر ۱۸۴۵ء کو براڈ فوٹ صاحب ہنگامہ لاہور میں مارے گئے کلس صاحب

کسٹ صاحب کرمی صاحب سے کارروائی ہوئی۔

فریدرک میکسن صاحب نمرہ ۲۔ جنوری ۱۸۴۶ء سے لغایت ۱۴۔ دسمبر ۱۸۴۸ء

مہم لاہور سے خطاب ایجنٹ کا موقوف ہوا اس دو آبہ میں ایک صاحب لفٹنٹ کمشنر

مقرر ہو گیا جس سے بلفظ کمشنر ملقب ہوئے۔

پٹیالہ و نابہ و کیتھل و جیند کا علاقہ یک جا نہی مگر پٹیالہ کے بہت ٹکڑہ منتشر کہ
اور سکھان چہار ہی کے متفرق تھے ہین سرکار انگریزی نے بہت سے دیہات مبادلہ
کرکے اس انتشار کو کچھ رفع کیا مگر اب بھی ہے اور جو علاقجات کہ جو سنہ ۱۸۴۶ سے پہلے
سرکار مین ضبط ہو چکی تھی یا سنہ ۱۸۴۵ و سنہ ۱۸۴۶ مین بوقت فتح لاہور سرکار کے
قبضہ مین آگئی تھی اونکی تفصیل ذیل مین ہے۔

کیفیت	نام علاقہ
ضلع انبالہ علاقہ رانی دیاکنور کا بسبب کہ سدی دیسمی سمت ۱۸۷۶ مطابق سال سنہ ۱۸۱۹ مین بسبب لاولدی کے ضبط ہوا۔ سوبہا سنگہ کلسیہ والی نے دعوی کیا تھا سماعت نہوا اور [illegible] مین ضبط ہوا	بلاسپور
یہ علاقہ رانی دیاکنور زوجہ گوربخش سنگہ کا سمت ۱۸۸۰ مطابق سنہ ۱۸۲۳ مین بسبب لاولدی کے ضبط ہوا۔	انبالہ خاص
یہ علاقہ رانی دیاکنور زوجہ بھگوان سنگہ کا تھا سنہ ۱۲۳۵ فصلی مطابق سنہ ۱۸۳۲ مین بسبب لاولدی کے ضبط ہوا۔	جگادہری
یہ علاقہ رانی روپ کنور زوجہ سوبہا سنگہ سمت ۱۸۹۰ مطابق سنہ ۱۸۳۳ مین بسبب لاولدی کے ضبط ہوا۔	مبارکپور
یہ علاقہ مقبوضہ راجہ سنگت سنگہ جیند والہ کا سنہ ۱۸۳۴ مین ہمراہ لودیانہ کے بسبب متوفی ہونے راجہ گجپت سنگہ	سوزماڑہ

نام علاقہ	کیفیت
موزندہ	کے ضبط ہوا۔
گھڑولی	شل سیام سنگھیان ۱۲ جون ۱۸۳۵ء کو سردار رام سنگہ مر گیا اور یہ علاقہ سنت کنور زوجہ اوسکی کو ملا تھا مگر اوسکی بدوضعی سے دوسری جنوری ۱۸۴۰ء کو ضبط ہوگیا۔
کوٹلہ	۱۵ ستمبر ۱۸۴۲ء جواہر سنگہ سردار فوت ہوا اور باعث لاولدی کے اوسکا علاقہ سرکار مین ضبط ہوا۔
بہدل	پرتاب سنگہ سردار نے اپنی والدہ کا اسقاط حمل کیا تہا ۱۸۳۲ء مین اسکے جرم مین اوسکا علاقہ ضبط ہوا۔
کہارون	یہ علاقہ مقبوضہ سردار مہا سنگہ تہا ۵ ماہ فروری ۱۸۴۳ء کو باعث لاولد مرجانے اسکے ضبط ہوا۔
پوڑیہ کہاور	میگہ سنگہ سردار اس علاقہ کا مر گیا تو باعث لاولدی اوسکی سمت ۱۹۲ مطابق سال ۱۸۴۳ء مین یہ علاقہ ضبط ہوا سردار گلاب سنگہ پوڑیہ والہ نے دعوی کیا تہا نامسموع ہوا مگر تین گاون اوسکے بیٹی راج کنور کو تاحیات معاف رہے
لعل پور	کاہن سنگہ سردار اس علاقہ کا فوت ہوا ۱۰ اکتوبر ۱۸۴۳ء کو بسبب لاولدی کے علاقہ ضبط ہوا مگر اوسکی زوجہ کو کچہ گزارہ

نام علاقہ	کیفیت
لعل پور	ٹہر گیا ضلع تہانیسر
چہلوندی	یہ علاقہ مقبوضہ رام کنور زوجہ بکہیل سنگہ کا بسبب لاولدی ۲۸ ستمبر ۱۸۴۵ع کو ضبط سرکار ہوا۔
سودر	انندکنور زوجہ ولیچا سنگہ کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۶ع میں بسبب لاولدی کے علاقہ ضبط ہو گیا اور راجہ لاڈوا والا اور سودر والا ہلاہر والہ نے دعوی کیا تہا سماعت نہ ہوا۔
تہانیسر خاص	سردار جمیعت سنگہ کا یہ علاقہ ۱۸۳۲ع مین بسبب لاولدی ضبط ہوا اور سردار بشت سنگہ کہڑی والہ نے دعوی کیا تہا [illegible]
کیتھل	بعد لاولد مرنے بہائی اودہی سنگہ کے ۱۸۴۳ع مین یہ علاقہ ضبط ہوا اور اوسکی زوجہ کو اٹہارہ ہزار روپیہ اور شمیر سنگہ اوسکے ماموں زاد بہائی کو دو ہزار روپیہ سال پنشن مقرر ہو گیا ارنولی والون نے دعوی کل ریاست کا کیا تہا منظور ہوا مگر اٹہارہ بیس ہزار روپیہ کا علاقہ ارنولی والی کو سرکار سے ملا
زین پور	پرتاب سنگہ سردار اس علاقہ پر قابض و متصرف تہا نہال سنگہ چہاپہ والے کے ہاتہ سے خانہ جنگی مین مارا گیا بسبب لاولد مرجانے اوسکے ۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۲ع مین قرق اور پہر ضبط سرکار

کیفیت	نام علاقہ
ہوا اور اسی جرم مین چہاپر کا علاقہ بہی ١٨٤٩ء مین ضبط ہوا اور موضع بوہ مین پور اوسکی زوجہ کو گزارہ مین دیا گیا۔	زین پور
سماۃ بہاگان و مائی دیائی بیوہ و زوجہ مہر سنگہ نشانا والی پنجاب اس علاقہ کے ماہ دسمبر ١٨٣١ء مین مر گئی یہہ علاقہ ضبط ہوا راجہ کرم سنگہ پٹیالہ والہ نے دعوی کیا تہا کلارک صاحب نے ١٨٣٥ء مین حکم ہوا کہ حق انگریزی ہی دعوی نا منظور۔	[illegible] شکری خان ضلع لودیانہ
بسیان۔ مدکی۔ بعد وفات راجہ سنگت سنگہ رئیس جیند کے یہ علاقہ ١٨٤٣ء مین اسواسطے ضبط ہوا کہ یہہ علاقہ موروثی ڈگر سنگہ کا نہین تہا بلکہ عطا کیا ہوا جد ید مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تہا۔	جہنڈیالی
نہال سنگہ کاکڑ کا یہہ علاقہ بباعث لاولدی ١٨٥٣ء مین ضبط ہوا ضلع فیروزپور کا علاقہ۔	ککرالہ
لچہمن کنور زوجہ سردار منسا سنگہ دختر سردار دہنا سنگہ جگادہری والہ کا تہا بسبب لاولدی کے ١٨٣٥ء مین ضبط ہوا اور ماہ اسوج سمت ١٨٩٢ مین یہہ سردارنی فوت ہوگئی اور جاگیر سرکار کی ہوگئی	فیروزپور
١٨٤٥ء و ١٨٤٦ء مین علاقہ لاہور وآلو والیہ ان رو سے ستلج ضبط ہوا اور علاقہ روپڑ و لادوہ و جہارم ملک نابہہ سے و علاقہ	علاقہ لاہور

کیفیت	نام علاقہ
سوڈھیان مندپور ماکھووال بہ سبب شمولیت ہنگامہ لاہور ضبط ہوا اور چاپرتھال سنگھ وتھا نیسر واہو یہ علاقہ چیند کنور وجیونت سنگھ بیرسال مالرکا باعث لا اولد مرنیکے اونکا علاقہ ضبط ہوگیا اور دیگر عورات سکھان جاگیر دار ایسی ہین کہ اونکو بہا تاحیات گذارہ مین بلا اخذ کمیشن معاف ہین اور اولاد ہم جائز نہین بعد اونکے مرنے کے ضبط ہو جاویگا اونکی تفصیل بسبب طوالت اور عدم پایداری کے فضول ہے۔	علاقہ لاہور

حال القاب سرداران این روی ستلج

پیشگاہ صاحبان ایجنٹ سے سرداران این روی ستلج کو خطوط یا پروانجات جس القاب سے تحریر ہوتی ہین وہ ذیل مین ہے اور اس فہرست سے واضح ہوگا کہ کس قدر سردار اس علاقہ مین تا ۱۸۴۶ء اپنے اپنے علاقہ پر اختیار حکومت رکھتے تھے۔

القاب	نام رئیس	نام علاقہ	نمبر شمار
سردار صاحب مہربان سلامت۔ اشتیاق ملاقات واضح باد۔	فتح سنگھ	اہلاہر	۱
ہور وشجاعت دستگاہ سردار اوگرسنگھ بعافیت باشند۔	سردار اوگرسنگھ	سکندرہ	۲

سیر پنجاب

بطور نمونہ

نام علاقہ	نام رئیس	القاب
بیرسال	جسونت سنگھ	سردار صاحب مہربان سلامت - بعد شوق ملاقات ما مشہود خاطر باد۔
تھانیسر	چند کتور	سردارنی صاحبہ مشفقہ سلمہا - بعد از کیفیت مزاج مشہود خاطر باد
کنج پورہ	غلام علی خان	نواب صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت بعد شوق ملاقات بہجت آیات کہ زیادہ بر آن متصور نیست مشہود خاطر نور ودند خاہید گردانیدہ آید۔
"	غلام نبی خان و نظام علی خان و غلام رسول خان	خانصاحب مہربان سلامت بعد شوق ما فوق واضح باد۔
چھاپر	نہال سنگھ	تہور و شجاعت دستگاہ سردار نہال سنگھ بعافیت باشند
پڑتھل	پرتھی سنگھ	بشرح ایضاً
سیام گڑھ	دیوا سنگھ	"
نیلوکھیڑی		عصمت پناہی سردارنی نیلوکھیڑی والی سلمہا
گوڈہ	نہال سنگھ	تہور و شجاعت دستگاہ بعافیت باشند

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۱۱	بلاہی	مسماۃ دیالاں و مہتاب کنور	حکمنامہ بنام زوجہ ہای پدرہ سنگ بلاہی والی آنکہ
۱۲	بہور	رتن کور	سردارنی صاحبہ مشفقہ سلمہا بعد ما حب واضح خاطر باد۔
۱۳	چوڑنی کہیڑی	بہوپ سنگہ	شجاعت وتہور دستگاہ حفظہ
۱۴	بہیکڑی	لہنا سنگہ	ایضاً
۱۵	لکہمیری	دیوا سنگہ	ایضاً
۱۶	چہنوہیڑی	مہتاب کنور	عصمت پناہی حفظہ
۱۷	ارنولی	جسمیر سنگہ و بگت سنگہ	بہائی صاحبان مشفق مہربان مخلصان سلامت بعد شوق مافوق حصول مواصلت مشہود خاطر گردانیده می آید۔
۱۸	پٹیالہ		مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای مخلصان سلامت۔ بعد از تمنای مواصلت کثیر المباہجت کہ شامل محامد اخلاق و اشفاق گرامی حدی و پایانی ندارد و مکشوف خاطر الطاف ذخائر گردانیده آید

نمبر شمار	نام علاقه	نام رئیس	القاب
۱۸	پٹیاله		بر خاتمه خط ایام مصیبت بجانم باد و بر لفافه بنام مطالعه مهاراجه صاحب مشفق مهربان کرمفرمای مخلصان مهاراجه دهراج راجه مهاراجه راجگان نرندر سنگه مهندر بهادر سلامت موصول باد ــ
۱۹	ناهن	راجه فتح پرکاش	راجه صاحب مشفق مهربان مخلصان سلامت بعد از اشتیاق ملاقات مسرت سمات که متجاوز الحد و العد است مکشوف خاطر محبت مآثر باد ــ بر لفافه بمطالعه نماید.
۲۰	منی مزرعه	گوردهن سنگه	راجه صاحب مشفق مهربان دوستان سلامت بعد از شوق ملاقات مسرت سمات که متجاوز الحد است مکشوف خاطر صفا مآثر باد و دوام به وصول مکاتبات خیریت آیات مسرور و مبتهج میداشته باشند بر لفافه بمطالعه صاحب ــ
۲۱	کوٹاهیه	محمد اکبر علی خان	راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۴۱	کوٹانہ	محمد اکبر علی خان	بعد از شوق ملاقات مسرت شمول واضح خاطر باد ـ دوام تسطیر خیریت نامجات مسرور نموده باشند بمطالعہ مباہج ـ
۴۲	شہسکہ	میان بہادر علی شاہ سجادہ نشین	حقایق و معارف آگاہ سجادہ نشین شہسکہ میانجی دریا دالی باشند دوام تسطیل خیریت نامجات مسروری نموده باشند
۴۳	بورٹیہ	سردار جیون سنگھ	سردار صاحب مہربان دوستان سلامت بعد از شوق ملاقات مسرت آیات واضح خاطر باد دوام بارسال مکاتبات خیریت آیات مسروری نموده باشند بمطالعہ مباہج ـ
۴۴	شہزاد پور	شوکریال سنگھ پسر گلاب سنگھ	بشرح ایضاً
۴۵	شاہ آباد ی	سردار شیر سنگھ و سردار بخت سنگھ	ایضاً
۴۶	سیالبہ	دیوان سنگھ	ایضاً

نام علاقہ	نام رئیس	القاب
پچھرولی	سردار سوبھا سنگہ	سردار صاحب مہربان دوستان سلامت بعد از اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح خاطر باد دوام بااحوال مکاتبات خیریت آیات مسرور می نموده باشند بطالعہ [illegible]
سنگہ پوریہ	امر سنگہ و گوپال سنگہ	بشرح صدر
بڈروکہاں	سردار سوکہا سنگہ وبھگوان سنگہ	سردار صاحب مہربان سلامت بعد از شوق ملاقات واضح باد دوام تحریر خیریت نامجات مسرور می نموده باشند
ٹنگور	چتر سنگہ و جواہر سنگہ و سردارنی ٹنگور زوجہ دیا سنگہ	سردار صاحب مہربان سلامت
منولی	گوپال سنگہ	بشرح صدر
لونگہ	لال سنگہ	ایضاً
کنولی	بھوپال سنگہ	ایضاً
کندھولہ	دیال سنگہ	ایضاً
میلہ	جسونت سنگہ	ایضاً
سوہانہ	بھوپ سنگہ دیپ سنگہ و سنگہ بواسطہ [illegible]	ایضاً

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۳۷	دہنورا	سردار سہتا سنگہ	سردار صاحب مہربان سلامت
۳۸	مصطفیٰ آباد	دیوان سنگہ	بہادر و شجاعت و دستگاہ حفظہ
۳۹	دہین	گوپال سنگہ و لال سنگہ	بشرح صدر
۴۰	سکہ سرداہیڑی	دلیپ سنگہ	بشرح صدر
۴۱	کھیندو	کاہنہ سنگہ	بشرح صدر
	کھلہ والہ	کاہنہ سنگہ	//
	پنجورہ	مہر سنگہ	//
۴۲	لیدہ	جیت سنگہ	بشرح صدر
۴۳	بہاگرولی	گوردت سنگہ فتح سنگہ	بہادر پناہ حفظہ
۴۴	میانپور	دیوا سنگہ	بہادر پناہ و شجاعت و دستگاہ حفظہ
۴۵	چہوٹی چھیلی	جسونت سنگہ	بشرح صدر
۴۶	راہی پور	رانو تہا سنگہ	بشرح صدر
۴۷	رام گڑہ	میان دیوی سنگہ	بشرح صدر
//	//	میان بہپا سنگہ	بشرح صدر
۴۸	//	میان نرائن داس	بشرح صدر
۴۹	خضر آباد	احمد خان نعیم خان	بہادر و دستگاہ حفظہ

نام علاقہ	نام رئیس	القاب
خضرآباد	عزیز خان محمد خان	شور دستگاہ حفظہ
	میر یار خان	''
بہات	فتح سنگہ	شور وشجاعت دستگاہ او کبھی کبھی شہر صاحب مہربان۔
تل گر انگان	سکھان چہار مثالے	شور وشجاعت دستگاہ
پتی داران شاہ آباد، پروالیان، پنجگرہ، سیام سکھان، کہیرپورایل		حکمنامجات نوشتہ می شوند لیکن پتی داران شاہ آباد شور و شجاعت دستگاہ ہم نوشتہ می شوند
یورس تودبرزہ	سکھان	حکمنامہ معرفت کار پٹیالہ
طلاکور	فتح سنگہ	ایضاً
دھنوہی	پسران بدہ سنگہ	ایضاً
کوتر خانہ	امیر سنگہ	حکمنامہ آنکہ
مسیل	پسران وزیر سنگہ	ایضاً
مستہ ابوالکھڑی	سکھان	ایضاً

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۶۲	مارس وجیند	سکہان	حکمنامہ آنکہ
۶۳	ساڈھورہ	سکہان جہالیاں وگلاں	ایضاً
۶۴	دہرم کوٹ	چڑت سنگہ	ایضاً
۶۵	دیال گڑہ	رانی سکہان	مائی صاحبہ مشفقہ رانی سکہان دیال گڑہ سلمہا - بعد از استدراک خیریت مزاج واضح خاطر باد -
۶۶	گڈولی	بسنت کنور	عصمت پناہی سلمہا
۶۷	داؤن	دہرم کنور	ماما صاحبہ مشفقہ سلمہا بعد از استدراک خیریت مزاج واضح خاطر باد -
۶۸	نابھہ	راجہ بھرپور سنگہ	راجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان راجہ بہادر برار بنس سرمور مالوہ اندر بہادر راجہ بھرپور سنگہ والی نابھہ سلامت
۶۹	جیند	راجہ سروپ سنگہ	راجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان راجہ بہادر والی جیند سلامت
۷۰	مالیر کوٹلہ	رحمت علی خان	نواب صاحب مہربان دوستان نواب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ سلامت وگاہی

نمبر	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۷۰	مالیر کوٹلہ	رحمت علی خان	عمداً یا سہواً مشفق مہربان رحمت علی خان صاحب مہربان دوستان سلامت - خواہ نخواہ صاحب مہربان
۷۱	راہوکوٹ	بھاگ بھری	رانی صاحبہ مشفقہ رانی بھاگ بھری رئیسہ راہوکوٹ سلامت -
۷۲	فریدکوٹ	راجہ وزیر سنگھ	راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ وزیر سنگھ والی فریدکوٹ سلامت وگاہ صرف مہربان کا وہ بہادر لکھا جاتا تھا -
۷۳	ممدوٹ		نواب صاحب مہربان نواب بہادر والی ممدوٹ سلامت و گاہو لفظ دوستان گاہو نہ -
۷۴	لدہران		ستودہ شجاعت دستگاہ سرداران لدہرانہ
		اہلکاران ریاستہاے	
۱	پٹیالہ	معتمدان	رفعت و عالی مرتبت
۲	〃	وکیل	گرامی منزلت
۳	چھچھرولی	معتمد وکیل بہاو سنگھ	عزیز القدر
۴	شہزادپور منگور	وکیلان	ایضاً
۵	شاہ آباد	وکلاے سرداران شاہ آباد	〃

نمبر	نام علاقہ	نام	القاب
۶	شاہ آباد	پتی داران	عزیز القدر
۷	کوٹانہ	وکیل کوٹانہ	ایضاً

معتمد و وکلا، کو پروانجات لکھی جاتے ہین فقط

حال برخاستگی فوجداری سکھان متفرقہ و بحالی حکومت ریاست نو گھر وغیرہ و تصریح اختیارات جو بتیس گھر سکھان متفرقہ

بعد فتح مہم لاہور اور سیلیے جانی دوآبہ جالندھر سرکار انگریزی مین اور قائم ہوکہنے سلطنت ولیپ سنگھ پنجاب (کورٹ آف وارڈس) شروع ۱۸۴۷ء مین تجویز ہوا کہ اس دوابہ وستلج مین حکومت فوجداری و عدالت نو گھرون کی بحال ہو اور تفصیل نو گھرون کی یہ ہوئی اور یہی علاقہ محفوظہ متعلقہ ایجنٹی سمجھا گیا۔

راجہ پٹیالہ۔ راجہ نابھہ۔ راجہ جیند۔ مالیر کوٹلہ۔ سردار شوبہا سنگھ کلسیہ چہوروالا فرید کوٹ۔ ممدوٹ۔ دیال گڑہ۔ رانی رائے کوٹ والی۔ ان نو گہر سے بلا تین گہر جاتے رہے اور علاقہ ضبطی مین آیا ایک اول رانی سکھان کور والی مرگئی اور علاقہ ۱۸۵۰ء مین ضبط ہو کر بقدر چہارم آمدنی کے دو موضع جہلانہ و کہجوری وقلعہ دیال گڑہ مع اثاث البیت رانی مذکور کے کرپال سنگہ وغیرہ برادران رانی سکھان کو بحال دوسرا علاقہ رانی رائے کوٹ کا ۱۸۵۵ء بعد وفات اوس کے ضبط ہوا۔ تیسرا علاقہ ممدوٹ کہ وہان کے نواب نے رعایا پر بہت زیادتی کی اور بارنس صاحب کمشنر کی تحقیقات سے ثابت ہوا

ہوکر علاقہ ضبط اور نواب کی پنشن مقرر ہوگئی اب تھوڑا سا باقی ماندہ باختیار حکومت
رہی ہین انکے سوال جواب وتحریر خط وکتابت متعلق محکمہ کمشنری کی ہوگی اور باقی جملہ
سکہان سرداران این ملک کی حکومت فوجداری یکم جنوری ۱۸۴۷ع سے لے لی گئی
اور تہانہ جات سرکاری بٹہلائے گئے اور سکہان سرداران جو پہلے سرکاری نوکری
مین عندالاحتیاج سوار وپیادہ اپنے حاضر کرتے تہے بسبب تنقیص سپاہی پیادہ کے
میکلسن صاحب کمشنر نے ۲۰ فی سوار ۱۲ روپیہ فی پیادہ مقرر کرکے ہر ایک پر زر کمیشن
مقرر کر دیا اوسکی تحصیل متعلق تحصیلداران ہوگئی اور زکوۃ کا لینا جملہ سرداران
کا اس ملک سے مسدود ہوا اور نوگہرون والے سرداران کو عوض زکوۃ کے
کو روپیہ نقد اور کسی کو علاقہ دیا گیا اور منجملہ دیگر سرداران کے کنپورہ والے اور
گدہی کوٹلہ والے کو معاوضہ زکوۃ کا دیا گیا اور باقیونکو کچھہ نہین ملا اور حکم حدبندی
دیہہ وار علاقہ سرداران کیا اور نیز دیہات علاقہ سرکاری معرفت بیارڈ صاحب
مہتمم بند وبست بہادر قرار پائی اور مہاراجہ پٹیالہ سے کہ یہہ گہر سب محفوظین مین
بانمود ہی ۱۸۴۷ع مین معاملات شرائط مفصلہ ذیل لکھائی گئین۔

شرط اول ۔ رعیت کو آباد رکھین گے اچھی طرح انصاف کرین گے۔

شرط دوم ۔ زکوۃ جو معاف ہوگی پہر نہین لین گے۔

شرط سوم ۔ سڑک اپنی علاقہ جات مین بموجب تجویز صاحبان گرہ کپتان کی بنا
رہین گے اور حفاظت اوسکی کرین گے اور جابجا فرودگاہ بہی مقرر کرین گے

اور اوسکا محصول نہین لین گے

شرط چہارم۔ قصاص ہوگا تو مثل مرتب کر کر بصلاح صاحب کمشنر بہادر کے سزا دی جاویگی اور بجرم سنگین حکم قطع عضو تشکنی کا نہین دین گے۔

شرط پنجم۔ ستی اپنے علاقہ مین ہونے دین گے اور بچاری خبرام واکرکو وغیرہ مین ملمت ہونے دین گے۔

شرط ششم۔ اگر کوئی مہم سرکار غنیم دیگر پیش آوی تو جمناسی کنارہ بیابانکا بذات خود مع فوج و جمعیت موجودہ اپنے ساتہ رہین گے اور انجام رسد رسانی و باربرداری وغیرہ واسطی فوج سرکاری کے جو ہماری علاقہ مین گذر کری بجوبی کرینگے

شرط ہفتم۔ بردہ فروشی اپنے علاقہ مین نہوگی اور سرکار سوا اسی طمانیت نیا منظوری گورنمنٹ سرکار پٹیالہ کو عنایت ہوا۔

سنہ ۱۸۴۹ء مین فتح مہم ملتان و ضبطی سلطنت لاہور و تغیری لیپ سنگہ کی بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ ۲۰ ماہ جولائی سنہ الیہ کی اختیار ملکگری و دیوانی کا بعملداران سکہہ سوای نوگہردی مذکورہ بالا سی لیا گیا اور تمام سرداران ملحقہ جاگیردار رعایا تابع عدالت فوجداری سرکار کی ہوئی اور یہہ بہی حکم اسی مین آیا کہ جو کوئی زمیندار جاگیردار خواہش بندوبست قانونی بابت سری کری بندوبست کیا جاوی جاگیردار مع پادری اور فریقین سی اگر کسی کی خواہش بندوبست کی نہو اور عمل جاری ہی تو دستور العمل معرفت صاحب مہتمم بندوبست مرتب ہو چنانچہ ایک

سال کے قریب انہی پر عمل ہوا پھر سرداران اس ملک نے ارادہ استغاثہ کا گورنمنٹ
میں کیا میکسن صاحب بہادر کی رپورٹ پر بموجب حکم بورڈ پنجاب چٹھی مورخہ ۲۴ - ستمبر ۱۸۴۹ء
نمبر ۱۲۲۵ کی فریڈرک میکسن صاحب بہادر صادر ہوئی کہ بموجب حکم لارڈ گورنر جنرل بہادر
جاری ہوا کہ دفعہ تفصیل ذیل واسطے سرداران مفصلۂ ذیل جاری ہونگے اور ایسے
[illegible] راہ چلتی ہی اور دیگر [illegible] چنانچہ پانچ دفعہ بموجب [illegible] کے
واسطے بموجب چٹھی سکرتر بورڈ نمبر ۱۲۷۳ مورخہ ۹ - نومبر ۱۸۴۹ء و لحاظ حکم گورنمنٹ
مورخہ ۲۶ نومبر ۱۸۴۹ء مجریہ ماہ مئی ۱۸۴۹ء جاری ہوئی اوسکی تفصیل یہ ہے -
دفعہ اول - نسبت سرداران جاگیرداران کہ جن عہدہ کی بنیاد قبل از
۱۸ - جون ۱۸۴۹ء کی ہو محکمہ دیوانی و کلکٹری قابل استغاثہ کی نہیں -
دفعہ دوم - بابت جرم فوجداری جو قبل ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء سے وقوع میں آیا ہو
سرداران موصوف قابل بازخواست محکمہ کمشنری یعنی لوکل ایجنسی کے ہونگے اور محکمہ کے
بازخواست کے قابل نہ ہونگے -
دفعہ سوم - بابت جرائم فوجداری کہ جو بعد ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء کے پیچھے وقوع میں آیا ہو
سرداران مذکور تا مین حیات اپنے اور مکانات بود و باش اونکی واسطے گرفتاری عمل
پولیس سے محفوظ رہینگے -
سوائے جرم سنگین یعنی جرم قابل سزائے قصاص جرم سنگین خلل رسانی بدن و مال
احدی کہ تحقیقات ایسے جرائم کے فیصلہ کی عدالت ضلع کی اوس وقت ہوگی کہ جب

صاحب کمشنر یعنی پولٹیکل ایجنٹ واسطی تحقیقات کے حکم دین ۔

دفعہ چہارم ۔ بابت دعوی عدالت وواد ستد کے جو کہ محکمہ دیوانی و مالگذاری میں نسبت سرداران جاگیرداران موصوف کے رجوع ہونگی سرداران یعنی جاگیرداران مذکور بذات خود طلبی و چالان وارو گیر عملہ عدالت دیوانی و مالگذاری سے اور مکانات بودن اونکی بابت ایسی دعوی کی قرقی سے محفوظ رہین گے ۔

دفعہ پنجم ۔ علاقہ جائداد غیر منقولہ سرداران یعنی جاگیرداران موصوف منظور ہے بابت کے کہ مثل تمام ملک محفوظ بصورت ہونی مال سرکار کا ہوتا ہے بابت ڈگری والا دیوانی کے معاملہ و آمدنی علاقہ کے صرف تا حین حیات علاقہ دار کے قرق ہو سکتا ہے ۔

نام سرداران جاگیرداران کہ بضبط پیش الیہ تعلق ہی

ضلع تھانیسر		ضلع انبالہ	
نواب محمد علی خان کنجپورہ والہ	کاہن سنگھ رائلم شاہ	سردار جیون سنگھ بوریہ والہ	میر محمد اکبر علی خان کوٹاہ والا
سکھا سنگھ لکھا سنگھ ونہور والہ	لہنا سنگھ سیکری والہ	راجہ گوربخش سنگھ چھچھرولہ	سردار فتح سنگھ بہتاب والہ
جسونت سنگھ سرسال والہ	شیر سنگھ نرین سنگھ تاپنبہ	سردار ہرپال سنگھ کرالہ	سردار دیوا سنگھ سیالیہ والہ
	شاہ آبادی	دیال سنگھ موہن سنگھ لال سنگھ	
		سنگھ پوپیان والہ	
ٹک	ٹک	ٹک	ٹک

قواعد تحقیقات جاگیرداران سکھان بموجب حکم گورنمنٹ

اور زان بعد تحقیقات جاگیرداران سکھان کی گورنمنٹ موزخہ ماہ فروری ۱۸۵۱ء نمبر ۱۹۴ شروع ہو گئی اور کسی نامجات و حقیقت گشتی و تعین سرداران کی جنکے علاقہ کی تقسیم سوار ون پر تھی ہو گئی اس تحقیقات کے قواعد ذیل مین ہین

قاعدہ اول - کوئی عورت بیوہ ترکہ شوہر کی وارث نہین ہو گی۔

قاعدہ دوم - اولاد دختری کوئی وارث نہین ہو گا۔

قاعدہ تیسرا - اگر اولاد پسری نہو اولاد پسری یک جدی اس شرط پر مستحق ہو گی کہ مورث متوفی اور یک جدیان دعویداران موجودہ حال کا ونشا مین واحد تھا اور حق حقیت اوسکا سمجھا جاوے کہ جو ۱۸۰۹ء مین قابض کہ جبہ فریق نے صاحبان انگریز سے قبضہ پایا اوس قابض کو تا حیات بحال کہا جا مگر سوای مورات کے سب کو تنیش دیا جاوے

مقدمہ گزشتہ استثنای اول تجویز قواعد قاعدہ فاسی

جس مقدمہ مین اولاد یک جدی نے بموجب حکم کسی حاکم انگریز کے حصہ متوفی پر قبضہ پایا جو مقدمہ اس قسم کا سوای مقدمات مندرجہ چٹھی کیٹ صاحب بیتی آوی قبضہ قابضان کا تا حیات ہر ایک کے بحال کہنا ہو گا ایسا رو بکار لکھنا ہو گا کہ یہ حصہ سرکار کا ہے مگر سرکار کو از راہ مہربانی بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ بارہوین فروری ۱۸۵۱ء قبضہ حال پر کچہ دست اندازی نہین بعد فوت ایکے

قابض رہا ہو کے اوسکا حصّہ منضبط ہوگا اور وارث کیا پسر ہو کیا یک جدی کو کچھ نہین پہونچتا

استثنای دوم

جس مقدمہ مین عورت بموجب حکم اسسٹنٹ گورنر جنرل قابض حصّہ یا علاقہ ہوگی مگر منظوری گورنمنٹ اوسکی نسبت حاصل نہین ہوئی اس مقدمہ مین رپورٹ خلصہ بھیجی جاوے۔

قاعدہ اول۔ حکم گورنمنٹ باوجود اسکے کہ وہ برخلاف قاعدہ مجوزہ حال ہے واسطے بحالی حق اوس شخص وارثان مرد کے کہ جسکے حق مین وہ حکم ہے وافی اور کافی ہے۔

قاعدہ دوسرا۔ قبضہ عورت کا ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷ء مین واسطے انسداد اور استرداد وراثت کے کہ جو بعد اسکے چلی آئی کافی نہین ہے لیکن یہہ قاعدہ فقط بہ نسبت اون عورات کے ہے کہ جنہون نے بعد اسکے قبضہ پایا مگر وہ مقدمات اس تجویز سے مستثنیٰ ہین کہ جنمین عورت نے بموافقت اور منظوری حکم پولیٹیکل ایجنٹ کے قبضہ پایا۔

قاعدہ تیسرا۔ حکم پولیٹیکل ایجنٹ تحریر شدہ بمقدمہ تجنیت کسی فریق کے سنہ ۱۸۴۶ء و ۱۸۴۷ء مین کافی اور وافی ہے اور نہین اور کچھ دریافت کرنا نہین چاہیے وہ وارثان اوس شخص کے کہ جو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے قابض ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷ء کا لکھدیا مستحق قابض ہنے کے ہین۔

قاعدہ چوتھا۔ انتقال جاگیر کیا از طرف بیتی دار کیا از طرف جاگیردار کہ بحق وارثان ہو یا بحق فریق دیگر از روی رشتہ منظور نہیں کیا جاویگا اور نہ از روی رشتہ کے اوسکی کچھ تحریر ہوگی۔

قاعدہ پانچوان۔ اگر ایک وارث یا چند وارث کسی جاگیردار کی بیچ کے جو سنہ ۱۸۴۸ء و سنہ ۱۸۴۹ء مین قابض تھے کل حصہ مقبوضہ مورث اعلیٰ مذکور کے مستحق ہونگے اگر اونکو کسی بہائی متوفی کی بیوہ زندہ ہوا اور وہ بہائی اگر زندہ ہوتا مستحق حصہ کا منجملہ حصہ مقبوضہ قابضان حال کے ہوتا تو دینا گزارہ اون بیوہ کو ذمہ قابضان حال کے ہی۔

قاعدہ چھٹا۔ مبادلہ مالکی ایام گزشتہ کا بلا تحقیقات بشرط اسکے منظور ہوگا کہ کچھ فریب مبادلہ کرنے مین واقع نہوا ہو۔

قاعدہ ساتوان۔ اگر کوئی فریق کہ بعد سنہ ۱۸۴۸ء و سنہ ۱۸۴۹ء کے قابض نہین ہوا اب دعویدار واسطے یا پنشن کے ہوا اونکا دعوی بابت دونون امر کے لایق سماعت کے نہین۔

قاعدہ آٹھوان۔ صاحب مہتمم بندوبست باختیار دیوانی سماعت دعوی مفصلہ ذیل کے کرین۔

قاعدہ نوان۔ مطلب گورنمنٹ کا نہین ہی کہ تحقیقات بموجب تجویز محلات ذیلداران و تابعدار کسی سردار کے کہ جواب تحقیقات سے محفوظ ہین یا بحال رہنے

دو عورت ہمت سنگہ کی باقی رہی تہی امر سنگہ اپنی زوجیت مین لے آیا تہا پہر امر سنگہ نے اول قلعہ بہٹنڈہ فتح کیا اور پہر ملک بہٹی پہ مہم کرکے اول فتح آباد پہر سرسہ بعدہٗ رانیہ پر تصرف کیا اور لعل پور اور رہتک تک تصرف کرلیا اور گوہانہ گجپت سنگہ اپنے یک جدی رئیس جنید کو دیدیا پہر ملک ٹہین پر تصرف کرلیا غرض کہ اذ سکہان سنہیل جو اس ملک مین قابض ہوگئے تہے اون پہ دست اندازی شروع کی اور بہت علاقہ لے لیا سکہان سنہیل نے پہر حملہ مانجہ سے کیا اور راجہ کی فوج نے شکست پائی پہر صلح آپس مین سکہان اور راجہ کی ہوگئی بعد چندی عبد الاحد خان وزیر دہلی کرنال مین آیا اور بہگیل سنگہ چلوندی والا اور دلیپا سنگہ رودروالا اوسکے رفیق ہوگئے راجہ امر سنگہ نے یہ خبر سنکر مانجہ سے سکہون کی فوج طلب کی اور فی سوار ایک روپیہ روز مقرر کردیا عبد الاحد خان نے کوچ کرکے ڈیرہ موضع بنیا وہ علاقہ کیتہل مین کیا اور دیسو سنگہ والی کیتہل کو قید کیا تہا تین لاکہ روپیہ لیکر چہوڑ دیا اور ایک لاکہ روپیہ مین لال سنگہ اوسکا بیٹا دہلی مین قید کیا تمامی سکہان نے عبد الاحد خان پہ یورش کی عبد الاحد خان دہلی کو لوٹ گیا راجہ امر سنگہ کے صاحب سنگہ بیٹا پیدا ہوا سمت ۱۸۳۸ مین امر سنگہ فوت ہوا اور اطراف نصریط علاقہ مین بیر گیری راجہ صاحب سنگہ مسند نشین ہوا اور بسبب اوسکے طفولیت کے مساۃ حکما جدہٗ صاحب سنگہ فرمان روا ہوگئی تہی نانوں دیوان مختار تہا اور آپس کے تقصہ قضایا بہت تہے مہاراجہ رنجیت سنگہ جب پنجاب

یہان آیا راجہ صاحب سنگھ راج گدی پر بیٹھا [illegible] اور ایک توپ معروف کرڑی خان
تھی وہ بھی لے گیا اور پہلے مرہٹون سے بھی لڑائی ہوئی غرضیکہ بعد آنے سپاہ
انگریزی کے سنہ ۱۸۰۳ع سے ابتدا اس ملک مین ہوئی راجہ صاحب سنگھ اطاعت پذیر
سرکار انگریزی کا ہوا راجہ صاحب سنگھ کو تاریخ ۱۴ - دسمبر ۱۸۱۵ء بسفارش
جنیل لونی اختر صاحب بہادر اکبر بادشاہ دہلی سے خطاب جگر بلفظ مہاراجہ
راجیسر بربج راجہ راجگان مستند بہادر حاصل ہوا نقل فرمان بادشاہی یہ ہے

ابن تیمور صاحبقران

محمد اکبر بادشاہ غازی ۲
ابو النصر معین الدین

ابن شاہجہان بادشاہ
ابن جہانگیر بادشاہ
ابن اکبر بادشاہ
ابن ہمایون بادشاہ

در زمان میمنت اقتران فرمان واجب الاطاعۃ و الاذعان صادر شد

کہ مقتضای وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال یزدانی
فدوی خاص لایق العنایۃ والاحسان صاحب سنگہ بخطاب راجہ مہاراجہ راج
راجہ ماجگان مہندر بہادر بین الاعیان والارکان فی الامثال والاقران
سرفراز نمودیم باید کہ فرزندان و وزرای ذوی الاقتدار و امرای عالی
جمیع ارکان دربار جہان مدار و حکام ممالک فدوی خاص موصی الیہ را از جناب
فیض مآب بادشاہی بشمول این خطاب برگزیدہ و القاب پسندیدہ معزز
مباہی دانستہ انظار عنایت با دولت و اقبال حوال فرخندہ مال بہادر
معروف الیہ یوماً فیوماً سر آمد بے نہایت دانند بتاریخ غرہ شہر ذیقعدہ سال
پنجم از جلوس امیرانوس معلی و مقدس زیب تحریر و زینت ترتیب پذیرفتہ
حوالہ لالہ بیر سنگہ بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۸۱۳ء مہاراجہ صاحب کے سامنے اوسکی
رانی زیادہ دخیل کار راج تھی جب مہاراجہ صاحب سنگہ نے وفات پائی
اور مہاراجہ کرم سنگہ بہادر اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا مگر اوسکی والدہ مختار
راج رہی لودہا برہمن مختار راج تہا بسبب ابتری کام کے جرنیل اخترلونی
کی اجازت سے برکت علی خان ارکان اس ریاست کا ہوا اوسنے خوب
انتظام کیا کہ بے پردگی مستورات مسدود کی اور دربار کچہری کی اوقات
اور بعد لتکے مالیکا (؟) آئین اور فوجداری اور تہانہ بندی وغیرہ انتظام ملکی بہت خوبی سے
کیا جب مہاراجہ کرم سنگہ بالغ ہوگیا برکت علیخان کو رخصت کیا اور اوسکے واڑثان کو جاگیر

اور ایک گاؤن گزارہ مین ہے اور برکت علی خان کی آئین پر ابتک سب کام ہوتا ہے
اور مہاراجہ کرم سنگہ کا دوسرا بہائی کنور اجیت سنگہ گزارہ خوار ہوا ساٹہ ہزار روپیہ
کی جاگیر اوسکو ملی ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء مین مہاراجہ کرم سنگہ مرگیا نراندر سنگہ ٹیکا اوسکا
بیٹا راج ریاست کا مالک ہوا اب وہ گدی نشین اور اولوالعزم ہے اوس سے تین چار
کام دنیاوی امورات کے نہایت اچہی نمایان ہوی۔ اول شادی اپنی دختر کی نجانہ
راناہی دہولپور کے بیٹے سے کی بیس پچیس لاکہہ روپیہ سے زیادہ صرف کیا دوم نارائن
کی جاترا بہت انبوہ کے ساتہ کی جوالامکہی کو بہت ہجوم اور دہوم کے ساتہ گیا
سوم۔ موتی باغ پٹیالہ خاص مین یہ نمونہ باغ تجویز بنایا چہارم ولایت انگلستان
کے جانے کا شوق کرکے ماہ۔ دسمبر ۱۸۵۴ء مین بہت ہجوم کے ساتہ کلکتہ کی طرف
روانہ ہوا ۲۔ دسمبر سنہ الیہ کلکتہ مین پہونچا ۲۰۔ دسمبر سنہ الیہ لارڈ صاحب سے
ملاقات ہوئی مگر بصلاح لارڈ صاحب کے عزم ولایت ملتوی کرکر واپس آئے
اوسکا ملک قریب تیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا کہا جاتا ہے مگر اس قدر نشست
نہین ہے او تشخیص کا قاعدہ نہین خام تحصیل علاقہ محصول بٹائی ہے اور کرسی نامہ
اوس خاندان کا یہ ہے۔

شجرہ
سکہہ چلین
تلوکا
اسکا کرسی نامہ بتحقیق نہین معلوم ہوا
کنور آلا سنگہ
رامون
پہول
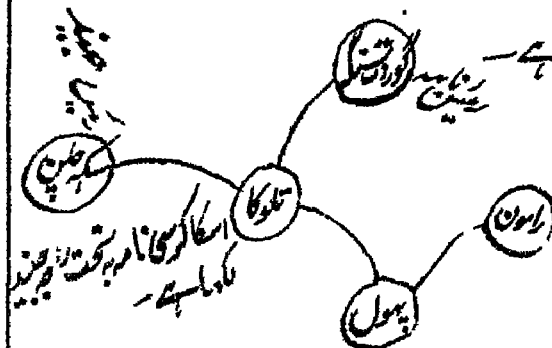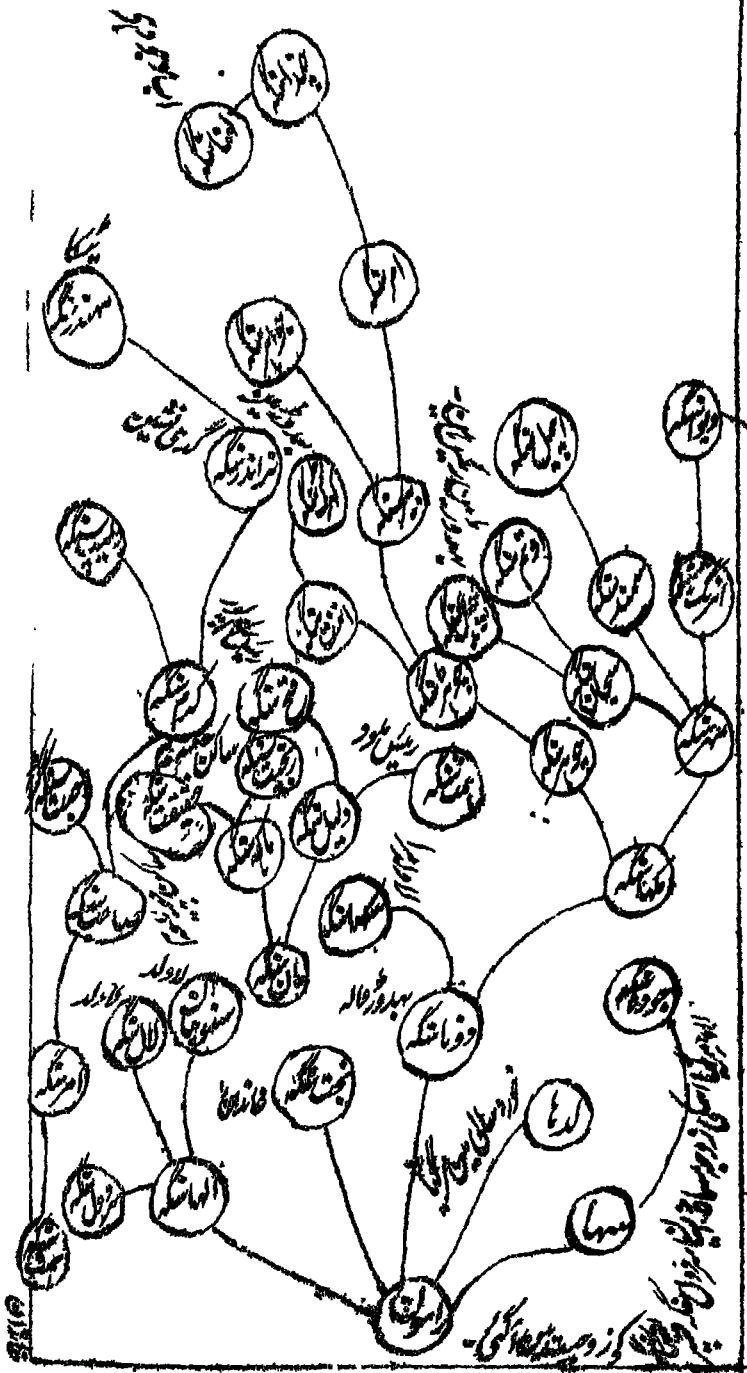
شجرۂ خاندان راسون

خاندان راجہ نابھہ

پھول سورت علی کا بیٹا اسکا بیٹا تلوکا ہوا اور وہ بجای اپنے باپکے موضع گڈھی پھول آباد کرکے
پھول مین قابض اور جانشین ہوا اور چودھری کہلایا کہ اسی آہنگ سے نابھہ
کا خاندان باوصف خطاب پانے راجگی کے تمام علاقہ مین چودھری کے کہلاتے ہین
اسکا بیٹا اسکا بیٹا گوردت سنگہ ہوا اوس نے موضع ڈہولا آباد کرکے اپنی ریاست کی علحدہ
طرح ڈالی گوردت سنگہ کا بیٹا سورت سنگہ ہوا مگر وہ اپنے باپکے روبرو مرگیا بعد مرنے
گوردت سنگہ کے ہمیر سنگہ اوسکا پوتا گدی نشین ہوا اوس نے موضع نابھہ کی زمین
مین جدید آبادی کرکے شہر بارونق آباد کیا اور وہی قدیمی نام نابھہ مشہور
رکھا اوسکا بیٹا جسونت سنگہ آدمی بہت باحوصلہ ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ سے
خطاب راجگی اوسی ایام مین حاصل کیا کہ جب راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ کو
فرمان خطاب مہاراجگی ملا چنانچہ فرمان اوسی مضمون کا کہ جسکی نقل بہ تحت
خاندان پٹیالہ نمبر جسکی مین مورخہ غرہ شعبان المعظم سال چہارم جلوس مطابق
بیست و نہم دسمبر ۱۸۱۰ء ہے اس خاندان کا خطاب ہے (براڑ بنس سرمور بالو
اندر راجہ جسونت سنگہ) اور یہ جسونت سنگہ اپنی حیات مین بہت باعزاز و حصہ
تمام قابض اپنے علاقہ کا رہا اوسکے چار لاکہ روپیہ کا ملک قبضہ مین تہا سنہ ۱۸۴۰ء
یا سنہ ۱۸۴۰ء مین مابین راجہ جسونت سنگہ اور مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ کے
اتفاقیہ ذرا سی بات پر خصومت وناتفاقی ہوگئی کہ بسبب ہیاکی جارا سنگہ الخ

راج پٹیالہ کا نابہ مین آیا تھا اوس نے کلمہ گستاخی سامنے راجہ جسونت سنگہ کے یہ کہی کہ
آپنے جو یہ نابہ کا بنوایا وہ ہماری زمین موضع دولدہی مین ہے یہ کلمہ راجہ جسونت سنگہ
کو ناگوار معلوم ہوا چند روز بعد وہ تارا سنگہ قتل ہوا اور اوسکا سر قاتل نے پاس
جسونت سنگہ کے لاکر پیش کیا اشتباہ اوسکے مارے جانے کا مہاراجہ صاحب والا
راج پٹیالہ کو بالیقین پایا گیا راجہ جسونت سنگہ ہوا مہاراجہ پٹیالہ نے اپنی تمام
فوج اور تمام سرداران کیتھل مالیر کوٹلہ وجملہ سکھان این روی ستلج کو جمع کرکے
چاہا کہ راجہ نابہ سے لڑائی کرین اور بدلا لین اس طرف راجہ نابہ و راجہ بہاگ سنگہ
جیند والہ مع سردار شہید شہزادپور یہ متفق ہو گئے جب کہ راجہ نابہ نے اپنی جمعیت
قابل مقابلہ فوج مجموعی پٹیالہ نہ دیکھی مہاراجہ رنجیت سنگہ کو کہ وہ جیند کے
خاندان کا نواسہ تھا اس یورش کی اطلاع کرکے درخواست امداد کی
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے واسطے مدد نابہ کے فوج کشی کرکے کوچ بکوچ نابہ مین
پہونچے اور موضع دولدہی علاقہ پٹیالہ کو جس پر بنیاد فساد ہوئی بالکل پامال
اور ویران کر دیا اور راجہ پٹیالہ اور تمام سکہہ رنجیت سنگہ کی آمد سے دب گئے کہ مقابلہ
کو مستعد ہوئے تب راجہ جسونت سنگہ نابہ والہ نے کہ آدمی دانا تھا اوس نے سمجھا کہ
اگر لڑائی ہوئی تو بہر کیف ہمارے خاندان پہول کو ضرر لاحق ہوگا اور پٹیالہ کا گہر
بطور سرتاج ہے اسکا بگڑنا اچھا نہین راجہ رنجیت سنگہ کو اپنی حکمت عملی سے راضی کرکے
لڑائی سے باز رکھا اور مہاراج رنجیت سنگہ کو مہاراجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ

کے ڈیرہ مین لاکر ملاقات کرائی تاکہ عظمت وعزت خاندان پٹیالہ بالاتر ہی پیدا ہی
ہوا مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو کچھ نقد اور ایک توپ معروف کڑہی خان دلاکر رخصت
کیا بلکہ بعد جانے رنجیت سنگھ کے اس حال سی کہ رنجیت سنگھ نے اپنی دوادوش
ملکی اس دوآبہ جمنا وستلج مین آئندہ کریگا تو سب کی ریاستون کو نقصان ہوگا راجہ پٹیالہ
ونابھہ وجیند وکیتھل نے متفق ہوکر سرکار انگریزی سی پناہ لی اور رنجیت سنگھ نے
وقت رخصت جسونت سنگھ کو بھی موضع لکھوال کی منجملہ علاقہ رای کوٹ کے دی دیئے
راجہ جسونت سنگھ سمت ۱۸۹۱ مطابق ۱۸۳۴ء مرگیا دیوا اندر سنگھ اسکا بیٹا گدی نشین
ہوا اوسکا مصاحب ایک برہمن مسمی اجے گوپال تھا اوسکی مداخلت و ترغیب سے
اس راجہ کے دل مین امورات مذہبی مین غرور سرخودی ہوا او نابھہ کا نام نابہ کنول
مشہور کرنا چاہا اور نابھہ خاص مین اوسکا اعتقاد امورات مذہبی ملیچ ایسا تھا
کہ وہان مخلوق اونکو بطور اوتار نانک کے امورات مین پرہیزگاری کرتی تھی مگر جس
ایام مین فوج سکہان سی لڑائی علاقہ اینروی ستلج مین ہو رہی تھی اور فوج صاحبان انگریز
انکی طرف سی خدمت گذاری مین کوتاہی سمجھکر ناراض ہوگئی اور اپنی یادداشت
مین کچھ انکی شکایت اور منہا تدارک بعد فتح جنگ کے لکھ گئے جب وہ مہم فتح ہوئی
اور یہ راجہ واسطی ملاقات بدربار گورنری گئے ملاقات سے محروم ہوئی اور بحکم نواب گورنر
یہ راجہ معزول ہوکر نندا بن کو بھیجا گیا اور ریاست مین سے چہارم حصہ ضبط
سرکار اور تین حصہ اوسکے بیٹے بھرپور سنگھ کے نام بحال رکھا گیا اور بھرپور سنگھ

با وصف صغیر سنی گدی نشین کیا گیا اور سوای اس ندرک کے اور سب لوازم سو غرض
واقتدار راجه صغیر کا سنبهالتا ہی راجه کا علاقه بقدر تین لاکه کے ضلع لودیانه
و فیروزپور مین زیاده تر ہی اور دیو اندر سنگه راجه معزول کو چند سال بعد جیل
سو لاہور مین رہنی کی اجازت مل گئی جس قدر خرچ اونکو ضرورت ہی وہ ریاست
نابهه سی به اطلاع صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ انباله کے بهیجا جاتا ہے اور بہرپونگا
راجه حال گرچه صغیر سن ہی مگر نہایت خوبصورت قابل ودانش اور آثار اقبال و
بلندبختی اوسکی ناصیه سو ہویدا اور معلوم ہوتا ہی که جب بالغ ہوگا اچها منتظم ہوگا اور
صلح کل اوسکا مزاج ہے اور اب سرکار انگریزی اوسکی تعلیم اور انتظام علاقه کی
خبرگیران ہی مگر کچه مداخلت ظاہری نہین سب انتظام بذمه رانی چند کنور صاحبه
اونکی دادی بطور ولی ہے سردار گورنجش سنگه و منشی بهجالی رام و منشی جیسا سنگه
دیوان و لاله بدهو مل خزانچی اونکے خیرخواه و انتظام کار بطور (کورٹ آف
وارڈس) ہین اونکا کرسی نامه مع مزید تشریح ذیل مین لکها ہے اور عجب نہین که راجه
کی ریاست کا معاوضه وقت بالغ ہونے کے سرکار انگریزی سے عوض خدمتگذاری عظیم کے ہو جاوے

کرسی نامه خاندان نابهه

اسکی اولاد خاندان جیند

حال خاندان راجہ جنید

پہول کی اولاد مین گجپت سنگہ اس خاندان کا مورث تہا اوسکا بیٹا بہاگ سنگہ اپنی
یاوری قسمت سے ایسا ہوا کہ علاوہ علاقہ موروثی کے تعلقہ کنڈکودہ او بلوانہ و
برست سرکار انگریزی سے اور تعلقہ لودیانہ و موزندہ و سیبان و دہنڈیالی موہم
مہاراجہ رنجیت سنگہ سے بعد مرنے بہاگ سنگہ کے فتح سنگہ اوسکے بیٹے کو تعلقہ مڈکی
و بہگوارہ و تلونڈی سرکار سے ملا بعد فتح سنگہ کے مرنے کے سب ضبط ہوئے
سنگت سنگہ بیٹا فتح سنگہ کا موروثی علاقہ پر قابض رہا سمت ۱۸۹۱ مین وہ
لاولد مر گیا سب علاقہ قرق ہو گیا تہا سروپ سنگہ یک جدی اسکا ٹہڈ دکہا [illegible]
رہا تہا اوس نے دعوی ریاست کا کیا سرکار انگریزی نے براہ عنایت تعلقہ
و سفیدون و سنگرور و قاران والی بحق وراثت گجپت سنگہ کے مورث سروپ سنگہ کو
دیدیا وہ قابض ہے مگر اوسکا شوق انتظام مثل آئین انگریزی ہے اوسنے
اپنے ملک کی حدبندی و پیمایش کشتواری کی الا اوسکا انتظام پورا کامل نہیں ہوا
کہ ایسی بندوبست پر بے قاعدہ کے گاؤن لکہوا کر زمیندار جاٹ بیزار
مستعد جنگ ہوئے سنہ ۱۸۵۶ع مین اونہون نے لڑائی کی بہت آدمی اور کچہ
ایک تحصیلدار ملازم راجہ جنید کا مارا گیا فوج پٹیالہ اور جنید نے لڑائی کرکے
اوس گاؤن کو بالکل ویران و جاٹون کو جلاوطن کر دیا مگر اب کوئی انتظام
قانونی کی نہین ہے اور یہ علاقہ زیادہ تر ضلع تہانیسر مین اور کچہ متفرقات ضلع فیروز

اور یہہ بھائی قوم براڑ ہیں کہ جو یہی خاندان پٹیالہ ہین اور اونکا حال مفصل تاریخ
کیفیت پٹیالہ کے لکھا گیا بھائی بھگتو قوم جاٹ تھا یہی گورو رامداس کے تھا روایت
اوسکی یہہ ہے کہ مسمی اودم اس بھائی بھگتو کا باپ تھا گورو رامداس کے وقت مین
تالاب امرتسر کو یہ دن مزدوری سے کھودتا تھا گوروہندگور نے یہہ اعتقاد اوسکا
سنکر اوسکو دعا دی کہ تیرے بیٹا نامور پیدا ہوگا چنانچہ اوسکی دعا سے یہہ بھگتو
پیدا ہوا اور بعد اوسنے گورو رامداس کی بہت خدمت کی بعد وفات گورو رامداس
کے گورو ارجن کا یہہ معتقد رہا ارجن نے اوسکو بھائی کہکر پکارا گویا کہ جب سے لقب
بھائی کا گوروہندگور نے اوسکو عطا فرمایا اوسکے دو بیٹے پیدا ہوئے سنت داس
اور گورا بھائی سنت داس کی اولاد موضع چک بھائی کا علاقہ بٹھنڈہ کے
زمیندار ہین اور اولاد بھائی گورا کی صاحب حشمت و ذی ثروت مالک راج کیتھل
اینولی کے ہوئی کرسی نامہ اوسکا مفصل لکھا گیا اور ایک نقل روایت ہے بھائی بھگتو
کی یہہ ہے کہ گورو ہرراے نے اسے کہا کہ تم میرے عوض اپنا سر دیدو
بنواح موضع کرتارپور علاقہ جالندھر یہہ بھائی بھگتو زمین مین سما گیا پھر ایک
گوروہندگور کا گذارہ اوپر قبر بھائی بھگتو کے ہوا اور کہا کہ سکھا یعنی اے بھگتو
درشن دے سنتے ہین کہ بھائی بھگتو پھر زندہ ہو گیا اور گوروہندگور سے ملاقات
ہو گفتگو کرکے پھر سما گیا جب سے گورو نے دعا دی کہ تمہاری اولاد بہت صاحب حشمت
اور مالک راج و ریاست ہوگی اوسکا کرسی نامہ یہہ ہے۔

کرسی نامہ بھائی بھگتو
نونہال سنگھ
لاولد
امر سنگھ
دیال سنگھ
مہر سنگھ
بھاگ سنگھ
بھائی گورا
بھائی بھگتو
آدم

نی زمانہ بہائی لال سنگہ راجہ علاقہ کیتھل تہا اوسکو قریب چار لاکہ کی ملک تصرف مین تہا
اور بہائی بسا وا سنگہ اوسکا ایک جدی نبیل گاؤن پر متصرف تہا بہائی لال سنگہ کا
بیٹا اودی سنگہ ہوا اور وہ سمت ۹۰ مین لاولد فوت ہوا اوسکی رانی مہتاب کنور نے
فوج انگریزی سے لڑائی کرکے شکست کہا کر بہاگی پکڑی گئی اوس قصور مین سب علاقہ
کیتھل ضبط سرکار انگریزی ہوا چوبیس ہزار روپیہ کا علاقہ اولاد بہائی بسا وا سنگہ
یکجدی بہائی اودی سنگہ متوفی کو ملا مہتاب کنور کے تین ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر
ہوئی اوسمین سے دو ہزار روپیہ سمی چوہڑ سنگہ نبیرہ ماموں اودی سنگہ متوفی کو ملتا ہے
سے ہزار روپیہ باقی ہے اور پہوہ مین رہتی ہے اور اولاد بسا وا سنگہ یعنے
گلاب سنگہ اور سنگت سنگہ نے دعوی کل ریاست کا کیا تہا مگر ملا نہین ہے صرف
چوبیس ہزار روپیہ کی جمع کے دیہات انکو دیے گئے تو نہال سنگہ جسمیر سنگہ پسران
گلاب سنگہ تماس ارنولی مین اور بہائی اتولہ سنگہ پسر سنگت سنگہ سدہووال مین بیٹہ کر
اپنے خاص علاقہ پر قابض ہے بنیاد قدیمی ضلع کیتہل کی ضبطی ایں عمارت کیتہل
اور قات اودی سنگہ نے ہوئی پہودہ مین ایک کوٹھی بنائی ہوئی اودی سنگہ
کی بہت اچھی ہے تصویر کا کام اوسمین بہت اچہا ہوا مگر سرکار انگریزی کے تصرف مین ہے۔
بہائی دیا قوم کا بڑہی یعنی نجار تہا اور گورو گوبند سنگہ سے بہت اعتقاد رکہتا تہا
اوسکی اولاد سے جو کوئی ہوا اب تک ونکو بلفظ بہائی کے بولتے ہین سکہان مین وہ
بلقب سٹرہ مین اوسکی کیفیت یہہ ہے۔

کہتے ہین کہ روپا اور اوسکا بہائی واسطے کاٹنے لکڑی کے جنگل مین گئے تھے اور اونکو پیاس لگی
ایک درخت مین سے وہ واسطے تلاش پانی کے گیا اور ایک چشمہ پانی کا بہت شیرین اور سرد
پایا اوس نے کہا یہہ پانی لایق گورو کے ہی جب تک گورو نہ پیوین مین نہ پیون
وہ پیاسا واپس آیا اور روپا ہی کہار وہان جاکر دیکھا اور یہہ ہی تجویز کیا کہ یہہ
پانی لایق گورو کے ہے نہ پیا اور دونون تمام دن اسی گفتگو مین رہے گورو گوبند سنگہ
نے اونکی اعتقاد سے مطلع ہوکر اونکو ملقب بہائی پکارا اور دعا دی کہ تمہاری اولاد
صاحب نصیب و صاحب حشمت ہوگی جب سے اوس روپا کی اولاد مین جو کوئی ہے
ملقب بہائی کہلاتا ہی اور جب وہ سکہان کو عروج ملا اوسکی اولاد ہی صاحب دولت
ہوئی چنانچہ بہائی بہادر سنگہ باگڑیان والہ سردار اسی بہائی روپا کی اولاد میں تھا اور
موضع بہائی روپا جو سیدوکی سے پانچ کوس گوشہ جنوب غرب پر ہی وہ بہائی روپا نے بسایا
اوسکی اولاد وہان بستی ہی اور تیس کتیس گاؤن ان بہائی روپا کے اولاد کے
اس دوآبہ جمنا و ستلج مین جاگیر مین ایک کس گدی نشین ہوتا ہی اور وہ نکو گزارہ
ملتا ہی چنانچہ اسی بہوپ سنگہ گدی نشین ہے اور باگڑیان مین رہتا ہی کرسی نامہ
اوسکا ذیل مین مرقوم ہی۔

کرسی نامہ بھائی روپا
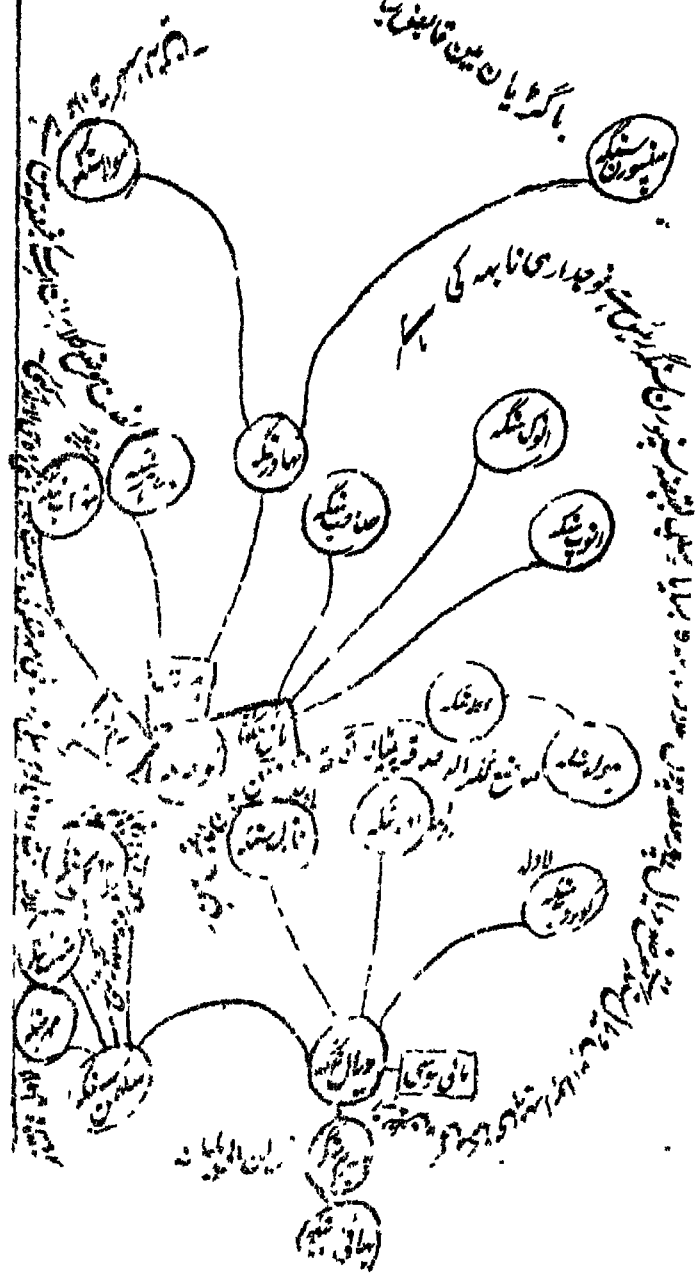
نقشہ ضلع انبالہ
شمال
مشرق
ضلع سہارنپور
ضلع تھانیسر
شرح رنگ
مقبوضہ سرکار

باب چہارم ہر ایک ضلع کی کیفیت و اصلاح قسمت ہای و تحصیلداری وغیرہ و آبادی کلان مع نقشہ اضلاع این روی ستلج

حالات ضلع انبالہ خاص

اس ضلع مین پانچ تحصیل و پرگنجات مفصلۂ ذیل حسب انتظام مجوزہ ولیم فریزر صاحب بہادر کے قرار پائی اس ضلع کی آب ہوا معتدل مگر انبالہ خاص مین پانی چاہات کا بہ قلت و موسم گرما مین خشک ہو جاتا ہے علم ہندی فارسی جاری ہے قصبات کے آدمی ہر ایک قوم اشراف اچھے کپڑے و پوشاک پہنے ہین دیہات کے باشندہ بھی اچھے رہتے ہین مثل اضلاع اپنے کے گفتگو محاورہ اردو ملی کوئی لفظ پنجابی زبان پر آجاتا ہے اور چلن گفتگو اچھا ہے آدمی مزاج کے ملائم خوش خلق ہین اس پرگنہ کی زمین مضبوط ہر دو سطح و اگرچہ لیکن بارانی بیشتر ہے اور چاہی خال خال اور کوئی جنگل عظیم نہین ہے اس ضلع مین قدیمی خاندان راجپوتان چوہان نہایت کلان کہ ایک مورث رانا ہر رائی کی اولاد تمام ضلع مین پھیلی ہوئی ہے رای پتھورا کے وقت مین یہ رانا ہر رائی ہوا اور اس آٹھ سو برس مین صدہا گانوٴن اسکی اولاد ضلع انبالہ و تھانیسر مین آباد ہے

تحصیل جگادھری

جگادھری بوڑیہ شہر قدیم ہے عمارت پختہ کہنہ جگادھری مین رونق سردار رای سنگھ نے بطور منڈی کے بسایا تھا یہ دونون آبادی بطور شہر نامی ہین

اور واملہ نوزنگ آباد اچھابڑا گاؤن ہے پٹھانون کی قدیم سے ریاست تھا
مگر وہ لوگ اب ضعیف ہوگئے مصطفے آباد دیلورانا قصبہ وسارن کلاوڑ۔ وہیت پور
بالجہر۔ کالچند۔ جاگدولی۔ سکھون کی ریاست ہین اور نیچ اوسکے دریاسے
جاری ہے۔ خضر آباد۔ سیہ بہی بطور قصبہ یاست فغانان مقرر بدار عہد بادشاہی
کا ہے اور چھچرولی مقام ریاست سردار کلسیہ لیہ۔ وبلاسپور بہی بطور چھوٹے
قصبہ کے ہے کہ بلاسپور مین کلارک صاحب بہادر نے بازار بنوایا تھا ✤

تحصیل نراین گڑہ

نراین گڑہ سیہ قصبہ نسمین خان کے وقت مین لچہمی نراین عامل نے آباد کیا کلالان زمیندار
دیگر اقوام کی بود و باش ہے اور ایک ٹہاکر دوارہ فقیر ناہن والہ کا اچھا بنوایا ہے
قلعہ سرکاری مسمار و نیلام کیا گیا باغ راجہ ناہن مین ایک درخت گلاب جامن ہے
کہ سفید جامن ویسکا پہل ہے اور لذت مین بہت شیرین و خوشبو گلاب کی
آتی ہے راجہ ناہن بصرف ال امان کے اسکی پودہ کو ملک بنگال سے لایا تھا اور
پرگنہ شہزادپور و ماجرہ ریاست گاہ سکہان نہنگ شہید کا ہے وہ بہی بطور چہوٹے
قصبہ کے ہے اور بازار ہر دو آبادی مین کہ ملحق واقع ہین سرجارسک کی حویلی
پختہ اچھی بنی ہوئی ہے موضع پنچلاسہ۔ ولاہہ۔ وحمید پور۔ بود و باش
راجپوتانہ۔ چوہان رئیسان قدیم اولا ذٹہاکر رامی کی ہے کہ اونکی چپاسی مشہور
یعنی چوراسی موضع اونکی زمینداری کے ہین اور راجپوت مسلمان یکجدی راو نہتا سنگہ

رئیس رای پور کے ہین کہ مفصل حال ونکی خاندان کا پرگنہ کوٹاہہ مین لکھا جائیگا۔
پرگنہ ساڈہورا یہہ قصبہ بہت پرانا آباد ہے اور اوسمین ایک زیارتگاہ شاہ قمیص کی
نامی ہے ہر سال ماہ ربیع الثانی تاریخ دسوین میلہ ہوتا ہے اور موضع گدولی لعل پور
و موضع ریاست گاہ سکہان سابق اسمین آباد ہین اور طرف شمال کی دریای مارکنڈہ
ندی نکلیتہ و چند نالہ اور روان ہین اور قصبہ ساڈہورہ خاص مین قوم سگہہ
رہتی ہین مہندی کی کاشت کرنا خاص ونکا پیشہ ہے اور یہ قوم ہندوستان مین
شاذ و نادر کہین کہین ہے اور قابل تصریح خاص کے ہے چنانچہ شفقہ جناب
مسٹر منیری میزالیٹ صاحب سکرٹری اعظم گورنمنٹ پنجاب کہ از بس محقق اور
دانشمند اور اپنا نظیر نہین رکہتی تہی بنام جناب ہیکالی رای صاحب ڈپٹی کلکٹر
میری بہائی کی آیا کہ اوس کی نقل یہہ ہے اور جو کیفیت جناب ممدوح نے
بتحقیقات لکہی وہ آئندہ تحریر ہے۔
لیاقت پناہ قابلیت دستگاہ رای کالی رای بہادر ڈپٹی کلکٹر انبالہ مورد مراحم حاکمانہ باشند
بالفعل مضامین مطلوبہ مفصلہ ذیل بہ تشریح اتمام بمعرض تحریر در آرند اول نسبت
بہ قوم سگہہ کہ بعلاقہ شما قیام دارند کدام ذات اند اصالت ایشان بچہ نوع است
و درخت حنا را کاشت نمایند و بحفاظت تمام پرورش سازند دوم حوالہ وصیت
خود اینچنین ذکر نمایند کہ سپہر تہی کہ بادشاہ سگہہ بود و نام آن راجہ سگہہ
بعہد خود امام حسین علیہ السلام آترا از شہر مکہ بدر ساختہ چنانچہ پسر شاہ آن

نگہہ از وطن خود برآمدہ بملک ہٹنڈہ قیام نمود و در موضع در مقام ہٹنڈہ مذکور
آباد نمودہ بعد ازان درین دیہات آمدہ و قیام ورزیدہ اسم آن دیہات این
چھورہ – ابراگڑہ نزدیک پٹیالہ – یارا نزدیک شاہ آباد – اندہی – تہانیسر – بوڑیا نزدیک جگادہری
مصطفی آباد – ساڈہورہ – لکہنوتی ضلع مظفر نگر – پس رسومات و مکانات و عادات
و خوارق و دستورات شادی و تدفین مردہ و دیگر رسمیات مقررہ معینہ ایشان
مفصل و مشرح بمعرض تحریر در آرند خصوصا در رسوماتی کہ خلاف اہل اسلام
و نیز خلاف از مذہب ہنود یافتہ آید رقم سازند زیرا کہ بسا احتمال است کہ این قوم
بازمنہ سابق آتش پرست بودند و بدین سبب نام ایشان مگہہ گردیدہ کہ در زبان
فارسی آنرا مغ گویند یعنی آتش پرست

کیفیت قوم مگہہ بموجب تحقیقات کالیرای صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کی

مرقومہ ۲۵ ستمبر ۱۸۸۲ء

حسب بیان قوم مگہہ ساکنان ساڈہورہ – و ڈرانہ – و یارا ہے – و جگادہری
و قصبہ تہانیسر کے یہہ حال معلوم ہوا کہ اس قوم مگہہ کے آدمی مواضع مفصلہ ذیل میں
آباد ہیں – ڈرانہ – ساڈہورہ – تہانیسر – مصطفی آباد – جگادہری – یارا – اندہی
علاقہ انبالہ و پٹیالہ کیمد خانہ چھورہ – و بڑہی علاقہ پٹیالہ – لکہنوتی – دوخانہ
دیوبند – ضلع سہارنپور – چرتہاول – ضلع مظفر نگر – اور اس قوم میں کئی
گوت ہیں پانچ گوت کا حال ہمکو حسب ذیل معلوم ہوا – جانڈیان – بسانیان – سنہم

زبان - کنتی را - پنیرا - اور بالفعل اس قوم کے آدمی دہقان وضع ہین اور
بیشتر اپنی اصلیت سے ناواقف مگر چند کس ساکن راہون ساڈہورا واقف کار معلوم ہوے
اونہون نے اصل بنیاد یہ ظاہر کی کہ زمانہ سابق مین بمقام مکہ عرب مین راجا مگ نیشہ
قوم برہمن سارسُت تہا اور محمد پیغمبر مسلمانون سے مذہب پر اوسکو لڑائی ہوئی وہ
راجا مارا گیا ایک بیٹا اوسکا مسمی اسہرنام ابنوہ اپنی قوم و عیال اطفال کے
ہندوستان مین چلا آیا اور نزدیک فتح پور پونڈری کے کنیچ ملک جنگل علاقہ
کیتھل مقبوضہ سرکار کے آکر ٹہرا اور جس قدر عورتین بیوہ اوسکے ساتہ اونکے
قوم کی تہین اور اونکے خاوند لڑائی مین مارے گئے تہے اونکو مردمان برادری
اپنی کے ساتہ کراو کرا دیا یعنی اور لوگون کی زوجیت مین وہ عورتین آ گئین
تب سے بسبب کراو کے یہ قوم کم ذات ہو گئی اب یہہ لوگ شودر برن ہین اور یہ
لوگ اپنی وجہ تسمیہ قوم مکہری مگ کے نام سے اور اصل مخرج مکہ سے سمجہتے ہین
یعنے اصل قوم مگ تہا غلطی عوام سے ہوتی ہوتے مکہ نام زد ہوا اور اب سب
رسم و راہ ان لوگون کا مانند اور ہندوؤن کے ہے یعنی شرادہ شکا بہی
پیرہ ہوال سوڈی مثل ابقالان اگروال برہمنان گوڑ کی علحدہ علحدہ تہائی تک
کہاتے ہین مگر بعضی اس قوم سے سکہ ہو جاتے ہین اور گورو کی پوہل لے لیتے ہین
اوسکا حقہ پانی علحدہ ہو جاتا ہے لیکن رشتہ ناتہ ہوتا رہتا ہے اور اکثر جاٹون
مین یہہ قوم شامل ہو جاتی ہے اور اونکو رشتہ ناتہ قوم مکہرے سے نہین رہتا چنانچہ

دہرم پورہ علاقہ پٹیالہ مین وہ گہر قوم مکہہ کے آباد تہی وہ جاٹون مین شامل
ہوگئی بیاہ شادی دوسری گوت مین ہوتا ہے اور ایک گوت اپنا دادکا سمجہتے
ہین اور ناناکی گوت مین بیاہ کرتے ہین پرہیز نہین اور جو لوگ مفلس ہین
اکثر بیاہ شادی اونکا (ساٹی) یعنی بدلہ پہ ہوتا ہے اور ساٹا اسکا نام ہے کہ اوسنے
اوسکے بیٹے کے ساتہ اپنی بیٹی کی شادی کردی اور اوس نے اوسکی بیٹی کو خواہ اپنی
بیٹی دیدی اور اپنے رشتہ دارون مین اوس کے بیٹے کی شادی کرادی اور روپیہ لیکر
بیٹی کی شادی کرنا ممنوع سمجہتے ہین جب لڑکا پیدا ہوتا ہے چھٹی وسوٹہن مانند اور
ہندؤن کی کرتے ہین اور شادی مین سات پہیرے ہوتے ہین یہ ہمان بشنو مذہب کے
شاستر پر معتقد ہین اور (گونہ) یعنی مکلاوہ کی رسم بہی جاری ہے اور رام نام
اور ٹہاکرون کو مانتے ہین بیراگی بشنو دہرم کو گورو کرتے ہین اور جوگی کی درشن
کی بہی چیلہ ہوتے ہین پوشاک ہندوستانی یعنی رنگین کپڑا اسیطرح کا پہنتے ہین
اور برت اکادشی وسداشیو وجنم اشٹمی وغیرہ مانند اور بشنو مذہب والے کے
کرتے ہین اور سب تیوہار ہولی۔ دیوالی۔ سلونون کو مانتے ہین پیشہ اکثر کہیتی کا
اور بعض دکانداری ونوکری کرتے ہین اور حنا یعنی مہندی کا بونا
اکثر اس قوم کے متعلق ہے یعنی فن کاشتکاری مہندی مین آپ کو یہ لوگ
اور قوم کی نسبت فایق سمجہتے ہین اور مردہ کو جلاتے ہین اور کپال کرم بطور
اور ہندوؤں کے کرتے ہین یعنی چوتہے روز استخوان سوختہ مردے کی گنگا کو

پہونچاتے ہین اور دسوان روز ستر وین کرتے ہین اور باوجود بہت استغنا کے
کوئی رواج اس قوم کا خلاف مذہب ہنود کے پایا نہین گیا اور ساڈہورہ مین
کئی گہر قوم گگہہ کے مسلمان ہین یعنی ہندو سے مسلمان ہو گئے اور اونکا چلن اہل اسلام
کی وضع پر ہے اور باوجود مسلمان ہوجانے کے قوم گگہہ مشہور ہین مگر اندر ہی
کی گگہہ ماہ رمضان مین روزہ رکھتی ہین اور محرم مین روضہ امام حسین کے ساتھ
ماتم کرتے ہین۔

پرگنہ کوٹاہہ

رام گڑہ اسی پرگنہ مین ایک موضع کنارہ دریای گہگر کے ہے عمارات خام مگر میان
دیوی سنگہ وغیرہ جاگیرداران کے مکان پختہ اور بازار مختصر اس مین واقع ہے اسکے
دیہات نواحی اونکی جاگیر مین ہین یہہ لوگ قوم راجپوت چندیلہ اولاد راجہ
ہری چند کہلوری راجگان بلاسپور عرف کہلور کے ہین اصل مخرج اونکا چندیری ہے
مگر بلاسپور مین رہتی ہین کوہل سنگہ کہ اسکا ہری چند سورت لعلے کی چہیوین
پشت مین تہا اور ملقب میان مشہور دہ راجہ ناہن کی سرکار مین نوکر ہوا اور
یہ رام گڑہ مع دیہات نواح اوسکی تہانہ داری مین تہی گورکہون نے جب راجہ
ناہن کو خارج کردیا اس کوہل سنگہ نے بزور بازو و جنگ و جدل کے گورکہون
کو اس رام گڑہ مین دخل ندیا اور خود بیٹہ مالک مین بیٹہا صاحبان عالیشان
کی خدمت گذاری مین وقت جنگ گورکہا حاضر باش سرکار رہا بعد فتح کے

سرکار انگریزی نے یہ علاقہ بدستور اوسکے قبضہ مین رکھا کہ اوسکی اولاد اب تک قابض ہے اوپر کی شاخون کا کرسی نامہ سب لکھنا فضول سمجھکر کومل سنگہ کی اولاد کا کرسی نامہ اور ایک پشت کی اسم نویسی اوپر کے مورثان کی ذیل مین ہے راجہ ہری چند قوم راجپوت چندیلہ چندیری سے آکر بلاسپور مین قابض راج اور گدی نشین ہوا۔ راجہ ہر چند۔ راجہ سیر چند۔ راجہ اودنیکو۔ راجہ جیس کرن۔ راجہ مدم پریم۔ راجہ کن۔ راجہ گوکل چند۔ راجہ کونیل چند۔ راجہ مہل سنگہ۔ راجہ بیل چند۔ راجہ اودیپ چند۔ راجہ مہی مال۔ راجہ پرتھی چند۔ راجہ تشکار چند۔ میان کلی چند برادر خورد راجہ پرتھی چند کہ اوسکی اولاد گدی نشین راجہ بلاسپور متعلقہ ایجنٹی شملہ ہے اور اس میان کلی چند کی اولاد رام گڑہ مین میان نہالو چند۔ جسو چند۔ غالب چند۔ موہم چند۔ تلوک چند۔ دولت چند۔ دگہ چند۔ فوج سنگہ۔ صورت سنگہ۔ کونہل سنگہ۔ اور میان کا لقب اسی خاندان کو اسواسطے ہوا کہ راج کہلور مین دستور ہے کہ بڑا بھائی جو گدی نشین ہو وہ راجہ کہلاتا ہے چھوٹا بھائی میان ملقب ہوتا ہے اسواسطے تشکار چند نمبری ۱۴ کا بڑا بیٹا پرتھی چند راجہ ہوا چھوٹا بیٹا کلی چند میان کہلایا اوسی لقب سے اب تک مشہور ہین۔
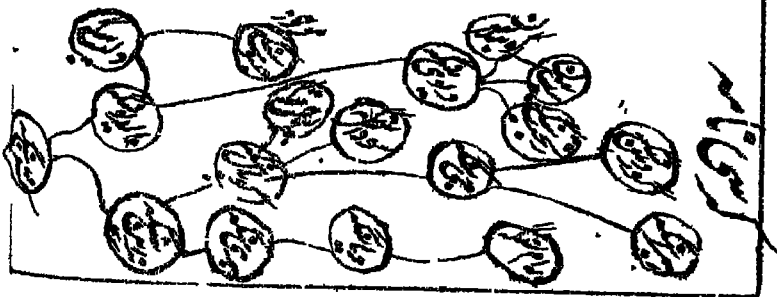
رائپور یہہ چھوٹا قصبہ ہے آبادی بہت بازار کی دکانیں شمار مین کثیر مگر کوچہ تنگ بنیاد اسکی آبادی کی راجہ رامسنگہ سے ہے اب رئیس یہان کا راؤ نہتا سنگہ ہے اور اونکا خاندان قدیمی اس ضلع مین مشہور اور یہ اولاد راناہر رائے راجپوت چوہان کی ہین اور یہہ راناہر رائے ایسا صاحب ولاد و کثیر العیال ہوا کہ ان اضلاع مین کنارہ جمن سے تا دریائے گھگر و کرنال سے تا کوہ اسی کی اولاد ہنود و مسلمان ہم پہیلی ہوئی دیکہتے ہین ہزارون گاؤن اسکی اولاد کے آباد ہین آٹھہ سو برس ہوئے کہ پرتھی راج عرف رائے پتھورا شاہ دہلی اور گوگا پیر کہ جسکے معتقد اس نواح کی تمام خلایق ہے یہ راناہر رائے ان دونون کا ہم عصر و پانچوین شاخ مین پیدا ہوا تہا اسکا کرسی نامہ ہمکو صحیح مفصل او دی رائے بہاٹ ساکن سنبہل سے بتوسط راؤ نہتا سنگہ رئیس حال کے تاریخ بیسوین مارچ ۱۸۷۵ء دستیاب ہوا اونکا ترجمہ یہ ہے اور اسکی صداقت اور ملان وقت ترتیب جمعبندی ضلع انبالہ کے اور کرسی نامجات خاندان ہای متفرق دیہات اولاد راناہر رائے مذکور سے ملایا تو صحیح نکلا اور مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست کی رپورٹ ضلع انبالہ مین مفصل حال اسکا تحریر ہوا ہے چنانچہ ترجمہ کرسی نامہ اسی خاندان کا نہتا سنگہ کا واسطے دکھلانے اس بات کے کہ راناہر رائے کو پشت تا بتک گذری آیندہ لکھا جاتا ہے

ترجمہ کرسی نامہ راؤ نہتا سنگہ

ازل کو ستہان اجودہیا نگاہ سی گن سیدن صحیح نسب یا دہ لیکت ما کہا ما چنانکہ اچہی

سنبھل کی راج گدی پر قائم ہوا چوبیس بیٹے اوسکے تھے ہر ایک بیٹے کی اونکی آل [illegible] چوہانوں میں علحدہ علحدہ ہو گئی اوسکی تفصیل یہ ہے ـ

نمبر شمار	نام	ریاستگاہ	لقب یعنی آل
۱	راجہ سہدیو	سنبھل	سنبھلا چوہان
۲	سوہردیو	ہندون	سپنیا چوہان
۳	نانک دیو	سکھاسل	بوہل چوہان
۴	بوہلا راجہ	بٹیلا	بلبیا چوہان
۵	بہادون راجہ	ہدوڑ	بوڈیریا چوہان
۶	سیلو راجہ	سیلو	سیلودیا چوہان
۷	اجبی راجہ	چاہل	کبھریا چوہان
۸	بجن سی راجہ	کوٹہ بوندی	اجیل چوہان
۹	سونیکی جی	چاتور	سون گرہا چوہان
۱۰	دیپو راجہ	سروہی	دیوہرا چوہان
۱۱	بجہ راجہ	باچہل	باچہلا چوہان
۱۲	مالو	نوہ گاؤن	نتوانا چوہان
۱۳	گھوہی راجہ	گھن سہر	کروہیا چوہان
۱۴	گوندو راجہ	گانوڑہی	گولوا چوہان

نمبر شمار	نام	ریاستگاہ	لقب یعنی آل
۱۵	چاہوراجہ	چوہٹ	چاہل چوہان
۱۶	پچھیدراجہ	کہدری	کہدریا چوہان
۱۷	ہمندراجہ	چاہڈگڑہ	چوہڑچوہان
۱۸	بہوانی داس	بہوپ کہیڑی	بہوریا چوہان
۱۹	نانوراجہ	نریل	ٹہٹہایا چوہان
۲۰	کہتاریل	کاہیٹی	کہتیریا چوہان
۲۱	کہرسی جی	کہیوگڑہ	کہیوہر چوہان
۲۲	سلہدی	کوندی	سیلوراچوہان
۲۳	جاگ دیوجی	جنگور	تیاتکل چوہان
۲۴	چپوڑچوہان	مرہٹیرا	خواص کے بیٹی [illegible]

راجہ شہدیو پسر کلان کو شہر سنبل کی گدی ملی اوسکا بیٹا لنکمہ ہوا اوسکی چار بیٹے ہوئے

کلاکند ۳

کنکمہ

چنیدا ۲

۱۳۰۵

اونکا کرسی نامہ یہ ہے

کنور — رانا ہرا — چاسرو — موڑ — کلاکند — پھمڑ — کنکھہ — اندہ — دہارسی — دوندا — جیور — گوگا — بابر
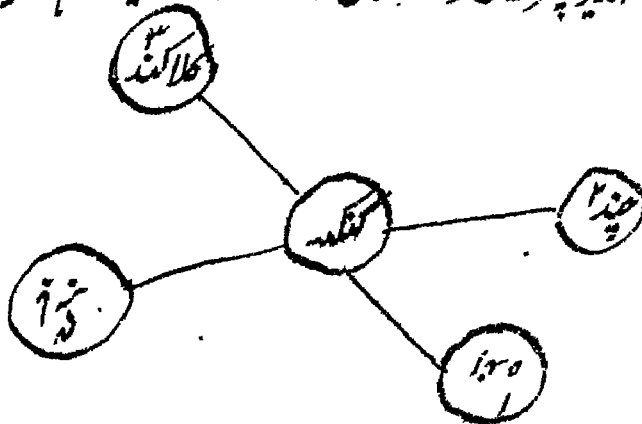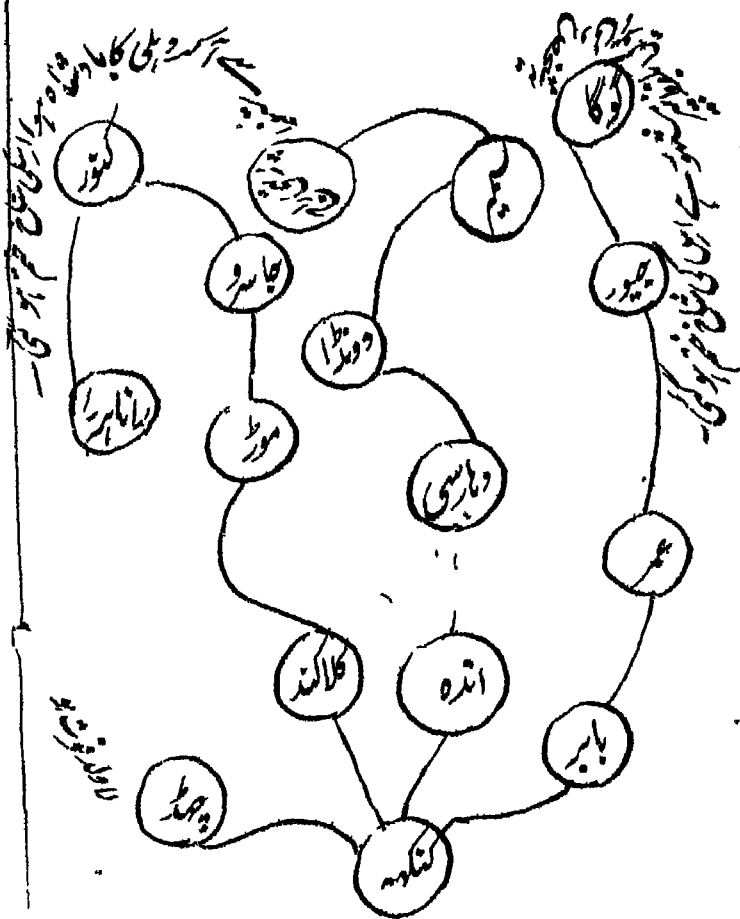
رانا ہر رانی سنبھل سے آکر کورچھیتر اشنان کرکے موضع ہاٹری ضلع تہانیسر تہصیل پونڈری کو آباد کیا اور اوسکے بارہ بیٹے ہوے آٹھہ بیٹے رانی سے اور چار خواص سے اور تفصیل آٹھہ بیٹے رانی کی یہ ہے۔

کنور موضع ہاٹری مین رہا۔ بہا موضع جونڈلہ مین رہا۔ اتھو سیر اس مین بہا

انکو موضع رانا علاقہ تہانیسر۔ دلوا گنگور علاقہ ردو رین۔ موہن پال موضع

نواسی علاقہ لاڈوہ گیگاں ضلع لدھیانہ رون پرگنہ جگادہری مین رہا۔ رانا پرتھ سنتو

ملحقہ خضر آباد مین

اور چار بیٹے جو خواص سے پیدا ہوی وہ یہ ہین۔ دیوراج زنکہ قوم روڑہ سے پیدا ہوا موضع ابین پرگنہ تہانیسر مین اوسکی اولاد ہے۔ کول سنگہ زنکہ قوم گوجر کے بطن سے کہ گوت اوسکا کلسیانی تھا پیدا ہوا موضع کول گیرا اوسکا وطن پرگنہ سڈہورہ مین ہے۔ بہادر زنکہ قوم جاٹ گوت منڈاٹہ موضع لیہ ہین واسندہ مین اوسکی اولاد ہے۔ نوراج زنکہ حجام کی ہمہ تہا جٹوالی وغیرہ پرگنہ جگادہری مین اوسکی اولاد کا بارہ موضع مین بار یہ شتو رہہ سے انہا شتہ پسر رانی کا اولاد ضلع انبالہ مین زیادہ تر محیط ہوی اوسکا بیٹا سہی پانی موضع کلاوڑ آباد کیا اوسکے دو بیٹے۔ نہپال۔ جیپال ہوئی۔ نہپال موضع منڈہی پر قابض ہوا اور بعض منڈول ضلع سہارنپور مین اوسکا تصرف کہتے ہین اور جیپال موضع سنتو پرگنہ خضر آباد پر قابض ہوا اور اسپنہ پال کا بیٹا سیہ پال پنجلاسہ پرگنہ نراین گڈہ کا مالک ہوا اوسکی دو بیٹی ہوئے ایک پورن دوسرا اوگرسین اور پورا کا بیٹا سیہ مل اوسکے دو بیٹے اودیتلونید ونانک چند ہوئے۔ تلوک چند کو ہولے موضع زمینداری ملی کہ اوسکی جو اسی شہتور اور اوسکی اولاد سے راو تیتلسنگہ بیس راہی ہوئے ہے سرداری اوس کی خاندان مین چلی آتی ہی اب بہی جیسا راجپوتان اوس نواح کے برفندیوالی وسکو نذرانہ

ونیز ہین اور نانک چند مسلمان ہوگیا تہا کہ اوسکی موضع پنجلاسہ وغیرہ اوسکی حصہ مین
آئے اوسکی پنجلاسہ حمید پور لاہا وغیرہ دیہات پرگنہ نرائن گڈہ کی ہین تو رانا آہری
سے پشت کی فاصلہ پیدا ہوا کشن سنگہ پسر راو نتہا سنگہ موجود ہی علی ہذا القیاس
اور راجپوتان چوہان اولاد تہرا کو ایسا ہی فاصلہ سمجہ لینا چاہیے چنانچہ
ایک شاخ کا کرسی نامہ لکہتے ہین۔ رانا ہرا۔ رانا ٹہا۔ بیجی پال۔ پوروا۔
تلوک چند۔ داؤو سنگہ۔ اگر سنگہ۔ اودی سنگہ۔ راو کہرمل۔ راو راہی سنگہ۔
پورن مل۔ بدہی چند۔ چندر بہان۔ بہارا مل۔ ہنجاب پنتا۔ جوکا جیت
فتح چند۔ بہوپ سنگہ۔ گوپال سنگہ۔ صاحب سنگہ۔ راو نتہا سنگہ۔ راو کشن سنگہ

پسر راو نتہا سنگہ اب موجود

کیفیت ریاست کوٹاہہ

قصبہ گڈہی کوٹاہہ ریاست کا سید اکبر علیخان کا ہے یہ خاندان حکیم بادشاہی
ساکن پونڈری کا مشہور ہے عہد بادشاہی مین قاسم خان کو یہ علاقہ
بطور جاگیر ملا کہ جسکی چہٹہ پشت مین اب اکبر علیخان رئیس ہے ایک گڈہی پختہ
سکنت خاص رئیس موجود اور چند حویلی و یک تالاب پختہ اور ایک باغ چند درخت کا
تعمیر کیا ہوا نشست قرار رئیس نے بنوایا ہے اور اوسکے تصرف مین ۲ موضع ہیں کچہ
ہین اور نہین کوئی بات خاص نہین مگر علاقہ مورنی واقع کوہستان اس رئیس کے
تصرف مین ہی اوس علاقہ کا حال قابل خاص لکہا و سیر ناظرین کی ہے ا رئیس کوٹاہہ

کو بابت زر کمیشن بموجب حکم گورنمنٹ مرقومہ ۳۰ ستمبر ۱۸۵۶ء و چٹھی صاحبان
بورڈ نمبری ۲۱۵ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء معاف ہی اور حال علاقہ کوٹلی
کا مشتہر ہو جائے یہ ہی کہ اس علاقہ کے بالہی موضع اندر پہاڑ کے ہین اور علاقہ کوٹلہ
سی جانب شمال ملحق زمانہ سابق مین ایس ویس کا راجہ مسمی موہن چند تھا عہد
بادشاہی مین مسلمان ہوگیا اور مومن مراد نام پایا اوسکی اولاد سی ایک شخص
موضع امرالہ علاقہ رام گڑہ مین رہتا ہے اور مفلس ہے کسی نظر میں ہے بعد
نیست و نابود ہو جانے خاندان راجہ مومن مراد کے [illegible] تا
اکبر علیخان رئیس کوٹلا ہیہ کی آگیا پہر راجہ ناہن نے بزور اپنے قبضہ مین اوسکا
جب گورکہا ہی نیپال کا زور تمام ملک کوہستان مین ہوا یہ علاقہ بہی راجہ
ناہن سی نکلکر بقبضہ گورکہ آگیا۔ جرنیل اختر لونی صاحب جب فوج کشی
گورکہ پر کر کے تمام پہاڑی راجپوتان کو اجازت تصرف کر لینے اپنے اپنے
علاقون پر دی میر کوٹلا ہیہ کہ امداد و معاونت سرکاری مین مصروف تہا
بعد فتح مہم گورکہ کے اوس نے اپنی حقوق سابقہ کو بحضور جرنیل صاحب کے عرض کیا
جرنیل اختر لونی صاحب نے یہ علاقہ میر کوٹلا ہیہ کو مجددًا عطا کر کے سند مرحمت کی جسکی نقل یہ ہے

محمد اکبر بادشاہ غازی سنہ ۱۲۳۰
وفادار خان ظفر جنگ اوکٹر لونی اختر فدوی
لونی اختر صاحب بہادر فیروز جنگ سنہ ۱۲۳۰ [illegible]

از انجا کہ از فضل ایزدی درین ملک اخراج جماعہ گورکہان قرار واقعی آمد

و تمامی مکانات این ضلع در عمل دخل سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر در آمده
اکثری از راجهای قدیمی که از تعدی گورکه از راج و ریاست بیدخل بودند بلحاظ
قدامت عملداری از راه فیض سانی این سرکار فیض مدار مکانات قدیمی خود
بذیل تجسس در آمدند چنانچه تعلقه هورنی مع قلعه و دیهات متعلقه آن مفصله ذیل
مع سه چوکیات سایر و آمدنی میله بهون تا و بهوانی واقع تلوک پور و پهلوه سوای
آمدنی جنگل اراضی تلوک پور واقع ویس مع جمیع حقوق داخلی و خارجی که
~~... که در قبضه راجای گورکه بود~~ بموجب حکم حضور فیض گنجور نواب مستطاب
معلی القاب اشرف الدوله گورنر جنرل لارد ماپرا بهادر دام اقباله باسم
میر محمد جعفر خان صاحب کوٹاهه والا بطور دوامی نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن
بحال و مقرر نموده شد باید که میر صاحب موصوف سند هذا را سند مکمل تصور
نموده در دیهات تعلقه مسطور قبض و تصرف خود نمایند و اصلاً در حدود
عملداری دیگران قدم نهاده نشده در آبادی رعایا و برایا و داد رسی مستغیثان
بدل مصروف باشند و رسوخ تمام در متابعت و فرمانبرداری اهالیان عالیشان
انگریزی سرگرم بوده شکرانه این عنایت بجا آرند و بر وقت ریش
آمدن هنگامه مع جمعیت موجوده برای انصرام کار سرکار حاضر باشند
و موافق سررشته در حاضر گردانیدن بیگاریان از علاقه خود بوقت ضرورت
هنگامه عدول حکمی ننمایند و طیاری سرك بقدر گذاره مسافران بجا آورده مقدور

بھوج نہت ہشت روپیہ بنام بہادر سنگہ گذارہ ہی پانچ موضع ـ

بھوج بگل ۲۹ موضع ـ راجنی ـ کہور ـ بنولہ ـ جبرنیانہ ـ منور ـ اودیران ـ
بہوکن ـ نیب والہ ـ کاہل ـ دوہلات ـ ترکی ـ سرمریہ ـ تھیلی ـ کہانا سنگہ والہ
بہوکی والہ ـ بنوکی ـ دھسیو ـ تہیہ ارتادہ للو موضع ـ

بھوج کوٹی ۱۸ موضع ـ کوٹی ـ والہی ـ کوہل ـ بیروٹی ـ جاہلا ـ کرک ـ
بہنی ـ چکدوہ ـ ارلو بہلہ ـ وغیرہ ـ

بھوج کوٹھی ۲ موضع ـ تلک ـ رنجہ ـ مجھیوٹن ـ کوٹھی ـ سرمور گڈہی بلہ

بھوج ناگھ ۹ موضع ـ کابل ـ دائیو قدیم ـ تھوک ـ بروک ـ بچھٹو ـ کرٹہہ ـ
سندین ـ الیترامی ـ بہالک ـ جاندہ ـ

بھوج دہارٹھی ۱۰ موضع ـ نبکری ـ سیون ـ سوامی ـ بھٹانا ـ اوسری
اورتون ـ ہوٹہو ـ سملون ـ ہشترا ـ راجیون ـ وہایا ـ

بھوج موفی عرف جنپال ۱۸ موضع ـ مورنی ـ جہال ـ دہوپور
سکانون ـ کشن پور ـ کووانی ـ کاہل ـ پچھڑہی ـ ڈو ـ بن پالوٹہ ـ سہہالون
چھور ـ داسگی ـ گاجر ـ جامدا ـ بہوندی مع کاٹہہ ـ سوریا فی معاش پور ـ

بھوج بلاسرہ ـ ۱۲ موضع ـ بلاسو ـ دودہ ـ لید ـ لہوٹ ـ بورا ـ
کنیب ہورنی ـ ویلوا ـ کہالو ـ کاندی والہ ـ وروہی ـ فیروزپور گڈہی ـ

بھوج وارٹہہ ـ ۱۱ موضع ـ وارٹہ ـ تورا ـ مکریون دوباس ـ میہار

بھوج اتیرہ - ۱۵ موضع - نیرہ - جہلار - لکھن - دتاین - سارنگ علی ہار

بھوج پالک - ۱۱ موضع - پالک خاص - میرون - مستان - ڈھوڈہ -

بھوج پانوٹہ - ۱۲ موضع - پاوڑہ خاص - سہروار - پاندوالہ - کولی -

کہاروالہ - سہرباس - کوچوان - سبون - بساوا - چٹی والی - بھوگ پور - لیکی

چوکی ہای محصول - ۱۱ موضع - چکی دخلی - موری - فیروزپور - ارغنی کہاٹی

میلہ ہای بھوانی - نام میلہ تالوک پور واقع دیہہ سملوٹہ سوای ارغنی کے قریب

تحریر بتاریخ بیست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۶۶ء مطابق چہارم شہر ذی الحجہ ۱۲۸۳ھ

جیب سو میرکوٹا ہے قابض اس علاقہ کا ہی یہ علاقہ مشتمل اوپر چودہ بھوج ہے

راجپورہ - بنگل - کوکی - کوٹھی - واڑہ - تیرہ - مستور - وتارتی - ناہد

مانوتہ - جہالا - کوڑانہ - پالک - پلاسرہ - ہر ایک بھوج مین جو امر لایق تحریر کی

وہ یہ ہی کہ راجپورہ کے بھوج مین برقبہ موضع معصوم پور نقارہ ولیس کے ایک قلعہ پختہ

اور ایک مسجد ٹیلہ کے اوپر عہد راجہ مومن کا بنوا ہوا ہی اکثر دیوارین و مکان

شکست ہو گئین بنگل کے بھوج مین موضع بنی مین ایک چھوٹا سا بازار ہی مہاجنان

ولیس کے وہان رہتے ہین پہاڑی مال مثل سونٹھ و اور کہ وغیرہ معروف کرانہ

خرید کر ولیس کو بھیجتے ہین اور اس بھوج مین سونٹھ نہایت عمدہ بے شمار ہوتی ہے

اور ریوند کے درخت قریب موضع ہتھیا کے ملتے اور سرین وغیرہ بہت قسم

کی پہلا پہاڑی پیدا ہوتی ہین اور چیڑہ کا درخت یعنی ہلیلہ اور بانس یہان

خبطلات مین بہی بہت ہے

کوئی بہوج مین کنارہ دریای گہگر ایک زمین سطح بنام زدہری سر کی مشہور ہے
ویسا میدان وسیع اور سطح اس پہاڑ مین نہین ہے اوسمین بہوج دیوی جی کا
واقع امد ایک فقیر وہان رہتا ہی بہوج واڑہ - مین نیشکر اچہا پیدا ہوتا ہی اور
بہوڑ کی بہوج مین ایک مندر مختصر دیوی چندی جی کا ہے ہرسال وہان میلہ ہوتا ہی
بہیر ہوتا ہے محصول چڑہاوہ لیا کرتا ہی جہال - کی بہوج مین ایک قلعہ بہت اچہا
موضع مورنی مین واقع مکانات متعدد دو سنگ و خشت کر بنی ہوئی ہین دو چاہ پختہ
اوسمین واقع مگر وہ چاہ ایسی نہین کہ پانی کے سوت زمین سی اون مین ہو بارش
کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور راجہ مومن کی قبر اسی موضع کے قریب واقع بلکہ زبان زد
خاص عام یہ مشہور ہی کہ بعد مدت دراز مر جانے راجہ مومن کے یہان کی قبر کے
واسطی مرمت قلعہ کے میر کوڑا ہے نے اوکہڑوائی تہی راجہ مومن کے نعش تازہ ایسی طرح
نکلی کہ کفن کو داغ نہین لگا تہا کہ فوراً پہر مدفون کرا دی کو دانہ کی تاریخ مین
اوپر ٹیلہ بلند کے ایک مندر دیوی ملاس کا ہی زمیندار ان باشندگان وہان کے
قوم برہمن پوجاری مندر کے ہین ہرسال میلہ ہوتا ہے اور دیوی کی مورت
ایک تختہ سنگ بشکل کمر آدمی کی ہی اوسکے درشن ہوتی ہین مشہور ہے کہ کسی زمانہ
مین دیوی جی نے راکہشون کو اسی پہاڑ پر قتل کیا چنانچہ اب بہی راکہشون کی
استخوان جسم کی اس نواح کی سرزمین سی بہت بڑی بڑی نکلتی ہین بلکہ

مسٹر کاٹلی صاحب مہتمم نہر نے بہت استخوان تمام جسم آدمی کے جمع کر کے ولایت کو بھیجے
اور وہ استخوان اب تک بہینہ نہایت وزنی نظر پڑے تو نہیں کہ ایک اڑہ وس سیر یا
بیس سیر پختہ سے کم نہیں پانوٹہ کی بوج مین دو تالاب واقع نہایت عمیق اور
اتہاہ اور اون دونا لون کی درمیان مین ایک ٹیبہ پہاڑ کا واقع ہے مشہور ہے
کہ کبہی ان ہر دو تالاب کا تہاہ زمین کا دریافت نہیں ہوا اور باوصف واقع
ہونے ٹیبہ باہم دو تال کے اونکا سوت نیچے سے ایک ہے اگر اتفاقیہ ایک پانی مین
کچہ غدود پیدا ہو تو دوسری مین بہی وہ پانی مکدر ہو جاتا ہے اور ان تالاب کو
سے کہی کول نکلکر علاقہ راگکڑہ کوٹا ہہ دیہات بیس مین آبپاشی ہوتی ہے
پیداوار ہر ایک جنس کی اچہی زمین تین قسم کی نامزد کی جاتی ہے۔
اول کولا ہو جسمین آبپاشی ہوتی ہے اوسمین ہلدی آدرک نتالی یا ریک پیدا ہوتا ہے
دوم آویہ ۔ کہ زمین بارانی ہو اور ہل اوسمین بہ سکے۔
تیسری کیل ۔ کہ وہ اونچے بنے پہاڑ پر ڈہلوان یعنی سلامی زمین ہوتی ہے
اور اوسکو دار آہنی سے کہود کر بوتے ہین اوسکی پیداوار نہایت کم اور
اس قسم کی زمین مین جنس کلہتی پیدا ہوتی ہے اور آٹہہ دس برس مین ایک دفعہ
نوبت کاشت ایسی زمین کی پہنچتی ہے اور اس قسم کہیل کے کہود نے زمین کو
بیچ بہت پڑتا ہے یعنی جو کوئی پہاڑ سے جدید زمین نکالنا چاہے نقارہ کی
آواز کرتا ہے گرد و نواح کے آدمی دیہات اوس بوج کی جمع ہو کر اوس پہاڑ

کو کہودتے ہین اور کہدوانے والا خوراک سب لوگون کی دیتا ہے اور شکرمیدا
کہلاتا ہے اور اِس طعام کا نام بہوڑ ڈ مشہور ہے اگرچہ اِس کہل کے کہودنے
فائدہ کم مگر نام وری مالک کی زیادہ اور سبب اوسکا یہ معلوم ہوتا ہے
کہ گذشتہ پچاس سو برس مین جو زمین کہودتے کہودتے اچہی لایق کہیتی
قسم اول کی ہوجاتی ہے زمین کی حقیقت اِس علاقہ مین نہایت مستقل یعنی اوس
مالک کہودونے والا دوام کو بسوہ دار کہلاتا ہے یہانتک کہ اگر اتفاقیہ اصلی
سو پچاس برس بیدخل ہوجاوے تب بہی باشندہ وہان کے اوس حقیقت
کو فراموش نہین کرتے جب وہ آدمی قابض ہوا اور جو کوئی اوسکی زمین
مین کاشت کرنے لگے وہ بلا عذر بوقت خواہش اصلی بسوہ دار کے چہوڑ دیتا ہے
رہن زمین کا اکثر دستور ہے لہین جب روپیہ رہن کا دے چہوڑ لے
علم کا چرچا نہایت کم بعض بعض آدمی تہوڑے پڑہے ہوئے ہین قوم کلیت کی
کثرت ہو اور اونکو قدیمی برہمن بتلاتے ہین کہ لوبہ کے سبب سے کنیادان
ہوگئی بیاہ شادی کی رسم اونہین مثل ہندوان ہوتی ہے لیکن عورت
غالب مرد مغلوب جب عورت اپنے شوہر سے ناراض ہوا اور یہ لفظ اوسکی
زبان سے نکلی کہ (ریکی ناکی گہر جاؤن) اوسکے شوہر کو یہ کلمہ مثل طلاق
تصور ہوتا ہے پہر عورت اپنے باپ کے گہر چلی جاتی ہے اور اوسکے
باپ کے خاندان والے فیصلہ نزع شادی وغیرہ اصلی شوہر کا باجلاس

پنچایت کرتے ہین جو کچھ روپیہ نکلی جس سی وہ عورت رضامند ہو وہ اپنے
پاس سی دیکر اپنی زوجیت مین اوس عورت کو لاتا ہی اور اس فیصلہ کو
رعیت کاٹا یو لتی ہین بلکہ عدالت مین بہی نالش زر رعیت منجانب شخص
دائر ہوتی ہی ادائی محصول حاکمی کا اصطلاح کار اہوج کا ملا ہی۔ لفظ کارہ
زر نقد کو کہتی ہین اور ہوج مراد چاول سے ہے اور کانلہ غلہ کو بولتی ہین
اور ہر ایک گاؤن کے ذمہ قدیم سی جس قدر کارا معین ہے وہ
بدلتا نہین اگر حاکم کل علاقہ مین کچھ کمی یا بیشی تشخیص کرے تو اوسی کارہ
مقرری قدیمی پر حسب رسد کمی بیشی ہو جاوے اور ہر ایک ہوج مین ایک
کارکن مقرر ہے اور کارکن بطور نمبردار متصور ہوتا ہے کہ پیش حاکم
سب بہات اپنی ہوج کی طرف سی جاکر سوال جواب کرے اور روپیہ
زمینداران سی وصول کرکے پہونچا وے اوسکا حق جملہ کاشتکاران سی
دہہ مین فی من ایک سیر یا ڈیڑہ سیر یا فی خانہ پانچ سیر غلہ مقرر ہے
آبادی کثرت سی دنل نہیں گہر ایک جا پر کہین نہین ہٹبہ ہای پہاڑ پر
جہان کہیت ہین اوسکے مابین بین مالک زمین کا گہر بنا ہوا ہے اور
چہپر خس پوش کہین شاذ و نادر ہے ورنہ بالکل کوٹہی مسقف و منزلہ
ہوتی ہین چہت نیچی چہاتے ہین اگر آدمی کہڑا ہو تو اوسکا سر کڑیون
تک پہونچ جاتا ہے اور تعمیر مین چونہ یا گارہ نہین لگاتے جو کوئی شوقین

اچھا مکان بنا دیوے وہ پتھرون کو گھڑ واکر اس طرح چنتا ہے کہ ایک ایک

دو دو پتھر خشک یکسان رکھکر اوپر دبا ولکڑی کا دیکر اوسکے اوپر پتھر

چنتو ہین اور اسی طرح دیوارین جاتی ہیں مگر بعد بن جانے دیوار کے

لیس مٹی سے کر دیتے ہین اور وہ مٹی سفید یا گلابی رنگ کی ہوتی ہے

کہ دور سے مثل استرکاری چونہ دیکھائی دیتی ہین سبب یہان والی اکثر

اپنے گھرون مین مکھی ہی موہاری رکھتی ہین اور اونکی ٹٹی کو طاق

بنا دیتے ہین اور شہد اور موم اون سے حاصل کرتے ہین بلکہ موہار

مکھیون کا بیٹی کے جہیز مین دیتے ہین کوئی رئیس اعظم اس علاقہ مین نہین

وہ موضع ہوچ کوٹی جاگیر گورکہ وغیرہ ساکنان کوٹی کے واقع ہین وہ اپنے

آپ کو بذریعہ اس جاگیر کے رئیس خاندانی سمجھتے ہین اور پیمائش جریب

کا دستور نہین جیسا اور ملکون کا حساب بگہہ پر یا پنجاب مین حساب

گھاؤن پر ہے ایسا اس ملک مین تلفظ جو تی اوسکا چھوٹا درجہ پاتھہ

مشہور ہے تخم کی تعداد پر جوتے و پاتھہ کا حساب لگا لیتے ہین اور

زمین مزروعہ زینہ نما ہوتی ہے یعنی ایک کیاری دوسری کیاری

کے اوپر مثل زینہ نیچے سے اوپر تک چلی جاتی ہے اور ایسی ٹیڑھی

اونچی نیچی ہوتی ہین کہ اونکی پیمائش قدم یا جریب سے مشکل ہے اور یہ

کوئی خاص بات اس تحقیقات مین لائق تذکرہ نہ تھی کہ درج قرطاس کی جاتی

تحصیل انبالہ

پرگنہ انبالہ - اس پرگنہ مین انبالہ خاص شہر ہے اور وجہ تسمیہ اسکی دیبی کے
نام سے ہے یعنی انبا دیبی کو بولتے ہین اور لہ تلفظ گہر کا ہے چنانچہ دیبی کا مندر
مابین مین تہا کہ جسپر اب نزاع مابین ہندوان و مسلمانان چلا جاتا ہے
اور اس قصبہ مین تالاب پختہ و بارہ دری و مدرسہ بازار جا بجا اور منڈی پختہ
خوب کی اور یہ ایک طرح کے مکانات موجود بادشاہی باغ مین کوٹہیات کچہری
مین ضلع کا یہی مقام ہے - بیہان گہڑوپ - بہوگڑہ - سوکہر - مقامات
بود و باش اور سکہان جاگیردار کی تہی مگر کوئی بارونق نہین - بیبال پہلے
خوب آباد تہا مارچ ۱۸۴۳ء مین چہاونی سرکاری وہان ڈالی گئی اور آبادی
بیبال اور جملہ دیہات نواح کے مسمار کئے گئے اب چہاونی ایک بڑا قصبہ شہر کے
موافق ہے اور نہایت پر رونق ہے اور انبالہ خاص مین ایک مدرسہ
فارسی - انگریزی کا قایم ہے -

پرگنہ ملانہ - موضع دہن - ملانہ - بیکہ - وکیسری خاص اچہے آباد ہین مگر
بطور دیہات کے عمارت خام ہے صرف ایک قلعہ و حویلی سردار شہید کی پختہ ہے -

تحصیل کہرڑ

اس تحصیل مین کہرڑ خاص قصبہ عمارت اکثر پختہ ریاستگاہ سرداران گندا سنگہ
کا ہے اور سوہانہ منولی و سیالیہ و سیسوان و خضر آباد و کورالی سب ریاستگاہ

سکھان ہی خضر آباد مین ایک قلعہ عہد سابق راجپوتان کا بنا یا ہوا تہا وہ سرکار
نے نیلام کر دیا اور منولی مین ایک باغ لگا یا ہوا ہی اگر چہ بان کا بہت چہا ہے

پرگنہ مبارک پور

مبارک پور کو بعد ضبطی علاقہ ناجرہ کے کلارک صاحب نے رونق دی ہی اور بازار
ڈالا اور حکیم کار وارمنی مزرعہ نے اپنی حویلی پختہ بنائی مسافرین کو بازار سے
آرام ہی اور منی مزرعہ اچھا آباد و ریاستگاہ راجہ ہی اور ایک مندر بنسا دیبی کا
قدیم بنا یا ہوا راجہ منی مزرعہ اور ایک مندر بنا یا ہوا راجہ پٹیالہ کا نہایت بلند
کہ وہ بارہ ۱۲ کوس سی نظر آتا ہے اور اسی نواح مین اندر پہاڑ کے موضع پنجور
علاقہ پٹیالہ کا ہی وہ متعلق شملہ کے ہی مگر اوسمین ایک باغ بادشاہی وقت کا
ہی نہایت پر فضا کہ سات باغ اوسکو سمجھا چاہیی اور ہر ایک باغ درجہ بشیب
فراز کا بطور زینہ کے ہی اور دروازہ شمالی ہی جنوب کی جانب ہر ایک نے رجہ بطور
زینہ کے چلا گیا نہر جاری ہی مکانات ہر درجہ مین عمدہ قائم اور بیچ میں محل ایسا
کہ تالاب کے درمیان مین بارہ دری بنائی اور فوارہ ہا ی گوناگون جاری
ہین میوہ ہر ایک طرح کا پیدا ہوتا ہی جب کبھی اب گورنر اِس نواح مین آتے ہین باغ کی
سیر کرتے ہین اور ملاقات راجہ پٹیالہ کی اسی باغ مین ہوتی ہی باغ ایسا ہے
کہ اور کہین شاید ہی ہو

تحصیل روپڑ

روپڑ خاص بعمارت پختہ کنارہ ستلج کے ہے ہرسال نشان ستلج کا ہوتا ہے راجہ روپڑ کا قلعہ اسی مین ہے کہ اب بتصرف سرکار انگریزی ہے اور اس قصبہ سے بطرف مشرق ایک درگاہ شاہ گدوڑی کے اوپر ٹبہ پہاڑ کے ہے اوسکی داستان بہت ہے ہرسال میلہ ہوتا ہے۔ کوٹلہ لنگ خان افغانان کی آبادی ہین اگرچہ قلعہ ہے مگر آبادی بے رونق پٹھان جاگیردار کم طاقت اور موضع بہدوارہ و مینا پور و بہدل۔ و عالم پور۔ و گہنولی و گھنولہ و برت گڈھ و ٹونگہ اچھا ہے کہ یہہ ریاست گاہ سکہان ہے ہر ایک گڈہی و مکانات سکہان بنے ہوئی ہین و مکانات مہاجنان ہر ایک ہی ملتی ہے اور اسی پرگنہ مین نہر مرزا کندہی نے بادشاہی وقت مین ستلج سی نکالی تہی کہ موزندہ مین ہوکر شہر علاقہ پٹیالہ کے تالاب مین جا پڑتی مگر بہت مدت ہوئی کہ اوسکا دہانہ دریای ستلج سی بند ہو گیا کسی نے مرمت نکی وہ خشک پڑی ہی ہے

پرگنہ موزنڈہ

موزنڈہ خاص قصبہ ہے پہلے راجہ جیند کے تصرف مین تہا سرکار انگریزی مین لیا گیا آبادی کلان اس پرگنہ مین چمکور خاص کہ جسمین ایک مکان پرستش سکہان کا ہے اور وہان پسران گورو گوبند سنگہ قتل ہوے اور سرداران سنگہ پوریان نے عمدہ مکانات بنائے ہین اور موضع ٹپلا وکنڈ ہولا ریاسہ

سکھان سنگہ پوریان وکھانون وجبلیان دیہات اچھی ہین اور ایک قوم راجپوت
معروف گوڑہیہ ونچکوہین اندہ دیہات اوپر کنارہ ستلج کے آباد اور راجپوت گوڑ نہ
آپ کو سورج نبس سمجھتے ہین اوسکی نقل یہ مشہور ہے کہ زمینداران چکو دکے گہر ایک
گھوڑی تہی دریائی گھوڑے سے اوسکو حمل ہو کر بچا پیدا ہوا گھوڑا بہت عجیب اور
چالاک لایق پسند بادشاہ ہوا وقت طلب بادشاہ کے مالک اسکے نے یہ درخواست
کی کہ جس قدر دیہات اسی یہہ گھوڑا تمام دن مین پہر ہوا اوسکی زمینداری حکم
عطا ہو یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی صبح سے شام تک نوسو موضع وارپار
ستلج کے یہ گھوڑا پہر گیا وہ دیہات زمینداری اون راجپوتان کی ہوئی اور
یہ راجپوت بنام زوگہوڑہ وآ مشہور ہوی چنانچہ خاص چکو مین ابتک خاندان
راؤ کا مشہور ہے اور آئین اکبری مین نبواح پرگنہ ماچہی واڑہ یہ قوم لکھا ہے

حالات دریای ضلع انبالہ

اس ضلع کی حد شرقی یہ دریای جمن اور حد غربی پر دریای ستلج ہے یہ دو دریا
ایسے ہین کہ جنمین کشتی جاری رہتی ہے اور مارکنڈہ کہ جسکو چوڑا پانی کہتے ہین
بسبب عریض جب وینبی سیل پہاڑ کی آتی ہے دفعتاً زور کہا جاتا ہے آمدورفت
مسدود ہو جاتی ہے اور اس مارکنڈہ کا یہانتک زور ہوتا ہے کہ ہاتہی کا بہی
گذر مشکل اور چھوٹے چھوٹے نالہ ندی بہت ہین برسات مین راہ گیروں
کو جابجا تکلیف ہوتی ہے اور ندی چوتنگ قابل تذکرہ خاص ہے کہ نصر آباد

سکے پرگنہ سے نکل اول اوسکا نام نالہ بڈہا مشہور ہوا پھر بالچھر کے نیچے آکر بستی
بینی میں گئی چوتنگ نام ہوا اور اکبر بادشاہ اس چوتنگ کو بطور نہر جاری کر کے
ہانسی حصار میں لایا اور شیخونی نام رکہا گیا کہ اوس وقت کے زمان کی نقل دربارہ
اجرای نہر مذکور آئندہ لکھتے ہیں اور ہمکو یہ نقل اس طرح میسر آئی کہ کپتان ایبٹ صاحب
بہادر نے ۱۸۲۷ء میں ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاڈوہ وتھانیسر کے تھے وقت گفتگو
ایک بہت پرانا کاغذ کپتان ایبٹ صاحب بہادر ممدوح نے ہمکو دکھلایا کہ
جسی لال ڈپٹی کلکٹر نے کہیں سے بہم پہونچا کر صاحب ممدوح کو دیا تہا کہ اوس سے
برآمد نہر چوتنگ کا معلوم ہوتا ہے واسطے یادداشت کے نقل اوسکی ذیل میں ہے

نقل فرمان اکبر بادشاہ

زلال فضال فیاض والجلال در ریاض سلطنت و اجلال
بشجرہ طیبہ اصلها ثابتة وفرعها فی السماء نشو و نما پذیرفتہ ہموارہ بشکرانہ این نعمت
عظمی بثبت ثبات این موہبت کبری خاطر دریا مقاطر کہ در ورود اکرون حاجات سایلان
از آب زلال صافی تربیت و معین الحیوۃ ضمیر منیر فیض تاثیر کہ در جریان فیض ازلی
و فضل اثر ناظمان وافی تر متوجہ حفر انہار و تعمیر بلاد و امصار مہیا شدہ تا توفیر
حاصل دولت از مزرع سعادت کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة
مأة حبة حاصل آید و محصول واللہ یضاعف لمن یشاء بمزارعان الدنیا مزرعة الآخرة
واصل و متواصل گردد و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

صنایع و دولت روز افزون آنکه چون نهر چتنگ که قبل ازین بدویست و پنجاه سال
سلطان مرحوم مغفور مبرور مغفرت پناه سلطان فیروز شاه طیب الله ثراه از
ڈہاب و چشمه سار کوهستان نواحی پرگنه سادهوره بر آورده به بلده محفوظه هانسی و
حصار فیروزه برده بود و در سالی تا پنج چهار ماه آب آن نهر بحصار میرسید و
قریب یکصد سال بود که بواسطه بعضی حوادث و امورے که بمرور اعوام و شهور
بعرصه ظهور آمده از حد پرگنه کیتهل تجاوز نکرده بود و از انجا تا حصار بجدے
زمین هموار شده بود که در بعضی محلها اثرے ازان ظاهر نمیشد و ازان
زمان تا الآن اهل آن بلده طیبه از خشکی آن نهر تشنه لب بے نوا مانده و
باغات بساتین که داشته اند بتمام کسرات بقیعة الظمآن ماء میبود درینولا که
سرکار حصار را بفرزند اعز ارجمند ارشد امجد سعادتمند دُر دریاے خلافت
و کامکاری اختر برج سلطنت و بختیاری بلسان الشعرا و البحر قرة عیون السلطنة و الجلال
سلطان محمد سلیم بهادر طول الله تعالی عمره و ضاعف قدره نامزد فرموده ایم
راے صواب نما مقتضی آن گشت که کشتزار امانی و آمال لب تشنگان انجا از
سحاب عنایت و احسان سرسبز و شاداب گشته نهر مذکور در زمان خلافت ابد مقرون
بجدید احداث یابد و بانضمام آبهاے دیگر فی الدهور و الاعصار جاری بوده بحکم
و جعلنا من الماء کل شیء حی متعطشان بادیه معیشت زندگانی را مانند نو
پدید آید فلهذا در سال هشتصد هفتاد و هفت فرمان جهان مطاع آفتاب شعاع

شرف نفاذ یافت که آبهای چشمه‌ساری را که در دامن کوه خضرآباد باب بیچم گشته از انجا بدریای جیحون میریخت از انجا تا نهر چتینگ قریب بکصد کروه راه نسبت نهر عمیق عریض بریده و در بعضی جاها بندها بسته به نهر چتینگ سانند و نیز آن نهر را از انچه سابقاً بود عمیق‌تر و عریض‌تر کنده تمامی آبها را در اواسط سال نهصد و هفتاد و هشت به بلده مذکوره داخل گردانیدند فانظر الی آثار رحمت الله کیف یحیی الارض بعد موتها الحق نهری جاری شده که از ابتدا تا انتهای بالخیر هر چند از طرفین مزارعان مواضع و مزارع شتاخهای و نالهای جدا ساخته آب بمزروعات خود میبرند و نما میکنند و چون احداث و احیای این نهر بنام باقی فرزند اعز موصی الیه واقع شده و از روی نوازش که آن عزیز فرزند را سیف‌مانیم و درین خرد سالی درمخاطبات بشیخو ملقب میگردانیم و اهل هند نهر رانی میگویند بدین جهت نهر مذکور را از اول تا آخر فضایل مآب کمالات اکتساب فصاحت شعار بلاغت آثار عمدة الملک کامل العقیده جامع الفضیلة متعمق فی الحقیقة لایق الرعایة بین الاقران نورالدین محمد خان ترخان بود بمنصب میرآبی آن نهر را بان فصاحت شعار بلاغت آثار بلا مشارکت احدی تفویض فرمودیم و این قطعه از بحر خاطر بلاغت مآثر او بساحل نطق و تحریر آمده آن قطعه اینست

دارای روزگار جهاندار جم وقار	شاهی که ز دست تخت فریدون و تاج کی
یعنی محمد اکبر غازی جلال الدین	چو خضر آب رحمت او زنده کرد می

شاهی که از افاضهٔ انهار لطف اوست / سرسبز بوستان جهان در ممور دست

نهری بامر او شده جاری سوی حصار / از بهر شاهزاده سلیم خجسته پی

نهری چو جوی شیر دو لب شیرها بیان / آبش چو شهد ناب گوارنده تر ز می

شاه از کمال مهر محمد سلیم را / شیخو لقب نهاده چو شیخ نهفت نیز وی

زین روی نام نهر ولی شیخ نی نهاد / با او همیشه آن سر و شهزاده نیز هی

تاریخ شیخ نی چو بجستم ز پیر دهر / گفتا روان جواب که آباد شیخ نی

ترخان ز سعی منصب میر آبی یافته / زان رو کشیده هر طرف نالها ز نی ٩٧٨

یاد از آب رحمت تشنه تازه باغ دهر / تا کشتی هلال کند شیل چرخ طی

وازبرای القای آب استقای نهر مذکور حکم فرمودیم که چشمه آبهای دیگر از
هر طرف که ممکن باشد بآن نهر منتظم و ملحق ساخته بنوعی عریض سازند که
تا حصار در هر محل کشتی ها دایر باشند و در هر جا که مناسب دانند پلها و بندها
و دور کهابیت در وقت زراعت آب بقدر احتیاج برایا مواضع و مزارع
که دران نهر کار کرده و میکنند قسمت نمایند و حقابه ایشان را سال بسال
بایشان رسانیده باشند و بر دو طرف آن نهر با بلده حصار از بهر جنس اشجار
باردار و درختان سایه گستر نشانند نمونه جنات تجری من تحتها الانهار
ز حلاوت میوه های گوناگون که از مضمون وفاکهة مما یشتهون خبر دهد و
کام جان طالبان را شیرین ساخته صدای آنها طوطی مصریان تلم با سالم بگوش

ضلع تھانیسر

اس ضلع تھانیسر کی زمین اکثر مضبوط روسلی و ڈاکر مسطح حد شرقی پر
دریای جمن جاری ہے بول چال و پوشش مثل ضلع انبالہ حصہ شمالی
اس پرگنہ کا اچھا کہ نہیں تین ہاتھ پر پانی نکلتا ہے آب ہوا معتدل حصہ
جنوبی بانگر کا ہے کہ وہ زمانہ سابق مین نروک کا ملک کہلاتا تھا دیو دہرتی
اسی مین ہے کہ جہان پانڈوان و کوروان کی لڑائی مہابھارت ہوئی تہی
کہ بہت علامات اوس وقت کے ظاہر و مشہور اور تیرتھ بہت ہین اور ایک
ندی سرستی رتیہ اس پرگنہ مین کو گئی ہے نام ہر ایک تیرتھ کا موقع
جہان ہوگا پرگنجات اور آبادی ہای کلان کے ذیل مین لکہین گے
اب انتظام انگریزی مین بتجویز ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست کے
اور نیز نا بہ علاقہ کیتھل کے لارکنس صاحب بہادر سے جو کہ پرگنہ بندی
ہوئی اوسکا حال مع تذکرہ آبادی ہای کلان و زیارتگاہ سکہان ذیل
مین لکہا جاتا ہے اور اس ضلع مین جس قدر زمین سوای پرگنہ لاڈوہ
و رودور کی ہے یہ سب ہندوؤن کے شاسترون مین اس ملک کا نام نروکہ
اور ہندی زبان مین نرد کہ رحم کے معنی مین مشہور ہے کہ پانڈوان کو
واسطے لڑائی کے جب تلاش ہوئی کہ کوئی جگہ ایسی ملے کہ لڑائی مین وہ مارے
جنے بیگانہ پر محبت نہ آسکے جب اس زمین پر اونکا جاسوس پہونچا دیکہا

پیمانہ ایک انچ میں ۱۶ میل ہے
ضلع لودیانہ

کہ ایک شخص مزارع آبپاشی زراعت کرتا تھا اتفاقیہ کہاں ٹوٹ کر پانی کھیت سے
باہر نکل چلا اوس وقت پانی روکنے کے لیے مٹی یا ڈھیلا سر دست دستیاب نہ ہوا تو
اوس نے اپنے بیٹے کا سر چھالہ سے کاٹ کر اوس نالے پر رکھدیا فقط
تو سمجھا گیا کہ اس سے زیادہ کوئی جگہ بے رحم نہیں ہے یہان لڑائی ہر دو فریق کر
بیکھٹکی تھی مقرر ہوئی اور اس نروک کا ملک مشکم ہے بلکہ اس دھرتی کو دیو دھرتی
کہتے ہیں اور اسکی روایات عظیم یہ بہی مشہور ہے۔
روایت۔ کہ کسی زمانہ میں بشن مہاراج یعنی پرمیشر نے اس زمین پر اپنا وجود
پکڑ کر پلوتھی مار کر بیٹھے تھے جس قدر زمین پلوتھی کے نیچے دبگئی وہ دیو دھرتی
ابتک مشہور ہے اور جو زمین اس سے باہر تھی وہ اب دھرتی کہلاتی ہے۔
چنانچہ پانچ ہزار برس ہوے بعہد سری کشن اوتار دواپر کی جو لڑائی مہابھارت
پانڈوان کوروان میں ہوئی سو اسی سرزمین میں ہوئی تھی۔ اس ملک
زمین کا طول جنوباً شمالاً [illegible] کوس شرقاً غرباً [illegible] کوس مشہور ہے
حد شمالی اس دیو دھرتی کو ندی سرستی (حد جنوبی قصبہ سفیدون علاقہ جیند)
(حد غربی بجر جگہ پرگنہ نروانہ علاقہ پٹیالہ) (حد شرقی موضع سونگڑہ) (و نیز
واقع تھا نیسر کا ہے یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ جب لڑائی ہوئی چار چابک دست
فرشتہ اپنا قد طول بڑھا کر ہر چہار گوشہ اس دیو دھرتی پہ [illegible]
ایک نے دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا کہ اون ہر چہار کے ہاتھ پکڑنے سے [illegible]

احاطہ کی ہوئی تھی اوسکے اندر لڑائی ہوئی اور اسی سبب کوس ہین یہہ
سب تیرتھہ وعلامات جنگ مشہور ہین اگر ہریک کا بیان مفصل کیا جاوی تو ایک
کتاب کلان مرتب ہو چنانچہ میری بہائی کالی رای صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
نے ایک کتاب کورکشیتر درپن علحدہ ترتیب کی اس ضلع مین چار تحصیل ہین
ایک لاڈوہ۔ دوسرا پیپلی۔ تیسرا کیتھل۔ چوتہا گوہلہ بیان ہر ایک کا یہ ہی۔

تحصیل لاڈوہ

اس تحصیل مین دو پرگنہ قرار پای ایک تو ورکہ لاڈوہ سی پانچ کوس کے فاصلہ
جانب شمال ہے یہہ پرگنہ پہلے بوڑیہ خضرآباد سی متعلق تہا سکہون کے وقت
مین ایک علاقہ جدا ہو گیا کہ دولہا سنگہ سردار اوسپر قابض تہا بعد وفات
اوسکی زوجہ کے تصرف سرکار آیا اور وینارڈ صاحب نے اسکو پرگنہ علیحدہ
کیا اس پرگنہ مین بڑی آبادی ترورخاص ہے کہ اوس مین بازار پختہ
یک گونہ بارونق اور قریب اسکے نہر کا پل سرکاری اور ایک باغ پختہ چار
دیواری کا از ان سوبہا سنگہ مہاجن کا ہے اور دیگر آبادی چہوٹی
چہوٹی مگر بہ سبب ریاست جاگیرداران نمودر کہتی ہین۔ ہلاہر۔ جہلانہ۔

سکندرہ۔ مائین

پرگنہ لاڈوہ اب یہہ پرگنہ ٹہرا ہے قدیمی پرگنہ اندری تہا اوسکا قصبہ آباد
لیکن بہ سبب طغیانی جمنا کے آب ہوا ناقص چنانچہ لاکنس صاحب بہادر نے

سنہ ۱۸۵۱ء مین تجویز تحصیل کی اسی مقام مین کی اور مقام تحصیل نوا یا تھا
چونکہ ہمیشہ بیماری زیادہ رہتی تھی آخرش کچہری تحصیل لاڈوہ رہی اس پرگنہ
مین بڑی بڑی آبادیان حسب تفصیل ہین۔ لاڈوہ خاص۔ اچھا آباد بازار
چوپڑ کا ہے قلعہ کہنہ اور مکانات کوٹھی تعمیر راجہ اجیت سنگہ قابل دید اور ایک
تالاب رام کونڈی در رام باغ و نیل کوٹھی و باغ ٹھیکا والہ قابل سیر اور
ندی راکشی اسکے نیچے جاری کر آگے جاکر گم ہوگئی یہ مقام حاکم نشین ہے
اکثر ضلع کی کچہری ہوتی ہے بلکہ بسبب ناقصی آب ہوا موسم برسات شہر تہانیسر
کے ماہ جولائی سے دسمبر تک ہرسال صاحب ڈپٹی کمشنر مع عملہ حسب حکم صدر لاڈوہ
مین قیام رکھکر اجلاس فرماتے ہین کنج پورہ ریاستگاہ نواب رئیس کا ہی
کہ یہ قصبہ اوسکے مورثان نے آباد کیا عمارت اکثر پختہ ہے۔
بیانہ ایک علاقہ پختہ نواب غلام محی الدین خان کا اور یہ نواب بھی یکجدی
کنج پورہ والون کا ہے اور اچھی بڑی بستی ہے مگر سوای قلعہ کے سب
خام عمارت کے ہین
اندری پورانا قصبہ ہے کہنڈر کہنہ عمارت کے بہت اب بسبب لوگون کے خلاص ہو
آگیا نواب کنج پورہ کا قلعہ پر دخل ہے پہلے سکہان جامہ رایان چہابہ والہ
تعلقی کے شریک تھے سنہ ۱۸۵۱ء مین اونکو قیمت مکانات دلاکر خارج کیا گیا
تقسیم زمین صحرائی علحدہ ہوگئی

اعظم آباد تراوری سے مقبیہ اچھا ہے ایک سرای بادشاہی اسمین ہے اور
شہر پناہ پختہ اور کئی باغات پختہ ہین اعظم شاہ بادشاہ پسر اورنگ زیب عالمگیر
اسی مقام مین پیدا ہوا تہا کہ اوسی کے نام پر اعظم آباد نام رکھا گیا اور
عمارت بنائی گئی ایک تالاب عیدگاہ پختہ متصل شہر پناہ نواب کنج پورہ والے کے
تصرف مین ہے مگر بسبب ہونے افلاس مردمان و عدم صورت روزگار کے
بے رونق ہے شام گڑہ عرف سامن عمارت خام ہے صرف کاہن سنگہ
وغیرہ سردار جاگیردار قوم سکہ کی حویلی پختہ ہے مگر سردار اس جگہ کا محض کم حوصلہ ہے
کوئی خاص بات قابل تذکرہ نہین اور کرنال یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے
بیرسال سے بھی آبادی اچھی ہے مگر جملہ خانہا ہے رعایا خام صرف سردار جیون سنگہ
کی حویلی پختہ قلعہ خام کے اندر ہے مگر اوسکے مرنے پر ۱۸۵۵ء و ۱۸۵۶ء مین یہہ

علاقہ ضبط سرکار ہوگیا

موضع گوڑہ سکہان جاگیرداریان کی ریاست بود و باش ہے مقابلہ بندری سے ملا ہوا ہے

تحصیل پیپلی

پرگنہ تہانیسر اس پرگنہ مین قصبہ خاص تہانیسر ایک شہر کے موافق پورا آباد قصبہ ہے
سب عمارات پختہ ہے اور اس پرگنہ مین بہت تیرتھ واقع ہین اونمین سے نامی یہ
ہین (کلچھتر) ایک بڑا تالاب ہے طول اوسکا بقدر ایک میل و عرض آدہ میل
ہوگا سورج گرہن کے میلہ ہوتا ہے اور ایک پل پختہ اکبر شاہ بادشاہ کا بنایا ہوا ہے

تالاب کے جنوباً شمالاً وہ کہتہ ہو گیا اور ایک پل نصف تالاب میں شوالہ تک
سروپ ناتھ نے بنایا ہے اسپر آمد و رفت ہے اور اس پل سے فضا دوبالا ہو گئی
اوسکے کنارے شمالی پر اکثر مکانات حویلی و شیوالہ سروپ ناتھ فقیر و دیگر
گہاٹ پختہ بنے ہوے ہیں اب کپتان لارکنس صاحب بہادر نے بڑی کوشش سے
جا بجا سرداران و رئیسان ملک سے چندہ کرکے بغرابہی نہر کی طرف
غرب اور کچھ جنوب کی جانب گہاٹ پختہ بنوایا ہے کہ اوس سے صاحب بہادر
کی یادگار دوام کو رہیگی چنانچہ زنانہ گہاٹ پر یہ تاریخ مرمت و تعمیر تحریر پائی

کرد چون ترمیم تیرتھ حاکم عالیجناب	صاحب ڈپٹی کمشنر سرور ابتاعی
طرفہ شد تاریخ او با اسم سامی از تشیح	زین بنای عمدہ تیرتھ یادگار لارکنس ۱۸۶۶

سباہت اچہا بڑا پختہ تالاب ہے اسکے کنارے پر راجہ پٹیالہ کی حویلی بہت عالیشان
بعض بیچ و مکانات دلچسپ ہے اور ایک حویلی مع شیوالہ شیو گر گسائیں کی
خوب بنا ہے یہان تیرتھ تالاب پختہ دیوی کوپ - چندر کوپ - رتن حجبہ -
اپ گیا - بڑی پراچی - چھوٹی پراچی - کالو سر - گوپ گنگا - رودر کوپ
اور اسی قصبہ تہانیسر خاص میں ایک مکان مقبرہ شیخ چلی کا نہایت عمدہ
عمارت سنگین ہے ظاہرا یہ شیخ چلی عرف عبدالکریم اکبر بادشاہ کا وزیر تہا اسنے
ترک دنیا کرکے یہان چلہ کشی اور عبادت کی اس سبب سے شیخ چلی اونکا نام
ہوا اس مقبرہ کے متصل سرای عام ہے اور روضہ خاص سنگ مرمر سے

درخت سکهون کے تبر مقبرہ سی نکال باہر پہینک دی تہی اور اندر اوسکے اپنا گرنتہ پڑہا کرتے تہے عملداری انگریزی مین وہ قبر پہر قائم کی گئی اب جناب کپتان لارکنس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے اوسکی مرمت کی ہے اور مکانات شکستہ مدرسہ وغیرہ درست کرائی چنانچہ اسکو دروازہ شرقی پر یہ قطعہ تاریخ بسنگ مرمر کندہ کر لگایا گیا ہے

چون لارکنس صاحب فرمانروای عصر	ترمیم کرد مقبرۂ شیخ مقتدا
طبع شفیع بہر دو تاریخ داشت فکر	ناگاہ داد ملہمم از غیب این ندا
ہجری بیست و ضعۂ جیلی پیر عیسوی	ترمیم روضۂ جیلی دندہ و فا

اوس کے مابین مین ایک حوض ہے ہر روز پنجشنبہ آٹھوین روز حسب تجویز ایک صاحب موصوف اجتماع مردمان خاص و عام کا ہوتا ہے اور ارباب نشاط تمام شہر سرود رقص سی رونق کرتے ہین اور اس مقبرہ کے متصل بڑا قلعہ تہا کہ اوسکا اونچا کہیڑہ ویران اب بہی موجود یہ قلعہ اوس وقت تک موجود تہا کہ جب تباہی مہاراجہ کرم سنگہ پٹیالہ والہ کی با دختر ہزارہ سنگہ کے ہوئی تہی بلکہ برہمنان و مہاجین فقیران کو یار لوہی قلعہ مین محیط کرکے فی کس ایک روپیہ دیا گیا تہا کہ یورش اور کثرت خواہندگان محتاج سی دروازہ بند ہو گیا قریب دو ہزار آدمی کے بہنس کر مرگئی اور بگیہ وہان قلعہ کی دیوار جا بجا توڑ کر بہاگ گیہ سانحہ واردات اتفاقیہ یہ

ہمیشہ یادگار رہیگا اور مواضع مفصلہ ذیل لایق تذکرہ ہین —
موضع نرکاتاری ایک مختصر گاؤن ملحقہ تہانیسر ہے اوسمین ایک تیرتہ بان گنگا
بہیشم کنڈ ہی کہ مہابہارتہ کی لڑائی مین بہیکم پتامہ بزرگ پنڈوان
اس جگہ پر بالاے سرتجا یعنی بستر خاشاک کی تا ہونے سورج اوترائن رہا تہا
اور پند نصیحت پانڈوان وغیرہ کو کی تہی اور سوم کہنڈہ تیرتہ بہی وہان ہے
اور جواہر کوہ نور اسی موضع کی چاہ سے نکلا تہا اور دیہات نواحی مین جابجا
تیرتہ ہین موضع امین ایک بڑا گاؤن ہے اوسمین نشان قلعہ کا عہد
پانڈوان بنام چکر بیہو موجود بڑی بڑی خشت جو کہونٹی اوسمین سے
نکلتی ہے اور اوسپر پنجہ دست کا نشان ہے اور اوسی قلعہ مین ابہمن بیٹا
ارجن پانڈو کا جنگ مہابہارت مین مارا گیا تہا اس خشت کی یہ تاثیر ہے کہ
جس عورت حاملہ کے بچہ پیدا ہونیمین وقت ہووے یعنی انگلیٹا پڑ جاوے
اوس خشت کو دہوکر عورت کو پلاوین فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس
گاؤن کے رقبہ مین ایک چوڑی ڈوار مشہور ہے کہتے ہین کہ اس جگہ ابہمنیو
پسر ارجن پانڈو کی بہی شادی وقت مہابہارت کی تہی اس سبب سے وہ چوڑی ڈوار مشہور ہے
موضع سیلی ایک چہوٹا گاؤن تہا تہانیسر سے بفاصلہ دو تین کوس جانب
شرق تہا اب بسبب ہونے کے سرشتہ کے لارکنس صاحب ڈپٹی کمشنر نے مقام
تحصیل اس موضع مین قائم کیا و سرا و بنگلہ و بازار و مکان پڑاؤ وغیرہ تعمیر

کرایا کہ اوس سے خلق روز بروز بہت ہی جاتی ہے

پرگنہ شاہ آباد اس پرگنہ میں قصبہ شاہ آباد خاص بہت بارونق بہت گنجان عام ہے مکانات پختہ مار کنڈہ اسکی نیچے جاری ہے اور اب سرکار سے ڈاک بنگلہ اور پڑاؤ کا مقام اور سرائے اور گنج لارکنس صاحب ڈپٹی کمشنر نے خوب بنوایا سڑک عام پختہ کہ جسپر تار بجلی کا اخبار جاری ہے اسی پرگنہ میں ہو کر گئی ہے

موضع تہول وجہ قصبہ بڑا گاؤن ہے اور اوسمیں اور نیز اس نواح میں جو پتا گوت نو نور آباد ہین یہ نواح اسی واسطے نونور وڑہ مشہور ہے ۔

بکہ یہ گاؤن اگرچہ خام ہے مگر اسمین درگاہ شاہ بھیکہ صاحب کی ہے اور یہ گاؤن اوسی درگاہ کی معافی مین ہے ہر سال سید عظیم بتاریخ دہم ماہ شعبان ہوتا ہے یہ شاہ بھیکہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں فقیر صاحب کمال ہوا اور روشن الدولہ وزیر بادشاہ اس شاہ بھیکہ کا مرید تھا اوسکی سفارش سے یہ گاؤن جاگیر ملا تھا اور اس درگاہ مین قریب دو صد کس فقیر مجتہد مسجد رہتے ہین اونکو کہانا ہر روزہ اسی گاؤن کی آمدنی سے ملتا ہے بہادر علی نہایت آدمی متبرک اب سجادہ نشین ہے ایک موضع مختصر بنام زرد واسیرہ پرگنہ مصطفے آباد مین اوسکی جاگیر ہے اور مخلوق اس درگاہ کی معتقد ہے مگر اسمین شک نہین ہے کہ جیسے یہ جگہ عبادت گاہ فقرا ہے اس ضلع مین اور کوئی جگہ ایسی نہین ہے اور اصل متعلق اس بزرگ کا موضع گھڑام علاقہ پٹیالہ

ہین ہے وہان بڑا احاطہ پختہ بطور سراے کے بنا ہوا ہے اور بیچ مین بزار وغیرہ بنا ہے کہ
اوسکے پاس مقبرہ روشن الدولہ کا موجود ہے وہان فقرا رہتے ہین اور آیندہ روند
کو آرام و کہانا ملتا ہے

موضع ادہو یہ بڑا گاؤن ہے عمارت خام ہے بازار ہے مختصر پہلے وقت مین سردار
لدھہ دیوا سنگہ تہا اوس نے تعلقہ ادہو یہ بنایا پہر رانی چند کنور تا نیپر والی کے
تصرف مین آگیا اب سرکار انگریزی مین ضبط ہوا۔

تحصیل گوہلہ

اس تحصیل مین تین پرگنہ ہین ایک پرگنہ پہودہ اس پرگنہ مین ندی سرستی
جاری ہے زمین بہت اچھی مضبوط پیدا واری مین ایک گونہ اچھی اور قصبہ پہودہ
اچھا آباد ہے شاستر ہندوان مین اسکا نام پرتہو دک لکھا ہے بانی زوجہ بہائی
اودی سنگہ والی سابق کیتھل کی اب رہتی ہے یہہ پہودہ تیرتہہ کا مقام ہے
بہائی اودی سنگہ نے علاوہ اپنی حویلی کے ایک کوٹھی بعمارت خشت و سنگ
اندر باغ کے سرستی کے پار جانب شمال بہت خوب بنائی تہی کہ اب سرکار
انگریزی کے نیلام سے اوسی کی رانی نے خرید لیا اور بابا سروپ ناتہہ نے مندر
و شیوالہ اور مکانات پختہ اور ایک باغ لگایا وہ بہت اچھا باعث آرام عالم
ہے اور موضع نہلا و تاج و صیانہ۔ سید ان بڑی گاؤن ہین اور ہر ایک
دیہات اس نواح میں عمارت پختہ سے ہے ہر ایک گاؤن بمنزلہ قصبہ کہلاتی

دیتا ہی سبب اسکا یہ معلوم ہوا کہ اس نواح مین اینٹ پختہ ارزان فی لاکہ دس روپیہ ملتی ہی اور پزاوہ گران کو خشت سی نفع کچہ نہین ہی مگر نوشادر پزاوہ سی بکثرت نکلتا ہی اور وہ بقیمت گران ادویہ مین شمار ہو کر بکتا ہی وہی اونکا نفع اور سرستی ندی سی اکثر دیہات مین آبپاشی ہوتی ہے

پرگنہ جہکہ پہلے تحصیل اس موضع جہکہ مین تہی اب موضع گوہلہ مین مقام تحصیل ٹہہرا کٹڑہ سرکاری وہان کو گئی ہی اور یہ موضع بہی بود و باش قوم جاٹان اچہا آباد ہی موضع بہاگل و گہرودی بڑی آبادی ہی مگر اسمی بانمود نہین اور دریا گہگر علاقہ پٹیالہ سی ہوتا ہوا اسی موضع کی غربی حد پر کو چلا گیا اور مارکنڈہ دریا اسی نواح مین آکر مل گیا ہی آگے اوسکے نشان نہین ہی افتادہ زمین اس موضع کی بہت ہے اور باشندہ یہان کے مویشی بہت رکہتی ہین

پرگنہ گولاران خاص مین ایک قلعہ ہی اور آبادی گاؤن خام بکثرت اور دیہات نواح کی آبادی مختصر اور موضع ارنولی ریاستگاہ بہائی جیت سنگہ وغیرہ بکہیڑیان والی کیتہل ہے اور اچہا آباد جاگیر سکہون کی بجال ہے فی الجملہ آبادی کچہ رونق پر ہے

تحصیل کیتہل

اس تحصیل مین چار پرگنہ ہین پرگنہ کیتہل یہ قصبہ قدیمی اور نام اسکا کپیستہل تہا اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ کپی بندر کو کہتی ہین وہ ایسی سردار کو جو بندرون کا

سرور رہنو مان نیا اوسکی پیدائیش اسی مقام پر تہا جگ مین لعمد مہا راجہ جدید
اوتار کی ہوئی تہی اس سببسے اسکا نام کپی استہل از غلطی عوام ہو ہوتی ہوتی
کیتہل رہگیا زیر شہر ایک تالاب کلان معروف بیدہ کیا ہی اوسکے کنارہ پہ
قلعہ پختہ بہائی لال سنگہ والی کیتہل نے چند مکانات حویلی و دیوان خانہ و
پل پختہ اور ایک کوٹہی اچہی نفیس بہائی اودی سنگہ نے بہ لاگت لکہو روپیہ
کی بنائی اور دو مکان فقیر کے یہان مشہور ہین ایک درگاہ حضرت شاہ کمال کہ
دسوین ماہ ربیع الثانی کو مختصر میلہ ہوتا ہی دوسرا ٹہا کر دوارہ سیتل پوری
گسائین کا کہتے ہین کہ یہ دونو فقیر صاحب کمال ہمعصر تہے اور جو کہ یہ قصبہ
داخل حاطہ کورو چھیتر ہی گرد و پیش اوسکی بہت تیرتہہ ہین نامی تیرتہونکا نام ہی
سورج کنڈ — یہ تالاب کلان پختہ بیرون کنارہ شہر جانب شمال گرد اوسکی
اکثر شوالہ و مکانات فقرا بنے ہین اشنان اوسکا ہر یکشنبہ کو ہوتا ہے —
چندر کنڈ — یہ تالاب مختصر پختہ ہی اسکا اشنان بروز دوشنبہ ہوتا ہے
منگل کنڈ — پختہ تالاب اشنان اوسکا بروز سہ شنبہ ہوتا ہے —
بدہ کنڈ — تالاب پختہ ہی اس اشنان اوسکا روز چہارشنبہ مقرر ہے —
برہسپت کنڈ — پختہ تالاب ہی اور اشنان اوسکا پنجشنبہ کو ہوتا ہے —
شکر کنڈ — یہ ایک تیرتہہ بڑا تیرتہہ ہی اور کنارہ اسکے مندر شوالہ کا تہا جسے
اونچا چہجو مل کہتری بخشی بہائی اودی سنگہ نے بنایا بروز جمعہ اوسکا اشنان ہوتا ہے

سنیچر کنڈ۔ تالاب پختہ ہے اور کنارے اوسکے مکان مہتر اس فقیر بیراگی کا بنایا ہوا ہی
راہ و کیت کنڈ۔ یہ ہر دو تالاب خام ہیں اور ان تینوں تیرتھ کا تھان بیروں پرستی ہی
یہ تو تالاب لوگوں کے کہلاتے ہیں اور ماہ بہادوں میں ہر سال انکا اشنان
ہوتا ہے اور اس پرگنہ کی زمین سیلابی رانی جنس نیشکر مطلق پیدا نہیں ہوتا
باڑہی گندم کم باجرہ۔ جوار وغیرہ زیادہ پانی چاہات کا تخمیناً پچاس ہاتھ پر سے
کہیں کہیں آپاشی کمال مشکل سے ہوتی ہے

پرگنہ پونڈری و ہاتہری۔ پہلی یہ دو پرگنہ علحدہ علحدہ تہے اب شکست ہو کر
ریم موضع اسندہ میں اور بے موضع پہووہ میں باقی اس پرگنہ کیتہل میں
شامل ہو گئی ہیں۔ پونڈری۔ بہرل۔ کپورک سینون۔ فتح پور۔ نانسر
بڑی بڑے موضع ہیں عمارت پختہ ایک ساہوکار معروف سیٹھ پونڈری میں
دولتمند ہی مگر مفتری و بدنام ہی کہ جہوٹی نالشات اکثر کیا کرتا ہی فریب کا
کاروبار اوسکے بہت ہی کہ ایسے مقدمہ میں بستی رالمی نالسی اوسی سے مقید
جیلخانہ دسزایاب ہوا مگر کیتہل خاص میں شولال بدہ سنگہ ساہوکار معروف
نوشادر ہی اچہے نیک و بے آدمی ہیں اور نوشادر کا اکثر بیوپار اونکا ہوتا ہے
اور اسی پرگنہ کی حد پر بجگہ موضع سراج پٹیالہ میں ہے اور یہ وہی بجگہ
کہ جسکا تذکرہ ہم اوپر لکہہ آئی ہیں والی کیتہل نے سرستی کا پانی جاتا تا اس
علاقہ سے علاقہ پٹیالہ میں بالکل بند کر دیا تہا اور اب تک ہی رواج جاری ہے

بند نیلک ۔ موضع لاڈنہ پر کہ ماوالی مین سب پانی سرستی کا بند کیا جاتا ہے اور وہان برج بہی بنا ہوا موجود اور والی کیتھل کی فوج وہان تعینات ہے کہ پٹیالہ والے پانی نہ توڑلین اور اسی پرگنہ مین اسی بند سے اکثر بندلیہ کو لہ جا بجا آبپاشی ہوتی ہے اور اس پرگنہ کی حد جنوبی پر موضع سسں پور ایک مختصر موضع ہے اور بروایت شاستر یہ مشہور ہے کہ اسی جگہ پر سری کشن نے وقت جنگ مہابھارت سبرا یاہن کا اوتار تہا اس وجہ سے سسں راس

گاؤن کا نام مشہور چلا جاتا ہے

پرگنہ سندہ و کٹھانہ ۔ یہ دونو پرگنہ بانگر کے نزدیک زمین ہین مین سطح زمین سب دیہات کا یکسان باشندہ سخت زبان (بانگرو) گفتگو تکلف سے مطلق نہین اور علم سے بے بہرہ زمین افتادہ بکثرت مویشی بہت رکھتے ہین چرانده دودھ و روغن زر سے اوقات اپنی سمجھتے ہین زراعت کی نفع سے یہ اشتغال زیادہ متصور ہے اسی واسطے گاؤن مین جنگل و زمین افتادہ بکثرت رکھتے ہین اشجار کریل یہان جنگل مین بہت خشکی و قحط سالی کی حالت مین سبب نہونے غلہ پیدا وار کے سب آدمی پہل یعنی سینڈ اس کریل کا کہ بنام ڈیلا مشہور ہے جوش دیکر چھاچہ مین ملا کر کہاتے ہین ثمر اس درخت سے اچار بہی پڑتا ہے اچار کچریان بطور سوغات جا بجا جاتی ہین سب لوگ کہاتے ہین اور جہاڑ بیر کا درخت بکثرت اوسکا پہل سا گر ہوتا ہے اور اس پہل کو بہی اکثر خشک

کرتے ہین اور ترکاری کے کام مین آتا ہے۔ تیسری قسم کا درخت جال ہے
اوسکی ثمر کو پیلو کہتے ہین اگرچہ عموماً اس پھل کو خشک کرکے جمع رکہتے ہین اور
خورش مین لاتے ہین الا بحالت خشک سالی و گرانی غلہ مدار گذارہ کا اوپر ان پہلون
کے ہے اور پھل جال آنڈو۔ کریل کو جوش دیکر چیا جیہ یعنی لسّی شیر مین ڈالکر کہاتے ہین
اور جنوبی حد پر نہر جمن رقبہ موضع سوانہ دوبا بہرت کے رقبہ مین گذر کر علاقہ
جیند مین چلی گئی اور ایک نالہ چوتنگ اس علاقہ مین ہے کہ وہ علاقہ کرنال سے
آکر موضع اوبلانہ وادبلانہ وغیرہ مین ہوکر رقبہ موضع دہرت پرگنہ کہانہ مین
شامل نہر جمنا کے ہوگیا کہ اوسی موقع پر ایک پل پختہ بادشاہی وقت کا بنا ہوا ہے
مگر اس ندی چوتنگ کا نشان برای نام رہ گیا اور یہ وہی ندی ہے کہ جو اکبر بادشاہ
کے وقت مین سنہ ۹۷۸ھ مین بنام شیخونی جاری ہوکر نواحی حصار کو گئی تہی
بے مرمتی سے روز بروز مفقود ہوتی جاتی ہے دایم جاری نہین برسات
مین پانی سیلاب کا آجاتا ہے اور ہر دو کنارے کی زمین کچہ سیلاب سے مرطوب
رہتی ہے چاہات کا پانی شور سوتہ سے ہے آبپاشی کو دخل نہین بعضی دیہات
مین دور دور سے پانی لاکر پیتے ہین جس گاؤن مین چاہ پختہ ہے وہ از بس غنیمت
اور تالاب کا پانی نصیب باشندگان ہے گرم موسم مین یہان کے باشندے اور
مسافرون کو تا ہی پانے سے عذاب گذرتا ہے خدا پناہ مین رکہے اور جب قلت
بارش کی اس علاقہ مین ہو اوسی قدر باعث زندگانی مخلوق ہے اور

تہوڑسی خشکی مین بہی قحط سالی نمایان ہوجاتی ہے کہ مخلوق اپنی مویشی لیکر وغیرہ دون وغیرہ پہار و دیہات کہا ور کنارہ دریا جمن پر چلے جاتی ہین اور موسم برسات مین پانی تالات سی ایک بیماری ہوجاتی ہے کہ وہ نار وا کہلاتا ہی یعنی اصل مین نار وا ایک قسم کا کیڑا تالاب مین ہوجاتا ہے جو کوئی وہ شامل پانی پیجاتا ہی اوسکے بدن مین وہ کرم پہیل کر جلد کو توڑ کر مثل دہاگہ سوت کے نکلتا ہی اور آخر ہی خون جاری ہوجاتا ہے جس قدر اوسکو کاٹا جاوی اور نکلتا آتا ہے اوسکا دفعیہ بہت مشکل ہے بعضی منتری افسون پڑہکر اوسکو دفعہ کرتے ہین یعنی منتر سی وہ کرم جسم کے اندر مرکر خشک ہوجاتا ہے آبادی ہای کلان جس قدر ان دو پرگنہ مین ہین ہیچ مذکور ذیل مین ہے

نام پرگنہ	نام گاوُن	کیفیت
لدہیانہ	لدہیانہ خاص	عمارت پختہ و خام ہے اور آبادی سے باہر ایک گڈہی سرکاری ہی اور گاوُن مین ایک آمین فقر کا ہی کہ فقیہ محتاج مسافر کو وہان روٹی ملتی ہے
"	چہاتر	عمارت پختہ بکثرت و بیشتر خام کم
"	زرجوند	عمارت پختہ بیشتر خام کم ایک خیا نقاہ محمد جہانیان پیر کی یہان ہر وقت ہر سال ۱۰ ربیع الاول کو میلا ہوتا ہی اور اسی مقام پر تہانہ قرار پایا اور

مکان تہانہ کا منجانب سرکار بن گیا۔

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
کہنیانہ	سرحدہ	اس موضع مین ایک تالاب پختہ فقیر نے بنایا مشہور ہی کہ زمانہ مہابہارت کا یعنی نشان اسی جگہ پر تہا اور اوسی بڑ کی جڑ ابتک قائم ہی کہ جبیر براہمن کا سر جنگ مہابہارت مین نشان پر رکہا گیا تہا۔
ایضاً	وناترت	عمارت پختہ بیشتر خام کم اور تین خانقاہ پیران کی واقع ہین ایک حضرت شاہ ولایت دوسرے شاہ [illegible] تیسری مائڑ و شہید کہ تاریخ ۲ چاولی لااول کو میلہ لگتا ہے اور ۵ اساڑہ ایضاً کو میلہ خانقاہ شاہ ولایت ۱۹ [illegible] میلہ شاہ جم کا ختم ہوتا ہے۔
ایضاً	لوونار	عمارت پختہ و خام اور ایک تیرتہ لوکا ونار آبادی کے پاس واقع ہی موجود اوسکے اشنان کو ثواب عظیم سمجہتے ہین
ایضاً	تکوران	اچہا آباد عمارت پختہ و خام اور نہر کی کول اسمین آتی ہے اور ایک تالاب تیرتہ معروف بٹیسر واقع
ایضاً	الیوہ	عمارت پختہ و خام خوب آباد ہی ایک تیرتہ اسمین معروف لوکوت واقع ہے۔

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	تھودہ	یہ گاؤن بہی اچھا آباد ہے اور ایک مکان قسلم ول یعنی آسن فقیر بہی ہے۔
	کسان	عمارت پختہ و خام سی آباد ہے۔
	جکوئی	بشرح صدر
	باہری	ایک خانقاہ شہید باہری اچھا آباد ہی اور اوسمین آگی بہی ہی ۱۰ تاریخ ربیع الثانی کو میلہ ہوتا ہے۔
	کھلیانہ	خوب آباد ہی کوئی بات قابل تحریر نہین۔
	دہرولہ	خوب آباد ہی اور اس گاؤن مین ایک شیوالہ او ٹھاکر دوارہ بنا ہوا ہی۔
	سندیل	اچھا آباد ہے اور اس گاؤن مین ایک مکان بنا کر دوا کر اوسمین چٹ سال واقع اور لڑکے پڑہتی ہین
	ہیانہ	اچھا آباد عمارت پختہ بنسبتیر بہت تیرتہ اسمین واقع ہی اکثر عمارت خام دو تین چوپاڑ زمینداران ایسے قابل فروکشی حاکم و خاموی و میونکے ہین۔
	اسند خاص	یہ گاؤن اچھا آباد عمارت پختہ بنسبت خام کم اور دو خانقاہ پیر کی ہین ایک شاہ ولایت کی کہ جنکا

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	استہ خاص	میلہ ۲۶ ربیع الثانی کو اور شاہ عبد اللہ اوسکا میلہ ایام مذکور ہوتا ہی اور تین مکتب تعلیم لڑکون کے موجود۔
	بکل	چھوٹا سا آباد ایک خانقاہ باوا فرید شکر گنج کی اوس میں ہی اور یکم اکتوبر کو میلہ ہوتا ہی۔
	بلونا	عمارت پختہ و خام خوب آباد ہے۔
	رسیتہ	خوب آباد اور ایک تیرتھ رن موچن نام ہی بر وز سوتی اوسکا اشنان ہوتا ہے۔
	رسالوہ	اس گاؤن میں ایک تیرتھ پختہ واقع ہی اور وقت پر کرما کور چیتر کے اشنان اوسکا مہاتم سمجھتے ہین اور تیرتھ بھرم سر نام ہے اوسکو راجہ رسالو کا کھیڑہ کہتے ہین اب بمنزلہ ویران صرف ایک گھر آباد ہی۔
	رسالون	وجہ تسمیہ اسکی راجہ رسالو کے نام سے مشہور ہی کہ قلعہ راجہ مذکور یہان تھا اور اس گاؤن میں سوا سمند ایک تیرتھ واقع ہی اور رقبہ اس گاؤن پر حد مقرری کورچھیتر پر کرما کرنے والا اس تیرتھ کا اشنان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس جگہ پر دسواں سمید جگ بزمانہ سابق

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	سالون	مین ہوئی ہین اور اوسکی متصل موضع ٹھراپا چھوٹا گاؤن ہے اوسمین ایک تیرتھ پھلگو ہے ایک گھاٹ وسہ دری پختہ ہے ہر سال لوگ یہان آکر پنڈدان کرتے ہین اور گیا کے موافق ثواب سمجھتے ہین۔
	کروڑہ	اچھا آباد ایک تیرتھ مکھبدیام اور اسکے استھان بہت مہاتم جانتے ہین اور ایک استھان بابا ہری گر یہان ہے اوسمین مسافر محتاج کو روٹی ملتی ہے اور تیرتھ موقومہ بالا پر سیٹھ تال مل ساجن نے گھاٹ وزینہ وپختہ بنایا۔
	سلیچ	اس گاؤن مین سوج کنڈ نام ایک تیرتھ اوزمان سلف سے بنا ہوا ہے استھان اوسکے سے مہاتم ہوتا ہے۔
	سوانہ	یہ گاؤن خوب آباد ہے اور اسمین ایک مکان داوسی کا واقع اور ایک بڑا تیرتھ تالاب واقع ہے۔
	تھیوانہ	اس گاؤن مین لدا تیرتھ ہے اور نالہ [illegible]

کیفیت	نام گاؤن	نام پرگنہ
اوسکے فقیر رہتا ہے۔	بجوانہ	
یہ گاؤن پرانا قصبہ کی طرح آباد ہی اور عمارت پختہ بکثرت خام کم ایک تیرتھ کنڈ بیرہ نام مراقصہ ہے اور تین خانقاہ پیران بھی ہین لیکن ایک خانقاہ سید احمد کبیر مشہور اور معروف ورسیم ہے - تاریخ ماہ محرم کو عرس میلہ ہوتا ہی اور تین روز تک خوب ہجوم وہوم دہام سی رہتا ہی اور ایک مکتب بھی اس گاؤن مین ہی کہ اوسمین لڑکے پڑہتے ہین۔	تابڑی	

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	بجوانہ	اوسکے فقیر رہتے ہیں۔
	ہاپڑی	یہ گاؤن پرانا قصبہ کی طرح آباد ہے اور عمارت پختہ بکثرت خام کم ایک تیرتھ کنڈ بیرہ نام مشہور ہے اور تین خانقاہ پیران بھی ہیں نیلوں ایک خانقاہ سید احمد کبیر مشہور او معروف ہے ۲۴ تاریخ ماہ محرم کو عرس ہوا ہوتا ہے اور تین روز تک خوب ہجوم رہتا ہے تمام سے رہتا ہے اور ایک مکتب بھی اس گاؤن میں ہے کہ اوسمین لڑکے پڑھتے ہین۔

تفصیل چوکیات	نام تھانہ	نام تحصیل
بہاوسون - سنگر -	ٹہیانہ	
نکرم - لاڈوہ - بدسائی - سوہنی - دہوش - جوبل -	رودر	
کنجپورہ - جراولی - بیپے پور - بودہن پور -	اندری	
بابین - سکندرہ -	نکپور	
ٹبڈ ہاوہ - کولان - لہاٹا کہیر - رواہر - کرنال - سمدہووال -	گوہلہ	گوہلہ
کول - مانگنا - گمتھلہ - رتہ - سمدہولی - مرتضی پور -	پہووہ	
پوندری - فرل - کہرکان -	کیتھل	کیتھل
اسندہ - لٹھیانہ - مکوران -	راجوند	
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضلع لودیانہ بموجب کیفیت مرسلہ ہتی رام تحصیلدار

مورخہ ۴ - اگست ۱۸۵۰ء

ضلع لودیانہ بائین کنارہ ستلج پر واقع ہے اچھا آباد ہے زمیندار ان خوش تردد
مرفہ الحال ہین ہر یک قوم کے آدمی اس ضلع مین رہتے ہین اور سب قوم کی کثرت الا
زمیندارہ قوم رائیان و گوجران و سیدان و شیخان کا ہے ہندو قوم مسلمان گاو بانی
کرتے ہین اور کہیتی بوتے ہین اس ضلع مین اگرچہ راجپوت و ہوان و رائین
زمیندار ہین الا کثرت و بہتایت اقوام ہندو جاٹ کی ہے اور یہ نواح سر لشکر خالصہ
سب اقوام آباد ہین لیکن جاٹ لوگ بہت آباد ہین اور نیز ہندو و مسلمان دونون
فریق ہین ہندو بکثرت مسلمان بقلت اور ہندو زراعت پیشہ بہت اور
نوکری پیشہ کم اور جن جاٹان ہندو نے پوہل کو رو کا لیا ہے وہ سکھ کہلاتے ہین
ایسے لوگ بہت ہین اور جنہون نے پوہل نہین لیا ہے و ہاری کہلاتے ہین
سکہ لوگ جاٹان ہیج و ہاریکی گہر کا کہانا نہین کہاتے اور نہ جاٹ سکھون کے
گہر کا لیکن فی الحقیقت ایک سی ہے سب آدمی خصوصاً یہ جاٹ لوگ کیا ہندو کیا
مسلمان اپنے مطلب کے آشنا ہین بظاہر نرم باطن سخت اگر ان لوگون سے
بنرمی و ملایمت کوئی بات پوچہین تو جواب کم دیتے ہین اور یہ کلام اکثر بطور
تمثیل کے کہا کرتے ہین (گولی کسکی اور کہتا کسکا) ہیچ بات کہدیتے ہین اور
ساکنان نواح قریب جوار لودیانہ کا چلن اور رویہ اچہا ہے ملایم طبع ہین

لودیانہ خاص کے ساکنان کی گفتگو بباعث اسکے کہ ہر قسم کے آدمی ولایات دور دست سے آکر آباد ہوئی ہین مخلوط بہ ہفت زبان ہے بسبب حاضر باشی و ہم صحبتی اسکی گفتگو ہر ایک زبان مین دخل رکھتی ہین اور ساکنان بیرونجات کی زبان پنجابی ہے اور فارسی خوانده لوگون کی زبان مشترک بزبان ہندوستانی و پنجابی ہے

علوم کا چرچا۔ چرچا سب علوم کے سوای علم انگریزی کے پہلے سے لودیانہ مین ہے اب صاحبان عالیشان بہادر نے واسطے فایدہ جمہور انام و فیض خاص و عام کے مدرسہ ہر ایک علم کا لودیانہ مین قایم کیا اور ویسے اسکول قصبات و دیہات مین جاری کرنے کی تجویز ہے چنانچہ وزیٹر وغیرہ اس کام پر مقرر ہوے لاکھہا روپیہ سرکار نے اس کام پر خرچ کرنے کو تجویز کیا گویا دروازہ فیض کا کھول دیا سوای قصبات علم انگریزی خوانون مین جو غریب مفلس نادار حاضر ذہین و حاضر باش روزمرہ و نیک و تیرہ ہوئی کس و روپیہ یا ہوار ی خرچ ملتا ہے بشرط بازیافت و ضع ہونے وقت نوکر ہو جانے کے اور نسبت جملہ علوم کے ابتک بباعث کثرت مہاجنان بیوپار پیشہ چرچا ہندی کا ہے جھدار ی سکھان دیہات مین چرچا گورمکھی کا تھا اب نہین مگر قصبات متعلقہ و ملحقہ حدود اس ضلع مین چرچا فارسی علم کا ہے

تذکرہ لباس۔ باشندگان لودیانہ کی پوشاک مختلف ہے اکثر بطور اہالیان

سپاہی دستار و پٹکہ باندھتے ہین اور عبا پہنتے ہین اور صفا لباس رکھتے ہین
بیرونجات مین زمیندار و دیہاتی لنگوٹہ۔ دھوتی۔ کمبل۔ پٹکہ۔ بجاے
دستار رکھتے ہین ہندو و مسلمان لوگ انگی دستار باندھتے ہین اور میلا لباس رکھتے ہین سکہ اور جاٹ گانو کے
رہنے والا کرتہ و کچھ دستار پیچ گزی چادر رکھتے ہین او دستار پر ایک پٹکا باندھتے ہین۔
عورتون کی پوشاک ایک شلوار۔ کرتی اوڑہنا ہے اور قصبات و شہرون کے
سکہ ہندو فارسی خوان باتمیز ہین وے لوگ انگہ۔ پاجامہ تنگ مہری۔
دستار چادر۔ دوپٹہ سب کپڑے پہنتے ہین اور عوام اوڑہنے رومال شال کا
کم ہے اور پوشش عورات کی اچھی ہوتی ہے سینہ بند گرتی بھی۔
پاجامہ چست چوڑیون والا۔ چادر رنگ مجلیہ ستہ چپی ہوئی دامن گہیر بالاے
پاجامہ بوقت آمد و رفت بیرونجات و سیر میلہ تیرتہ کے پہنا کرتی ہین آپس
بہی پردہ داری اونکی مقصود ہے آب ہوا اس ضلع کی معتدل ہے
لیکن خاص لودیانہ مین بباعث جریان نالہ ستلج آب و ہوا مرطوب ہے
اور بعض اوقات بالتخصیص بوقت موسم برسات مین بہ سبب ابخرات
زمین شدت عارضہ تپ لرزہ کی ہو جاتی ہے۔
حال یہہ ہے کہ ایک دریا ستلج اس ضلع کے شمال حد سے ... تا ... نکلکر
نیچے واڑہ و بہلولپور سے پایان لودیانہ پہونچتا تھا اور یہان سے گذرتا تھا
یہان سے مقیمہ بلون مین ہوکر آگے کو جاری تہا سمت ... بہ ماجیت مطابق

سنہ ۱۸۶۲ء مین دریای مذکورہ نے کنارہ بہلولپور ماچہی واڑہ لودیانہ کو
چہوڑا اور جانب شمال ہوکر پہلو سے گزرتا ہے اور یہ بہی مشہور ہے کہ یہ دریا
ستلج زیر لودیانہ جاری تہا سنہ ۱۸۵۰ء مین ایک وقت سے پانچ کوس
کے فاصلہ پر ہٹ کر زیر پہلو سہارنی ہوگیا کہ اب بہی دریا سے سابق
ایک نالہ بطور اوگل کے زیر لودیانہ (بوڑہا نالہ) مشہور ہی کچہ پانی اوسمین
رہتا ہے اور قریب جوار قصبہ بلون کہ منجر ہوتین تہا چلتا ہے وہان سے
مواضعات اقوام گوجر سے گزرکر زیر موضع ہڑی کے دریای بیاہ عرف
بیاسا مین ملجاتا ہے زمان حال مین کسی جگہ سی آمد پانی کی براہ نالہ ندی
واقع ہے چونیا علاقہ ستدیل کہ وہ نالہ مابین موضع بلاوڑہ اول گڑہ روان
ہوکر نیچی قصبہ بہلولپور کے اس نالہ مین ملا ہوا اور نیچے جکور کے کہ وہان بصورت
تالاب کے ایک مقام ہی درواز ماہ اوسی تالاب سے پانی بر آمد رہتا ہے کبہی بسبب
کم آمد پانی کے تالاب سے زیر شہر لودیانہ پانی خفیف اور غلیظ اس نالہ مین
رہا کرتا تہا اور بسبب قلت پانی کے باشندگان شہر و بہیاوفی کو تکلیف تہی
اور نزدیک صاحبان عالیشان کے اسی سی باعث بیماری کا متصور تہا چنانچہ
جناب صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے بنظر آسایش خلق کے نالا پانی کا براہ
نہر دریای کلان سی تجویز فرمایا بعد تلاش بسیار ایک نالہ قدیم کہ نیچے
موضع گڈہی فاضل پرگنہ بہرت گڑہ ضلع لودیانہ روان ہوکر اس نالہ مین

ملا ہے اور اوس نالہ سی دریاے کلان ستلج بفاصلہ پانسو درعہ کے روان ہے
اور اون پانسو درعہ مین نہر کہود واکر پانی براہ نہر اوس نالہ مین ڈالا جس سے
آمد پانی کی زیر لودیانہ بکثرت ہوگئی اور نہایت آرام و رفع تکلیف خلایق
کا لیکن کپتان کولدینی صاحب ڈپٹی کمشنر نے پہر اوسکو بند کرا دیا کہ ڈاکٹرون
نے اوسکے جاری ہونیسی شدت مرض تجویز کیا تہا

چاہ و آب پاشی - لودیانہ خاص بر سر ڈہایہ و ٹیپہ آباد ہے اور
اس ضلع مین بہی اکثر جگہ دو نو قسم مین پانی کوؤن کا کہا درمین چار پانچ
ہاتہ پر اور بانگر مین تخمیناً ۳۰ ہاتہ پر ہے زراعت پیشہ لوگ کچی کنوی بنا کر
ڈہینکلو سے آبپاشی کرتے ہین اور نواح سرہی لشکری خان کہادر مین پانچ
ہاتہ سی کم پر اور بانگر مین پچیس ۲۵ ہاتہ سی زیادہ پر پانی نکل آتا ہے کوئی
خاصی میوہ اس ضلع مین پیدا نہین ہوتا لیکن لودیانہ خاص مین بسبب
جریان نالہ زمین کہادر مین بموسم گرما وہم بموسم کانگ تربز بکثرت
پیدا ہوتے ہین بہت کلان اور اندر سی سرخ رنگ اور علی ہذا القیاس خربوزہ
بہی اچہے اور کثرت سی پیدا ہوتے ہین اور ساگ ترکاری سبزی از اقسام ہندی
و انگریزی پیدا ہوتی ہین اور دیہات گرد نواح سرائے لشکری خانہ مین
تہوڑی سی درخت آنب کے ہین

تحفہ اس ضلع مین ایسا کوئی تحفہ نہین کہ بطریق ارمغان و سوغات کی اور ملک

میں جاوے لیکن بافندہ بیان کے گزی انگریزی نمونہ پر اکثر بنتی ہیں مصنوعا
دری سفید جو واسطے پتلون صاحبان انگریزی کے کارآمد ہوتی ہے بنی جاتی
ہی کہ بہ طریق سوداگری دور دور جاتی ہے اور کارخانہ شالبافان
کا خاص لودیانہ میں بہت کثرت سے ہے اور سوداگری مال پشمینہ کا بہت ہوتا ہے

طریقہ محصول

بعملداری سکھان بطور عمل خام معاملہ وصول ہوتا تھا اب عملداری سرکار
میں مشخصہ ہو گیا اور رواج تحصیل معاملہ کا باہم زمینداران و آسامیان مختلف
ہیں کہیں نقدی کہیں عمل خام لیکن زراعت پیشہ لوگ اکثر آسودہ ہیں
تحصیل معاملہ سرکار بلا وقت آسان سے ہو جاتا ہے باقی نہیں پڑتی

ذکر قصبات و شہرہائے نامی و کاؤن مکانات عہد بادشاہی

اس ضلع میں آٹھ شہر ہیں۔ لودیانہ خاص۔ بہلول پور۔ ماچھی واڑہ کھنا
جگراؤن۔ رائے کوٹ۔ پایل۔ دہم کوٹ مگر جسکو نامی کہنا چاہیے
سو لودیانہ خاص ہے باقی قصبے قدیمی ضرور ہیں مگر ایسے نہیں کہ ملکوں میں
مشہور ہوں اور دیگر بڑی بڑی آبادیاں مثل قصبہ کے ذیل میں ہیں۔
مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ آلوہ۔ کپورگڑھ۔ بھاؤسوں۔ امرگڑھ۔ باگڑیان۔
ملودہ۔ شیرپور۔ بدووال۔ بھدوڑ۔ بھوندڑی۔ پھول۔ باہلان۔
وقصبہ بہرام۔ ککرالہ۔ تلونڈی۔ لبیاں۔ بھوڑ۔ سدہوال۔ نہاوہ۔

نورپور - کھیڑی قبت سنگھ - کدہران - رائے کوٹ سکان ۔ چنیرکی ان
مقامات وضلع مین نہین مقامات عہد بادشاہی سی مفصلہ ذیل ہین
سرائے لشکری خانہ - سرائے کہنا - جسمین آبادی شہر کی ہوگئی قلعہ پھلور
مسجد موقع ماچھی واڑہ سرائے ماچھی واڑہ - سرائے دوراہہ اور سواے ازین
بفاصلہ دو دو میل انگریزی کے ایک ایک مینارہ عہد شاہ جہانگیر کا بنا ہوا ہے

ذکر مقامات پرستشگاہ وجاے ہجوم میلہ

لودیانہ خاص مین مقابر ومزار بہت ہین الا ایک چلہ حضرت میران پیر
محی الدین جیلانی عین متصل قلعہ واقع ہے ہر جمعرات کو وہان شہری
لوگ اور ارباب نشاط کا ہجوم دہوم دہام سے ہوتا ہے ہر قوم خصوصاً
مسلمان کی زیارتگاہ وپرستشگاہ ہے دسوین ربیع الثانی کو ہر برس میلہ
اور ہجوم بہت کثرت سے ہوتا ہے بہت خلایق دور دست سے آتی ہے
اور نذر وینیاز چڑہاتے ہین چار روز تک برابر میلہ رہتا ہے فی زمانہ
حال صوفی صاحب باشندگان لودیانہ کہ ایک قوم منجملہ مسلمان سے ہین
خادم اور مجاور مقام کے ہین چڑہاوہ وہی لیتے ہین اورسوائے ازین میلہ
چہوٹے بڑے اس ضلع مین بہ تفصیل ذیل ہین -
لودیانہ دریاے ستلج کا میلہ چیت مین ہر برس میلہ غسل دریاے
ستلج کا ہوتا ہے ایک روز رہتا ہے چار پانچ ہزار سے لوگ آتی ہین

اسکو تیلی کہاٹ کا میلہ کہتے ہین اور اوسکی وجہ تشبیہ یہ ہے کہ عورت اکثر یہنہ غسل کرتی ہین دوسرا میلہ اسی دریا کا میگہ کی سنگرانتی بیساکہی کو ہر سال ہین ہوتا ہے ایک روز رہتا ہے تیسرا میلہ بہائی بالا متصل موضع داد علاقہ لودیانہ ڈہائی کوس لودیانہ سے متصل موضع داد فیروز ماگہ سدی دسمی میلہ ہے کلم ہوتا ہے ایکدن میلہ ہوتا ہے اکثر زیادہ مٹکی خیرات کی چڑہتی ہے اور کہتے ہوین ہین بہائی بالا ایک بزرگ گزرا ہے چوتہا موضع چہپار علاقہ تحصیل جگرووال میلہ ماڑہی گوگہ ہر سال ہین بہ متی بہادون بدی نومی ہوتا ہے اور مواضع بیوال علاقہ پٹروال تحصیل جگراون ہین بشرح ایضاً میلہ ہوتا ہے۔ کیرت پور۔ نندپور۔ گوروواره سکہان۔ پہاگن سدی دسمی سے میلہ ہوتا ہے پورنماشی تک رہتا ہے مگر یہ نندپور۔ ماکہووال پہاڑ علاقہ ضلع ہوشیارپور ہین تہا اب اس ضلع لودیانہ کے متعلق نہین رہا۔

تفصیل چوکیات تہانہ پولیس

نام تحصیل	نام تہانہ	تعداد چوکی	تفصیل چوکیات
لودیانہ	لودیانہ	عہ	چوکی شیرپور سڑک انبالہ۔ چوکی ڈنڈاری سڑک [illegible] چوکی لوہارہ سڑک ایضاً۔ چوکی فیروزپور [illegible] چوکی گہوسنڈہ۔ چوکی کریم پور۔ چوکی [illegible] چوکی جاتاک پور سڑک فیروزپور۔ چوکی [illegible]

نام تحصیل	نام تھانہ	تعداد چوکی	تفصیل چوکیات
سمرالہ	گھنتہ	۳	چوکی ٹھیبان علاقہ ٹپایہ ٹھرکی ایضاً۔
			چوکی کشتنہ خاص ایضاً۔
			چوکی رسور ایضاً۔
سمرالہ	ماچھی واڑہ	۶	چوکی ہیون چھوٹی علاقہ ٹپایہ ٹھرکا رکا۔
			چوکی کووہران ایضاً۔
			چوکی سمرالہ ایضاً۔
			چوکی کوٹھہ سس پور ایضاً۔
			چوکی نیلدون ایضاً۔
			چوکی بہلولپور مابین دیہات۔
لکھووال	بسیان	یک	چوکی رالیسر مابین دیہات۔
ایضاً	ڈہلون	یک	چوکی پونیر مابین دیہات۔
۱۰	۵	۱۱	

اور گوشوارہ رقبہ وجمیع مواضع کا پرگنہ وار توضیحاً ذیل
مین ہے

ہیں فیروزپور۔ کھائی۔ وزیرہ۔ دھرم کوٹ۔ مڑکی۔ ممدوٹ۔

حال ضلع فیروزپور حسب تحریر گنگا پرشاد سررشتہ دار کلکٹری

مورخہ یکم اگست سنہ ۱۸۶۸ع

فیروزپور خاص اول بقبضہ سردار لچھمن کنور کے تھا اوسکو کچھ اولاد نہی تھی ماہ اسوج سمت ۱۸۹۲ مطابق سنہ ۱۸۳۵ع مین یہ مسماۃ مرگئی خاص فیروزپور کا علاقہ بقبضہ سرکار انگریزی آیا اور کپتان ویڈ صاحب ایجنٹ یہان رہتے تھے بتجویز صاحب ممدوح کے شیر علیخان نامی بعہدہ ڈپٹی ایجنٹ اس علاقہ مین مقرر ہوا گویا کہ اول قدم سرکار انگریزی کا اس علاقہ پر اوس وقت قایم ہوا اور سب علاقہ سرداران وخصوص مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کے قبضہ مین تہا بعد ایٹ صاحب کے ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ یہان رہے پھر اونکا قایم قیام لودیانہ مین ہوا بعد فتح لاہور اکثر علاقجات بقبضہ سرکار انگریزی آکر یہ ضلع قائم ہوا۔

اس ملک فیروزپور وغیرہ کو ڈے کا ملک بہی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی یہ معلوم ہوئی کہ کہ ڈے بلفظ دریا کا ہے سو یہ ملک کنارہ دریای ستلج پر ہے آب وہوا اس ضلع کی بہت اچہی بیماری کم ہوتی ہے اگر گرد وغبار وشدت گرمی نہوتی تو اس ضلع سے بہتر کوئی مقام نہ تہا اور اس ضلع مین آبادی کم ویرانی زیادہ اور شہر اس ضلع مین نامی کوئی نہین ہے مگر قصبات ہین فیروزپور۔ کہائی۔ وزیرہ۔ دہرم کوٹ۔ مدکی۔ ممدوٹ۔

کنارہ ستلج پر ہین دس دس پندرہ پندرہ کوس کے فاصلہ پر تیس بتیس ہاتھ کی

عمیق پر پانی نکلتا ہے اور دیگر دیہات ہین کہ دریا سے بفاصلہ بعید ہین عمیق آب

بشرح مختلف ہے اکثر بارہ ہاتھ پر پانی نکلتا ہے

اشجار میوہ دار اس ملک مین کم پیدا ہوتا ہے لیکن لیمو شیرین و ترش پیدا ہوتا ہے

اور پیلو و ڈیلا یعنی ٹینٹ ثمر درخت کریل و جال و جانڈ کثرت سے ہین

صنعت ہے اس ضلع مین دو چیز ہین ایک چمڑہ کا حقہ دوسری چوتھی از قسم

فرش بہت خوب ہوتی ہے اس ضلع مین ہنود سے قوم کھتری و کھتری

و سارسٹ سہمن اور مسلمانون سے ڈوگر و رائین اور نہال کہ قسم راجپوت

سے ہین آباد ہین مجملہ ان اقوام کے اقوام مسلمان ہتیر ہین دیہات ملحقہ

و متصلہ دریای ستلج کے رہتے ہین اور اقوام ہنود دیگر دیہات ہین کہ جو بفاصلہ

دس بارہ کوس دریا سے ہین رہتے ہین گفتگو ان لوگون کی پنجابی ہے

علوم مین علم گورمکھی کا کچھ چرچا و رواج ہے دیہاتی لوگ اکثر ناخواندہ

ہین کچھ کچھ گورمکھی کہ جس سے اپنے گورو کی بانی سے واقف ہوجاوین پڑھتے

ہین فارسی علوم کمتر اور پوشاک مختلف ہے یعنی جو جٹ ہین وہ پگڑی یعنی

دستار کورتہ و کچھ و چادر پہنتے ہین اور دیگر ہنود انگہ و پاجامہ تنگ مہری

دستار و دوپٹہ۔ اور مسلمان لوگ یعنی ڈوگر و رائین اکثر ایک لنگی سر سے

باندھتے ہین اور ایک بدن پر پہنتے ہین اور ایک بجای دہوتی ہوتی ہے

لباس ملین وکسیف اکثر رکھتی ہین لیکن خوش اخلاق وملایم طبع ہین اور
تجارت گھوڑا اور پوست افیون کی اکثر ہے یہان کے ساکنان کو ہوگی
بہت کم اور افلاس زیادہ اور اگرچہ بندوبست جملہ دیہات ضلع کا ہوچکاہی
لیکن تاہم حصہ داران ونمبرداران ومزارعان کی دستور ادای معاملہ کا
بطور نقدی نہین ازروی بہاولی کے محصول ادا کرتے ہین زراعت چاہی
سی پانچوین حصہ کا اناج اور چھٹی حصہ کا نیرا یعنی بھوسا۔ زراعت بارانی سی
چوتھائی حصہ کا غلہ اور پانچوین حصہ کا نیرا یہ رواج کثرت سے ہے
اور ایک یہ بھی دستور عام ادای محاصل کا ہی کہ اکثر نمبردار لوگ اپنی گاؤن کا
کنکت مہاجنان کو دیتی ہین اور مہاجنان سی روپیہ سرکاری داخل
کراتی ہین اور غلہ حصہ حاکمی سی کہ جو ازروی بہاولی کنکت دار کو جملہ
سی حاصل ہوتا ہی اوسمین سی چہارم یا ششم حصہ بنام نہاد انعام نمبرداری
کر بطور رسوم زمینداری سے مقرر لیتے ہین مگر یہ رواج بحکم صاحبان
بورڈ بابت دینی کنکٹ کے غیرون کو بالکل مسدود کیا گیا۔
اور حسب بیان عبدالصمد خان مختار ارنولی کے کہ مر بسن ومعتمد ہے
ایک واردات عجیب موقوعہ اس ضلع کی لایق یادگار مخلوق وتحریر
اس کتاب کی یہ معلوم ہوئی کہ ۱۸۱۰ء مین بعہد کپتان مری صاحب
اسجنٹ کے اس ضلع کے علاقہ فریدکوٹ وگلاقوالی باین کے مابین جنگل

ایک سل آسمان سے گری تھی ڈیڑہ گز زمین مین گہس گئی اور باقی جو توڑی گئی
تقسیم مین خام وزن مین تہی اور رنگ اوس پتھر کا سیاہ و سرخ تھا اور وقت گرنے
کے تین تین کوس تک اوسکی آواز ہوئی اور مخلوق اوسکو توڑ کر گہرونمین لیگئے
اور منجملہ نو گہر سرداران باحکومت کے دو گہر ممدوٹ و فریدکوٹ اس ضلع مین تہے
نواب ممدوٹ کی طرف سے بہت ظلم اوس علاقہ کی رعایا پر ہوا کہ یہ نواب
زانی تہا آخرش نوبت استغاثہ کی تا چیف کمشنر بہادر پہونچی آخر ۱۸۵۵ء
مین کارناک بارنس صاحب کمشنر اس علاقہ مین آے اور ظلم نواب ثابت ہوا برطبق رپورٹ
بحکم صاحبان صدر نواب کے قبضہ سے یہ ملک لیا گیا پنشن اوسکی مقرر ہو گئی اور
علاقہ کا بندوبست بقاعدہ سرکاری ہو گیا اور دوسرا گہر فریدکوٹ تابع
بنا ہوا ہے اور قریب نصف ضلع کے علاقہ محفوظہ پٹیالہ و نابہہ فریدکوٹ مذکور سے بالکل خالص ہی
اور بعد بندوبست کی جو پرگنات اس ضلع مین قرار پاے اوسکی تفصیل لکہتا ہے
موضع و جمع کے یہ ہے حسب تحریر نتہ سنگہ ناظر

ضلع شملہ

یہ ملک مابین دریای جمن و ستلج میان کوہستان کوہ سوالک کے واقع ہے اسمین اکثر
راجپوت راجہ باختیار حکومت رہتے ہین سرکار انگریزی کی مداخلت اون ملکون
سے اس طرح ہوئی کہ جس زمانہ مین قوم گورکھہ باشندگان نیپال نے زیر حکم
راجہ بہادر امر سنگہ تھاپہ اراکین ریاست نیپال کے یہ تمام ملک پہاڑی ملک کماون
سے کانگڑہ تک راجہ ہای قدیمی سے چھین لیا تو اوس زمانہ مین باستدعا راجہ ہای
سرکار انگریزی نے اونکو اور کوہستانی مخلوق کو امن دینا چاہا واقع سنہ ۱۸۱۴ع لڑائی
اونکی انگریزون سے شروع ہوائی کہ آخرش جنرل آختر لونی صاحب بہادر نے
اونکو نکال دیا اون ہنگام مین جن سرداران اور راجپوتان نے صاحبان
انگریز کو مدد دی وہ لوگ ابتک اپنے ملک مین قابض ہین اور اپنے اپنے علاقہ کا
اختیار حکومت کلی بحمایت و حفاظت گورنمنٹ رکھتے ہین مگر جو مقدمہ خون کا
ہوجاوے اوسکو چالان عدالت انگریزی کو دیتے ہین اور اوسی وقت
جنگ گورکھہ مین چند پرگنہ پہاڑ کہ جنمین پنجور کا علاقہ و کوہ نیاسر و کسولی
و شملہ و سپاٹو وغیرہ مین جمعی ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ تخمیناً کے سرکار
انگریزی نے بجلدوی خیر خواہی و مددہی کی مہاراجہ پٹیالہ کو اپنی طرف
سے عطا کیے کہ اب مہاراجہ کے تصرف مین ہین مگر کالکا و شملہ کی حکومت
سرکار نے باختیار خود لی ہے اور اس ضلع مین چار راجہ کہلان۔ راجہ نالاگڑہ

مین ہیگو وہ کسولی بڑا اونچا پہاڑ ہے کہ مقام کالکا سے بلندی پہاڑ تک چھ کوس
کی اونچائی ہے لیکن سڑک ایسی اچھی بنی ہوئی ہے کہ چڑہائی اور ترائی کی
تکلیف معلوم نہین ہوتی ایک دفعہ ۱۸۶۷ء مین بموسم گرما مولف کو بھی اتفاق
جانیکا ہمرکاب جناب مستطاب مسٹر ولیم وینارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست ہوا اور
وہ مہینے تک وہان رہکر سیر کرنے مین آئی اور سپاٹو کا پہاڑ تو کچھ گرم ہے مگر شملہ جب
دو کوس رہتا ہے وہان سے ہوا سرد و خنک شروع ہوتی ہے یعنی ایک چوکی سرکار سے
مقرر ہے اور اوس چوکی سے آدہ کوس کے فاصلہ پر ایک بازار معروف بابو گنج ہے
کہ کپتان بابو صاحب نے آباد کیا تھا اور اوس صاحب نے اوپر ندی معروف کہر نجی
موضع ہری پور علاقہ پٹیالہ کے پل آہنی لگایا تھا کہ وہ موجود ہے اور اکثر مسافران
یہان کرایہ کے مکان مین رہتے ہین یہان جنگل بہت ہے اور چیڑہ کے درخت
از بس کہ اوسکی ہیزم اندہیری مین مثل مشعل کی جلتی ہے اور اس سے دو کوس کے
فاصلہ پر شملہ خاص کا پہاڑ ہے دیکھنے مین یہ پہاڑ بڑا معلوم ہوتا ہے کسوطی کہ موسم
برسات مین ایک تو بادل گہرون مین گہس جاتا ہے اور ہر چیز کو نمدار کر دیتا ہے
اور دوسرے پانی کی بہت تکلیف ہے کہ بہت دور نیچے کہڈ سے منگایا جاتا ہے
تیسری ہر ایک شے وہان پر بہت گران فروخت ہوتی ہے اس پہاڑ کے متصل
کرنیل لارنس صاحب بہادر نے مدرسہ بنایا ہے جسمین صرف انگریزی سپاہیون کے
لڑکے تعلیم پاتے ہین اور رجا بجا صدہا کوٹھی اور بنگلہ ہین سوداگرون کی کوٹھیان

عجیب ماجرا ہمارے دیکھنے مین آیا کہ بھگوتی لال محافظ دفتر شہرت بندوبست لازم ڈینیار ڈ
صاحب کی پیشانی پہ ایک دنبل نہایت کلان اور خوفناک نکلا کہ تمام چہرہ اور
آنکھون مین اوسکے درد سے ورم ہوا اور ڈاکٹر صاحب نے جو اوسکا علاج شروع کیا
تو کچھ کارگر نہوا اور بہت بڑھ گیا آخرش ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی مر جاویگا
اچھا ہونا مشکل ڈینیارڈ صاحب کو دوسرے محافظ دفتر کی تلاش اور اوسکی زندگی
سے یاس پہنچی تھی قضا کار ایک حجام پہاڑی وہان آگیا اور اوس نے دیکھکر ایک نشتر سے
وہ دنبل چیر ڈالا اور کچھ برگ کسی پہاڑی درخت کے لاکر اور رگڑکر لیپ دیا
تین روز مین بالکل اچھا ہو گیا بلکہ اول ہی بار مین چہارم کم ہو گیا تھا فقط
اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ سپاٹو کسولی و ڈگسائی مین ایک ایک داروغہ پولیس
بستا ہے وہ سب روپیہ نکے طرف سرکار سے رہتا ہے اور چھوٹک مین کوئی آدمی
سرکار سے نہین رہتا وہ باختیار صاحب کمانیر پلٹن کے ہے اور اس ضلع مین
تہانجات مفصلہ ذیل ہین۔ صدر شملہ۔ کالکا۔ سپاٹو۔ ڈگسائی۔ کسولی۔
سولہن۔ کونگورو۔ کوٹکہان

اب آیندہ حال راجہ ہا و رانا و ٹھاکران کا مفصل لکھا جاتا ہے۔

راجہ بشہر والا

اس ملک کا نام بشہر ہے مگر جاے سکونت راجہ کا رام پور ہے اب راجہ
شمشیر سنگھ گدی نشین ہے راجہ کے محلون کے نزدیک دریاے ستلج

ہوا بھی اس شہر اور اسکا جھول اُسے ہوتا ہے اور جھولا اس قسم کا ہوتا ہے
کہ [illegible] اوپر [illegible] ڈالی ہوئی ہوتی ہے اور اوسپر ایک آدمی
بیٹھتا ہے اور [illegible] دوسرے کنارے تک بندھی رہتی ہے اور
اس ملک میں کان لوہے کی ہے لوہا نکلتا ہے اور ترسی یعنی چند [illegible] پیدا ہوتی ہے
اور انگور و چلغوزہ و اخروٹ پیدا ہوتا ہے اسی سے سامان معمول ہوتا ہے اور ہرن
مشک نافہ کے اور جنگلی گھوڑے گوشت بیش قیمت و سترا گائی کہ جسکی دُم کا
چنور ہوتا ہے اور سوہاگا اس علاقہ میں پیدا ہوتا ہے اور چار چار سینگ
کی کھاڑو اور بکرہ ہوتی ہیں اور اس ملک میں بمقام رام پور نکلن راجہ کے
سال بھر میں تین دفعہ میلا ہوتا ہے اور پشمینہ بہت بکتا ہے کشمیر تک کے آدمی
اس میلہ میں آتے ہیں اور غلہ بہت کم ہوتا ہے اور کنار ایک علاقہ متعلقہ اس
ملک کے ہے اوس جگہ بہت عمدہ میوہ پیدا ہوتا ہے اور ایک یہ بات نئی ہے کہ تمام
برسات میں یعنی ہر چہار ماہ اساڑھ ساون بھادون اسوج کے اس علاقہ
میں بالکل بارش نہیں ہوتی اور ایک ٹھکرائی موسومہ کھتی [illegible] گاے
[illegible] ہے اور ایک پہاڑ موسومہ [illegible] پورن گھاٹی ہے اور اس جگہ ہمیشہ برف
پڑی رہتی ہے اور اس ملک کی سرحد چین سے ملی ہوئی ہے اور یہاں کے تحفہ
ولایت چین کو جاتے ہیں اور مبلغ تین ہزار نو سو چھتیالیس روپیہ بطور
[illegible] اس ریاست سے سالیانہ سرکار میں لیا جاتا ہے اور یہ ملک تخمیناً [illegible]

روپیہ کی آمدنی کا ہے

راجہ سرمور

اِس ملک کا نام سرمور ہے اور جاے مسکن راجہ کا ناہن ہے پہلے سرمور کا
راج قدیمی مشہور تہا اور وہان ایک ندی معروف گری جاری ہے یہ افسانہ
زبان زد عوام ہے کہ ایک نٹ موسوم کو کانے ۱۱۳۹ بکرمی مین راجہ
مدن سنگہ راجپوت سورج بنسی کے سامنے تماشا کیا اور یہ شرط کی کہ (لاو)
یعنی (رسن) ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک باندہ کر اوسکے اوپر کو بازی
چلا جاؤن اور چلے آؤن تو راجہ نے نصف راج اپنا اوسکو دینا کہا تہا اور
نٹنی نے وہ شرط ادا کی مگر جسوقت بازی کرتے ہوے لوٹ کر آتی تہی راجہ نے
وہ لاو کٹوا دی اوسوقت نٹنی نے یہ بددعا دی کہ تیرا بیٹا کوئی اِس گدی
مین کوئی نہ بیٹہے لوکا اس بددعا سے دریا نہایت جوش زن ہوا اور راجہ
مع شہر غرق آب ہو کے راج نیست و نابود ہو گیا حتی کہ یہ ملک دو سو تین برس
تک ویران اور بے چراغ رہا مگر سمت ۱۱۹۵ مین ایک بادفروش یعنی بہاٹ سکرامی
نامی اِس خاندان کے بے حضور راجہ جیسلمیر قوم راجپوت جادون بنسی حاضر
ہوکر حال تباہی اِس راج اور ویرانی ملک کا اور لاوارث ہونے کا معروض
گزارش کرکے مستدعی ہوا کہ کوئی بیٹا براے آبادی اِس راج کے دے
چنانچہ بارہ برس تک وہین ٹہیرا رہا آخرش راجہ سالباہن نے کہ اوسکے نو لڑکے

ملک جیسلمیر میں فرمان روا تھا ایک بیٹا اپنا مسمی سولیجہ ہمراہ کر دیا لیکن جب
وہ نواح سرہند میں پہونچا قضا کار فوت ہوگیا باد فروش کو نہایت رنج ہوا
مگر راجہ متوفی کی رانی حاملہ تھی اوسنے تسلی کی کہ اگر فرزند پیدا ہوا تو تیری
مراد پوری ہوگی چونکہ ایام ولادت قریب تھی باد فروش رانی کو بامید
پیدا ہونے فرزند کے زیر دامن کوہ موضع ڈیہرہ علاقہ نراین گڈہ کہ قریب
راجہ ناہن ہے لاکر فروکش ہوا وہان اوس رانی سے ڈہاک کے درخت کے نیچے
ایک لڑکا اور ایک سانپ پیدا ہوا چنانچہ اوس سانپ کا مقام اوس جگہ
نشان دیتے ہین کہ کہیرہ سرور پر ناگنوتی موجود ہے جب وہ لڑکا بالغ ہوا
ہوا واسطے شکار کہیلنے کے یہان آیا جہان اب ناہن آباد ہے یہان ایک فقیر
ہندو صاحب کمال رہتا تھا کہ اوسکی اولاد اب بھی یہان موجود ہے
راجہ کے محل کے متصل ٹہاکر دوارہ بہت عمدہ بنا ہوا ہے اون دنون
فقیر صاحب کے پاس ایک شیر رہتا تھا جب راجہ اور فقیر مین قدرے شناسائی
ہوگئی فقیر نے خواہش کی کہ یہان ایک شہر آباد ہو چنانچہ شیر نے
بھی اوسی وقت آواز دی راجہ نے شیر کی آواز کو شگون نیک سمجھکر
اوسی جگہ بنا آبادی کی ڈالی ۔ وجہ تسمیہ چونکہ شیر کی آواز پر شگون اوسکا
ہوا اور شیر کو ہندی مین ناہر کہتے ہین لہذا آبادی کا نام بھی ناہر رکہا گیا
مگر شدہ شدہ غلطی عوام سے ناہن مشہور ہوگیا ابتک اس راجہ کے خاندان مین

مستورات ڈہاک کے درخت سے بسبب اسکے کہ اونکا مورث ڈہاک کے نیچے پیدا ہوا تہا پردہ کرتی ہین بلکہ رسوم بیاہ اور شادی مین بہی ڈہاک کی پوجا کرتی ہین اور ندی گرہی کے قریب جانب غرب فاصلہ چہہ کوس ایک تالاب بصورت انسان افتادہ واقع ہے یعنے جیسے آدمی پڑا ہوا ہوتا ہے ویسے ہاتہہ پاؤن دکہلائی دیتے ہین اور اوسکی نسبت یہ روایت مشہور ہے کہ زمانہ ترتیا جگ مین مائی رینکا ماتا پرسرام اوتار کہ جو بڑی معبد اور پتی برتا استری تہی اور چونکہ عفت شعار تہی یہ ملکہ تہا کہ ایک پارچہ مین آپ گنگ منگوا کر ہر روز اشنان کیا کرتی تہی لیکن پانی کبہی نہ گرتا تہا ایک دن جو حسب معمول دریاے گنگ پر پانی لینے گئی تو وہان عورات دیگر قوم ہنود کو نہاتے اور کہیلتے دیکہا بسبب خواہش دلی اور صحبت کے اونکے ساتہہ مین تہوڑی دیر اشنان کیا جب فارغ ہو کر اپنے قیام گاہ مین آئی اونکے شوہر جمدگن کے دل مین انکی طرف سے کچہہ بدظنی ہوئی اور اپنے فرزند پرسرام کو یہ حکم دیا کہ سکا سر کاٹ ڈال کہتے ہین کہ فی الفور بقدرت رب غفور جب پرسرام نے قتل کا ارادہ کیا رینکا دہرتی مین سما گئی اور وہان ایک تالاب بکل بصورت انسان بن گیا ایسا عمیق ہے کہ سنا جاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی صاحب انگریز نے ڈور ڈلوا اوسکا انتہا لینا چاہا مگر کچہہ پتا نہ پایا غرض اوسکی قدرت ہی لا انتہا + کہ پانی کسی نے نکچہ انتہا + بڑی بڑے

جانور یعنی مگرمچھ وغیرہ اس تالاب مین رہتے ہین کہ جنکے دیکھنے سے
خوف دل مین پیدا ہوا اوس وقت سے ابتک قوم ہنود دیوالی کے روز
وہان اشنان کرتے ہین اور دور دور سے لوگ آتے ہین گویا یہ تالاب
ایک تیرتھ مقرر ہو گیا ہے اور اوسکے گرد و نواح مین اور جھیلین بہت
واقع ہین پانچ پانچ کوس اوسکے گرد آبادی نہین لیکن گڑہی سے جانب
شرق پانچ کوس کے فاصلہ سے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مکان دیوتا شیوناتھ
کا ہے پہاڑی لوگ اوسکی پرستش کرتے ہین اور سوا مانتہ سونا چڑہاتے ہین
اور کہتے ہین کہ دیوتا سونا چڑہانے سے بہت خوش ہوتا ہے اور مطلب دلی
جلد پہونچاتا ہے ابتک اس راجہ کو خاندان کا اگرچہ کوئی کرسی نامہ
صحیح اور مسلسل نہین ملا مگر ایک کیفیت علاوہ سرکار انگریزی سے چند
پشت کا حال یہ پایا جاتا ہے کہ سمت ۱۸۰۰ لغایت ۱۸۱۵ بکرمی راجہ پرتھی
پرکاش اور پھر لغایت سمت ۱۸۳۰ راجہ کیرت پرکاش رہا اوسکے وقت مین
علاقہ دون کیارودہ کہ جسکی آمدنی چالیس ہزار روپیہ کی تھی الہ داد خان
نامی سپہ سالار نواب نجیب خان سے اور راجہ گڈہوال سے اس راجہ
کیرت پرکاش کو لڑائی ہوئی اور دون کیارودہ اسی وقت سے ویران
ہونے لگے پھر راجہ جگت پرکاش نے لغایت ۱۸۴۵ع اونیس برس راج کیا
اوسکے بعد دہرم پرکاش راجہ ہوا اوسکی حکومت سست ہی اور سکہ لوگ

دبانا مارنے لگی سنہ ۱۸۰۳ مین کرم پرکاش راجہ ہوا اوسکی حکومت تمام انگریزی
سکہان سی زیادہ تر سست ہوگئی سنہ ۱۸۰۶ء مین گورکہان نے راجہ کرم پرکاش
کو خارج کرکے اپنا قبضہ کرلیا سنہ ۱۸۱۵ مین فوج انگریزی اس علاقہ مین
آئی اور جرنیل اوختر لونی صاحب نے گورکہون کو خارج کرکے فتح پرکاش
پسر کرم پرکاش کو کہ بعمر صغیر تہا ہمراہی کپتان جارج برچ صاحب بہادر
کی تاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء مطابق یکم اسوج سنہ ۱۸۷۲ روز جمعہ بعطای خلعت پارچہ
و رقوم جواہر و چنور و مسند و سرپیچ و مالای مروارید و تمامی لوازمہ جلوس
ریاست کے منجانب سرکار انگریزی گدی نشین راج کا کیا اور اس راجہ
کی تعلیم سرکار انگریزی نے بطور کورٹ آف وارڈس کی اس خاندان
کے راجہ کے نام مین لفظ آخیر پر کاش لکھا جاتا ہے اور بڑے لڑکے
کو راج ملتا ہے چھوٹا گذارہ خواہ ہوتا ہے اور یہ شہر ناہن شہر اچھا
آباد ہے راجہ کے مکانات خوب تعمیر ہوئے

پارہ دری یہان کی دیس مین مشہور ہے کہ دور دور سے نظر آیا کرتی ہے اور
صاحبان کی کوٹھی بھی باہر شہر سے ہے اوسمین راجہ کچہری عدالت کی
کرتا ہے یہ علاقہ سالانہ ستر ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے ہر سال بندوبست
جدید اسامی وار راجہ خود کر دیتا ہے مقدم نمبردار کو سیانا بولتے ہین
اوسکی معرفت گاؤن کی تحصیل ہوتی ہے اوسکو انعام ملتا ہے اور بڑی

حصّہ یعنی تحصیلداری کو وزیری اور پرگنہ کا نام بھوج ہے اور رعایا
اس ملک کی راجہ کو بہت مانتی ہے یعنی اگر کوئی مجرم خونی فرار
ہوا اور جب اوسکو کہا کہ تجھکو راجہ کی آن ہے آگے نہ جاوے وہان ہی
کھڑا ہو رہتا ہے سزا سے مجرم وسعت و افلاس پر ہے یعنی اگر مجرم مفلس ہو
تو کم سزا ہو اور متمول کو زیادہ اور محصول اگرچہ زراعت پر ہے مگر بھیڑ
بکری پر محصول لیا جاتا ہے جنس اخروٹ و بادام ادرک ہلدی وغیرہ
پیدا ہوتی ہے اور ایک جنگل کہارہ کا طرف ڈیرہ دون کے متعلقہ اس
علاقہ کا ہے اوسمین لکڑی قسم سال شیشم اچھی ہے یہان ہاتھی
یعنی فیل بہی ہوتی ہین چنانچہ نئی اور کبھی پکڑنے والے ہو کچھ محصول لیا جاتا ہے
اور سرکار سے نذرانہ اس راج مین کچھ مقرر نہین مگر حسب ضرورت قلی لیے
جاتے ہین اور راجہ کی ڈاک کا ایک نیا دستور ہے کہ جو لفافہ کہین بھیجنا
ہو تو ایک کنارہ یعنی سری کو چیر کر اوسمین لفافہ رکھدین دیہہ بدیہہ
وہ لفافہ چلا جاویگا یعنی ہر ایک سیانا گانون کا فوراً شناخت کر لیگا
کہ راجہ کی ڈاک ہے بلا تامل لیکر آگے چلا جاتا ہے اور منزل مقصود پر
پہنچاتے ہین اور اس علاقہ مین ایک میلہ کلان دیبی کا بمقام تلوک پور
ہوتا ہے دور دور کے آدمی اوس میلہ مین آتے ہین اور چڑہاوا دیبی کو
چڑہتا ہے راجہ کا بہی کچھ حصّہ اوسمین مقرر ہے راجہ چودہ دن کو اوس میلہ کے

نامی لایق تذکرہ کے نہین ہوتا اور نہ کوئی دریا اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے

رانا کوٹھیار والہ۔ رانا جو چند اسکا رئیس ہے یہ علاقہ تخمیناً چار ہزار روپیہ
کی آمدنی کا ہے ہزار روپیہ نذرانہ سرکار کا مقرر ہے اور کوئی دریا اس
علاقہ مین نہین ہے اور نہ کوئی خاص تحفہ ہے چھوٹے چھوٹے میلے
ہوتے ہین بڑا میلہ کوئی نہین کہ اوسکا تذکرہ ہو

رانا ہلوک والہ۔ رانا دلیپ چند یہان کا رئیس ہے سات ہزار روپیہ کی
تخمیناً آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے اور کوئی امر جدید
اس علاقہ مین لایق تذکرہ نہین۔

تفصیل ٹھکرائی کی

ٹھاکر بلسن والہ۔ یہان کا رئیس جوگراج ہے [illegible] روپیہ تخمیناً کی
آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکار مقرر ہے اس علاقہ مین ہرن مشک نافہ
کا اور اچھے اچھے جانور پیدا ہوتے ہین اور افیون ادرک بکثرت پیدا ہوتا ہے

ٹھاکر دہروچ والہ۔ یہان کا رئیس رنجیت سنگہ ہے [illegible] کی آمدنی ہے
[illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے۔

ٹھاکر کوٹی والہ۔ ڈیڑھ ہزار سو روپیہ کی آمدنی کا یہ علاقہ ہے رام سنگہ ٹھاکر [illegible]
ہے نذرانہ سرکار کچھ نہین لیا جاتا

کنیہار والہ ٹھاکر کشن سنگہ رئیس ہے سات سو روپیہ کی آمدنی ہے

فاصلہ پر ہے وہان ڈاک بنگلہ سرکاری ہے یہ مقام شملہ سے ایک کوس
اونچا اور سردی بقدر سوایہ کے زیادہ ہے راستہ مین پانی جابجا
ملتا ہے اور پیدا وار آلو کی از بس اور راستہ مین نشیب فراز کم تیز
رفتار ہو سکتا ہے یہان بیت ملازم سرکاری وہان رہتا ہے قلیون جہنپانبرو اسباب
کی بہم رسانی اوسکے ذمہ ہے مزدوری قلی فی نفر ۲ شملہ سے یہانتک مقرر ہے
اس سے آگے ایک مقام متیج ریاست گاہ رانا پہولجہند کا بفاصلہ سات
کوس کے ہے یہ منزل نشیب مین ہے گویا کہ بہاگو سے پانچ کوس
نیچا ہے اس مقام مین بسبب حبس ہوا کے نہایت گرمی ہے اور
رانا کا مقام بنام نزد قلعہ کے بنا ہے اور ایک برقنداز سرکار رہتا ہے
اور ملازمان رانا تعمیل حکم سرکاری خوب کرتے ہین اور سب چیز
بہم پہونچتی ہے اور قلی جہپان بردار نہایت مضبوط ہوتے ہین
تنگ جگہ مین بلاخوف جاتے ہین گویا کہ جان بازی کرتے ہین
اس سے سات کوس پر ڈہار ریاست گاہ رانا جوگ راج کی ہے وہان
مقام ہوتا ہے رانا سرکار کا دوست اور خیر خواہ ہے یہان بہی سردی
بمقام بہاگی کے ہوتی ہے اور یہان کے مکانات رانا و زمینداران
مین اکثر سوراخ مثل گولی بندوق کے ہین اور محاذی سوراخہا سے
کے کوٹہری لبادہ دیکہی بنی ہوئی ہے او نمین چہتہ مکہیون شہد کا ہے

جب مالک چاہے شہد توڑلے مکھیاں بدستور بیٹھی رہیں کچھ اذیت
نہیں دیتیں اور جس قدر چھت مکانات میں ہیں سب پر حکومت
رانا صاحب کی ہے جو صاحب لوگ تشریف لیجاتے ہیں رانا صاحب
ایک ظرف نگلی شہد پیشکش کرتے ہیں

وہاں سے سات کوس پر ایک مقام پہرنالہ ہے چڑھائی تھوڑی ہے
راستہ ہموار بہت ہے مگر تمام رستہ میں سردی اچھی ہے گرمی ازبس کم
پہرنالہ کوئی آبادی نہیں صرف خیمگل یہ علاقہ سرکار انگریزی کا ہے
ایک جمعدار وہاں رہتا ہے مقام تحصیل وہاں سے دس بارہ کوس ہے
رسد وغیرہ سامان باہتمام جمعدار کے ملتا ہے

آگے اس سے لنگتی آٹھ میل کے فاصلہ پہ ہے اوترائی بہت چڑھائی
تھوڑی اور راستہ میں پانی کم ملتا ہے۔ اس سے آگے ایک مقام سرائے
عملداری سرکار انگریزی آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے نشیب فراز
راستہ میں برابر ہے لیکن راستہ اچھا نہیں ہے اور یہ سرائے پاس گاؤں
سے متصل واسطے ایک چھوٹا سا گاؤں اس سے دس بیس مکان دیوتا کا
بنا ہوا ہے اسمیں ... بالکل چوبی اور نقارہ و نشان وغیرہ
... رکھا ہے چاندی کا اور پہاڑی لوگ اس دیوتا کے معتقد ہیں پہاڑ
... اکثر جلسہ ہوتا ہے اور ... جگہ ... لکڑی کا بنا ہوا ہے اور

خصوص ایک پل بڑا ہے اور یہان پانی بہت زور سے برستا ہے

یہان کی خنکی اور فضا کا عمال لائق دید ہو نہ لائق تحریر

یہان سے آگے جہپان سواری کا بیس نفر اور ڈانڈی کو اٹہ آدمی
...لی اوٹہاتے ہین۔ آگی اس سے چوڑی دیار پہار کی ہے یہ پہاڑ
پانچ چہہ میل برابر ایسا اونچا ہے کہ سر بہ فلک جسکو کہا چاہیے جہپان
و ڈانڈی سواری کے بذریعہ رہن ہا کے کشان کشان بہزار صعوبت و
دقت کے اوپر لیجاتے ہین تمام راستہ مین جنگل ازبس کثیر ہے اور
سردی بہی بہت ہے اور یہان مقام ہوتا ہے اوپر بہت بڑے
...بہی ہزار من وزن کے صدہا پتہر ہین اور متعدد درخت ہین اور
...لا اس قدر پڑتا ہے کہ گہاس وہان کی جل جاتی ہے اور سرا ہی
...ایک میل چلکر پہر راستہ مین پانی نہین ملتا جہان ڈیرہ ہوتا ہے وہان
...ی پانی نہین وہان سے آدہ کوس اونچے پر پانی ہے وہان ایک دالان
...ی بنا ہوا ہے اوس کے اندر ایک مورت مہادیو کی ہے اور اوسکی متصل
...ب باولی بطور چہوٹے حوض کے بنی ہے ایک برہمن ساکن سرا ہی کا اس
...ی پر آتا ہے اور اپنے ہاتہ سے سبکو پانی دیتا ہے اور قول اوسکا ہے کہ اگر
...باولی کا پانی انگریز یا مسلمان چہودین تو پانی فوراً خشک ہو جاوے
...ب وہ پہاڑی لوگ پرستش کرین اور بکرا کاٹ کر دیوتا کے نام کا چہڑہاوین

نامی لایق تذکرہ کے نہین ہوتا اور نہ کوئی دریا اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے
رانا کوٹھیار والہ - راناجو چند اسکا رئیس ہے یہ علاقہ تخمیناً چار ہزار روپیہ
کی آمدنی کا ہے ہزار روپیہ نذرانہ سرکار کا مقرر ہے اور کوئی دریا اس
علاقہ مین نہین ہے اور نہ کوئی خاص تحفہ ہے چھوٹے چھوٹے میلے
ہوتے ہین بڑا میلہ کوئی نہین کہ اوسکا تذکرہ ہو
رانا ہھکول والہ - رانا دلیپ چند یہان کا رئیس ہے سات ہزار روپیکی
تخمیناً آمدنی ہے عہ نذرانہ سرکاری مقرر ہے اور کوئی امر جدید
اس علاقہ مین لایق تذکرہ نہین -

تفصیل اٹھون ٹھکرائی کی

ٹھاکر بلسن والہ - یہان کا رئیس جوگراج ہے عہ روپیہ تخمیناً کی
آمدنی ہے عہ نذرانہ سرکار مقرر ہے اس علاقہ مین ہرن مشک نافہ
کا اور اچھے اچھے جانور پیدا ہوتے ہین اور افیون ادرک بکثرت پیدا ہوتا ہے
ٹھاکر دہروچ والہ - یہان کا رئیس رنجیت سنگہ ہے عہ کی آمدنی کا
عہ نذرانہ سرکاری مقرر ہے -
ٹھاکر کوٹی والہ - ڈہائی سو روپیہ کی آمدنی کا یہ علاقہ ہے رام سنگہ ٹھاکر یہان کا رئیس
ہے نذرانہ سرکار کچھ نہین لیا جاتا
کلیپار والہ ٹھاکر کشن سنگہ رئیس ہے سات سو روپیہ کی آمدنی ہے

نقشہ نمبر ۱ اضلاع این روی شیلم مرتبہ سنہ ۱۸۵۶ عیسوی

اسارکس
ٹونس
ٹونش
دریای جیحون
کہاروہ
بنگاوری
لاڈوہ
مشرق